عمل صالح

الموسوم بہ

شاہ جہان نامہ

جلد اول

تصنیف محمد صالح کنبو

ترتیب و تحشیہ: ڈاکٹر غلام یزدانی

ترجمہ و تصحیح: ڈاکٹر وحید قریشی

مجلس ترقی ادب

۲- کلب روڈ - لاہور

عملِ صالح

الموسوم بہ

شاہجہان نامہ

عمل صالح

الموسوم بہ

شاہ جہان نامہ

جلد اوّل

تصنیف محمد صالح کنبو

ترتیب و تحشیہ : ڈاکٹر غلام یزدانی

ترمیم و تصحیح: ڈاکٹر وحید قریشی

مجلس ترقی ادب

۲- کلب روڈ- لاہور

طبع دوم : جنوری ۱۹۶۷ء

تعداد : ۱۱۰۰

ناشر : سید امتیاز علی تاج ستارۂ امتیاز
ناظم مجلس ترقیِ ادب ، لاہور

مطبع : شفیق پریس ، لاہور

مہتمم: ایس - ایم - شفیق

فهرست مندرجات

عنوان	صفحه

عنوان — صفحه

عنوان	صفحه

عنوان	صفحه

عنوان	صفحه

عنوان	صفحه

عنوان	صفحه

عنوان	صفحه

مقدمہ

از

ڈاکٹر وحید قریشی

مقدمہ

(ڈاکٹر وحید قریشی)

(۱)

عمل صالح (شاہجہان نامہ) کے مرتب ڈاکٹر غلام یزدانی مرحوم کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں ۔ جن صاحبوں نے مرزا فرحت اللہ بیگ مرحوم کا مضمون ''مولوی نذیر احمد کی کہانی کچھ ان کی کچھ میری زبانی'' پڑھا ہے وہ میاں دانی کے نام سے واقف ہوں گے ۔ میاں دانی ماہر آثار قدیمہ ، عربی ، فارسی کے عالم اور اردو کے اچھے محقق تھے[1] ۔

وہ دلی میں دسمبر ۱۸۸۵ع میں پیدا ہوئے ۔ ان کے والد مولوی غلام جیلانی ریاست دوجانہ میں دیوان ہوا کرتے تھے[2] ، والدہ کی طرف سے ان کا رشتہ شاہ عبدالحق (محدث دہلوی) تک جاتا ہے[3] ۔

---

۱ ۔ ایک جگہ فرحت اللہ بیگ نظم لکھتے ہوئے فرماتے ہیں :

میرے انداز و روش پر بہر اصلاح خیال
تسب سے کم نہیں فرحت مرا دانی مجھے

(یادگار فرحت صفحہ ۶۴)

۲ - Ancient Pakistan, Vol. I. (1964). Personalities in Archaeology—the late Dr. Ghulam Yazdani by Dr. A.H. Dani. pp. 136—164.

۳ ۔ ڈاکٹر غلام یزدانی کے والد کے بارے میں ڈاکٹر اے ۔ ایچ دانی لکھتے ہیں کہ وہ عربی فارسی کے بہت مشہور عالم تھے ۔ یہ بیان محل نظر ہے ۔ دلی کے علما کے حالات کے لیے تذکرۂ اہل دہلی (سر سید احمد خان) ، سفینۂ رحمانی (عبدالرحمان) ، تذکرۂ علمائے ہند (رحمان علی) اور حدائق حنفیہ (فقیر محمد جہلمی) ، سے رجوع کیا گیا ، لیکن یہ کتابیں مولوی غلام جیلانی کے ذکر سے خالی ہیں ۔ اگر مولوی صاحب اپنے زمانے میں بہ اعتبار علم مشہور ہوتے تو ان کا ذکر ان کتابوں میں ضرور ہوتا ۔

ڈاکٹر غلام یزدانی کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی - گھر کی مکتبی تعلیم کے بعد یہ مرزا فرحت بیگ کے ساتھ شاہ جی کے چھتے کے مدرسے میں پڑھنے لگے - اس زمانے میں گھر پر پڑھانے کے لیے ایک مولوی الہ بخش آیا کرتے تھے - ان سے درس لیتے رہے[1] - ''شاہ جی کے چھتے کا مدرسہ اپر پرائمری سکول تھا - وسطانیہ اور فوقانیہ تعلیم کے لیے کشمیری دروازے کا مدرسہ سب سے بہتر تھا ، یہ اس عمارت میں واقع تھا جس میں غدر (جنگ آزادی) سے پہلے کسی زمانے میں رزیڈنسی اور بعد میں دلی کالج بھی وہاں رہا[2] -'' غلام یزدانی نے اسی اسکول سے انٹرنس پاس کیا ، ۱۹۰۱ع میں کالج پہنچے - 'ہندو کالج' نیا نیا قائم ہوا تھا - یہ ماسٹر پیارے لال (رائے بہادر) کی خاص کوشش سے قائم ہوا تھا[3] - فرحت اور غلام یزدانی اس کالج میں داخل ہو گئے - یہاں سے ۱۹۰۳ع میں ایف - اے کیا ، پھر سینٹ سٹیفنز کالج میں داخل ہوئے -

فرحت اللہ بیگ 'مولوی نذیر احمد کی کہانی' میں لکھتے ہیں :

> ۱۹۰۳ع میں میاں دانی نے اور میں نے ہندو کالج دہلی سے ایف-اے کا امتحان پاس کیا اور دونوں مشن کالج میں داخل ہو گئے - ایف - اے میں میرا مضمون اختیاری سائنس اور دانی کا عربی تھا - آنھوں نے مجھے مشورہ دیا کہ بی - اے میں عربی لے لو - دونوں کو ایک دوسرے سے مدد ملے گی اور امتحان کی تیاری میں سہولت ہوگی .... جھٹ راضی ہو گیا - القصہ ہم دونوں بی - اے کے درجۂ ابتدائی میں شریک ہو گئے[4] -

میاں مولوی جمیل الرحمان عربی پڑھاتے تھے - آنھوں نے اچانک استعفٰی دے دیا اور عربی پڑھانے کا کوئی متبادل انتظام نہ ہو سکا تو میاں دانی اور فرحت نے پرائیویٹ طور پر مولوی نذیر احمد مرحوم کے

---

۱ - یادگار فرحت - مقالہ از ڈاکٹر غلام یزدانی - صفحہ ۱۴ -
۲ - ایضاً صفحہ ۱۴ ، ۱۵ -
۳ - ایضاً صفحہ ۱۵ -
۴ - مضامین فرحت - جلد اول - صفحہ ۷ ، ۸ -

ہاں جا کر ان سے درس لینا شروع کیا ۔ اس طرح بی ۔ اے پاس کرلیا[1] ۔ بی ۔ اے میں میاں دانی یونیورسٹی میں اول آئے[2] اور انعام میں ایک تھیلی اور سونے کے تین تمغے حاصل کیے ۔ اگلے برس کلکتہ یونیورسٹی سے ایم ۔ اے (عربی) پاس کر ڈالا ۔ محکمۂ آثار قدیمہ کی طرف سے انھیں وظیفہ مل گیا اور سر جان مارشل کے قرب کا موقع ہاتھ آیا ۔ غلام یزدانی نے Palaeography (خط شناسی) اور Epigraphy (کتبہ شناسی) کا خصوصی مطالعہ کیا[3] اور سرجان مارشل کی فرمائش پر عمل صالح کی ترتیب و تحشیہ کا کام اپنے ذمے لیا ۔ ۱۹۰۷ع میں یہ تدریس سے متعلق ہو گئے ۔ اول اپنی قدیم درس گاہ سینٹ سٹیفنز کالج دہلی میں عربی ، فارسی کے اُستاد ہوئے ، پھر گورنمنٹ کالج راج شاہی میں متعین ہوئے ۔ یہاں انھیں سنت کمار رائے سے مل کر کام کرنے کا موقع ملا اور قبل از اسلام کے آثار سے دلچسپی پیدا ہوئی ۔ بالآخر یہ گورنمنٹ کالج لاہور میں آئے ۔ گورنمنٹ کالج میں یہ عربی کے پروفیسر تھے[4] ۔ اسی سال یہ تبدیل ہو کر بنگال چلے گئے جہاں تاریخ ہند پر خصوصی کام کی بنا پر انھیں کلکتہ یونیورسٹی سے Griffith انعام ملا ۔ ۱۹۱۴ع میں ڈاکٹر غلام یزدانی تدریس کا مشغلہ چھوڑ کر آثار قدیمہ کے محکمے میں چلے گئے ۔ ۱۹۱۴ع میں ان کا تقرر بطور ڈائرکٹر محکمۂ آثار قدیمہ ریاست حیدر آباد ہو گیا ۔

وہ جامع الحیثیات شخص تھے ۔ ان کی علمی تگ و دو کے کئی میدان تھے ۔ دکنیات کے مورخ کی حیثیت سے وہ یورپ کے محققین سے

---

۱ ۔ ایضاً صفحہ ۸ ببعد ۔

۲ ۔ اس زمانے میں دلی میں بی ۔ اے کا امتحان پنجاب یونیورسٹی کے اہتمام سے ہونے لگا تھا ۔

۳ ۔ Ancient Pakistan. loc. cit. p. 136.

۴ ۔ Garrett : A History of Government College, Lahore, (1914). Appendix p. vii.

وہ ۱۹۱۳ع میں یہاں پروفیسر تھے ۔ اسی سال یہاں سے بنگال کی طرف تبدیل ہو کر چلے گئے ۔

خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں - اجنٹا اور ایلورا کے غاروں پر ان کا تحقیقی کام ، قدیم فن تعمیر پر عالمانہ قدرت اور مصوری کے رموز سے گہری واقفیت کا بین ثبوت ہے - کتبہ شناسی اور خط شناسی کا علم تو ان کا خاص موضوع تھا - حکومت ہند نے اس کام کے لیے ان کی خدمات خاص طور پر لے رکھی تھیں چنانچہ ۱۹۱۵ع سے ۱۹۴۱ع تک وہ برابر Epigraphia Indo-Moslemica کی ادارت کے فرائض انجام دیتے رہے - خود ریاست کے اندر وہ اسلامک کلچر کی مجلس ادارت میں بھی شامل تھے - مجلس مخطوطات کے بانی کی حیثیت سے بھی ان کی مساعی یادگار رہیں گی - گو برصغیر ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد کے بعد کے ادوار سے بھی انھیں خصوصی شغف تھا لیکن یہ ہماری بد نصیبی ہے کہ ان کی تحریری توجہ کا اصلی مرکز قبل اسلام کی تاریخ قرار پایا اور وہ مغلیہ دور کی اہم تاریخ 'عمل صالح' کی تدوین سے اپنے علمی سفر کا آغاز کرنے کے بعد تاریخ ہند کے قدیم تر ادوار کی طرف نکل گئے - ان کی علمی خدمات کے اعتراف میں ۱۹۳۶ع میں حکومت برطانیہ کی طرف سے انھیں Order of the British Empire کا خطاب ملا ، ۱۹۵۹ع میں وہ حکومت ہند کی طرف سے پدما بھوش کی اعزاز سے نوازے گئے - ۱۹۴۳ع میں عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد نے انھیں D. Litt. کی اعزازی ڈگری دی - مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے بھی ۱۹۵۳ع میں انھیں یہی اعزاز بخشا[1] - ڈاکٹر غلام یزدانی نے حیدر آباد ہی میں ۱۵ نومبر ۱۹۶۲ع میں وفات پائی -

ان کے گوناگوں علمی کاموں کا میدان تاریخ و آثار قدیمہ تک محدود نہ تھا - فارسی اور اردو ادب سے بھی انھیں لگاؤ تھا اور وہ تاریخ سے ہٹ کر ادب میں بھی کام کرتے رہے - ان کے علمی کام کا اندازہ کرنے کے لیے ان کی تصانیف پر ایک نظر ڈالنا بے موقع نہ ہوگا[2]:

آثار قدیمہ

1. Bidar, its History and Monuments. London, 1947.

---

۱ - Ancient Pakistan. Loc. cit. p. 138.

۲ - Ibid.

2. The Antiquities of Bidar. Calcutta, 1917.
3. Mandu, the City of Joy. London.

۴ - ہندوستان کے آثار قدیمہ پر اجمالی نظر -

۵ - سرشتۂ آثار قدیمہ کا قیام اور ترقی - حیدر آباد دکن

6. Annual Report of the Archaeological Department of His Highness the Nizam's Dominions 1914-15 onwards, Calcutta. 1916.

نقاشی

۷ - اجنتا کی نقاشی مع تصاویر - جرمنی ، میونخ - ۱۹۳۵ع

8. The Colour and Monochrome Reproductions of the Ajanta Frescoes based on Photography. 4 Parts. London, 1930-35.

تاریخ

9. The Early History of the Deccan. 2 vols. London. 1960.

کتبہ شناسی

10. Epigraphia Indo-Moslemica. Calcutta. 1912-1940.
11. Important Inscriptions from Baroda State. (Muslim Inscriptions Vol. II) Baroda. 1944.

فارسی ادب

۱۲ - مثنوی رومی (مبنی بر نسخۂ ۱۱۰۳ھ) جرمنی ، میونخ

اردو ادب

۱۳ - یادگار فرحت - حیدر آباد[۱] -

تصحیح متن

۱۴ - عمل صالح ۲ جلد ، کلکتہ ۱۹۱۲ و ۱۹۲۳ ببعد -

---

(۱) فہرست منقول از مقالۂ محولہ بالا ڈاکٹر اے - ایچ - دانی -
ڈاکٹر صاحب نے اس میں ریاض الانشا کو بھی شامل کیا تھا - وہ ڈاکٹر غلام یزدانی کی تالیف نہیں ہے اس میں ان کا صرف دیباچہ شامل ہے - اس کے علاوہ یادگار فرحت اس فہرست میں درج نہ تھی ہم نے اس کا اضافہ کیا ہے -

'عمل صالح' یا 'شاہجہاں نامہ' کی اشاعت و تصحیح مرحوم نے کی تھی اور اسے ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ نے شائع کیا تھا ۔ ایشیاٹک سوسائٹی کی اشاعت کا حال سٹوری نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف Persian Literature میں دیا ہے :

Edition : 'Amal-i-Salih or Shah Jahan Namah of Muhammad Salih Kamboh .... Edited by Ghulam Yazdani, Calcutta 1912— (Bibliothica Indica) Footnote : Nearly the whole of the text has now (June 1938) been printed. The fourth Fasciculus of vol. iii. which appeared in 1936, extends to the notice of 'Abd-al-Haqq Dehlwi' the second in the section devoted to the 'ulama etc.'

پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں پہلی جلد کی کم از کم دو اشاعتیں موجود ہیں ۔ پہلی ۱۹۱۰ع کی اور دوسری ۱۹۲۳ع کی ۔

عمل صالح کا تیسرا ایڈیشن (مطبوعہ محمود پرنٹنگ پریس گلبرگ) ۱۹۵۸ع میں مجلس ترقی ادب لاہور کی طرف سے شائع ہوا ۔ اس میں اشاعت ثانی کو پیش نظر رکھا گیا تھا ۔ لیکن کارپردازان انجمن کی طرف سے صحت متن کا کماحقہ اہتمام نہ ہو سکا اور عبارتیں کچھ سے کچھ ہو گئیں ۔ موجودہ ایڈیشن اسی متن کی چوتھی ترمیم شدہ اشاعت ہے ۔

دنیا کی معلومہ لائبریریوں میں عمل صالح کے جو قلمی نسخے پائے جاتے ہیں ان کا حال سٹوری نے اپنی کتاب Persian Literature کے Part I, Sec. II F. 3. M. صفحہ ۵۸۰ پر دیا ہے ۔ ان میں قدیم ترین نسخہ Ethe کی فہرست مخطوطات کے حوالے سے شمارۂ 332 کو قرار دیا جا سکتا ہے جس کا سنہ کتابت ۱۱۱۲—۱۱۱۳ھ مطابق ۱۷۰۰—۱۷۰۲ع ہے ۔ ہم نے ڈاکٹر یزدانی کے مرتبہ نسخے کی تیسری طباعت کو مسودہ بنا کر اس کا مقابلہ طبع اول اور طبع ثانی سے کرکے

---

1 - Storey : Persian Literature — a bio-bibliographical Survey Sec. II, F. 3, M. History of India (1939) p. 580 and also footnote No. 3.

اغلاط کی درستی کی ہے - اس کے علاوہ پنجاب پبلک لائبریری کے قلمی نسخے نمبر ج/۲۳ کی مدد سے متن پر نظر ثانی کی ہے - اس مقابلے اور مقائسے میں بعض عبارتیں مطبوعہ متن سے خارج نظر آئیں ؛ انھیں متن میں شامل کر دیا گیا ہے - بعض مقامات پر ڈاکٹر یزدانی کی مجوزہ قرأت سے اس نسخے کی عبارت مختلف تھی - ایسے مقامات کی نشان دہی حواشی میں کر دی گئی ہے - اس مرحلے پر اس قلمی نسخے کا حوالہ لفظ 'قلمی' سے دیا گیا ہے اور حد قوسین میں (و - ق) یا (وحید قریشی) کے الفاظ درج ہیں - ایسے تمام اضافے جن کے آخر میں یہ نشان ہیں ، راقم الحروف کی طرف سے ہیں - ڈاکٹر یزدانی کے حوالے بغیر کسی نام کے ہیں - ڈاکٹر یزدانی کی بعض صریحی اغلاط کی متن میں صحت کی گئی ہے جس کا کہیں تو باقاعدہ اظہار کھنی دار قوسوں کے ذریعے ہوا ہے اور بعض جگہ جہاں کوئی اختلاف نہایت معمولی تھا نشان دہی ضروری نہیں سمجھی گئی - ڈاکٹر غلام یزدانی کا متن (ان کی نوعمری کی کارگزاری کے باوجود) عام طور نہایت مستند اور قابل قدر ہے - حواشی میں تاریخی مقامات سے ان کی واقفیت کا بین ثبوت ملتا ہے - خصوصاً دکن کے اماکن کے بارے میں ان کے حواشی نہایت اہم اور مفید ہیں - سابق پنجاب کے علاقے میں ان کا قیام کم رہا اس لیے یہاں ایک دو جگہ انھیں تسامحات ہوئے ہیں جن کا اظہار حواشی میں راقم السطور نے کردیا ہے - ڈاکٹر یزدانی کی ایک دو معمولی فروگزاشتوں کا ذکر شاید بے موقع نہ ہو -

شہر کابل کے کوتوال اشرف کے بارے میں متن میں یہ جملہ تھا :

"حسب الحکم اشرف کوتوال چار زدہ این فتنہ را فرونشانید"

قلمی نسخے میں 'چار زدہ' لکھا تھا - اس پر ڈاکٹر صاحب نے حاشیہ دیا ہے :

"اصل : چار زدہ غالباً ہمان مقامی است کہ اکنون باسم چار سدہ مشہور است -"

راقم کی رائے میں اصل لفظ 'جار زدہ' ہونا چاہیے تھا - مطلب صاف ہے کہ اشرف نے ڈھنڈورا پٹوا کر لوگوں کو منع کیا اور فتنہ

ختم ہو گیا ۔

اسی طرح ایک جگہ 'راوٹی' اور 'چو کھنڈی' کا ذکر تھا لیکن قلمی نسخوں میں 'جوکی ہندی' لکھا تھا ۔ ڈاکٹر صاحب نے متن کو اس طرح رہنے دیا ہے ۔ حالانکہ سیاق عبارت سے 'چو کھنڈی' صاف طور پر درج ہو سکتا تھا ۔ بہر حال اتنے عظیم کام میں ایسی دو چار غلطیوں سے ڈاکٹر یزدانی کے کام کی عظمت پر حرف نہیں آتا ۔

(۳)

اب ڈاکٹر یزدانی کے دیباچے کے بارے میں چند معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ احوال مصنف کے تحت انہوں نے بتایا ہے کہ محمد صالح کے مفصل حالات نہیں ملتے ۔ تھوڑا بہت مواد شیخ عنایت اللہ مصنف بہار دانش کے احوال کے ذیل میں خود ہی مصنف نے دیا ۔ اس کے مطابق اس کا مولد و منشا خطۂ لاہور قرار پاتا ہے ۔ شیخ عنایت اللہ اور محمد صالح کی رشتہ داری کے مسئلے پر بحث کر کے ڈاکٹر یزدانی نے یہ رائے دی ہے کہ عنایت اللہ شیخ تھا اور محمد صالح اپنے آپ کو آل محمد کے لقب سے یاد کرتا ہے وہ سادات سے ہے اس لیے ان کے برادر حقیقی ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ محمد صالح نے لاہور میں ایک مسجد ۱۰۷۰ھ میں تعمیر کرائی جس پر ایک کتبے کی عبارت یہ ہے :

بانیٔ این مسجد زیبا بندۂ آل محمد صالح است
سنہ یک ہزار و ہفتاد ہجری

اور تاریخ تکمیل کا ذکر اس طرح کندہ ہے :

''بحسن سعئی آل محمد صالح در سال ہزار و ہفتاد و نہ ہجری صورت انجام یافت ۔''

۱۱۲۰ھ تک زندہ تھے۔ ان کا سنگ سرخ کا بنا ہوا مقبرہ لاہور میں ہے ۔ یہ عمارت کنبو والا مقبرہ کے نام سے مشہور ہے اور ابھی تک موچی دروازے کے باہر واقع ہے ۔

عمل صالح میں شیخ عنایت اللہ کے ہاں بھی وطن سے متعلق عبارت صرف اس قدر ہے :

''اصل طینت فرشتہ سرشتش کہ ہمانا از گوہر آب و خاک است چون جوہر فیض از ارض مقدس لاہور است و مولد مبارکش بلدۂ دارالسرور برہانپور[1]۔''

یہاں کوئی ہلکا سا اشارہ بھی ایسا نہیں جس سے محمد صالح کے مولد لاہور ہونے کا قیاس کیا جا سکے ۔ خود شیخ عنایت اللہ کا وطن لاہور اور مولد برہان پور بیان ہوا ہے ۔ آگے چل کر اپنا ذکر محمد صالح نے یوں کیا ہے :

''مجملاً آن مجمع کمالات انسانی کہ مربی و ولی نعمت صوری و معنوی این بندہ بود و در سخن سرائی و معنی پیرائی ید بیضا می نمود ، از عہد طفولیت تا الیوم توجہ والا بتربیت این ذرۂ بی مقدار مصروف داشتہ ہمہ وقت جزۂ شاہد کلامم را بغازۂ اصلاح می آراست و صورت معنی از آئینۂ سخنم باحسن وجہ نمودار می ساخت[2] ۔''

ابوالبرکات منیر لاہوری کے ترجمے میں لکھتے ہیں :

''بحسب سرشت از افق لاہور طالع گردیدہ ... جہان جہان دریغ و درد کہ آن جوان طبع بکمال عمر طبیعی نرسیدہ و مراحل زندگانی تمام نوردیدہ در عین ایام شباب کہ فصل بہار نکوئی سالہای زندگانی است رو بشہرستان عدم آورد...من بندہ از آغاز ایام طفولیت بآن مستجمع بدایع معانی اتفاق صحبت افتادہ دو معنی در یک بیت و دو پیکر در یک آئینہ در یک بیت و یک خلوت بسر می بردیم...رحلت آنجناب روز دو شنبہ ہفتم رجب ہزار و پنجاہ و چہار در اکبر آباد واقع شدہ و نعشش بہ لاہور رسید[3] '' ۔

شیخ عنایت اللہ کی وفات کے بارے میں محمد صالح کی اصل عبارت یہ ہے :

بحسب نصیب و تقدیر پیش از آنکہ کتاب مستطاب (عمل صالح)

---

۱ - عمل صالح ۔ طبع ثالث ۔ جلد سوم صفحہ ۳۷۳ -

۲ - ایضاً - صفحہ ۳۷۴ -

۳ - ایضاً - صفحہ ۴۰۱ -

بنظر اصلاحش رسیده از پرتو نظر فیض اثرش عبارت را رتبہ و معنی را کمال حاصل آید ۔ روز پنجشنبہ نوزدہم جمادی الاول سال ہزار و ہشتاد و دو کہ تاریخ تولد مبارکش نیز ہمین بود در سن شصت و پنج سال قمری رحلت بر اقامت گزیدہ متوجہ خلد برین گشت[1] ۔

عنایت اللہ کی پیدائش کی تاریخ ۱۹ جمادی‌الاول ہے اور ۶۵ برس کی عمر میں ۱۰۸۲ھ میں انتقال کیا تو اس حساب سے ان کی ولادت کی تاریخ ۱۹ جمادی‌الاول ۱۰۱۷ھ قرار دی جا سکتی ہے ۔ محمد صالح اس سنہ کے بعد پیدا ہوئے ۔ اس لیے کہ وہ شیخ عنایت اللہ کا ایک اور مقام پر ذکر 'برادر کلان' کے طور پر کرتے ہیں ۔ ان کا عمر میں ان سے بڑا ہونا یقینی ہے لیکن ملا منیر کے حال میں محمد صالح نے ان کی اپنی طفولیت سے دوستی کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے جس سے ہم عمری کا گمان ہوتا ہے ۔ ملا منیر لاہوری ۱۲ رمضان‌المبارک ۱۰۱۹ھ کو لاہور میں پیدا ہوئے[2] اور یہیں تعلیم و تربیت پائی ۔ یاد رہے کہ منیر محمد صالح کے رشتہ کے بھائی بھی تھے ۔ اس لیے ''در یک بیت و یک خلوت بسر می بردیم'' کا مفہوم محض ہمسایگی کا نہیں رہتا بلکہ قرابت قریبہ پر دال ہے ۔ ان ساتھ کے کھیلے ، ساتھ کے پلے رشتہ داروں کی عمر میں بھی کچھ زیادہ فرق نہ ہوگا ۔ قیاس چاہتا ہے کہ یہ بھی اپنے برادر کلاں سے دو تین برس ہی چھوٹے ہوں گے ۔ شیخ عنایت اللہ سے ان کا رشتہ کیا تھا ؟ــــ ڈاکٹر غلام یزدانی شیخ عنایت اللہ کو شیخ اور محمد صالح کو سید قرار دیتے ہیں ۔ ان کی اصل عبارت یہ ہے :

''مورخین زمانۂ حال شیخ عنایت اللہ را علی حسب اختلاف‌الروایات ہم زلف و برادر حقیقیٔ مصنف می خوانند لیکن از مطالعۂ عمل صالح معلوم می شود کہ قول آن جماعت کہ شیخ موصوف را برادر حقیقیٔ محمد صالح می گوید درست نیست ۔ زیرا کہ مصنف

---

۱ ۔ ایضاً ۔ صفحہ ۳۷ ۔

۲ ۔ اورینٹل کالج میگزین مئی ۱۹۲۷ع ، صفحہ ۳ ۔
(مقالہ حافظ محمود شیرانی بعنوان مولانا ابوالبرکات منیر لاہوری) ۔

اسمش را در ہرجا بلقب آل محمد زینت می دہد کہ فقط سادات را نوشتن جائز است و عنایت اللہ را بہر مقام شیخ عنایت اللہ نوشتہ است ۔ مورخین را این غلط فہمی غالب از لفظ برادر کلان واقع شدہ کہ مصنف بآن شیخ موصوف را در ہر جا خطاب می کند ۔ لیکن در محاورۂ فارسی خطاب برادر عام است و اطلاقش بر برادر حقیقی و عمزادہ و ہم زلف یکسان می باشد[1] ۔"

ان کی رائے میں محمد صالح سید اور عنایت‌اللہ شیخ تھے۔

مسٹر سٹوری ان کی رائے سے اختلاف رکھتے ہیں ۔ وہ Persian Literature میں فرماتے ہیں :

"Ghulam Yazdani argues that M. Salih cannot have been the brother of 'Inayat Allah' because the latter is always called Shaikh 'Inayat Allah' whereas M. Salih by prefixing the words Al-i-Muhammad to his name shows himself to have been a Saiyid. The latter statement, however, is based on a misconception. The words which M. Salih prefixes to his name are bendah-i-Al-i-Muhammad (as in the inscription on his mosque) or fidwi-i-Al-Muhmmad i.e. the devoted supporter of Muhammad's family[2]."

محمد صالح کا ایک اور بیان اس سلسلے میں اہمیت رکھتا ہے ۔ شیخ عنایت‌اللہ بہار دانش کے دیباچے میں خود لکھتا ہے :

"بندہ رہ نورد جادۂ اتحاد ، نمک پروردۂ حسن اعتقاد ، خاک راہ آل محمد صالح کہ بآن پاک گوہر (شیخ عنایت‌اللہ) نسبت ہم گوہری و شاگردی دارد[3]۔"

اس عبارت میں 'ہم گوہری' کی ترکیب قابل غور ہے ۔ فارسی میں 'گوہر' کا لفظ دیگر معانی کے علاوہ اصل ، ذات ، نسل ، خاندان اور

---

۱ ۔ دیباچۂ مصحح صفحہ ۲ ۔

۲ ۔ Storey : Persian Literature Vol. I, Sec. II, F. 3, History of India (1939) p. 279 footnote 1.

۳ ۔ بہار دانش ۔ عنایت‌اللہ ۔ طبع نولکشور ۱۸۷۰ع صفحہ ۵ ۔

نژاد و فرزند کے لیے مستعمل ہے[1] اس لحاظ سے محمد صالح اور عنایت‌اللہ کا برادر حقیقی ہونا اگر ثابت نہ بھی ہو جب بھی ان کی نسلی قرابت داری یقینی ہے - یہ بات البتہ غور طلب ہے کہ وہ عنایت‌اللہ کو ہمیشہ شیخ لکھتا ہے۔ معاصر شہادتوں میں کنبوہ کی نسبت نہ کہیں عنایت اللہ کے لیے استعمال ہوئی ہے اور نہ محمد صالح یا ملا منیر لاہوری کے لیے - کہیں ایسا تو نہیں کہ بعد کے مورخین - شیخ محمد صالح (صاحب عمل صالح و بہار سخن) کو اور محمد صالح کنبوہ کو ایک ہی شخص تصور کر لیا ہو ؟ شیخ محمد صالح کے معاصر محمد صالح کنبوہ ایک بہادر فوجی تھے - کئی معرکوں میں شریک ہوئے۔ چنانچہ ہوگلی کی لڑائی (۱۰۴۱ھ) اور آسام کی مہمات (۱۰۴۷ھ) میں شریک تھے اور ان کا ذکر خود صاحب عمل صالح نے بھی کیا ہے۔ ذکر کے وقت ان کا انتقال ہو چکا تھا کہ ان کا تذکرہ بصیغۂ غایب ہوا ہے[2] - وہ کنبوہ ہوتے اور عنایت اللہ بھی کنبوہ ہوتے تو جب انھوں نے دوسروں کے ذیل میں کنبوہ لکھا ہے تو اپنے حال میں بھی اس کی وضاحت ضرور کرتے - اگر یہ استدلال صحیح ہے تو پھر صاحب عمل صالح کو صرف شیخ لکھنا درست ہوگا — نہ سید نہ کنبوہ -

ان کے مزار کے بارے میں ڈاکٹر غلام یزدانی اور ان کی تقلید میں سٹوری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ مزار لاہور میں موچی دروازے کے باہر واقع ہے - جس مزار کا ذکر ان دونوں صاحبوں نے کیا ہے اس کے محل وقوع کے بارے میں یہ بیان غیر محتاط ہے - اس طرح تو شالامار باغ کو بھی بیرون موچی دروازہ کہہ سکتے ہیں - حقیقت یہ ہے کہ مزار موچی دروازہ سے بہت فاصلے پر واقع ہے - مزار کے بارے میں ڈاکٹر غلام یزدانی نے تحقیقات چشتی اور سید محمد لطیف کی کتاب 'لاہور' پر اپنی معلومات کی بنیاد رکھی ہے۔ تحقیقات چشتی کا اصل اقتباس یہ ہے :

---

۱ - فرہنگ انند راج ، جلد سوم صفحہ ، ، برہان قاطع (طبع معین) صفحہ ۱۸۶ ، مؤیدالفضلاء صفحہ ۱۴۱ ، غیاث‌اللغات صفحہ ۵۸۵ -

۲ - محمد صالح کنبوہ کے حال کے لیے دیکھیے - سٹوری صفحہ ۵۷۹ فٹ نوٹ نمبر ۲ -

''حضرت علی رنگریز کی خانقاہ کے شمال رویہ بہت نزدیک ایک ٹیلہ پر گنبد کمبوؤں مشہور ہے - اب اس میں مسٹر سیمور صاحب نے کوٹھی بنائی ہے - صورت اس کی ہشت پہلو چونہ گچ، اب رنگ اس کا سیاہ نظر آتا ہے - چاروں طرف اس کے باہر کی طرف تا لب بام چار محراب کلاں ہیں اور اب ان محرابوں کے اندر زیر و بالا دو دو دروازے لگے ہیں - جنوب رویہ زینہ اوپر جانے کا، متصل اس کے ایک اور گنبد طولانی - معلوم نہیں کہ اس میں کتنی قبور تھیں - بوقت سیمور صاحب وہ گنبد باورچی خانہ تھا - ایک بگھی خانہ ہے، شکل اس کی طولانی ہر چہار طرف بارہ در محرابی گنبد کنبوؤں والے کے گوشہ ا سا نہیں - دو چبوترہ ریختہ کار موجود ہیں، پر قبور نامعلوم الاسم اور گنبد کمبوؤں والے میں دو قبریں ہیں ایک محمد صالح کمبو کی جس کی بنیہ مسجد چینیانوالی اندر موچی دروازہ کے موجود ہے اور مسجد کے دروازہ پر ــــ

بانئی ایں مسجد زیبا نگار　　بندۂ آل محمد صالح است

بخط جلی تحریر ہے اور ۱۰۷۰ھ ایک ہزار ہفتاد ہجری، جن کا حال مفصل آگے تحریر ہوگا۔ دوسری قبر شیخ عنایت‌اللہ کی جو اس کا داماد تھا اور کتاب، بہار دانش، مصنفہ اس کی مشہور و معروف ہے۔ لکھتے ہیں کہ جب وہ کتاب بہادر دانش تصنیف کرکے بحضور بادشاہ لے گیا تو بادشاہ نے بعد ملاحظہ فرمایا کہ اے عنایت‌اللہ افسوس ہے کہ تو نے موتیوں کو رسی میں پرویا ہے یعنی آراستگی عبارت تو ایسی کی کہ اس سے بہتر ممکن نہیں اور قصص ایسے ناکارہ ہیں کہ جن سے سوائے شہوت انگیزی اور کچھ فائدہ حاصل نہیں - اور گنبد ہذا بنیہ اسی شیخ عنایت‌اللہ کا ہے - سنا جاتا ہے کہ محمد صالح بعد تعمیر مسجد اندرونی موچی دروازہ ۱۰۷۵ ہجری میں فوت ہوا - اس وقت شیخ عنایت‌اللہ نے یہ گنبد بنوایا - بعد اس کے ۱۰۸۰ھ میں شیخ عنایت‌اللہ مصنف کتاب 'بہار دانش' بھی راہی ملک عدم ہو کر اسی مقبرہ میں دفن کیا گیا - اب وہاں بآرام تام صاحبان عالی شان رونق افزا ہیں آیندہ کی خبر نہیں کہ کیا کچھ ہوگا - عہد وفات ان کا عہد عالمگیر بادشاہ غازی اور عہد شاہجہاں میں انہوں نے خوب ترقیاں پائیں -

اور دفتر معلیٰ میں شیخ محمد صالح بڑے نامی صاحب دفتر تھے اور شیخ عنایت اللہ بھی باوقات مختلفہ سرفراز و مختار تھے - چنانچہ اب تک یہ گنبد و مسجد یادگار ان کا موجود ہے[1] -

سید محمد لطیف کا بیان یہ ہے :

"North of the tomb of Ali Rangrez, and east of the road leading from the North-Western Railway station to Government House, and quite close to the New Victoria Hotel, is a high dome, on a rising ground, called the GUMBAZ KAMBOHAN WALA. Beneath the dome were two tombs, one of Muhammad Saleh Kamboh, the founder of the mosque known as CHINIAN WALI, opposite the Mochi Gate of the city, and the other of his elder brother, Sheikh Inayatullah, author of the well known Persian work BAHAR-I-DANISH, known throughout India as a most perfect specimen of Persian style. He is also the author of the history known as the DILKUSHA, which treats of the lives of the Khalifs of Islam; the history of the nations from the time of Adam, and an account of the Moghal Emperors of Hindustan. During the reign of Shah Jahan, Mohammad Saleh was in charge of the royal office at Lahore, while Inayatullah held an office of trust under the Lahore Viceroy. The structure is of octangular form, and was converted into a private residence by an English gentleman, Mr. Seymour, after whose name it came to be called SEYMOUR SAHIB KI KOTHI. Close to it is a longitudinal dome, beneath which were the tomb of the relations of Muhammad Saleh and Inayatullah, but Mr. Seymour converted it into a kitchen. The actual dome was used as a carriage house.

Side rooms have been now added to the large dome which is used as an English Church called, ST. ANDREW'S RAILWAY CHURCH presided over by the Rev. A. R. Macduff. The tombs of the brothers Muhammad Saleh and Inayatullah were of red sand-stone, but these were destroyed by the Sikhs, who, as usual with them, used the dome as a powder-Magazine. The dome is lofty and imposing and is supported by four high arches. The old flight of steps is to the south.

The elliptical dome, before mentioned has additional rooms and chambers added to it now, and is used as a private residence by an English gentleman of the Railway Department.

---

(۱) تحقیقات چشتی ، صفحہ ۵۹۳ -

Muhammad Saleh is the author of the AMAL-I-SALEH, or SHAH JAHAN-NAMA, so often quoted in these pages. The work is written in excellent Persian style, and in good taste, and is proof of the great literary attainments of the author and his skill as a writer of Persian poetry and prose.

Muhammad Saleh informs us in his work that his brother Inayatullah retired from worldly affairs in after-life, and became a recluse devoting himself to prayer, meditation and the study of theology.

The dome, in which the two brothers are buried was constructed by Inayatullah during his own life-time. He died in 1080 A H. (1669 A. D.) or three years after the death of Shah Jahan, and was buried here. Muhammad Saleh, who died five years later also found his resting place by the side of his borther, in the same vault."[1]

ڈاکٹر غلام یزدانی نے ان بیانات ہی سے محمد صالح کنبوہ والا حصہ اپنے دیباچے میں درج کیا ہے ان کی تقلید میں سٹوری نے بھی اسی بیان کو قبول کر لیا ہے - جہاں تک شیخ عنایت اللہ کی وفات اور ان کے دفن ہونے کا تعلق ہے اس کے بارے میں 'عمل صالح' کے مصنف کا بیان ہے کہ :

"روز پنجشنبہ نوزدہم جمادی الاول سال ہزار و ہشتاد و دو کہ تاریخ تولد مبارکش نیز ہمین بود در سن شصت و پنج سال قمری رحلت بر اقامت گزیدہ متوجہ خلد برین گشت...آن آمادۂ نزول مغفرت را کہ بہمہ جہت منظور نظر قبول الٰہی بود متصل مزار فیض آثار حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدنیا والدین (بختیار کاکی) در خانقاہ بنا کردۂ خود بلطف ایزدی و مرحمت سرمدی سپردند[۲] ـ"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ عنایت اللہ کا انتقال دلی میں ہوا اور وہ دفن بھی وہیں ہوئے - اس لیے جہاں روایت کا ایک حصہ مشتبہ ہے وہاں اس کے دوسرے مربوط اجزا کیسے درست ہو سکتے ہیں ؟

---

۱ - Lahore (Latif.) ed. 1956—57 pp. 208—209

۲ - عمل صالح (جلد سوم) طبع سوم - صفحہ ۳۷۵ -

ڈاکٹر عبد اللہ چغتائی صاحب کے اس بیان سے اتفاق مشکل ہے کہ :

Both the brothers died in Lahore and are buried here.[1]

محمد صالح کے انتقال کی تاریخ ، مقام انتقال اور جائے دفن کے بارے میں ہمارے پاس فی الحال کوئی معاصر اور قریب العہد شہادت موجود نہیں -

عمل صالح کے زمانۂ تدوین کے بارے میں ڈاکٹر غلام یزدانی کی اطلاعات نہایت صحیح اور قابل قدر ہیں - ڈاکٹر بنارسی داس سکسینہ کی History of Shah Jahan of Delhi کی مدد سے دو مثالوں کا اور اضافہ کیا جا سکتا ہے - شاہجہاں کی ممتاز محل سے شادی کے ضمن میں محمد صالح لکھتا ہے کہ اس کے چاروں فرزند آج بھی حیات ہیں - پھر ملکہ کی وفات کے ذکر میں اورنگ زیب کی بڑی تعریف کرتا ہے جس سے گمان ہوتا ہے کہ ۱۶۵۹ع/۱۰۷۰ھ کے بعد بھی کتاب کی تحریر جاری تھی - اسی طرح شجاع کے بارے میں لکھتا ہے کہ ابھی تک اس کا کچھ سراغ نہیں ملا - گویا ۱۶۶۹ع/۱۰۸۰ھ تک تدوین کا کام برابر جاری تھا[۲]-

آخر میں کتاب کی تاریخی حیثیت کے بارے میں ڈاکٹر سکسینہ کی رائے بھی بے موقع نہ ہوگی - فرماتے ہیں[۳] :

The author, as Ghulam Yazdani remarks in his preface, was employed in the Imperial Records Department, and as such had a great opportunity to obtain information from first-hand sources. But a perusal of the work shows that, except in the later portion, Md. Saleh had summarised in ornate language the existing accounts of Shah Jahan's reign. Like others he is partial to Shah Jahan and hard on Nur Jahan. But his evidence regarding the complicity of Shah Jahan in the murder of Khusrav is one strong proof of his independent judgement.

---

۱ - Lahcre's Neglected Monuments, the Mosque of Mohammad Saleh Kumboh and his Tomb (Dr. 'Abdullah Chaghatai) The Pakistan Times, Lahore 22nd. December 1956.

۲ = Loc. cit. (ed. 1962) Int. p. vii.

۳ = Ibid

بسم الله الرحمن الرحیم

دیباچهٔ مصحح

تمهید

در زمانیکه بمحکمهٔ آثار قدیمهٔ سرکار هند مؤظف تحقیق السنهٔ عربیه و فارسیه بودم - روزی اشارهٔ عالی جناب فضیلت مآب جان هیوبرٹ مارشل صاحب سی - آئی - ای دیرکتور جنرل محکمهٔ موصوفه بدین معنی رفت که اگر کتاب 'عمل صالح' که کامل ترین تاریخ عهد حضرت شاهجهان بادشاه غازی از تصنیف محمد صالح کنبو است بتصحیح و تحشیٔ این بنده زیور انطباع پذیرد خیلی زیبا بود - زیرا که باوجود متعدد بودن کتب تاریخ زمان حضرت شاهجهان بادشاه کتابیکه بر جمله احوال عهدش از ولادت تا وفات محتوی وجامع باشد جزین نامهٔ نامی نیست - و شهرت و قبولیتی که این کتاب را بوجه صدق بیان و درستیٔ اتیان حاصل شده احتیاج شرح ندارد - چنانچه در اکثر تواریخ معتبرهٔ متاخرین حواله باین کتاب رفته است - چون امر آن عالی جناب خالی از حکمت نبود کمر همت بر اتمام اینکار بستم و از ایشیاٹک سوسائیٹی بنگاله استفسار نمودم که اگر [آیا؟] ایشان سلسلهٔ ببلیوتهیکا انڈیکا متکفل اشاعت این نسخهٔ بدیعه می توانند شد - آن جماعهٔ افاضل که در احیا و ترویج علوم و فنون آسیا همیشه سرگرم کاراند تحریک من بنده را برغبتی تمام قبول نموده فرمودند که متن را بترجمهٔ مختصر در زبان انگلیسیه که از تبلیغ و ترصیع کلام فارسی مزکیٰ و منقیٰ و به مقاصد و مطالب محلیٰ و مطریٰ باشد صورت انتظام دهم - الحمدلله که امروز جلد اول ازآن کتاب مستطاب هدیهٔ ناظرین شود - الٰهی حسن سعي قبول کناد -

احوال مُصنّف

احوال مصنف از هیچ کتاب آن عہد بدریافت نمی رسد ـ و درفاتحهٔ 'عمل صالح' نیز جزین که ''کمترین داعیان دولت ابد پیوند بوده'' چیزی درین باب مسطور نیست ـ لیکن از احوال شیخ عنایت الله مصنف بہاردانش و از ذکر مولانا ابوالبرکات المتخلص بمنیر که در خاتمهٔ کتاب درج است انموذجی بدست می آید ـ چنانچه معلوم می شود که مولد و منشأش خاک پاک خطهٔ لاهور است ـ و در عہد طفولیت بزیر تربیت شیخ عنایت الله مانده ـ و کسب علوم هم از آن ممدوح نموده ـ میگویند که ملا منیر را بمصنف کمال شغف بود ـ و مدتی بیک جا بسر بردند ـ

در تاریخ هند ایلیٹ صاحب و پروفیسر داسن مصنف را با میر محمد صالح خوشنویس[1] پسر میر عبدالله مشکین قلم که بفارسی کشفی تخلص می کرد خلط ملط کرده است چنانچه میگوید :

''درین امر هیچ شک نیست که محمد صالح همان کس است که خود را باین نام در کتاب خود بزمرهٔ خوشنویسان نوشته ـ''[2]

حالانکه وفات خوشنویس مذکور در عمل صالح بذکر وقایع سال بیست و چهارم جاوس والا مطابق سنه هزار و شصت هجری مندرج است ـ پروفیسر موصوف را این خیال غالب ازین قول کرنیل لیس پیدا شده که در باب بادشاه نامهٔ عبدالحمید لاهوری در جرنل روائل ایشیاٹک سوسائیٹی (جلد سوم سلسلهٔ جدیده) رقم یافته ـ

''نسخه جلد دوم بادشاه نامه که برای طبع بیلیوتهیکا انڈیکا مستعمل

---

(۱) برای مزید حالات خوشنویس مذکور ببینید صفحات ۳۱۳ ، ۵۰۵ ، ۵۵۵ ، ۶۷۹ - بادشاهنامهٔ عبدالحمید لاهوری ـ جلد دوم - طبع بیلیوتهیکا انڈیکا -

(۲) ملاحظه کنید تاریخ هند ایلیٹ صاحب ـ جلد هفتم ـ صفحه ۱۲۳ -

شده بهترین نسخه قلمی است که بنظرم آمده - از قلم محمد صالح کنبو[1] مصنف عمل صالح نگارش پذیرفته - و بر خاشیه دستخط شاهجهان بادشاه دارد -''

---

(۱) در باب اصلیت این قوم حکایات عجیبه و روایات غریبه بر السنهٔ مردم جاری است - چنانچه درمیان اهل اسلام مشهور است که اگر شخصی سیدالنسب بزنی کناس متاهل شود - اولاد کنبو (کم بو) باشد - گویا بوی کناسی از آمیزش سادات کم شده - یا خوشبوی سادات از امتزاج کناسی کم گردیده - جماعتی دیگر می گوید که چون در ابتدا تعداد ایشان قلیل بود نظر بر آن ایشانرا کم بوگفتند ، باین معنی که بوی شان درمیان خلق نادر است - لیکن این همه اقوال لغو و پوچ است و رزانتی ندارد - مولانا شیخ زین العابدین جد مادریٔ مولانا شیخ عبدالحق محدث دهلوی که باز جد مادریٔ راقم الحروف می باشد در کتاب خود مصباح العارفین می نویسد که در لفظ کنبو و او نسبت است منسوب به کنب چون و او هندو و کنب شهریست نزد غزنین- باشندگان آن شهر اعم ازینکه مسلمان باشند یا بت پرست بآن لقب ملقب شدند -

در بعض کتب تاریخ نوشته شده که کنباه بالضم نام دریای است در شمال سمرقند و آبادیها که بر کنارهٔ آن دریا واقع شده بهمین اسم موسوم شد - چنانکه جهلم نام دریای است و هم نام شهری که بر لب آن دریا واقع است - در زمانی سادات و شیوخ از عرب و بغداد آنجا سکونت اختیار نمودند - و بعد مرور قرون و دهور چون بهندوستان رو نهادند این لقب را همراه خود شان آوردند - علاوه ازین اقوال از قرینهٔ این شعر نیز :

* بیت *

اگر قحط الرجال افتد ازین سه انس کم گیری
یکی افغان ، دوم کنبو ، سوم بد ذات کشمیری

که در باب سوءِ خلق این قوم درمیان مردم مشهور است - این امر واضح میگردد که کنبو مثل کشمیری و افغان لقب مقامی است نه که ذاتی و صفاتی - و از تحقیق جداول مردم شماری که در ذیل درج است معلوم می شود که اصل این قوم اغلب از سر زمینی است که در مضافات پنجاب واقع است - زیرا که اکثر افراد این قوم به پنجاب سکونت دارند - و آنانکه در صوبجات متحده آباد اند در آن اضلاع هستند که به پنجاب ملحق است -

[بقیه حاشیه صفحه ۳]

درین صورت قول مولانا شیخ زین العابدین قرین صواب معلوم می شود که کنبو مثل هندو اسم نسبت ست منسوب به کنب -

نکتۂ لطیفه اینکه منو در دهرم شاستر خود (باب دهم - اشلوک ۴۳ ، ۴۴) ذکر بعض فرقهای کهتری میکند و فرقۂ که بسلسلۂ ترتیب چهارم ثبت افتاده کمبوج است - و عجب نیست که این طایفه اسلاف و اجداد کنبوی زمان حال باشند - ازین وجه که آن نوع قوم کنبو که به مذهب هنود تعلق دارد بالکلیه کهتری است در باب اسقاط حرف جیم می توانیم گفت که بسبب کثرت استعمال واقع شده - مستشرقین زمان حال از سیاق عبارات کتب قدیمۂ سنسکرت سند گرفته وطن مالوف طایفۂ کمبوج را در کوه هندوکش قرار داده اند که‌وادیٔ گاگت را از بلخ جدا می سازد و تا تبت می رسد - چنانچه گریئرسن در جنرل رائل ایشیاٹک سوسائیٹی (بابته جولائی سنه ۱۹۱۲م صفحه ۸۰۱) این طایفه را یکی از اقوام شمال غرب هند بیان می کند - و گوید که لغت شان به سنسکرت و ایرانی آمیزش داشت - موسیو فاؤچر بنا بر روایات ملک نیپال تبت را کمبوج دیس می پندارد و رایش بسیار تفاوت ندارد - اما وراهمیهرا در بربهت سمهتا (باب چهاردهم - آیت ۱۷) کامبوج دیس را در ممالک جنوب مغرب شمار می کند - غالباً بنای قولش این است که کمبوج در دهرم شاستر منو و هری و نشا و مناداة اشوکا (شماره ۱۳ - ۲۵۹ سال قبل از مسیح) به قومی دیگر که جوانا نام دارد مسطور شده - و چون موخرالذکر باشندگان غرب و جنوب غرب بودند ورا همیهرا طایفۂ کمبوج را نیز متوطن ممالک جنوب مغرب شمرد -

تفصیل جلد اول مردم شماری

(کنبو) کل تعداد	=	۱۸۳۵۷۳

تقسیم بلحاظ مذهب

هنود	=	۶۳۱۲۸
سکهه	=	۴۳۸۸۹
مسلمان	=	۷۶۵۵۶
		۱۸۳۵۷۳

تقسیم بلحاظ صوبجات

پنجاب	=	۱۷۴۰۹۸
بلوچستان	=	۳۶

من بنده برای تحقیق نسخهٔ مذکور را خود بامعان نظر در کتابخانهٔ ایشیاٹک سوسائیٹی بنگاله ملاحظه نمودم و یافتم که در آخر کتاب‌نام کاتب فقط ''محمد صالح الکاتب'' درج است ۔ اکنون بفهم نمی آید که کرنیل لیس بر چه بنا محمد صالح‌الکاتب را محمد صالح کنبو قرار داده است ۔ از مطالعهٔ کتب تاریخ آن عهد چنین معلوم می شود که محمد صالح الکاتب یا میر محمد صالح خوشنویس پسر میر عبدالله مشکین رقم است ۔ زیرا که در سنه هزار و پنجاه و شش هجری خدمت داروغگی کتابخانه معلی از تغییر رشیدای خوشنویس باو مفوض شده بود ۔ و ممکن که باین حیثیت نقل کتب هم برای کتابخانه شاهی می کرد ۔ یا میر محمد صالح[1] برادر روشن قلم است که پس از وفات برادر موصوفش بجای او بخدمت فرمان نویسی سرافراز گشت ۔ و این نسخه را حسب ایمای حضرت صاحبقران ثانی نوشته باشد ۔

[بقیه حاشیهٔ صفحه ۴]

کشمیر	=	۲
صوبجات متحده	=	۹۴۳۲
جزائر انڈمان	=	۵
		۱۸۳۵۷۳

[ملاحظه کنید مردم شماریٔ هند سنه ۱۹۰۱ء میلادی - حصه دوم (جلد اول) مؤلفه ایچ - ایچ - رزلی و ای - اے - گیٹ] *

(۱) میر محمد صالح فرمان نویس و میر محمد صالح خوشنویس داروغهٔ کتابخانهٔ معلی هر دو جداگانه کس بودند ۔ و مناصب ایشان در عمل صالح جداگانه درج است ۔ چنانچه میر محمد صالح فرمان نویس بمنصب پانصدی بیست سوار سرافراز بود و میر صالح داروغه کتابخانه بمنصب نهصدی صد سوار ۔ میر محمد صالح فرمان نویس و محمد صالح کنبو را هم یک کس قیاس کردن درست نیست ۔ زیرا که اگر چنین بودی ذکر روشن قلم مثل ذکر شیخ عنایت الله که هیچ خطاب نداشت و باز دو بار به بسیار شرح و بسط رقم شده است بالضرور در عمل صالح نگارش یافتی ۔ علاوه ازین ذکر تفویض خدمت فرمان نویسی که بباداشاهنامهٔ عبدالحمید درج است در عمل صالح نیز رقم شدی ۔ و الله اعلم بالصواب ۔

مورخین زمانهٔ حال شیخ عنایت الله را علی حسب اختلاف الروایات هم زلف و برادر حقیقیٔ مصنف می خوانند لیکن از مطالعه عمل صالح معلوم می شود که قول آن جماعت که شیخ موصوف را برادر حقیقیٔ محمد صالح می گویند درست نیست - زیرا که مصنف اسمش را در هر جا بلقب آل محمد زینت می دهد - که فقط سادات را نوشتن جایز است و عنایت الله را بهر مقام شیخ عنایت الله نوشته است - مورخین را این غلط فهمی غالب از لفظ برادر کلان واقع شده که مصنف بآن شیخ موصوف را در هر جا خطاب می کند - لیکن در محاورهٔ فارسی خطاب برادر عام است و اطلاقش بر برادر حقیقی و عمزاده و هم زلف یکسان می باشد -

میگویند که محمد صالح در دفتر معلیٰ شاهی سلسلهٔ ملازمت داشت و علاوه از عمل صالح کتابی دیگر موسوم به بهار سخن[1] هم نتیجهٔ طبع وقاد اوست - این کتاب بر چهار چمن مشتمل است - چمن اول در مکاتیب بادشاهان و امرا - چمن دوم در رقعات - چمن سوم در توصیف عمارات آگره و شاهجهان آباد و لاهور - چمن چهارم در تقریظات کتب - از دیباچه معلوم می شود که مولانا ابوالبرکات منیر مسودات این کتاب را که در اوراق منتشره صورت پراگندگی داشت خواست که در یک شیرازه جمع آورد اما اجل مهلت نداد - و آخرالامر محمد صالح خود آن اوراق پریشان را در سنه هزار و هفتاد و سه هجری ترتیب داده به بهار سخن موسوم کرد - درین گلدسته مصنف داد رنگین کلامی و سخن آرائی داده است - و جواهر زواهر مضامین گونا گون بر صفحات قرطاس ریخته -

تاریخ ولادت مصنف بتحقیق نه پیوست - در باب وفاتش نیز اقوال مختلف است - چنانچه سید محمد لطیف در تاریخ لاهور صفحه ۲۰۹ مینویسد -

---

(۲) این کتاب هنوز چاپ نشده است - نسخهٔ قلمیش که بنظرم رسید ملک مولوی محمد شعیب نائب مباشر آثار قدیمهٔ اسلامیه پنجاب و صوبجات متحده است - تقریباً چهار پنج صد صفحه ضخامت دارد -

که محمد صالح در سنه هزار و هشتاد و پنج رحلت نمود ۔ صاحب تحقیقات چشتی[1] وفات مصنف را ده سال قبل از آن بیان می کند و گوید که محمد صالح در سنه هزار و هفتاد و پنج وفات یافت لیکن قولش درست نیست چرا که مصنف در عمل صالح ذکر وفات شیخ عنایت الله که در سنه هزار و هشتاد هجری واقع شده نموده است ۔ درین صورت رحلت کردن او در سنه هزار و هفتاد و پنج خلاف از عقل است ۔ علاوه ازین اقوال ، از عبارتیکه در اختتام نسخه پبلک لائبریری لاهور درج است ۔ و اینجا بجنسه نقل می شود ، بظهور می رسد که رشته حیات مصنف تا سنه یازده صد و بیست هجری منقطع نه گردیده بود ۔

نقل عبارت

ختم شد نسخهٔ عمل صالح من تصنیف جامع الکمالات صوری و معنوی میاں محمد صالح سلمه الله روز یک شنبه بتاریخ بیست و هفتم صفر سنه ۳ جلوس والا مطابق سنه ۱۱۲۰ هجری ۔

درین عبارت جملهٔ سلمه الله برین معنی دال است که مصنف تا زمان تحریر این نسخه زنده بود ۔ اکنون درین صورت که از عبارت تاریخ لاهور این امر منکشف نمی گردد که آیا مصنف تاریخ وفات بنا بر روایات مقامی نوشته است یا از دیگر کتب تاریخ نقل کرده ۔ من بنده را در قرار دادن این امر که قول محمد لطیف "حدیث صحیح" است ۔ و عبارت نسخه پبلک لائبریری لاهور هرزه و هذیان ، قدری تامل است ۔ زیرا که اگر مصنف تاریخ لاهور تاریخ محمد صالح را فقط بر بنای روایات مقامی نوشته است قولش در مقابلهٔ عبارت نسخهٔ پبلک لائبریری لاهور وقعتی ندارد و اگر او از دیگر کتب معتبرهٔ تاریخ نقل کرده است نگارش عبارت نسخه لاهور بر سهو کاتب محمول می توان شد ۔

در لاهور مسجدی خورد بغایت دل پسند اساس بنا کردهٔ مصنف هنوز موجود است ۔ این عبادت گاه اندرون موچی دروازه بر لب سه راها

---

(۱) ملاحظه کنید ۔ تحقیقات چشتی ۔ صفحه ۵۹۲ ۔ طبع لاهور (وطن) ٭

واقع است و کار چینی بسیار خوب دارد ـ گویند که مکان سکنئی محمد صالح محاذئ این مسجد بود ـ بر در مسجد این کتبه نوشته است :

*** کتبه ***

بانئی این مسجد زیبا بنده آل محمد صالح است
سنه یک هزار و هفتاد هجری

بر محاریب مسجد بسیار کتبها از نظم و نثر و آیه‌های قرانی بکار چینی نگاشته است ـ مقصود ازینها حمد و سپاس خدا و نعت مصطفیٰ و تعریف مسجد زیبا است ـ از کتبهٔ نثر چنان هویدا می شود که تعمیر مسجد در سنه هزار و هفتاد و نه به تکمیل رسید ـ

نقل کتبهٔ نثر

بحسن سعئی فدوی آل محمد صالح در سال هزار و هفتاد و نه هجری صورت اتمام یافت ـ

محمد صالح در مقبرهٔ که از سنگ سرخ بنا یافته است دفن شد ـ این مقبره تا حال بیرون موچی دروازه لاهور موجود است ـ و به اسم کنبو والا مقبره شهرت دارد ـ

تاریخ نگارش کتاب

اگرچه مصنف در دیباچه می‌گوید ـ ”در سال هزار و هفتاد هجری از چمن آرائ این گلشن فیض فراغ کلی یافته سر رفعت باوج سپهر مینا بر افراختم ـ“ لیکن این قول درست نیست ـ چراکه اول درکتاب واقعات عهد حضرت شاهجهان بادشاه تا سنه هزار و هفتاد و شش هجری مسلسل درج است ـ علاوه ازین مصنف در احوال برادرش شیخ عنایت الله می نویسد ـ

”آن مجمع کمالات انسانی که مربی و ولی نعمت صوری و معنوی این بنده بود ـ و در سخن سرائی و معنی آرائی ید بیضا می نمود ـ

و از عهد طفولیت تا الیوم توجه والا بتربیت این ذرۀ بی مقدار مصروف داشته همه وقت چهرۀ شاهد کلامم را بغازۀ اصلاح می آراست - و صورت معنی از آئینۀ سخنم باحسن وجهی نمودار می ساخت - نصیب و تقدیر پیش از آنکه این کتاب مستطاب بنظر اصلاحش رسد - و از پرتو نظر فیض اثرش عبارت را رتبه و معنی را کمال حاصل آید - روز پنجشنبه نوزدهم جمادی الاولی که تاریخ تولد مبارکش نیز همین بود - در سن شصت و پنج سال قمری و هزار و هشتاد هجری رحلت بر اقامت گزیده متوجه خلد برین گشت -''

ازین عبارت واضح است که کتاب تا سنه هزار و هشتاد هجری ختم نشده بود - درین صورت معلوم می شود که اول محمد صالح ایام دولت حضرت شاهجهان بادشاه تا سنه هزار و هفتاد هجری قلم بند کرده بود - و کتاب را در آن سنه ختم نموده لطیفۀ فیض آلهی (۱۰۷۰ ھ) تاریخ اتمامش یافته - لیکن چون آن بادشاه عالی جاه رحلت گرای عالم بالا شد مصنف احوال سنین ما بعد را اضافه نموده این نامۀ گرامی را صورت تکمیل داد - و دیباچه چنانکه در اول بود بهمان طور برقرار ماند -

ماخذ کتاب

سلاطین مغلیه را همیشه شوق علم تاریخ بوده - چنانچه اکثر تاجداران این سلسلۀ نامدار خود وقایع عهد شان نوشته اند - و بعض این خدمت را به منشیان بلاغت شعار سپرده- حضرت شاهجهان بادشاه را هم این خیال پیدا شد که تاریخ عهدش بطرز تاریخ جد بزرگوارش حضرت عرش آشیانی اکبر بادشاه که نتیجۀ قلم اعجاز رقم شیخ ابوالفضل است تدوین یابد- بنا برین اول خدمت نگارش بادشاه نامه به میرزا امینا قزوینی که در فن انشا ید طولیٰ داشت تفویض یافت - و آن منشئ معنی پرداز احوال ده سال اول عهد حضرت صاحبقران ثانی را مع دیباچۀ که بر احوال ایام شاهزادگی از یوم ولادت سعید تا تخت نشینی مبارک مشتمل است - و تتمۀ که در آن ذکر مشاهیر آن زمان از سادات و مشایخ و علما و فضلا و شعرا و اطبا درج است ، ترتیب داده در سنه بیست جلوس والا از

نظر اشرف گذرانید - محمد صالح احوال شاهزادگئی حضرت شاهجهان بادشاه ازین کتاب اخذ کرده است [۱] - و در نگاشتن وقایع ده سال اول هم ازآن مستفید شده -

چون میرزا امینا تاریخ شاهجهانی ده ساله بنظر اقدس حضرت بادشاه گذرانیده بود حاضران موقف اعلیٰ بعرض رسانیدند که منشئی بی بدل ملا عبدالحمید نام که روش سخن سرائی ازکلام شیخ ابوالفضل فراگرفته و از فیض صحبت آن قدوۂ اهل سخن بهرۂ تمام اندوخته ، اکنون دل رمیده را از اختلاط این و آن ، و خاطر شوریده را از ارتباط فلان و بهمان وا پرداخته در معموره پٹنه بزاویۂ تنهائی و پیغولۂ بی نوائی در ساخته است اگر خدمت نگارش معالی و مکارم این دولت والا بدو بازگذاشته آید هر آئینه این تالیف منیف و تصنیف شریف به نهجی که در خاطر دوربین صواب گزین مرکوز است نگاشته شود [۲] - بادشاه علم دوست بمجرد استماع این امر فرمانی در طلب ملا عبدالحمید بناظم پٹنه فرستاد - و چون او بدرگاه والا آمده بسعادت زمین بوس رسید خدمت نگارش بادشاه نامه از میرزا امینا منتقل شده به ملا عبدالحمید سپرد شد - و میرزای مذکور بخدمت جمع وقایع سر افرازی یافت -

ملا عبدالحمید انتظام اکبر نامه را پیش نظر نهاده احوال بیست سال عهد حضرت شاهجهان بادشاه در دو مجلد ترتیب داده است و طرز استاد فاضلش را به تتبع آن در جمیع امور طرازی بخشیده - چنانچه باوجود عذوبت الفاظ و رنگینئی بیان هیچ جا پا از جادۂ متانت بیرون نگذاشته - و در آرایش عبارات و پیرایش استعارات سر رشته معنی را از

---

(۱) سوانح این ایام در کتابی دیگر که به اسم ''احوال شاهزادگی حضرت شاهجهان بادشاه'' مشهور است و نزد بعض به معتمد خان مصنف اقبالنامۂ جهانگیری نسبت دارد ، بکمال شرح و تفصیل نگارش یافته - از سیاق عبارت عمل صالح چنان معلوم می شود که مصنف ازین کتاب هم استفاده کرده است -

(۲) ملاحظه کنید - بادشاهنامۂ عبدالحمید لاهوری جلد اول - حصه اول - صفحه ۱۰ -

دست نداده ـ این نامه گرامی جامع ترین و معتبر ترین تاریخ اول بیست سال عهد حضرت صاحب قران ثانی است ـ و جمله تاریخ نویسان آن عهد ازین استفاده کرده اند ـ و محمد صالح هم ازین کتاب مستطاب زله ربائی نموده ـ

در سنه هزار و شصت و پنج هجری چون ملا عبدالحمید بوجه کبر سن از این جهان رحلت نمود خدمت نگارش بادشاه نامه به محمد وارث که از فیضان تعلیم ملا بهرهٔ کامل گرفته بود تفویض یافت ـ محمد وارث احوال ده سال آخر عهد حضرت شاهجهان بادشاه را ـ بطرز و روش بادشاهنامهٔ عبدالحمید نوشته است ـ و باین طور کتاب استادش را مکمل نموده ـ چون این تاریخ پیشتر از عمل صالح بتدوین آمد ممکن که مصنف علاوه از معلومات خود ازین کتاب هم مستفید شده باشد ـ

چون درین تاریخ نامها بواسطه مبالغه در استعارات و تشبیهات و اطناب و اطالت در الفاظ و عبارات خاطر خوانده از فهمیدن مقاصد و ادراک مطالب باز می ماند محمد طاهر را که بخطاب عنایت خانی سر افراز بود این خیال پیدا شد که سوانح عهد حضرت صاحبقران ثانی را کسوت نو پوشانیده بمناظر عبارت سهل و اصطلاحات روشن جلوه دهد ـ چنانچه مصنف آن همه واقعات را که در سه جلد بادشاه نامه مسطور شده است اختصار نموده در یک جلد جا داده است و کتابش را ملخص نام نهاده ـ چون این تاریخ نامه در همان زمان بنگارش آمد که محمد صالح کتابش را می نوشت بنا بر آن بوثوق نمی توانیم گفت که مصنف عمل صالح ازین کتاب بچه حد بهره اندوز شده ـ

علاوه ازین کتابچه که ذکر آنها بالا گذشت ، چند کتاب دیگر هم در زمان حضرت شاهجهان بادشاه نوشته شد که بر احوال آن بادشاه مشتمل است ـ چنانچه یکی از آن تاریخ دلکشا است از تصنیف شیخ عنایت الله لاهوری که در آن احوال آبا و اجداد حضرت صاحبقران ثانی از زمان آدم تا انتهای عهد سلطان درج است ـ چونکه عمل صالح بعد ازین همه کتب بنگارش آمد لهذا مصنف از آنها تا حدی استفاده کرده است ـ

طرز انشای کتاب

در باب انشاء این کتاب همین گفتن کفایت کند که مثل دیگر تاریخ نامهای آن زمان نوشته شد - چنانچه در ابتدای هر بیان تمهیدی طویل الذیل می آید که بالفاظ مشکله و عبارات غریبه آراستگی دارد - کثرت الفاظ که آنرا قدردان این طرز آمد طبیعت می گفتند در مطالب مبالغه پیدا می کند - و وفور استعارات و تشبیهات که معنی آفرینی نام داشت مقاصد را در حجاب می گیرد - در هندوستان مخترع این روش شیخ ابوالفضل است - لیکن او منشئی قادر الکلام بوده و در کلامش سنگینی به رنگینی عنان بعنان می رود - و هیچ جا شوخی بر متانت غالب نیامده - تا هم چون پاستان نامهای فارس بنظر شیخ موصوف رسید سادگی عبارت و لطف محاورهٔ آنها دلش را ازین تصنع کاری و عبارت آرائی متنفر ساخت - چنانچه در آئین اکبری که جلد آخر اکبر نامه است شیخ آن روش را ترک کرده بطرز قدمای فارس نوشته است - و الحق کتابیست که در آن بجمیع علوم بحث کرده و ساده نویسی را از دست نداده - سلاست عبارتش به حشمت معنی و جودت لفظ دست بگریبان است - و فقرهای مختصر به چسپانیٔ ربط و پیوستگیٔ ترکیب در کلام متانت و شوکت پیدا کرده - چنانچه خود می فرماید -

* بیت *

بس کارنامه ایست که آمد بروی کار
حیران شوند اگر دو سه حرفی رقم زنند

محمد صالح بکنار ابوالبرکات منیر و شیخ عنایت الله پرورش یافته بود - و رنگین کلامی و عبارت آرائی او را بمیراث رسیده و چون درین زمان آفتاب انشاء پردازیٔ عبدالحمید از بادشاه وقت فروغ قدردانی حاصل کرده به نصف النهار شهرت می درخشید محمد صالح در کتابش اسلوب بادشاه نامه را پیش نظر نهاده است و عبارت را بهمان طرز زینت میدهد - و اگرچه کلامش را آن درجه بلند پایگی و شوکت حاصل نشده که عبارات بادشاه نامه را حاصل است تاهم در بیانش زبان بمحاوره شیر و شکر است - و هیچ جا عبارتش از دائرهٔ فصاحت خارج نشده -

نسخ قلمیٔ کتاب

در اروپ چندین نسخ این کتاب موجود است ۔ چنانچه سه نسخه در متحف برطانیه[1] است و چهار در کتاب خانه انڈیا آفس (۱) ۔ و به همین طور در دیگر کتب خانهای براعظم نیز یافته می شود ۔ و چون احوال آنها در فهرستهای آن کتب خانها بشرح و بسط درج است اینجا احتیاج اعاده معلوم نمی شود ۔

در هندوستان هم این کتاب نادر نیست و نسخ آن در اکثر ریاستهای ملک بنظر می آید ۔ و در کتابخانه های بعض خانوادهای قدیم نیز یافته می شود ۔ من بنده برای مطابقه و مقابله پنج نسخه بدست رسانیدم ۔ سه از آن ملکیت ایشاٹک سوسائیٹی بنگاله است ۔ و یک ملکیت پبلک لائبریری لاهور ۔ و دیگر یک ملکیت منشی عبدالرحیم ساکن محله نئی بستی آگره ۔ احوال هر یک از آن پنج در ذیل درج می شود ۔

(۱) [نسخه ایشاٹک سوسائیٹی بنگاله شماره ڈی/۲۵۲] این نسخه را شخصی شیخ درویش احمد نام که ساکن گجرات شاه دولا بود برای نواب سید شهامت خان نوشته ۔ بر پشت ورق اول مهر سید علی رضا ثبت است که اغلب از متعلقان نواب موصوف باشد ۔ تاریخ نگارش نسخه درج نیست لیکن از صورت آن معلوم می شود که اقلاً دویست سال قدامت دارد ۔ اسلوب خط پسندیده است و اغلاط بندرت یافته می شود ۔ تقطیع کتاب یازده انچه به هفت انچه است و ۹۵۴ ورق ضخامت دارد ۔ این نسخه کامل است و بر حاشیه ذکر آن سوانح که در بادشاه نامهٔ عبدالحمید لاهوری درج است و در عمل صالح رقم نیافته ، می دارد ۔ علاوه ازین کاتب در اختتام نقل آن فرامین نیز نموده است که در دیگر تاریخ نامهای آن عهد موجود است و محمد صالح آنها را ترک کرده ۔

---

(۱) ملاحظه کنید فهرست کتب قلمیهٔ فارسیهٔ متحف برطانیه مولفه چارلس ریو جلد اول ۔ صفحه ۲۶۳ ، ۲۶۴ ۔ شماره ۲۶۲۲۱ ، ۲۰۷۳۵ و جلد سوم ۔ صفحه ۱۰۶۹ ۔ شماره ۲۱۵۷ ۔

(۲) ملاحظه کنید فهرست کتب قلمیهٔ فارسیهٔ انڈیا آفس مولفه هارمن ایتهی صفحه ۱۲۸ ۔ شماره ۳۳۲ ، ۳۳۳ ، ۳۳۴ ، ۳۳۵ ۔

متن بنده در تصحیح عبارت این نسخه را اصل متن قرار داده ام و اختلافات دیگر نسخ را در حواشئ پائین درج نموده -

(۲) [نسخهٔ ایشیاٹک سوسائیٹی بنگاله شماره ڈی / ۳۵۳] این نسخه کامل نیست و از ذکر سال یازدهم جلوس حضرت شاهجهان بادشاه شروع می شود لیکن درآخر نقصی دارد - و مثل دیگر نسخ بعد از ذکر اسامئ منصبداران ختم می شود - روش خط پخته نیست و اکثر جا سهو و فروگذاشت بنظر می آید - در تاریخ پنجم جولائی سنه هزار و هشت صد و چهل و دو عیسوی مطابق بیست و ششم جمادی الثانی سنه هزار و دویست و پنجاه و هشت هجری شخصی گنگا پرشاد نام این نسخه را برای بابو صاحبان رام رتن سنگه و رام پرش سنگه نوشته بود - تقطیع کتاب ده انچه به شش انچه است و ۴۷۴ ورق ضخامت دارد -

(۳) [نسخهٔ ایشیاٹک سوسائیٹی بنگاله شماره ڈی / ۲۵۱] این نسخه هم ناقص است و احوال ده ساله عهد حضرت شاهجهان بادشاه از ابتدای سال بیست و یکم می دارد - در خاتمه احوال مشاهیر و فهرست منصبداران ترک کرده شده است - روش خط پاکیزه و باقاعده است و اغلاط و سهو کمتر یافته می شود - این نسخه را هیه سکه رام که در عهد خلافت عالمگیر ثانی بخدمت محاسبی سر افراز بود ، در سنه یک هزار و صد و شصت و هشت هجری از کتاب رای بجی مل ولد رای بهوکنی مل کایت دیوان اسد خان نقل نموده - تقطیع کتاب دوازده انچه به هشت انچه است و ۱۲۱ ورق ضخامت دارد -

(۴) [نسخهٔ پبلک لائبریری لاهور ج / ۲۳][1] این نسخه قدیم ترین و بهترین نسخهٔ عمل صالح است که بنظرم رسیده - در سنه یک هزار و صد و بیست هجری بنگارش آمد - طرز خط پخته است و از سهو و خطا پاک است - تقطیع کتاب یازده انچه به شش انچه است و ۷۶۶ ورق ضخامت دارد - ورق اول ضایع شده است و عبارت ازین الفاظ شروع

---

(۱) در پبلک لائبریری لاهور نسخهٔ دیگر هم موجود است - لیکن قدامتی ندارد و از خطا و سهو آگنده است -

می شود ۔ ” آئین باز گذاشت ۔ و به برکت پیروی طریقت آن صاحب شریعت“ الخ ۔

(۵) [نسخهٔ منشی عبدالرحیم ساکن نئی بستی آگره] این نسخه هم بسیار صحیح است و تقریباً دو صد سال قدامت دارد ۔ اسلوب خط خوش است و دوازده انچه به هفت انچه تقطیع دارد ۔

در محله چوڑی والان بدارالسلطنت دهلی
در هژدهم ماه جون سنه هزار و نهصد و یازده میلادی
بنگارش آمد

غلام یزدانی

علامات و مخففات

ع	عوض
ز	زاید
ن	ناقص
غ	غلط

ش (۱)	نسخۂ ایشیاٹک سوسائیٹی شمارہ ڈی / ۲۵۱
ش (۲)	ایضاً ایضاً شمارہ ڈی / ۲۵۲
ش (۳)	ایضاً ایضاً شمارہ ڈی / ۲۵۳
ل	نسخۂ پبلک لائبریری لاہور ج / ۲۳
الف	نسخہ منشی عبدالرحیم ساکن نئی بستی آگرہ

بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحیم

شگفته روئی چمن بیان و خنده ریزیٔ گلبن سخن از حمد بهار پیرای گلشن کاف و نون و جریده کشای سپهر بوقلمون است که مصور حکمت والایش به کلک تقدیر و ید قدرت بدیع نقشی چون سرور اصفیا محمد مصطفیٰ صلی‌الله علیه و آله و اصحابه وسلم بر لوحهٔ ایجاد و تکوین کشیده از فروغ صورت تمام معنی او که سفیدهٔ صبح آفرینش و مطلع انوار دانش و بینش است شبستان گیتی را چون روز روشن و خارستان دنیا را مانند ارم گلشن جاوید بهار ساخت ـ و بیاض دیدهٔ روزگار را بنور لقای ازهر آن مظهر موعود آرایش تازه و نگارخانه صنع را از پرتو ظهور باسط النور آن آفتاب ذرات کون و مکان زینت بی اندازه داده و غلغلهٔ کبریائی جلال و و جمالش در ملک و ملکوت انداخت ـ و مزیت آن حضرت در جمیع مراتب بر سائر انبیا و اذکیا و کمال نمایش کلام آن مظهر اتم قدرت بتائید اعجاز و بدایع بیان هر کافهٔ انس و جان آشکار نموده صیت رفعت قدر دین متینش بلند گرای گردانید ـ و حسن الفاظ غریبه و معانئی بدیعهٔ آیات قرآنی و مشکلات احکام آسمانی به تنویر هدایت و توضیح درایت آن مهر سپهر اصطفا در نظرها جلوه‌گر ساخته عالمی را از تیه ضلالت بسر منزل اهتدا رسانید ـ و بر طبق ارادهٔ ازلی و وفق خواهش لم یزلی بجهت قوام نظام عالم امکان و قیام قوایم طبایع و ارکان سر رشته آراستگیٔ ملک و ملل و زمام سرانجام مواد دین و دول در قبضهٔ سلاطین معدلت آئین باز گذاشت ـ و به برکت پیرویٔ طریقت آن صاحب شریعت شمشیر کفر فرسای این گروه والا شکوه را مصباح معابد اسلام و مفتاح مغالق هفت اقلیم نموده میزان استقامت کردار و گفتار که وسیلهٔ اعتدال مزاج روزگار است به کف

کفایت شان ارزانی داشت - و از جمله این والامنزلتان خلافت مرتبت ذات قدسی صفات دارای جهان آرای گیتی[۱] [خدیو گیهان]ع خدای سریر افروز انجمن فیض طرازی ابوالمظفر شهاب الدین محمد شاهجهان بادشاه غازی را مصدر اکمل کمالات بشری آفریده بالغ نصاب کامل نصیب خرد در پرده کشائی اسرار سواد و بیاض ساخت - آن گرانمایه گوهر اصداف جواهر علویه را که ادب پرورد تعلیم کدهٔ آداب الهی است ، سزاوار تملک رقاب انسی جانی نموده در جمیع فضایل و کمالات نفسانی و ملکات ملکی و انسانی بر سائر سلاطین ماضی و حال رتبه مزیت داد -

چون مقرر است که در هر صد سال ازین دست مجددی را پیش کاران قدرت ربانی بر سرکار تمهید مبانی ملک و ملت می آرند - همین که از جلوس اقدس آن دست نشان اقتدار ید الهی نقش مراد زمین و زمان بروجه احسن درست نشسته ، خارستان گیتی از گل صلح کل گلستان گشت - و بر مقتضیات ارادهٔ کامله فعال لما یرید بر وفق خواهش از قوه به فعل آمده عجوز سال خورد دهر جمال جوانی از سرگرفت - نخست امری که ازآن سرور ادب پرور سر بر زد ترویج فرایض دین حضرت سیدالمرسلین است که عموم اهل تکلیف بدان مخاطب و بفعل و ترک آن مثاب و معاقب اند - و تکمیل آن بسنن خاتم النبیین و تحصیل ملکه اخلاق و آداب الهی که ازآن امر خطیر بباطن شریعت تعبیر می کنند - چنانچه ظاهر ازهر را با حلیهٔ متابعت شریعت غرا و ملت بیضا آراسته بود - هم بدان آئین باطن انوار را بحسن فضایل نفسانی و خصایل ملکی و انسانی پیراست - و در تربیت مردم ستوده سیر نیکو محضرو صاحب تقویٰ و ورع و امانت و دیانت و ارباب استعداد و والا گوهران نیک نهاد کوشیده باصابت رای و حدت فهم و دقت طبع و کثرت فراست و حدس صائب و تمیز تام و قوت طبیعت دقیقه یاب باریک بین اختراع امور عجیبه و ابداع اشیاء غریبه نموده - و در جمیع اسباب تعیش و مواد تنعم مثل الوان اطعمه واشربهٔ

(۱) [ع پیرای] ل

لذیذه و البسهٔ فاخره و فرشها و بساط های نادره و اقسام طیب و عطر تصرفات غریب فرموده باقصی غایت تزئین و تکلف رسانید - و برین قیاس عمارات عالیه و ابنیه رفیعه و بساتین دل پسند نظر فریب بر روی کار آورده - جهانگیری وجهانداری را رسوم نو و توانین تازه وضع فرموده - چنانچه ذکر نموداری از بدایع آثار و مآثر آن شهنشاه خورشید اشتهار زینت جریده جهان و صفحهٔ روزگار شده - و شرح سرجمله از غرائب اطوار و اوضاع آن بادشاه فلک جاه بر فرد سیاهه و روزنامچهٔ لیل و نهار رقم ثبت پذیرفته - تا بنای این دیرینه دیر بجا است آثار خیر آن بهین رقم خامهٔ قدرت کتابهٔ پیش طاق[۱] [...]ن باند رواق مینا است - و تا بنای این دیر فنا را بقا باشد ذکر باقیات صالحات و شکر خیرات جاریات آن محیط جود و احسان ورد زبان پیر و جوان خواهد بود - درین صورت نگارش بدایع و غرایب احوال آن مجدد معالم دین و دول که بادی مبادیٔ نعم و ایادی و بانی مبانئی جهان بخشی و جهان بانی است تا بقای دار دنیا دستورالعمل سلاطین دیندار خواهد بود ، چگونه تن بشرح و بیان در می دهد - و فضایل و خصایل آن حضرت که از توصیف و تعریف سخن سازان بی نیاز است ، کی سر به تقریر لسان و تحریر خامهٔ دو زبان فرود می آرد - لیکن بنا بر آنکه برخی از سخن پردازان از آنجا که بلند پردازیهای همت رسای ایشان و بالادویهای فطرت ایشان است ، در صدد مجملی ازان شده از غرایب آثار هرچه بقول اهل روزگار نزدیک و از استبعاد ایشان دور بود انتخاب نموده از روزنامهٔ احوال آن حضرت ثبت نموده اند - چه ظاهر بینان حوصلهٔ دریافت کنهٔ امور مشکل نما که از تائید پروردهای حضرت پروردگار سرمی زند ندارند - باوجود دانش سگالیٔ آن خردوران بالغ نظر از چون منی بی استعداد اعنی کمترین داعیان دولت ابد پیوند فدوی آل محمد صالح که بکمال هیچمدانی زبان زد اهل روزگار است ، اندیشهٔ این امر دشوار و آرزوی جمع و ترتیب سوانح ایام دولت آن فلک اقتدار بطریق اجمال چه جای تفصیل توضیح بعینه از باب ارادهٔ طیران صعوهٔ بی مقدار با بال افشانان عالم قدسی در نشیمن عرش و کرسی داند و از

---

(۱) ن[این]ل

پرواز مور ضعیف به نیروی بال و پرشاهین طور بود ـ لاجرم درین مقام که سخن از سراسیمگی تا لب [1][صدره]ع بسر در می آید و قلم باوجود تازه نگاری از ترس سر زبان میگزد ـ گاه از تهیدستی لفظ و مضمون سامان این کار بزرگ از اندازهٔ قدرت [2][...]ن بیرون دانسته دلیر در پی پیش رفت این مطلب نمی گشتم ـ و گاه قلم شکسته رقم را بـه فرجام آوردن این امر دشوار متکفل اندیشیده گام تاخیر بازپس نمی گذاشتم ـ که ناگاه هاتف سعادت مژدهٔ این عنایت بگوش هوشم در داد کـه هان ای فلان تا کی ازین خود رائی و هرزه درائی :

* بیت *

میتوان کرد فکر تازه بسی / که در فیض را نه بسته کسی

آنجا که فضل الهی است بی منت نسیم بهار چمن چمن گل مراد در بوستان امید می خندد ، و بی مدد آرایش مشاطهٔ فکر [3][شاهد]ع معنی در حجلهٔ سخن چهرهٔ دلبری می افروزد ـ چه مانند فرومایگان سواد سخندانی و پست پایگان درجهٔ نکته دانی فرو در ورطهٔ تحیر و لجهٔ حیرانی گشته وز تصور این معنی خود را درباخته ـ یکی بسلسله جنبانیٔ اقبال و باندیش و تحریک بخت نیک خواه حلقه بر در دولت سرای سعادت زن ـ و به کارفرمائی همت پایه طلب و مددگاریٔ توفیق کار ساز بنگارش صور آثار بدیعهٔ آن حضرت که دیباچهٔ کارنامه‌های احوال سلاطین ماضی و حال و دستورالعمل بادشاهان زمان ماضی و استقبال است به پرداز ـ چون ازین اشارت سراپا بشارت موافقت بخت و دستیاریٔ سعادت از گران پایگی بمیان آورد ، و برآمد کار از گرد تاخیر وقت برآمده زمان جلوه نمائی شاهد مراد به عرصهٔ شهود و ساحت نمود درآمد ، لاجرم بخواست ایزدی آن عزم صائب را بزیور جزم آراسته بیاوریٔ طالع کارگزار و نیرو و دستیاریٔ فکر نیرنگ پرداز بیان مصارف اوقات سعیده سهات عمر شریف آن حضرت والا رتبت شمهٔ از سوانح ایام دولت آن متعالی مرتبت را در لباس ایجاز و اختصار رقم زدهٔ خامهٔ وقایع نگار ساختم ـ و حالی بشکرانه

---

(۱) ع[سدره]ل (۲) ن[خود]ل (۳) ع[شواهد]ل

دریافت قسمت این سعادت و نصیب نیک بختی که دیدهٔ خرد از کحل الجواهر تائید نوری تازه پذیرفته صورت مراد در آئینهٔ معائنه جلوه‌گر گردید ـ و یکایک از پرتو فیض عنایت الہی ابواب لطف سخن و سلامت کلام بر روی خود مفتوح یافته ترکیب سخن را بدرستی مومیائی یعنی استخوان بندی بدست اوفتاد ـ روی صدق بر زمین منت و سر ارادت بسجدهٔ نیاز نهاده آیهٔ کریمه الحمد لله الذی اذهب عناالحزن بر زبان راندم ـ و در سال هزار و هفتاد هجری از چمن آرائی این گلشن فیض فراغ کلی یافته سر رفعت باوج سپهرمینائی بر افراختم ـ باعلام الہام عالم بالا این خجسته نامه را که هایون آغاز و فرخنده انجام باد ، بعمل صالح موسوم ساخته لطیفهٔ فیض الہی که عدد حروفش با سال مذکور موافق است ، تاریخ اتمامش یافتم ـ امید آن دارم که یاران حرف گیر و عزیزان نکته چین از سر طعن و طنز در گذشته ، برطب و یابس کلام نه پیچیده با چون منی مسکین که از غایت پست پایگی پلهٔ حرف شناسی را عرش المعرفت دانش می داند ، و از غایت ناقص نهادی مانند کودکان ابجد شمار صف نعلین دبستانرا سدرة المنتهیٰ کمال می شمارد ـ از راه چون و چرا در نیامده هر جا سهوی و خطای بنظر در آید بذیل عفو بپو شند ـ

[1][طلوع نیر اعظم وجود مسعود این مظهر موعود یعنی والا حضرت جهانبانی کشورستانی از مشرق ولادت سراسر سعادت و آرایش یافتن صفحهٔ روی زمین و زمان از زیور نور ظهور آن حضرت]

چون سرانجام نظام مصالح کارخانه عالم و انتظام مهام دارالخلافهٔ آدم بی اهتمام کارگزاران اعمال سلطنت کبریٰ ، که بر طبق فحوای الملک

(۱) ع[انغراس نهال سخن دربیان ولادت با اقبال شهاب‌الدین محمد شاهجهان بادشاه غازی و موسوم شدن بسلطان خرم و سرسبزیٔ شاخسار امانی و آمال جهانیان بقدوم آن دوحهٔ چمن خلافت عظمیٰ] الف

و الدین توامان ثانی درجه عالی رسالت بل همسر پایهٔ والای نبوت است متمشی نمی شود و تنظیم سلسله امور جمهور برایا و حل و عقد مشکلات قضایا بی تعهد متکفلان نظام احوال عالمیان دست نمی دهد ـ لاجرم حکیم علی الاطلاق جل برهانه بحکم حکمت کامله جهت رعایت مصلحت عباد و اصلاح مفاسد عالم کون و فساد در هر قرنی از قرون هنوز نیر اعظم جاه و جلال صاحب دولت آن عهد مایل بزوال نگشته سعد اکبر وجود مفیض الجود اقبالمندی دیگر را از مطلع ایجاد طالع گردانیده به پرتو نظر عنایت و یمن سایهٔ تربیت آن فرمانروای وقت سزاوار مرتبهٔ ظل الٰهی می سازد و شایستهٔ منصب خلافت کبریٰ و قابل مرتبه شاهنشاهی والا نموده قوانین سروری و قواعد رعیت پروری بفیض فضل خود می آموزد ـ تا چون نوبت فرمانروائی بدان دست پرورد و عنایت خدائی رسد بی استعمال فنون تدبر و تفکر و استحصال انواع تجربه و امتحان در تنفیذ اوامر و نواهی و رعایت احوال رعیت [و] سپاهی بر بصیرت کلی مدخل تواند نمود ـ و سائر آداب جهانگیری و جهانبانی مثل تعمیر و توفیر ممالک و خزائن و تدبیر منازل و مدائن وغیره اینها از روی آگاهی و دانستگی تمام تصرف تواند نمود ـ مصداق این قرار داد حکمت بنیاد طلوع نیر اعظم اوج خلافت و بادشاهی از مشرق عظمت ظل الهی یعنی ولادت با سعادت سلطان سلاطین روی زمین ثانیٔ صاحب قران سعادت قرین شهاب‌الدین محمد شاهجهان بادشاه غازی ، بعد از انقضای دوازده گهری و پنجاه پل که عبارت است از پنج ساعت و ده دقیقه از شب پنجشنبه سلخ ربیع‌الاول از روی رویت و غرهٔ ربیع‌الثانی بحسب دستور العمل اهل تنجیم ، از شهور سنه هزار هجری موافق بست و پنجم دیماه الهی سال سی و شش اکبری در دارالسلطنت لاهور وقوع یافت ـ و آن فرخنده شب از پرتو ظهور آن آفتاب فلک نیک اختری سرشار سور و سرور و لبریز ازضیا و نور افتاد و کوکب آمال و امانی جهان به بیت‌الشرف اقبال انتقال نمود ـ و عالم پیر از استقامت عهد میلادش عصا بدست آورد ـ از پرتو جلوهٔ پری رویان بارگاه سلیمانی روکش نگارخانه چمن و رشک بهشت برین‌گردید ـ و از شگفته روئی آن گل زمین نور آگین ابواب نشاط بر روی

جهانیان مفتوح گشته عالمی بکام دل رسید، و پیرایه طرب و سرور سرمایهٔ آرایش هنگامهٔ جشن آمده کثرت صلات و انعامات بسرحد کمال کشید، و از رسائی مواد احسان و موايد انعام سلسلهٔ آرزو [ی] رشته امل دراز ارباب آز و نیاز بکوتاهی‌گرائید ـ اعیان شعرا در باب تهنیت درر غرر اشعار آبدار آویزهٔ گوش و گردن روزگار ساختند ـ و تواریخ بدیعه در سلک نظم کشیده بصلات گرامند [گرانمند] خورسند گشتند ـ از جمله آن یافته تاریخ کلیم :

* نظم *

لله الحمد که از پرتو خورشید کرم
سایهٔ مرحمتی بر سر عالم آمد
نیّری از فلک بادشهی کرد طلوع
که بخورشید درین دور مقدم آمد
بر زبان قلم از غیب پیٔ تاریخش
شاه شاهان جهان قبلهٔ عالم آمد

و سخنوری دیگر باین مادهٔ تاریخ بدو معنی پر خورد ـ شاه روی زمین و شاهجهان ـ لمعهٔ آفتاب عالمگیر ـ و هم درین روز همایون حضرت عرش آشیانی برسم ادای مراسم مبارکباد منزل سعادت بنیاد حضرت جهانگیر بادشاه را به میامن مقدم فرخنده قدم رشک وادیٔ ایمن ساختند ـ و دیدهٔ امید را از لوامع اشعهٔ رخسار مهر آثار آن والا گهر روکش دریچهٔ مشرق خورشید نمودند ـ و از صفحهٔ پیشانیٔ نورانی‌اش آیات لیاقت خلافت و آثارات استحقاق سلطنت دریافته، بی اختیار آن شایان رتبهٔ بلند پایگی را به فرزندی برگزیدند ـ ملکهٔ عصر بانوی بانوان دهر، رقیه بیگم سلطان صبیهٔ رضیهٔ هندال مرزا عم نامدار جلال‌الدین اکبر بادشاه که انسیهٔ حور صفات و عاشرهٔ ازواج طاهرات بوده ازآن حضرت فرزندی نداشتند ـ پرورش صوری و تربیت [1] [...]ن این دست پرورد عنایت ایزدی را که آبای علوی و امهات سفلی در پروردن آن حضرت بر یک دیگر پیشی می جستند ازآن حضرت استدعا نمودند ـ

---

(۱) ن[ظاهری]ل

و مدعای ایشان بحلیۀ قبول آرایش پذیرفته ، راست گفتاری بعضی از اختر شماران کیف ما اتفق درین ماده ظهور یافت ـ و حقیقت این معنی این است که گویند منجمی که در صناعت تنجیم صاحب قدرت بود و مهارت کلی داشت ، و در دقایق ابواب و حقایق این فن ذو فنون درجۀ علیا و یدطولیٰ داشته ، و اصابت سهم‌الغیب طالعش در هر باب بهدف صواب شهرت تمام گرفته ، چندی قبل از ولادت با سعادت آن حضرت بعرض آن حجاب گزین قباب عصمت رسانیده بود که عنقریب در مطلع جاه و جلال یعنی شبستان اقبال مهین شاهزادۀ والا گهر از صبیۀ رضیۀ راجه اودی سنگه معروف به موٹه راجه فرخنده اختری سعادت اثر طالع خواهد شد که پایۀ سریر خلافت مصیر از فر جلوس هایونش باوج گردون سر افرازد ـ وگوهر افسرسلطنت را فرق فرقد سای و تارک مبارک جهان پیرایش را عالم آرای سازد ـ مژده باد که عنقریب آغوش عاطفت [۱][خود]ع را از پرتو تربیت و برکت پرورش آن شاهزادۀ نامدار عالی مقدار چون گریبان مشرق خورشید مطلع انوار سعادت جاوید خواهید دید ـ و از مکرمت این میامن والا انواع برکات دوجهانی روزی روزگار سعادت آثار شما خواهد گردید ـ بنا بر آن که از فرط انبساط آن عید سعید جهانیان را سرمایه نشاط جاوید بدست افتاد و در آن نو روز امید برگ شادمانی و خرمی جاودانی[۲] ساز شد ـ لاجرم حضرت عرش آشیانی آن باعث بهجت و سرور عالم را بسلطان خورم موسوم فرمودند ـ امید که این خاندان رفیع‌الشان به برکت تاثیر آن اسم اعظم تا قیام قیامت از آفات روزگار در امن و امان باشد ـ و بهارستان گیتی تا خزان فنای دهر از آثار عهد جاوید ربیعش سرسبز و خورم بود ـ

بیان سلسلۀ نسب همایون حضرت صاحبقران ثانی و مجملی از احوال سعادت مآل آن دودمان جاه و جلال

چون خامۀ آداب نگار درین خرد نامۀ ادب آئین هرجا که هنگام

---

(۱) ع[خویشتن]ل (۲) در هر دو نسخۀ مطبوعه: خرمی و جاودانی [و ـ ق]

اظهار اسامیٔ سامیٔ خواقین این دولت‌کدهٔ ابد قرین باشد بر وفق دستوریکه این حضرات والا درجات آبای اعظم را از روی احترام[1] [...]ن نام می برند در سیاق سخن تعبیر می کند ـ لاجرم بجهت رفع ابهام تبیین مقصود و تعیین مراد از آن والا القاب مستطاب درین مقام برین موجب می نماید ـ فردوس مکانی بابر بادشاه انار الله برهانه ـ جنت آشیانی همایون بادشاه ابقا الله رضوانه ـ عرش آشیانی اکبر بادشاه طاب ثراه ـ جنت مکانی جهانگیر بادشاه طیب مثواه ـ همه جا در مقام ذکر حضرت شاهجهان بادشاه در احوال ایام شاهزادگی شاه بلند اقبال و از مبداء جلوس همایون بلقب والای آن حضرت یعنی صاحبقران ثانی عبارت آرای می گردد ـ بنابر آنکه والا خداوندان این سلسله بیگمان و بانوان حرم سرای خلافت را بخطاب های خاص اختصاص می بخشند تا اصل نام ایشان زبان زد خاص و عام نشود ـ هرجا ذکر اسماء سامیهٔ ایشان درین کتاب مستطاب درکار شود ناگزیر به همان وتیره تعبیر خواهد نمود ـ برین موجب مریم مکانی والدهٔ اکبر بادشاه، خدیجة الزمانی رقیه سلطان بیگم ـ مریم الزمانی والدهٔ جهانگیر بادشاه، بلقیس مکانی والدهٔ شاهجهان بادشاه ـ ممتاز الزمانی و ممتاز محل حرم محترم شاهجهان ـ بیگم صاحب صبیهٔ رضیهٔ آن حضرت ـ

هر چند مفاخر آبای عظام و مآثر اجداد کرام این بادشاه عالی جاه که بهین نتائج آبای علوی و امهات سفلی اند، در حوصله برداشت کون و مکان نگنجد و شرح آن از دست قدرت بیان و تبیان ابناء زمان بر نمی آید ـ ولیکن بنا بر آنکه برخی از سخن پردازان در صدد مجملی ازآن شده بقدم جرأت مبادیٔ این وادیٔ بی پایان پیموده اند ـ لاجرم بنابر اندوختن تبرک و تیمن وعمل به سنت سنیهٔ ایمهٔ سخن خامهٔ ارادت رقم اکتفا بنموداری از آثار این مظاهر قدرت آفریدگار کرده تفاصیل احوال را حوالت بتقریر دلپذیر مقدمهٔ ظفرنامه و سخن‌گذاریٔ فواتح اکبر نامه نمود ـ و از جمله آن عزیز کردهای حضرت به ذکر چند برگزیده که همگی از روی اعداد برابر نه

---

(۱) ن[و اعزاز]ل

جوهر مجرد اند به بیان اجمال اکتفا نموده عنوان این کار نامهٔ بدایع نگار را تزئین داده ـ

اول جنت مکانی نورالدین محمد جهانگیر بادشاه

دارالسرور فتح پور از ولادت سراسر سعادت آن مطلع انوار ظهور بعد از انقضای هفت گهری و[۱] [سه]ع پل روز چهار شنبه هفدهم ربیع الاول سال نه صد و هفتاد و هفت هجری موافق هفدهم[۲] شهریور سنه چهارده اکبری لبریز نور گردید ـ و مدت سی و هفت سال و سه ماه وسه روز قمری و سی و شش سال و یک ماه و بست و سه روز شمسی در سایهٔ تربیت آن سعد اکبر برج سروری کسب انوار سعادت دارین نموده چهرهٔ بختیاری برافروخت ـ چون دست برد قضا و دست اندازئ قدر سایه شاهبال فرخنده فال آن حضرت از تارک[۳] [مبارک]ع والا باز گرفت یک ساعت نجومی از روز پنجشنبه بیستم جمادی الثانیه سال هزار و چهارده هجری سپری شده زینت بخش افسر سلطنت[۴] [شدند]ع ـ و خطاب خلیفهٔ الهی یافته ، خویشتن را به فرخنده لقب جهانگیر ملقب ساختند ـ و سلطان سلیم که در ایام پادشاهزادگی نام نامئ آن حضرت بود از لوح زبانها سترده شد ـ بست و دو سال و هشت ماه و هشت روز قمری و بست و دو سال و چهار روز شمسی در عهد خلافت عمر گرامی به عیش و شادکامی گذرانیده روزگار فرخنده آثار در صید نشاط و نشاط صید بسر بردند ـ خصوص اواخر عهد که اکثر سنین زمستان لاهور از قدوم عشرت لزوم بزمستان روی زمین می بود ـ و بهار و تابستان در نزهت کدهٔ کشمیر مینو نظیر باندوختن انبساط سیر و شکار از روزگار دادستان بوده درین لباس کام بخش خاطر می شدند ـ

---

(۱) ع[سی] ل

(۲) در بادشاه نامه هژدهم شهریور نوشته شده [بادشاه نامه جلد اول ـ حصه اول ـ صفحه ٦٩]

(۳) ع[مباهات] الف و ل

(۴) ع[گشتند]ل

و در سال هزار و سی و شش که آن گلزار جاوید بهار بدستور معهود مهبط نور حضور شد دیگر باره عارضهٔ ضیق‌النفس که از هفت سال باز ملایم مزاج اقدس آن حضرت بود طاری گردید و دمبدم روی در تزاید داشته نفس نفس اثر شدت آن بیشتر از پیشتر ظهور می نمود - از آنجا که کوشش تدبیر با دست برد تقدیر برنیاید و مقتضای قضا چاره نپذیرد معالجات اطبای مسیحا دم سودمند نیفتاد و به امتداد ایام مرض طول کشید - لاجرم نظر بمقتضای خیرخواهی عالم صلاح در توقف ندیده موکب منصور را بتوجه صوب لاهور امر فرمودند - بحسب تقدیر در منزل راجور آن عارضهٔ ناملایم اشتداد تمام یافته ، در منزل چنگ ترهتی[1] تغیری فاحش در احوال مزاج مبارک ظاهر گردید - چنانچه از تنگئ نفس کار بر آن‌حضرت تنگ شده دوازده گهری از روز یک شنبه بست و هشتم صفر سنه هزار و سی و هفت هجری گذشته از توطن این عاریت کدهٔ فانی درگذشتند ، و بشوق ادراک سعادت اقامت در جوار رحمت ایزدی سفر دار البقای ابدی اختیار نمودند - و گزیده مصرع :

جهانگیر از جهان عزم سفر کرد

موافق ارتحال آن حضرت آمد - و در حال ترحال عمر شریف آنحضرت پنجاه و نه سال و یازده ماه و یازده روز قمری و پنجاه و هشت سال و یکماه و بست و هفت روز شمسی رسیده بود - چون این واقعه ناگزیر در تنگنای راه گریوهٔ کشمیر بوقوع پیوست در آن سرزمین ساحتی فراخور آرامگاه آن سزاوار فسحت کدهٔ رحمت الهی نبود ، نعش پرنور را بدارالسلطنت لاهور نقل نمودند - و در یکی از باغات آن روی آب[2] بقعهٔ فردوس صفات روضهٔ مقدسه قرار یافت - و چون آن حضرت بنا بر متابعت سنت سنیهٔ حضرت فردوس مکانی بابر بادشاه وصیت فرموده بودند که مرقد ایشان از حلیهٔ عمارت خالی باشد و در موضعی سرکشاده بلطف ایزدی سپارند ، تا پیوسته از سحاب رحمت بی حساب الهی بیواسطهٔ حجاب

---

(۱) در بادشاهنامه این منزل باسم جیکس متی و جنکس متی ذکر کرده شده است - [بادشاه نامه - جلد اول - حصه دوم - صفحه ۱۶ و ۱۸]-

(۲) از آب ، آب راوی مراد است-

کامیاب باشد ، لاجرم حضرت خلافت مرتبت وصیت آن حضرت را کار بسته تخت گاهی عالی بساحت صد در صد ذراع از سنگ سرخ تراشیده بدور مرقد ترتیب داده ، بر فراز آن چبوترهٔ بیست در بیست از سنگ مرمر مصنوع بصنعت پرچین کاری که دقیق تر از خاتم بندیست ، مرتب شده در وسط حقیقی صورت مرقد آن بادشاه جنت آرامگاه نمودار گشت - و باوجود کمتر تکلف بصرف ده لک روپیه در مدت ده سال صورت اتمام یافت -

دوم بادشاه حضرت عرش آشیانی جلال‌الدین محمد اکبر بادشاه غازی

چون صفحات صحیفهٔ لیل و نهار وفا بذکر دقیقهٔ از دقایق احوال آن ملک الملوک نمی کنند لاجرم خصوصیات مآثر مکارم خصوص کارنامهای پرکار آن خداوند والا مقدار که علامی [۲] [...]ن ابوالفضل متعهد بیان و متکفل اتیان نموداری ازآن شده بشرح و بسط اکبرنامه حوالت می رود - آن مظهر قدرت ذوالجلال که ودیعت عالم لاهوت بود در امرکوٹ از مضافات تته شب یک شنبه رجب‌المرجب سال نهصد و چهل و نه هجری قدم بعالم ناسوت گذاشت - سخن سنجان زمان تواریخ بدیعه درین معنی یافته بسلک نظم کشیدند - از آنجمله گزیده تاریخ که مثبت غرایب اتفاقات است ثبت افتاده :

* ابیات *

لله الحمد که آمد بوجود
آنکه از کون و مکان منتخب است
بادشاهی که ز شاهان جهان
اکبرش نام و جلالش لقب است
شب و روز و مه و سال میلاد
شب یکشنبه پنج رجب است

---

(۱) ن[نمیخ]ل

چون در سال نهصد و شصت و سه که سن شریف آن حضرت بسیزده سال و هشت ماه و هفت روز قمری و سیزده سال و چهار ماه و هشت روز شمسی رسید همای همایون بال[1] روح اقدس بادشاه فردوس آرامگاه همایون بادشاه از دام گاه این عالم فانی رمیده با طائران قدسی در شاخسار سدره و نشیمن عرش کرسی آرمید - روز جمعه دوم ربیع الثانی سال مذکور در ظاهر قصبهٔ کلانور از اعمال دارالسلطنت لاهور آن والا گوهر افسرسری بر سر نهاده بسریر سروری برآمدند - و مدت چهل و نه سال و هفت ماه و بست و دو روز شمسی و پنجاه و یک سال و دو ماه و دو روز قمری آن نیر اعظم اوج دادگری سایه دولت بر سر اکلیل سروری و اورنگ معدلت گستری افگنده پرتو نظر حمایت و عنایت در کار رعایت احوال رعیت و لشکری کردند - در آن حال که ارتحال حضرت همایون بادشاه به دارالبقا رو نمود همین قندهار و کابل و صوبه پنجاب تا دارالملک دهلی قلمرو دیوانیان آن بادشاه والا جاه بود ، و باقی که بهمه حساب از هفت کشور فاضل و بهمه جهت از سائر جهات سته زاید است بمزید سعئی آن سرور اضافهٔ مضافات ممالک محروسه شد - و در سرتا سر این کشور پهناور هیچ جا متمردی و سر کشی نماند که از گوشمال اولیای دولت بگوشه فرو نخزید و دست تطاول در آستین ندزدید ، و سربگریبان برده پای بدامان نکشید - چون سن آن والا جاه بشصت و چار سال و یازده ماه و هفت روز قمری و شصت و سه سال شمسی رسید ، از شب چهار شنبه جمادی الثانیه سنه هزار و چارده هجری مطابق دوم آبان ماه سال خمسین اکبر شاهی یک پهر و هفت گهری سپری گشته ازین وحشت سرای بسیر سرابستان ریاض قدس و نزهت کدهٔ عالم انس آهنگ فرمودند - میر حیدر طباطبا معروف به معمائی فوت اکبر شاه مادهٔ تاریخ یافته بدینگونه مصرع :

الف کشیده ملایک ز فوت اکبر شاه

در سلک نظم کشیده - و بر سبیل سلوک طریقه تعمیهٔ ببدیع ترین روشی اسقاط الف زاید نموده - سخنوری دیگر بدین تاریخ برخورده : مصرع

بادشاه عالم جاوید اکبر بادشاه

---

(۱) بال ؟ فال ؟ [و - ق]

مرقد منور آن سرور در سر زمین موضع سکندره در دو کروهی دارالخلافه مقرر شده ازین رو به بهشت آباد موسوم گشت ـ و در آن روضه حسب الامر جهانگیر بادشاه باغی دلنشین فردوس نشان طرح افتاده عمارتی عالی در مدت بیست سال بصرف بیست لک روپیه سمت اتمام یافت ـ

سوم عالی حضرت جنت آشیانی نصیر الدین محمد همایون بادشاه طاب ثراه

ولادت با سعادت آن سرور اسلام پرور دارالامان کابل را در شب سه شنبه چهارم[1] ذی قعده سال نهصد و سیزده هجری مهبط آثار برکت و مطلع انوار میمنت گردانید ـ ملا مشهدی تاریخ ولادت آن صاحب کرامت ازل آورد سلطان همایون خان یافته ـ و شاه فیروز قدر و بادشاه صف شکن نیز سال تاریخ همایون است ـ خواجه کلان سامانی این دو بیت در تاریخ میلاد آن عزیز کرده جناب عزت در سلک نظم انتظام داده :

* ابیات *

سال تاریخ همایونش هست زاده الله تعالی قدرا
می برم یک الف از تاریخش تا کشم میل دو چشم بد را

والده آن جناب ماهم بیگم از اولاد اعیان خراسان و بسلسلهٔ سلطان حسن میرزا منسوب است ـ بعد از ارتحال حضرت بابر بادشاه بدارالنعم جاودانی آن شایستهٔ افسر جهانبانی نهم جمادی‌الاول نهصد و سی و هفت هجری در دارالخلافهٔ اکبر آباد سریرآرای تخت خلافت شد و خیرالملوک تاریخ جلوس همایون آمد ـ در آن ایام از سن شریف بست و دو سال و نه ماه و بست و یک روز شمسی و بست و سه سال و شش ماه و پنج روز قمری سپری گشته بود ـ و مدت بیست و پنج سال و دو ماه و پنج روز قمری زینت بخش اکلیل دولت و اقبال بوده چهل و نه سال و چهار ماه و ده روز قمری و چهل و هفت سال و دو ماه و پنج روز شمسی عمر گرانمایه در

---

(۱) در بادشاه نامه چهاردهم ثبت است [بادشاه نامه ـ جلد اول ـ حصه اول ـ صفحه ۶۳]

رضاجوئی الہی و احیای مراسم بادشاهی گذرانیدند ـ از آن جمله[1] [یازده]ن سال در هندوستان و چهارده سال در یساق کابل و بدخشان و سفر ایران مرتبۀ دوم بعد از فتح هندوستان ـ روز جمعه یازدهم ربیع‌الاول سال نهصد و شصت و سه از آنجا که مقتضای نزول قضا است خود بنفس نفیس توجه بر اهتمام عبارت کتابخانه خاصه که در آن ولا اساس یافته بود مبذول داشته بهالای بام برآمدند ـ و لحظۀ بتفرج پرداخته شامگاه بهنگام نزول از پایهای آن نردبان بحکم اقتضای قضا آن بلند اختر را لغزش پا دست داده هبوطی واقع شد ـ چنانچه تا زینۀ آخرین هیچ جا قرار و استقرار اتفاق نیفتاده ـ و بعد از وقوع این واقعۀ هایله ازین رهگذر که کوفتی عظیم بدوش و سر رسیده بود لمحۀ عارضه بیهوشی بذات همایون آنسرور که مغز و دماغ هوش و خرد بود طاری شده ـ چون به هوش آمدند بنا بر رعایت مراسم حزم بی توقف منشوری نور آگین از موقف خلافت بجهت تسلیٔ خاطر انور بادشاهزادۀ والا قدر محمد اکبر که در آن آوان در حضور پرنور نبودند مصحوب شیخ نظر و چولیخان صورت ارسال یافت ـ و روز یکشنبه سیزدهم ماه مذکور حال بر آن حضرت متغیرگشته آثار انتقال ظاهر گردید، و شاهباز روح پرفتوح آن حضرت پرواز نموده باشیان عالم بالا و نشیمن قرب ایزد تعالی باز شتافت ـ و گزیده مصرع :

واصل حق شد همایون بادشاه

که تاریخ ارتحال آن حضرت است شاهد حال آمد ـ اگرچه مصراع مشهور :

همـایون بادشـه از بام افتاد

بعضی آنرا بمولانا قاسم کاتبی منسوب می‌سازند و میر عبدالاول سمرقندی در تذکرة الشعرا بخود نسبت میکند ـ ولیکن بنا بر آنکه سخن سنجان تجویز این معنی نموده اند از جمله غرائب تاریخ بدیعه است درین کارنامۀ بدایع آئین ثبت افتاد ـ بالجمله بعد از ادای مراسم تعزیت جسد قدسی سرشت آن حضرت را در خطۀ پاک دهلی در وسط باغ بهشت آئین مشرف

---

(۱) ع [ده] ل

بر آب جون برحمت ایزدی سپردند - و قبهٔ عرش تمکین برمرقد آن حضرت اساس نهاده مطاف اهل زمین و روکش چرخ برین ساختند -

چهارم حضرت فردوس مکانی ظهیر الدین محمد بابر بادشاه غازی

آن عالی جناب در ششم محرم سال هشتصد و هشتاد و هشت از بطن قتلق نگار بیگم صبیهٔ رضیهٔ یونس خان بن ویس خان والیٔ مغولستان که بسیزده واسطه به چنگیز خان می رسد بوجود آمده عالم شهود را مشرق جلوهٔ نور و مطلع خورشید ظهورگردانید - خواجهٔ بزرگوار خواجه ناصرالدین [...][۱]ن عبید الله احرار آن برگزیدهٔ تاج و نگین را به ظهیرالدین ملقب فرمودند - و چون تکلم باین اسم بر ترکان دشوار بود بترکی آن حضرت را بابر میرزا نامیدند - و این بیت در تاریخ ولادت با سعادت آن حضرت از نتائجُ طبع گوهر زای مولانا حسامی قرا کولی است که ازآن سه تاریخ بدیع بی ارتکاب تکلف استنباط میتوان کرد -

* بیت *

چون در شش محرم زاد آن شه مکرم
تاریخ مولدش هم آمد شش محرم

چه شش محرم شش حرف است و لفظ شش حرف نیز تاریخ است و چون عدد را ارباب فن اعداد باعتبار آنکه آثار جمیله بر آن مترتب است عدد خیر می دانند - لفظ عدد خیر نیز که از روی شمار هشتصد و هشتاد و هشت است باین تاریخ موافق می آید - بالجمله چون سن مذکور آن فلک جاه بیازده سال و هشت ماه قمری و یازده سال و سه ماه و بیست روز شمسی رسید بعنایت حضرت ایزدی در روز سه‌شبنه پنجم شهر برکت بهر رمضان سنه هشتصد و نود و نه در خطهٔ اندجان که دارالملک فرغانه است جلوس فرخنده آن خدیو زمانه روی داد - از آنجا که بزرگ کردهای ایزدی و دست پروردگان فیض سرمدی در تعلیم کدهٔ تائید الهی

---

(۱) ن [بن] ل

و دبستان فضل نامتناهی آداب سلطنت و بادشاهی فرا میگیرند ، بآنکه در آن هنگام در صغر سن بودند مانند سلاطین کار دیده مراسم جهانگیری و قواعد جهانبانی را پاس می داشتند ، چنانچه یازده سال با خانه زادگان اوزبک و سلاطین چغتائی در ماوراء النهر داد مقاتله و مجادله داده تخت بدخشان را بزور بازو و نیروی تدبیر درست از دست تصرف خسرو شاه نامی بر آورده در سنه نهصد و ده هجری دست تطاول محمد مقیم ارغون از استیلای ولایت کابل کوتاه ساختند ، و در نهصد و دوازده ارغون یگانه دادار بر شاه بیگ ولد ذوالنون ارغون غلبه نموده قندهار را با توابع و لواحق مستخلص و مسخر فرموده ، بست و دو سال باکمال استقلال درین ملک سالک سبیل فرمانروائی بودند ـ و در عرض این مدت پنج نوبت پرتو توجه اقلیم گیر بر ساحت تسخیر عرصهٔ پهناور هندوستان افگنده ، بنا بر آنکه برآمد هر کاری در رهن درآمد روزگار است تا آنوقت در نیاید آن‌کار بر نیاید چار نوبت بسبب ظهور بعضی امور عنان مراجعت بر تافتند ، و در یورش پنجم که موافقت توفیقات آسانی و تائیدات[۱] [ایزدی]ع مددگار شد تدبیر موافق تقدیر آمده به کارکشائی اقبال ظفر و فیروزی نصیب اولیای دولت نصرت روزی شده ـ و بعد از وقوع چندین محاربه که به غنیم روی داد سلطان ابراهیم بن سلطان سکندر بن بهلول فرمانروای دار الملک دهلی خود با موکب منصور همراه یک لک سوار و هزار فیل جنگی صف مصاف و یسال قتال آراست ـ و آنسرور[۲] [دوازده]ع هزار تن که اکثر حواشی و خدم و برخی دیگر یغما کار و سوداگر بودند جنگ صف فرموده پس از کار زار عظیم ظفر یافته و سلطان ابراهیم به قتل رسید ـ و این فتح عظیم که در معنی کارنامهٔ لطف عمیم حضرت پروردگار است در سنه نهصد و سی و دو روی داد ـ و عدد حروف مصراع آخرین این دو بیت که تعین وقت و روز و ماه و سال نیز ازآن ظهور می یابد بحسب حساب ابجد بآن تاریخ موافق آمد :

---

(۱) [یزدانی] ل
(۲) [دو] ل ع

* ابیات*

کشت در پانی پت ابراهیم را
شاه غازی بابر عالی نسب
وقت و روز و ماه و سال این ظفر
صبح بود و جمعه و هفت رجب

و همدرین نزدیکی بنا بر دستیاریٔ تائید و مددگاریٔ توفیق بر رانا که همراه سپاه نا معدود که چون خیل مور و ملخ در و دشت و هامون و شخ را فرو گرفتند بود و لشکر مخصوص خودش بیک لک سوار می کشید ، و زمینداران دیگر کومکی یک لک و یک هزار صف آرای شدند - در دامن کوه سیکری در ماه جمادی الاول[1] از سال نهصد و سی و سه مقابلهٔ خیل ادبار با موکب اقبال و تلاقیٔ عسکر ظلمت با لشکر نور اتفاق افتاده به کشش و کوشش تمام غلبهٔ اسلام بر کفر رو داده حق بر باطل فایق آمد - و آن مخذول باعوان و انصار مغلوب و منکوب گشته و خلقی کثیر بقتل و اسیری داده روی ادبار بوادیٔ هزیمت و راه فرار نهاد - شیخ زین‌خوانی صدر فتح بادشاه اسلام تاریخ این فتح عظیم یافته محسن و مستحسن افتاد - بعد از شکست رانا مقهور از سر نو تعبیه و تجهیز عسکر منصور فرموده هم عنان نصرت و ظفر پا در رکاب سعادت نهاده بتازگی بر سر جهانگیری و جهانداری آمده رفته رفته صوبهٔ ملتان و دارالسلطنت لاهور و سائر پنجاب و دهلی و آگره و اله آباد و اوده و جونپور و بهار و مالوه بدست آوردند - و مدت پنج سال، باکمال استقلال به نفاذ امرو نهی در عرصه فتح هندوستان مراسم ملک رانی و بادشاهی بجا آوردند - مجموع روزگار سلطنت آن مجموعهٔ غرایب مآثر که مجامع بسی محامد و مفاخر بود به سی و هفت سال و هشت ماه و یک روز قمری و سی و شش سال و شش ماه و سیزده روز شمسی کشیده - چون سن شریف آن حضرت بچهل و نه سال و چهار ماه و یک روز قمری و چهل و هفت سال و دو ماه و یازده روز

---

(۱) در بادشاه نامه بحوالهٔ واقعات بابری جمادی الثانیه رقم شده [بادشاه نامه جلد اول - حصه اول - صفحه ۵۱]

شمسی رسید در دارالخلافهٔ آگره از قصر عمارت چار باغ که بر آن سوی آب جون واقع است و سابقا بهشت بهشت موسوم بود به گلگشت حدایق ثمانیه ریاض رضوان خرامیدند و سریر ملک و ملت را وداع نموده در حظیرهٔ عالم ملکوت آرمیدند - و حسب الوصیت نعش [۱][...]ن آنحضرت را بدارالامان کابل نقل کرده در نزهت کدهٔ [۲][...]ن که مهبط انوار فیض الله است بغفران و رضوان ایزدی سپردند - و مرقد مطهر آن سرور را سر کشاده بدون بنای عمارت و تکلفات باز گذاشتند - و ارتحال آن برگزیدهٔ رحمت در روز دو شنبه ششم جمادی الاول نهصد و سی و هفت روی داد - این تاریخ با زمان آن واقعه هائلهٔ موافق افتاد :

* ابیات *

بادشاهی که شهریارانش	گشته بودند خادم و منقاد
چون وفای ندید از عالم	رفت از عالم خراب آباد
خرد از سال فوت او پرسید	گفتم او را بهشت روزی باد

حقیقت این قضیه برین منوال است که چون شاهزاده همایون وظایف خدمتگاری و پرستاریٔ آنحضرت را از سرحد امکان گذرانیدند ، مراتب عنایت و مهربانیٔ خود را فدای آن فرزند سعادتمند نمودند - در هنگام تشریف که جان گرامیٔ آن حضرت در بارهٔ آن برگزیدهٔ حضرت باری بمرتبهٔ رسید آن والا گهر در سنبهل که از جمله اقطاعات آنحضرت بود عارضهٔ نا ملایم عارض مزاج همایون شد - و چون خبر شدت و طول مدت آن بعرض مقدس رسید ، حسب الحکم از راه آب بسرعت باد و سحاب کشتی سوار باکبر آباد رسیدند ، هر چند اطبای پای تخت در چاره گریٔ آن پرداختند مطلقاً اثری بر آن مراتب مترتب نشده بهبودی ظاهر نگشت - بلکه شدت گرانی و کثرت ضعف و ناتوانی روز بروز ظهور و بروز دیگر نمود - روزی در عین اضطراب و اضطرار آنروی آب که محفل والا از دانشوران هر فن آراستگی داشت و در باب انحراف[۳] [...]ن آنوالا جناب از هر در سخن در گرفت - میر ابوالبقا که از اعیان افاضل زمان بود بعرض رسانیده که اکنون علاج این

---

(۱) ن[اطهر]ل (۲) ن[گذرگاه]ل (۳) ن[مزاج]ل

امر دشوار منحصر است در همین تدبیر که بدستاویز اقسام تصدقات شفا از خانهٔ حکیم علی الاطلاق باید خواست ـ و بر ونق مداول کریمه لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون گرانمایه ترین نفایس را بـرو انفاق و ایثار باید نمود ـ آن حضرت فرمودند که چون[1] [بعد]ع از محمد همایون هیچ چیز را از سر خود عزیز نمی دانم جان ارجمند را فدای آن سعادت مند می سازم ـ و امید وارم که در آن[2] [کارگاه]ع این فدیهٔ مختصر و هدیهٔ محقر از من بعوض آن گرامی گوهر در پذیرند ـ آنگاه بی توقف قدم بموقف دعا و خلوت خانه صفوت و صفا نهاده از راه صدق رو به قبلهٔ حاجات آوردند و زبان مناجات کشوده از روی خلوص نیت و عدم ریا این مدعا را استدعا نمودند ـ و بعد از فراغ مراسم آدابی که وظیفهٔ این مقام است بطریقی که از طریقهٔ حضرت خواجگان کبار تلقین یافتـه بودند سه مرتبه گردا گرد آن حضرت برآمده فرمودند که برداشتم برداشتم ـ چون آن دعا از شائبهٔ ریا مبرا بود همان لحظه قرین اجابت گردید ـ چنانچه آثار گرانی در پیکر روحانی نمودار گشته خفت نمایان در عارضهٔ همایون بادشاه ظاهر شده رفته رفته بصحت کلی کشید ـ و شدت تمام در ناتوانیٔ حضرت فردوس مکانی روی نمود ـ چون علامات ارتحال در احوال آنحضرت آشکار گشت باحضار ارباب حل و عقد فرمان داده خود در پای تخت والا تکیه بر مسند فرمودند ـ و همایون را بر سریر جهانبانی جلوس داده افسر سروری را از تارک مبارک همایونی فرخنده فرساختند ـ و از امرا و اعیان دولت بیعت گرفتـه بنگاهداشت سر رشتهٔ اخلاق و ارادت و بـرداشت بار انقیاد و اطاعت وصیت فرمودند ـ و بعد از پرداخت لوازم این شغل خلوت فرموده بخدای خود پرداختند ـ و پس از لمحهٔ قطع نظر از اقامت این مرحلهٔ زوال و فنا نموده بذوق توطن در جوار مر منزل رحمت حضرت ارحم الراحمین آهنگ رحلت دارالبقا نمودند ـ

آن دست پرورد فیض سرمدی و ادب آموز تعلیم ایزدی درسایر فنون استعداد که زینت دیباچهٔ احوال ارباب دولت و اصحاب جاه و جلال است یدطولی داشته اند ـ و در نظم اقسام شعر ترکی و فارسی نیز ید بیضا

---

(۱) ع [بغیر] ل (۲) ع [درگاه] ل

نموده اند ـ و بزبان ترکی رسایل بدیعه در فن عروض تالیف فرموده اند
و روش مسایل فروعی و کلیات مطالب کلامی را موافق طریقهٔ حضرت
امام اعظم و روش اصول شیخ اشعری بزیور نظم آرایش داده "مبین بابری"
نام نهاده ـ و نسخهٔ ازان کتاب مبین و واقعات بابری که آنحضرت بعبارت
ترکی انشا فرموده اند بخط مبارک که در تاریخ نهصد و سی و پنج رقمزدهٔ
کلک اعجاز نگار گشته مخزون کتابخانهٔ خاصهٔ شریفه است ـ درینولا
حسب الامر عالیٔ حضرت صاحبقران بفارسی مترجم شده ـ و از جمله تصرفات
طبع وقاد آن سر لوح کلیات وجود درین مجموعه اختراع خط غریب است
که بخط بابری موسوم شده ـ

پنجم شاهزادهٔ بلند اختر عمر شیخ میرزا

بتاریخ سنه هشتصد و شصت از میامن تولد آن اقبالمند سر زمین
خطهٔ دلپذیر و دلپسند سمرقند علو مکان یافته مکانت آسمان گرفت ـ و
در سال هشتصد و هفتاد و سه بعد از شهادت بادشاه سعید در شهر اندجان
که پای تخت فرغانه است جلوس مقدس آن سزاوار سروریٔ ابنای زمانه
روی داد ـ و روز دو شنبه چهارم رمضان المبارک سنه هشتصد و نودونه
که سن شریف بسی و نه سال رسیده بود شاهین روح پر فتوح آن شاه
عالی مقدار از بام کبوتر خانه اوج عالم علوی گرفته با مرغان اولی اجنحهٔ
شاخسار قدس هم آشیان گشت ـ و سبب این حرکت ناهنجار چرخ کج
روش آنکه چون شهر اخسیکت پای تخت آن عالی جناب شده بنا بر
آنکه آن شهر بر کنار آبکندی بغایت عمیق و هولناک اساس یافته
کبوتر خانهٔ سرکار خاصه بر لب جری (جوی؟) وقوع داشت ـ قضا را در
آن سرور برآمده سر گرم تماشای طیران کبوتران بودند انهدام بدآن راه
وقتیکه یافته از آسیب صدمهٔ آن بجوار رحمت ایزدی شتافتند ـ

ششم بادشاه سعید شهید سلطان ابو سعید میرزا

از قدوم سعادت لزوم آن بادشاه جمجاه که در سن هشتصد و سی
در عالم شهود رو نمود آب و رنگی دیگر بر روی روزگار باز آمد ـ و در
سن هشتصد و پنجاه و پنج از میامن جلوس اقدس آن حضرت پای تخت

خلافت بلند پایه و گوهر افسر سلطنت گرانمایه گشت ـ و مدت هژده سال در سراسر ولایت ماوراءالنهر و ترکستان و بدخشانات و کابل و غزنین و قندهار تا حدود[1] [۰۰۰]ن چهرهٔ زر از سکهٔ نام انور آن سرور دین پرور تازه رو و پایهٔ منبر از خطبهٔ القاب کامل نصاب آن بلند اختر پلهٔ سرافرازی داشت ـ و در آخر بسلسله جنبانیٔ ارث و استحقاق هوای تسخیر خراسان و عراق در دماغ همت والا جای داده آهنگ انتزاع آن دو کشور نمودند ـ و بمجرد ارتفاع ماهچهٔ رایت فتح آیت سربسر هر دو ولایت مسخر شده پرتو استیلای رفعت شان آن والا مکان باطراف و اکناف این ولایات نیز افتاد ـ و چون سن شریف آن بادشاه سعید بچهل و سه سال رسید در بیست و دوم شهر رجب سنه هشتصد و هفتاد و سه که با زوزن حسن ترکمان اتفاق مصاف افتاده بود در نواحیٔ اردبیل از ادراک مرتبهٔ شهادت ارتفاع درجات سعادت یافتند ـ و علامه دورانی تاریخ این واقعهٔ غریب بدینگونه در سلک نظم کشید :

* ابیات *

سلطان ابو سعید که از فر خسروی
چشم سپهر پیر و جوانی چو او ندید
الحق چگونه کشته نگشتی نگشته بود
تاریخ فوت مقتل سلطان ابو سعید

هفتم شاهزادهٔ عالی مقدار سلطان محمد میرزا

آن والا گوهر بلند اختر با برادر خود میرزا خلیل در سمرقند بسر می برد ـ چون میرزا خلیل را توجه بسمت عراق افتاد و میرزا الغ بیگ تشریف بسمرقند آورد در جمیع ابواب برادرانه بآن عالیجناب سلوک نموده همه وقت در پی پاس خاطر عاطر ایشان بود ـ بالجمله دو فرزند سعادتمند از آن عالیجناب بوجود آمده ـ یکی منوچهر میرزا و[2] [....]ن ابو سعید میرزا ـ چون وقت آن آمد که این جهان گذران را وا گذارند بمیرزا الغ بیگ که در آن وقت بر بالین مبارک حاضر بودند سپردند ـ آنوالا گهر

---

(۱) ن[هندوستان]ل (۲) ن [دیگر] الف

در لباس رضا جوئی خدمتگاریٔ آنحضرت بجای رسانیدند که روزی یکی از نزدیکان باین عبارت معروض گردانید که این عم زادهٔ شها عجب خدمت بجد میکند - میرزا از روی حدس صائب مقصد آن صاحب غرض را دریافته فرمودند که او خدمت ما نمی‌کند از صحبت ما کسب آداب جهانگیری می نماید -

هشتم شاهزادهٔ عالیجاه میرزا میرانْ شاه

آنحضرت سیومین فرزند صاحبقران اعظم است - بحسب سن از جهانگیر میرزا و عمر شیخ میرزا خرد تر و از شاهرخ[1][...]ن کلانتر - در سنه هفصد و شصت و نه عالم وجود از ورود آن منظور نظر الهی فیض آمود شد - حضرت صاحبقران سلطنت عراق عرب و آذربائجان که تختگاه هلاکو خان بود برو مسلم داشتند - و در بیست و چهارم ذی قعده سنه هشت صد و ده که سن شریفش بچهل و یک رسیده بود در جنگ قرا یوسف ترکمان در سرحد تبریز از گلگونهٔ خون شهادت سرخروئی سعادت دارین اندوخت -

نهم مظهر کمال اقتدار الهی مهبط انور فیض نامتناهی قطب الدنیا و الدین صاحبقران اعظم امیر تیمور گورگان

چون امتداد طومار روزگار را گنجای شرح هزار یک آثار حمیده اطوار آن برگزیده حضرت پروردگار نیست لاجرم بذکر سر جمله از خصوصیات آنحضرت پرداخته تفصیل مآثر و مکارم خصوص کارنامهای پرکار آن خدیو والا قدر را بشرح و بسط ظفر نامه حوالت می نماید - در شب سه شنبه بیست و پنجم شهر شعبان سنه هفصد و سی و شش از فیض ولادت سراسر سعادت آنحضرت کش روکش محیط افلاک گشت - لیسان

---

(۱) ن [میرزا] ل

اصل و جود و سحاب فطرت آن یگانه گوهر شاهوار محیط احسان[1] [...]ن آن
-رة التاج آبای عاوی مهد علیا نگینه خاتون - چون سن مبارک[2] [...]ن
هفصد و هفتاد و یک هجری در قبۃالسلام بلخ بارگاه عقد بیعت قبۂ
رفعت باوج طارم چارم رسانید - و در مدت سی و پنج سال یازده ماه و
شش روز قمری و سی و چار سال و دو ماه و دوازده روز شمسی اکثر
ممالک روی زمین بحوزۂ تصرف و حیطۂ تسخیر آن شهنشاه آفاق گیر
درآمد - و سایر ساکنان ربع مسکون از اقلیم زنگ تا روس از رئیس گرفته
تا مرؤس تن به ریاست آنسرور داده گردن به تیغ سیاست آن مالک
رقاب سرکشان هفت کشور نهادند - و سر تا سر ولایت ماوراءالنهر و
خوارزم و ترکستان و خراسان و عراقین و آذربائجان و چاچی ترخان و
جمیع بلاد روس و سقلاب و پرطاس و سایر اصناف خزر و لکزان و
گرجستان و ارمنه و آلان و یروع و اران و شروان و باب‌الابواب و
طبرستان و سایر دارالمرز فارس و کرمان و بصره و خوزستان و دیاربکر
و ربیعه و بلاد جزیره و موصل و شام و روم و دارالملک هندوستان بل
معظم روی زمین کوتاهیٔ سخن از حد زمین فرنگ تا مرزبوم اجمیر هند
و ازین سوی نهر فرات تا آنسوی فاراب که مابین رود نیل و شط سیحون
واقع است از زور[3][...]ن و ضرب شمشیر مانند خورشید عالم گیر زیر
تیغ و نگین آوردند - و بر تختگاه چندین صاحب تخت و تاج مستولی شده
خداوندان آنرا مستاصل یا باج ده و خراج گزار ساختند - و در سنه
هشتصد و یک فتح هندوستان نمودند - بعد از دو سال بعزم تسخیر حلب
متوجه شده سر تا سر ولایت شام بدست آوردند - سال دیگر با یلدرم بازید
(بایزید) جنگ صف انداختند و پس از کارزارهای نمایان خوندکار را اسیر و
دستگیر نموده تمام مملکت روم را مسخر ساختند - و در سنه هشتصد و هفت
سر سواری دارالمرز و جبال فیروزه کوه مفتوح ساخته و از راه نیشاپور

---

(۱) ن[وجود امیر طراغائی بلند اختر است - و صدف تربیت] الف

(۲) ن[آنحضرت به سی و پنج سال و شانزده روز رسید دوازدهم
رمضان‌المبارک سنه]ل (۳) ن[تدبیر]ل

بماوراءالنهر تشریف ارزانی فرموده عزم جهاد بلاد ختا را بحیلهٔ جزم آراستند۔ چون سر زمین خطهٔ فاراب که بالفعل بانزار معروف است از اعتبار سرافرازیٔ نزول همایون پایهٔ ارتفاع درجات از چرخ دوار گزرانید۔ در عرض آن حال عارضهٔ ناملایم عارض ذات مقدس آن مرکز منطقهٔ جاه و جلال و محیط دایرهٔ دولت و اقبال شد۔ و مزاج مبارک آنحضرت که باعث تعدیل امزجه و تقویم طباع عالمی بود از نهج اعتدال انحراف یافت و امتداد مدت بیک هفته کشیده۔ اطبا عجز خود را معاینه دیده ناگزیر از دستبرد قضا که بالای همه دستهاست برنیامده دست از معالجه کشیدند۔ بالجمله در روز چهار شنبه هفدهم شعبان المعظم سال هشتصد و هفت آن صاحب نفس ملکی و ذات قدسی از سروش غیبی ندای یا ایتها النفس المطمینه امر مطاع ارجعی بگوش هوش نیوشیدند۔ و از فحوای من یخرج من بیته مهاجراً الی الله بشارت وافی اشارت و نوید سراپا امید فقد وقع اجره علی الله دریافتند۔ و بشوق استیفاء اجرای آن وعد موفی از این دارالبلا هجرت فرموده تا جوار رحمت حق تعالی و اجزای عالم خانهٔ بالا شتافتند۔ در آن وقت سن شریف آنحضرت هفتاد سال و یازده ماه و بیست و دو روز قمری و شصت و هشت سال و دو ماه و دوازده روز شمسی رسیده بود که این واقعهٔ جانکاه بناگاه وقوع یافت۔ نعش مبارک آنحضرت را که همدوش رضوان و مغفرت حضرت عزت بود از انزار تا سمرقند که مسافت آن هفتاد و شش فرسنگ است سایر ارکان دولت و اعیان حضرت دوش بدوش رسانیدند۔ یکی از سخنوران در تاریخ ولادت و جلوس آنحضرت این رباعی در سلک انتظام آورده :

رباعی

سلطان تمر آنکه مثل او شاه نبود
در هفصد و سی و شش آمد بوجود
در هفصد و هفتاد یکی کرد جلوس
در هشتصد و هفت کرد عالم پدرود

بموجب وصیت آنحضرت روبروی گنبد سید برکه دفن نموده گنبدی عالی بنا برآن اساس نهادند۔

نور آگین شدن مکتب تعلیم ظاهری از فروغ جلوس همایون این چهره کشای اسرار عالم قدسی و دانای رموز آفاقی و انفسی

هر چند از آنجا که برگزیده‌های لطف ازلی با کمال استعداد ذاتی و قابلیت اصلی از دبستان تعلیم الهی ادب آموزی نموده دیگر کار بآموزگار ندارند ـ و نظر یافتگان عنایت سرمدی از دانشکدهٔ فضل نامتناهی حکمت اندوزی کرده از ناز تعلیم ادیبان سخن پرداز بی نیاز می باشند ـ درین صورت این منتخب مجموعهٔ ایجاد را باوجود رتبهٔ کمالات و نهایت معرفت باسرار مبدأ و معاد مکتب نشین علوم رسمی نتوان گفت ـ و این رازدار مبدأ فیض را دبستان گزین استفادهٔ فنون دانش ظاهری ـ فکیف آموختن خط و سواد نتوان نوشت ـ چه تهمت سواد خوانی بر مردم دیدهٔ دانش و بینش بچه روی توان بست ـ و ادب آموز عقل مجرد را ابجد خوان چگونه توان نوشت ـ لیکن بنا برآنکه حفظ ظاهر درکار است و ملاحظهٔ عالم صورت ضرور و ناچار ـ نظر بدین معنی کلک وقایع نگار زبان گزیده میگوید که چون سن شریف آن چراغ دودمان صاحب قران که با بقای ابد قرین شود بچهار سال و چهار ماه و چهار روز رسید تختهٔ تعلیم قرآن کریم درکنار و برآن گزیده سواد خوان رقم لوح و قلم همسر لوح محفوظ گشته صدر مکتب از حضور پر نورش روکش دارالحکمت یونانیان گردید ـ و چون لوحهٔ تعلیم درکنار و برآن نور دیدهٔ امید اب و جد که بالغ نصیب کامل نصاب خود است قرار گرفته ترکیب ابجد از آن فرد کامل انواع عالم ایجاد کمال پذیرفت ـ بسی بر نیامد که بتفصیل تحصیل فصول ابواب دانش نموده در جمیع فنون فضایل دقایق نکته فهمی را باعلی درجات کمال رسانید ـ و درعرض اندک مایه مدتی بی آنکه کار بطول کشد هیولای خط نیز صورت درست پذیرفته تختهٔ مشق از ریختهٔ قلم مشکین رقمش چون صفحهٔ رخسار نوخطان بحسن خط زینت گرفت ـ جامع فضایل کسبی و وهبی قاسم بیگ تبریزی سرآمد شاگردان مولانا میرزا جان و منتخب نسخهٔ قانون حکمت یونان حکیم دوائی گیلانی بمنصب تعلیم آنحضرت پایهٔ

سرفرازی یافته ـ وهمچنین صاحب فضایل صوری و معنوی و شیخ ابوالخیر برادر علامی ابوالفضل و قدوهٔ ارباب حال و قال شیخ صوفی از شاگردان جامع العقول و المنقول میان وجیه‌الدین گجراتی بدین سعادت اختصاص پذیرفتند ـ و از جمله اینها درین باب حسن سعی و مساعیٔ جمیلهٔ حکیم مذکور بنوعی درجهٔ قبول یافت که مکرر بر زبان حقایق بیان می آوردند که فی‌الحقیقت حکیم دوائی آموزگار ما است و حق تعلیم او بر ما از اوستادان دیگر بیش است ـ و چون حضرت عرش آشیانی اکبر بادشاه آن مخصوص عنایات ربانی را از هر گونه کمالی و مزیتی بی بهره نمی خواستند بنا برآن مقرر فرمودند که بعد از فراغ تکرار درس لمحهٔ بآموختن هنرهای ضربی که تعلیم آن نسبت بعموم عالمیان خاصه سلاطین عظام در انتظام سلسلهٔ نظام دخل کلی دارد اوقات صرف نمایند ـ بنا برین میر مراد دکنی از سادات عالی نسب که در فن کمانداری انگشت نما بود درین فن دست از صاحب قبضهای وقت برده از دست قضا در قدر اندازی یدبیضا می نمود ـ وخلف صدق او قاسم خان که در ایام خلافت آنحضرت بمنصب پنج هزاری ذات و سوار و صوبه داری بنگاله فرق عزت بر افراخت ـ و راجه سالباهن که در برق اندازی بر ابر سبقت می‌گرفت و در تیز دستیها برق بدو نمی رسید و تاتار خان که در دانستن لغت ترکی کمال تفرد اندوخته بود بخدمت تعلیم آنحضرت [١][...]ن را وسیلهٔ رضامندی جناب الهی دانسته بنحوی شیفتهٔ ملازمت بودند که تا دو پهر شب در حضور اقدس می گذرانیدند ـ و نیم نفس از ملازمت دوری نگزیده در لباس اکتساب سعادت دو جهانی از خدمت آنحضرت آداب جهانبانی حاصل می نمودند ـ

---

(١) ن [تارک مباهات پر افراشتند ـ ملخص سخن عنایت آنحضرت درباره تربیت شاه بلند اقبال بدرجهٔ رسید که در انجمن همدم و دمساز و در خلوت محرم و همراز خاص آن حضرت گشته از سعادت منشی و ارادت اندیشی خورسندیٔ آن حضرت]ل ـ

بیان ارتحال حضرت عرش آشیانی اکبر بادشاه از عاریت سرای این جهانی و اقامت در منزل روح و راحت جاودانی - و ذکر بعضی سوانح که در عرض آن ایام و بعد از آن رو داد

از آنجا که آشوبکدهٔ جهان جای امن و امان نیست و رحلت خانهٔ گیتی مقام اقامت و استدامت نه - دریادلان درین گذرگاه که همانا نقشی است بر آب حباب آسا خیمه و خرگاه بر سر پا نکنند - و ازین رو خورشید سوادان درین فضاء تنگ میدان که فی‌الحقیقت جولانگاه هوا ست ذره وار منزل پایدار نگزینند - ازین است که مقربان حضرت و نزدیکان بارگاه عزت خاصه سلاطین دادگر و خواقین رعیت پرور که درین عالم فانی کار دوام سلطنت آنجهانی ساخته اند پیوسته منتظر دعوت داعئی حق می باشند - تا هر گاه بحکم حکمت وقت آن در رسد از شدت شوق دریافت آن درجات و مراتب والا بی توقف باجابت شتابند و نعمتی که در عهد الست برای ایشان مهیا شده دریابند - غرض از تصویر این معانی بیان کیفیت انتقال حضرت عرش آشیانی است - مجملی از تفصیل این واقعهٔ غم اندوز آنکه در عرض سال پنجاهم تاریخ اکبری موافق سنه هزار و چهارده هجری مزاج وهاج آنوالا مرتبت از مرکز اعتدال انحراف یافته باوجود چندین طبیب حاذق که سر آمد ایشان حکیم علی گیلانی بود دوا و مداوا سودمند نیفتاده معالجه و تدبیر فایده نداد - درین وقت خان اعظم و راجه مانسنگه بملاحظهٔ وفاداری و حق گذاری برآن سر آمدند که خسرو مهین پسر حضرت جهانگیر بادشاه را که خواهرزادهٔ راجه و داماد خان اعظم بود از روی مراعات ببادشاهی بردارند - چون خواست الهی بامر دیگر و مقتضای تقدیر برین جمله پذیر گشته بود که اهل روی زمین و زمان از پرتو عدل و احسان شاه بلند اقبال سایه نشین کنف امن و امان باشند - لاجرم حضرت جهانگیر بادشاه آگهی یافته از خود باخبر و از معاندان

پر حذر می بودند - و شاه بلند اقبال باعتماد نگهبانی الهی از غدر[1] دشمنان نیندیشیده همه وقت در تیمارداری و خدمتگذاری جد بزرگوار جد و جهد بجای رسانیده بودند که آنحضرت در باب خورسندی ازان سعادتمند و نارضامندی از خسرو فصل طویل الذیل بر زبان داشتند - بعضی از ارکان دولت و اعیان مملکت آنان را که سعادت رهنما و بخت کارفرما شد خصوص مرتضی خان بخاری که درآنولا بخشی باستقلال موکب والا بود - از روی حقیقت دانی برهمگنان تقدم جسته با جمیع خویشان و منتسبان خویش بقدم اطاعت و انقیاد پیش آمد - و سایر امرا بدو اقتدا نموده سعادت ملازمت دریافتند - آنگاه باقی سپاه و کل سرداران خبیر گروه گروه بخدمت شتافتند -

چون درآنولا مخالفان بر قلعهٔ اکبر آباد استیلاء تمام اندوخته بکشاد و بست مداخل و مخارج آن دست یافته بودند - ناچار بادشاه جهانگیر بسایر ایشان پیغامی مشتملبر وعده و وعید و بیم و امید تمام داده از بدیٔ نفاق همگنانرا ترسانیدند - و پیغام دادند که چون مرتبهٔ ظل الهی و پایهٔ والای بادشاهی بنواب همایون ما تعلق گرفته و تاج و تخت خلافت از پرتو وجود زینت پذیرفته ، انسب آنست که مقتضای دستورالعمل خرد صلاح اندیش را کار بسته از بیعت و اتفاق حل و عقد تخلف نورزند - دوم نقد دست از کشاد و بست ابواب حصار باز داشته قلعه و ما فیها را باولیای دولت سپارند - و بصوب بنگاله که بنا بر تفویض حضرت جنت آشیانیٔ براجه تعلق داشت ما نیز بر طبق دستور مقرر بدو ارزانیٔ داشته ایم روانه شوند - و چون پیغام بمعاندان کوته اندیش رسید با خود اندیشه کرده دانستند که بیش ازین تمرد و طغیان حاصلی ندارد و بی وجود مردم کار آمدنی این اراده بیش نیست - چه خان اعظم درین مدت نظر بر نسبت خود نموده جمعیتے[2] که در خور مرتبهٔ او بود نگاه نمی داشت و از راجپوتان کوتاه سلاح راجه معلوم که چه می کشاید - خصوص باوجود کثرت

---

(۱) در هردو نسخهٔ چاپی عذر نوشته شده ولی در نسخهٔ قلمی غدر است و این درست می باشد - (وحید قریشی)

(۲) در نسخهٔ خطی 'جمعے' در نسخ چاپی جمیعتے- (وحید قریشی)

مغول و قلت ایشان بملک گیری آمدنیٔ کشور خود را هم از روز اول از دست نمی دادند ـ و خسرو بنا بر آنکه درآن ولا روزی هزار روپیه می یافت ظاهر است که ازین قدر زر چه مایه لشکر بهم توان رسانید ـ اگرچه خزانه بدست ایشان بود و لیکن چون وسعت دستگاه در تنگیٔ کار بکار نیاید و وجود و عدمش در آن حال برابر بود ـ بنا بر مقتضای این معانی ناچار قلعه بتصرف اولیای دولت دادند و خود بیرون شهر در ظاهر خانۂ راجه مانسنگه رو بجانب بنگاله فرود آمدند ـ

چون احوال اکبر بادشاه تغیر تمام پذیرفته از بهبود نامیدی حاصل شد و نزدیک رسید که از جهان‌گذران درگذرند ـ ازین رو که بادشاه جهانگیر از غبار انگیزی فتنه پرستان درین مدت از ملاحظه بادراک سعادت عیادت حضرت والا والا قدر استسعاد نیافته ازین معنی حرمان نصیب بودند ـ اکنون که کار از ملاحظه در گذشته بود بنا بر اندیشۂ محرومیٔ دیدار واپسین آن‌حضرت باکمال احتیاط داخل قلعه شده قریب بوقت احتضار بر بالین مبارک حاضر آمدند ـ و مراسم عیادت و پرستش بجا آورده از فیض نظر آنحضرت ذخیرۂ ایام مهجوری برداشتند ـ و بمقتضای وقت ارادۂ مراجعت نموده شاهزاده محمد خرم را همراه خود بیرون آوردند و بر دروازهای قلعه از جانب خود مردم بنگاهبانی نصب نمودند ـ در این اثنا چون قضیۂ قضا بعد از انقضای یک پهر و هفت گهڑی شب چهار شنبه دوازدهم جمادی الثانی سنه هزار و چهارده وقوع یافته ، فردای آن بادشاه جهانگیر باقامت مراسم عزاداری و سوگواری پرداخته و خود با تمام امرا و اعیان و اکابر سیه پوش گشته نعش آنحضرت را با سایر گردنکشان گیتی و سران عهد تا اسکندره که بفاصله دو کروه از قلعۂ آگره واقع است دوش بدوش رسانیده اکثر جای خود نیز بدست آویز دریافت این سعادت سرافرازیٔ دارین اندوختند ـ و بعد از مدفون ساختن و سایر لوازم این کار بجا آوردن معاودت بدولت خانه نمودند ـ

روز پنج شنبه بیستم جمادی الثانیه سال مذکور موافق دهم آبان ماه الهی با ساعتی که سعد اکبر یعنی مشتری کسب انواع نیک اختری ازآن میکرد و نظرات سعود آسمانی دریوزۂ نظر سعادات جاودانی ازآن

می نمود - آن سرور افسر سروری را از تارک مبارک تزئین داده اورنگ سلطنت را از جلوس اقدس نو آئین و انجمن عقد بیعت را نور آگین ساختند - و قبهٔ بارگاه خلافت روی زمین را روکش مهر و ماه نموده قوایم آنرا باوج این والا خرگاه برافراختند - صفحات زر از پهلو کشاده روی سکهٔ نام انورش دیگر روی ناروائی ندید - و درجات منبر از القاب نام والایش چه پایهٔ پایها که برخود نچید - خرد و بزرگ اوامر و نواهیٔ این دولت سترگ را گردن نهادند - و از دور و نزدیک سرکشان بقدم اطاعت و انقیاد پیش آمدند - چنان چه از رایان خودرای هند بجز رانا دیگر را نافرمانی بخاطر نماند - درین صورت تصویر این معنی در آئینهٔ رای گیتی آرای بادشاه جهانگیر رو نمود که مهم آن نابکار را بر دیگر کارهای سلطنت مقدم داشته سزای عصیان او را درکنار روزگار اوگزارند - بنابرین سلطان پرویز را باتالیقی آصفخان جعفر نامزد این مهم فرموده بالشکرگران سنگ بآهنگ استیصال آن مخذول دستوری دادند - چون از روز نخست سرانجام هر کاری نامزد کارگزاری کامگار شده لاجرم گره کشائی این عقدهٔ دشوار کشاده نیز بناخن تدبیر این شاه آفاق گیر حوالت گشته بود - چنانچه اکبر بادشاه را در ایام شاهزادگی برای سرکردن این کار تعین فرموده بودند و بنابر وجه مذکور این مهم را نسقی شایسته صورت نه بسته بود - ناچار ایشان نیز درین نوبت کاری نساخته معاودت نمودند - در آخر امر بمحض توجه این والا مرتبت سرانجام بسزا یافت - چنانچه در مقام خود انشاء الله تعالیٰ به تفصیل مذکور خواهد شد -

روگردان شدن خسرو از سعادت خدمت حضرت خلافت منزلت و ذکر بعضی از وقایع

بر صاحبدلان صاحب نظر که ابصار بصایر شان از کحل‌الجواهر تائید و توفیق جلا پذیرفته پیوسته بنظر عبرت نگر تماشای رنگ آمیزیهای قضا و قدر میکنند پوشیده نیست که چون عنایت حضرت ایزدی هرگاه خواهد که عالمی بکرشمه بیاراید و جهانی بگوشهٔ چشمی گلستان نماید

۱[....]ن چمن پیرایان چار باغ ابداع خار موانع از سر راه پیش رفت کار
بردارند آن گاه سایر مواد در آمد آن امر رفته رفته از قوه بفعل آرند
تا شاهد حصول آن مراد بر وفق اراده از خلوت کدهٔ غیب به پیش گاه
۲[حضور]ع جلوه نماید - محصل این سیاق صدق انتظام بر تمهید مقدمات
دولت و تشیید مبانیٔ شوکت و حشمت این والا گوهر در مبادیٔ احوال
انطباق تمام دارد - چه بنا بر آنکه در روز ازل منصب جهان بانی بدآن
حضرت تفویض یافته بود - و لاجرم از آغاز وجود این مظهر موعود تا
هنگام جلوس مسعود که الحمد لله کار عالمی شده و مقاصد خاص و عام
حسب المرام برآمده هر نحو عائقی که حجاب فتح الباب مدعا آمده
بدآنسان دفع شد که همانا هرگز نبوده - و شاهد صدق این معنی و گواه
راستین این دعوی انجام احوال سلطان خسرو شاهزادهٔ کلان است - چون
او از رزق خبرت و نصیب بصیرت بهرهٔ نداشت و از بینش عواقب امور
بغایت دور بود همواره در خاطر راه خیال محال دادی - معهذا برخی از
فرومایگان ناقص فطرت چه بمقتضای بی بصری و بدگوهری و چه بقصد
شورش انگیزی و فتنه گیری بر آن سر بودند که او را خمیر مایهٔ آشوب
و فساد نموده بدین بهانه دست آویز تطاول و دراز دستی فراچنگ آورند -
و هم چنین جمعی پریشان حال پراگنده مغز از ملازمان هواخواه او
رفته رفته آن اقبال دشمن را فریفته بر آن داشتند که بدست ادبار سلسلهٔ
اقبال ناممکن بجنبش آورده بپای بی سعادتی هنجار عصیان خدای مجازی
بپیماید - لاجرم پیوسته در پی آن بود که اگر از همراهیٔ وقت فرصتی
یابد و از مساعدت روزگار رخصتی بیدرنگ آهنگ راه گریز نموده به طرفی
شتابد - غافل از آنکه نادادہ نتوان گرفت و نانهاده نتوان برداشت -
و آهنگ فیروزی بر روزی نا مقدور با قدر برابر شدن و با خدا مبارزت
کردنست - و بالجمله باوجود این مراتب بر وفق مقتضای قضیه الخاین
خایف و الغادر حاذر بستیز بخت و لجاج دولت برخاسته ساز راه گریز نمود
و بی مقصدی معلوم با مجهولی چند در شب یک شنبه هشتم ذی حجه سال
مذکور از اکبر آباد بر آمده راهیٔ طریق بی راهی گشت - و چون

(۱) ن[نخست]ل (۲) ع[ظهور]ل

بهیچ وجه راه در دوی نداشت ناچار روانه رو به پنجاب گردید ـ بادشاه
جهانگیر از فرار او خبردار شده همان شب، مرتضیٰ خان میر بخشی را
بسبیل منقلا تعین فرموده دستوری تعاقب دادند ـ و این شاهزادهٔ والا
گوهر را به[1] [حمایت]ع خود در آگره گذاشتند ـ واسلام خان شیخ زاده
و اعتماد الدوله و خواجه جهان و رای سنگه بهورتیه را همراه داده خود
بنفس نفیس قبل از طلوع طلیعهٔ بامداد باستعداد لشکر مطلقاً مقید نگشته
بر سبیل ایلغار به تعاقب او راهی گردیدند ـ چون خسرو بنواحیٔ متهرا
رسید حسن بیگ شیخ عمری که درینولا از حکومت کابل معزول گشته
روانهٔ درگاه بود بآن نابرخوردار برخورد ـ و از کمال سلامت صدر و
ساده دلی بل از غایت کول منشی و بی ماحصلی بدمدمهٔ افسونش از راه
رفته بدو معاً از راه برگشت ـ سلطان باستظهار او قوی دل شده بسرعت
تمام خود را به لاهور رسانید ـ و ازین جهت که اولیای دولت قاهره
قبل از وصول او برین معنی آگاهی یافته با خود قرار تحصن داده بودند ـ
و در استحکام باره و استعداد اسباب قلعداری کوشیده و مداخل و مخارج
را مسدود ساخته مستعد مدافعه و مقاتله و آمادهٔ پیکار و کارزار شده بودند
بی دست و پا آغاز دست و پا زدن نموده بنا بر مقتضای وقت بمقام استمالت
و دلاسای متحصنان در آمد ـ و چندی از چاپلوسان چرب زبان و
طرز دانان جادو بیان را نزد همگنان فرستاده ابلاغ پیغام های رغبت افزا
رقت آمیز نمود ـ و مواعید دلاویز خاطر فریب را بلباس ترغیب و
ترهیب جلوهٔ پذیرش داده در ضمن این مایه تلبیسات کودکانه وثیقهٔ
عهد و پیمان درمیان آورد ـ آن سعادت منشان پاس حقوق ولی نعمت حقیقی
داشته بمقام ناسپاسی در نیامدند ـ و همچنان بر جادهٔ [2] [هواداری]ع
ثبات قدم ورزیده شیوهٔ حق گذاری گزیدند ـ و بر سر ابا و امتناع پا
محکم کرده قطعاً به همراهیٔ او اقدام نه نمودند ـ مجملاً هر چند خواست
که به لطایف الحیل ایشان را فریفته شهر را بدست آرد سعیٔ بی حاصل
سود نداده اثری برآن مراتب مترتب نشد ـ ناچار بتهیهٔ اسباب محاصره و
فراهم آوردن مردم بی روزگار واقعه طلب پرداخت ـ و باندک فرصت

---

(۱) ع[نیابت]ل (۲) [وفاداری] ل ع

همدرآن نزدیکی قریب ده هزار تن از خودسران بی سر و پا بنا بر آمیدهای دور از کار بدو پیوستند ـ و چون اتفاق این مشتی فتنه جوی آشوب پرست که از دستان او پا خورده بودند دست بهم داده ـ سلطان دل بر پیوند اجتماع آن جمع هرجائی بسته برین سر هوای مقابلهٔ خیل اقبال در دماغ جای داد ـ و از وصول خبر مرتضی خان که با چهار هزار فدوی دلیرانه می آمد صلاح در آن دید که پیشتر رفته راه بر خدمهٔ لشکر سیلاب اثر بندد ـ چون باین اندیشهٔ کوتاه رو براه نهاده در کنار رودبار بیاه بآن سعادت یار دولت خواه برخورد بمجرد رسیدن بی ایستادگی و تدبیر چون مشتی خاشاک که خود را روکش افواج بحر امواج کند بر دریای لشکر طوفان اثر زد ـ و باندک زد و خوردی شکست درست خورده روگردان شد ـ چنانچه آن بیراهه رو را تا لاهور هیچ جا دست از کار رفته لگام‌وار پای در رکاب ثابت گیر نگشته بیدست و پا بپای مرکب بادپا راه و بیراه می نوشت ـ و لهذا در عرض آن مسافت جای عنان بارهٔ ادبار نتافته یک سر بشهر بشتافت ـ و در آنجا نیز ثبات قدم نورزیده راه هزیمت پیش گرفت ـ و رفته رفته در دریای چناب چون خس در گرداب راه بیرون شدن نیافته دستگیر پاداش کردار خود گردید ـ

چون خبر فتح مرتضی خان و گرفتاریٔ خسرو و حسن بیگ از اخبار شمس تولکچی که بر سبیل یام شتافته در سر پل گوبندوال خود را رسانیده بود به جهانگیر بادشاه رسید ، آن حضرت از استماع خبر بغایت خوش حال شده او را خوش خبر خان خطاب دادند ـ و ازآن مقام بسرعت تمام متوجه شده کوچ به‌کوچ به دارالسلطنت لاهور شتافتند ـ و برکنار دریای راوی سر منزل افواج محیط امواج شده خود به نفس نفیس در باغ میرزا کامران ورود اقبال و نزول اجلال فرمودند ـ و حکم اشرف شرف صدور یافت‌که محمد شریف ولد خواجه عبدالصمد شیرین قلم که در آنولا از خطاب امیر الامرائی و پایهٔ والای وکالت سر افراز بود سلطان خسرو و حسن بیگ را به‌حضور پر نور آورد ـ چون فرموده بنفاذ پیوست ، آن محرک سلسلهٔ عدم عقل را زنجیر فرموده زندانی ساختند ـ و حسن بیگ به بدترین وجهی جزای قبیح اعمال خویشتن یافته باعث خبرت دیده وران و عبرت دیگران شد ـ و سایر گرفتاران را که در حقیقت پاداش آشوب انگیزی و فتنه گری

بود چون خاک شان بخود نمی گرفت و آب بر نمی داشت بجزای کردار نابکار بردار کردند ـ و آن مشتی ذلیل ازل و ابد را که خار راه آرامش روزگار شده بودند گل عار سر دار ساختند ـ چون اولیای دولت ابد پیوند از پرداخت این مهم اهم بالکلیه باز پرداختند و از هیچ ره در خاطر اشرف نگرانی جز الم دوری صوریٔ این والا گهر نماند ـ هوای گلگشت فضای روح افزای خطهٔ کابل که از دیر باز مکنون ضمیر انور بود بتازگی باعث انبعاث شوق نهفته گردید ـ بنا بر این که سیر تنزهات آن گل زمین بهشت آئین بی فیض حضور نو بهار ریاض اقبال و تازه گل گلشن جاه و جلال مرضیٔ خاطر عاطر نبود ، لاجرم بی توقف منشور عنایت آمیز دربارهٔ طلب این شاه بلند اقبال و سایر مخدرات و خزاین از موقف جاه و جلال صدور یافت ـ آن عالی فطرت بمجرد وصول فرمان عالیشان با جمیع بیگم‌ها و مجموع کارخانجات بیوتات دوازدهم ربیع‌الآخر سال هزار و پانزده هجری آمده ادراک سعادت حضور نمودند ـ

آغاز ابتسام غنچهٔ بهارستان جاه و جلال شاه بلند اقبال سلطان خرم از مطلع عظمت و اجلال و ظهور انواع عنایات حضرت خلافت مرتبت جهانگیر بادشاه در حق آنحضرت و خواستگاری نواب ممتاز الزمانی بنت یمین‌الدوله آصف خان

بحکم آنکه برگزیدهای عنایت الهی از عموم عالمیان بکرامت های خاص اختصاص یافته اند ، و تربیت دیدهای فضل نامتناهی خاصه متکفلان عهدهٔ امر خلافت و متحملان بار امانت از عامه برایا و کافه رعایا بمزید فضایل و مزایا امتیاز دارند ـ لاجرم آن نظر یافتگان تائید حق تعالی را نظر به سایر مردم دقایق پیش‌بینی و ژرف نگاهی در درجهٔ اعلی می باشد ـ و مصداق این حال صدق فراست و دریافت های ثانیٔ حضرت جهانگیر بادشاه است ـ چون آن حضرت به پرتو اعلام الهام ربانی

و اخبار تلقین آسمانی دریافتند، که این سایه پرورد آفتاب عنایت ایزدی تا بامداد روز نشور شمع انجمن افروز دودمان دولت حضرت صاحبقران اعظم خواهد بود - بنابرآن بمقام ترقیٔ احوال آن برگزیدهٔ عنایت ربانی که حضرت عرش آشیانی اکبر بادشاه نیز آن سرور را از سایر شاهزادها برگزیده بودند در آمده بالفعل آن شایستهٔ ارتقای اعلیٰ مراتب متعالیه و مدارج علیه را از تفویض منصب هشت هزاری ۱[....]ن سوار به ضابطهٔ دو اسپه سه اسپه مزید اعتبار بخشیده بعنایت ۲[....]ن تومان و طوغ سر افراز و بنوازش نقاره بلند آوازه گردانیدند - و از مرحمت آفتاب گیر فرق عزت بر افراخته بعاطفت بارگاه سرخ که خاصهٔ دولت خانهٔ والا یا مخصوص ولی عهد می باشد اختصاص دادند - و نیز تنفیذ احکام مناشیر برسالت آنحضرت تفویض رفته مهر اشرف اوزک که مدار اعتبار فرامین بر آنست و سررشتهٔ انتظام رتق و فتق و بست و کشاد مهام این دولت جاوید بنیاد بآن وابسته بشاه بلند اقبال سپردند - اگرچه از روی ظاهر تمشیت امور سلطنت برای رزین این والا گهر حوالت نمودند و لیکن باطناً در لباس عطای این خاتم سلیمانی خلافت روی زمین بزیر نگین آن زینت بخش تاج و نگین درآمد - و سرکار حصار فیروزه نیز بجاگیر عالی مقرر شد - و بر زبان الهام بیان گذشت که بسنت سنیهٔ آبای عظام عمل نموده این سرکار را که پیوسته به ولیعهد مقرر می باشد از روی شگون و برکت بر آن گرامی فرزند اقبالمند عنایت فرمودیم -

از آنجا که طبع فیض رسان بادشاه والا جاه بانواع مهربانی و فیض رسانی مجبول بود پیوسته بر آن بودند، که بقدر امکان آثار عدل و برکات احسان این والا مرتبت تا بقای جهان شامل حال آیندگان نیز بوده باشد - و اهل زمان مستقبل هم بمیامن سعیٔ جمیل آن حضرت مرفه الحال بوده از فیض الطاف عام بی نصیب نمانند - بنابرین معانی همواره هوای این معنی از فضای خاطر فیاض سر برمیزد - که آن برومند نخل ریاض خلافت را با نونهالی از سرابوستان نجابت پیوند بخشند - تا ببرکات نتائج اقبال و مآثر کرامت ذات و صفات آن نور حدقه دولت عظمیٰ از سر نو

---

(۱) ن[پنج هزار]　(۲) ن[علم و]ل

ببالیدن در آید - و از نوبر احسان و ثمرهٔ لطف کام جهانیان برآید - لاجرم روز پنجشنبه شانزدهم فروردی ماه دویم سال جلوس جهانگیری مطابق هفتم ذیحجه سنه هزار و پانزده هجری در ساعتی مختار که نظر سعادت سعود آسمانی متوجه ادراک انواع استسعاد بود و اوضاع افلاک و انظار انجم بر وفق مراد شهنشاه والا جاه نواب قدسی القاب ممتاز الزمانی که از عالم بالا برین مکرمت والا سر افراز گشته بود بحسن تقدیر ایزدی ازین سعادت [۱][...]ن ممتاز شده بجهت مقارنت آن فرخنده اختر امتیاز یافته مختار رای انور شد - بنا بر رسم نامزد چنانچه روش معهود و آئین مقرر اهل روزگار است بدست مبارک انگشتر سعادت نگین در انگشت کهین آن مهین بانوی زمان و رابعهٔ بنات آسمان جای دادند - درین ایام که هلال حلقهٔ خاتم در دست آن بدر فلک عفت و مهر آسمان عصمت روکش نیر اعظم گردید - سن شریف آن مشتری طلعت زهره جبین بچهارده سال و چهار ماه و بیست روز هلالی رسیده بود - بالجمله آن عقیلهٔ قبیلهٔ مکارم و مفاخر و کریمهٔ دودمان فضایل اوایل و اواخر صبیهٔ رضیهٔ خان والا مکان میرزا ابوالحسن مخاطب به آصف خان است خلف صدق دستور اعظم میرزا غیاث بیگ مخاطب باعتمادالدوله ولد خواجه محمد شریف رازی که از دودمان اعیان آن ولایت است - و والدهٔ ماجدهٔ نواب ممتاز الزمانی دختر والا اختر میرزا غیاث الدین علی قزوینی مخاطب بآصف خان که در زمان جلال الدین محمد اکبر بادشاه میر بخشی باستقلال بود - و جعفر خان که برادر زادهٔ او بود ببال او پرواز نموده در ملازمت عرش آشیانی باعلی درجات دولت رسید -

چون خاطر اقدس را از همه جهت فراغ کلی روی نمود - و هوای گلگشت نزهت آباد کابل دامن دل آن مالک رقاب صاحبدلان را بجانب خویشتن کشیده ازین راه خاطر عاطر را بدان سو کشش تمام رو نمود - لاجرم قرین دولت و سعادت از دارالسلطنت لاهور این والا گهر را دولت آسا همعنان و همرکاب نموده بدآن مهبط انوار فیض توجه فرمودند - و در فرخنده روز پنجشنبه هژدهم صفر سنه هزار و شانزده هجری ظاهر آن خطهٔ

---

(۱) ن[ابدی]ل

فیض مظاهر سرمنزل موکب جاه و جلال گردید۔ و فضا و روح باغ شهر آرا که سرسبز کردهٔ حضرت فردوس مکانی بابر بادشاه است ، و تا هنگام به پرتو این نسبت باعث آرایش شهر بود درینولا از فیض نزول آنحضرت سرمایهٔ آرایش دهر شد ـ و عرصهٔ دلکشای اورته باغ که حسب الامر شهنشاه والا دستگاه مضرب سرادق عزت و رفعت و مرکز اعلام دولت و سعادت این والاجاه شده بود ، چون نشیمنی درخور نداشت بنابر آن حسب الامر عالی عمارتی رفیع بغایت دلپسند اساس داغ دل ارم و غیرت قصور حدایق رضوان و حور گردید ـ

درین ایام سعادت فرجام که عبارت است از ششم ربیع‌الثانی سال حال جشن وزن مبارک قمریٔ سال شانزدهم از عمر ابد پیوند این بلند اقبال در دولت سرای آن حضرت آرائش پذیرفته ابواب سعادت و نیک اختری بر روی روزگار جهانیان کشوده شد ـ وکنار و بر آرزومندان زر ریز و جیب و دامن مفلسان در خیز گردید ـ اگرچه درین دولت خانهٔ والا تا غایت وزن قمری بجهت شاهزادهای کامگار معهود نبود ـ لیکن چون درین نزدیکی از رهگذر اختلاف هوا فی‌الجمله انحرافی بمزاج وهاج این باعث استقامت و سرمایهٔ اعتدال لیل و نهار راه یافته بود در آن روز حضرت خلافت مرتبت بنا بر رسم عیادت تشریف اشرف بمنزل شریف این بلند اقبال ارزانی داشته بودند ـ و بحسب اتفاق آن روز مبداء سال شانزدهم از عمر ابد قرین سرمایهٔ بقای دولت دودمان حضرت صاحبقران بود ـ لاجرم بجهت بهجت اندوزیٔ خاطر آن گرامی منزلت را بدین عنایت خاص اختصاص بخشیدند ـ

روز جمعه هفتم جمادی‌الثانیه سال مذکور موکب منصور از سیر نزهت‌کدهٔ کابل چون طلیعهٔ افواج بهار متوجه سرسبز بوستان جاوید ربیع هندوستان گردید ـ و بعد از ورود اقبال چندی در دارالسلطنت لاهور اتفاق اقامت افتاده از آن [1] [مقر] ع عزت رایات سعادت آیات بصوب دارالخلافهٔ آگره ارتفاع یافت ـ و در نواح آن موطن اقبال موکب فیروزی بجا آمده آذین جشن نوروزی سرمایهٔ آرائش روزگار و پیرایهٔ تزئین لیل و نهار شد ـ

---

(۱) ع [مصر] ل

و دوم روز فروردین ماه سال سیوم جلوس موافق چهاردهم ذیحجه سنه مذکوره دولتخانهٔ مبارک از نور قدوم اقدس رشک فرمای این هفت طارم مقرنس و عبرت افزای نهم رواق فلک اطلس شد - و بعد از دو روز دیگر بجهت تفرج عمارت این بلند اقبال که در جوار دولتخانهٔ والا واقع است - و درین ولا عمارات قدیم آنرا که بنا نهادهٔ محمد مقیم وزیر خان بود از بنیاد انداخته نشیمن‌های بادشاهانه بنا بر امر عالی بجای آن اساس گذاشته بودند - فیض ورود بدان منزل بهشت آئین مبذول داشته پرتو قدوم انور ساحت آنرا آگین ساخت -

بیان خواستگاری نمودن حضرت خلافت منزلت صبیهٔ صفیهٔ مظفر حسین میرزا صفوی بجهت شاه بلند اقبال خرم

چون اصالت امهات عمده ترین اسباب کرامت و جلالت اولاد و نجابت والدات شریف ترین باعث شرافت و نباهت ابنای سعادت نهاد است - چنانچه تجربه نیز بر طبق حقیقت این معنی ادای شهادت مینماید - بنا برین بخاطر حضرت خلافت مرتبت رسیده بود، که کریمهٔ دودمان نجابت و اصالت و اختر برج شرف و جلالت اعنی صبیهٔ رضیهٔ مظفر حسین میرزا صفوی را نامزد این والا حضرت نمایند - و چندی بنابر تاثیر عوایق روزگار آن کار خیر بحیز تاخیر افتاده در عقدهٔ تعویق وقت مانده بود - تا در اثنای سال چهارم از جلوس اقدس بمقتضای ارادهٔ خاطر مقدس بر وفق مراد بظهور آمده مراسم خواستگاری سمت وقوع یافت - و در ماه رجب المرجب سنه هزار و نوزده هجری مطابق هفدهم آبان ماه سنه پنج جلوس جهانگیری که سن مبارک این بلند اقبال بعقد عشرین عشرت آئین رسیده بود مجلس بهشت آئین طوی زفاف در منزل سعادت محمل علیا حضرت مریم مکانی والدهٔ ماجدهٔ حضرت جهانگیر که بدولتخانهٔ برکت پیوند پیوسته بود انعقاد پذیرفت - و در اسعد ساعات مقارنهٔ ماه با خورشید و مقاربهٔ برجیس بناهید وقوع یافت - چون ازین فرخنده منزل بشرف محل آن بلند اقبال که متصل دولتخانهٔ اشرف واقع

است - و درینولا بنابر فرمودۂ آن عالی مرتبت درین گل زمین عمارت سپهر مرتبه اساس یافته بود انتقال شریف روی داد - ازین رو بتازگی رشک شرف خانۂ سهر انور گشته منزلت منازل ماه منیر پذیرفت - حضرت خلافت مرتبت بدین محفل نشاط تشریف قدوم ارزانی داشته یک شبانروز از پرتو حضور مفیض‌النور باعث آرایش بزم عشرت و موجب ازدیاد مواد سرور و بهجت گشتند - و حضرت شاه بلند اقبال نفایس امتعۂ روزگار بر سبیل پیشکش کشیده از وفور درم و دینار که برسم نثار پاشیده بودند خورشید آسا بام و در روزگار را در افشان زر گرفتند - و هنگام توجه آنحضرت از دولت سرای سعادت تا درگاه دربار گردون اعتبار اقمشۂ هر دیار که رشک فرمای پرند زربفت و غیرت افزای قصب سیمکش ماه بود حسب الامر اقدس بطریق پاانداز گسترده روی زمین را روکش فلک اطلس گردانیدند -

اکنون درین مقام بنا بر تقریب ذکر مظفر حسین میرزا به بیان حسب و نسب میرزا و اتیان سبب استسعاد بدین دولت عظمی می پردازد - آن والا نژاد خلف سلطان حسین میرزا ابن بهرام بن شاه اسمعیل است - و چون ولایت قندهار را در سال سیوم جلوس اکبری محمد خان قلاتی حسب الامر بشاه طهماسپ داد - شاه بسلطان حسین میرزا [1][برادر زادۂ]ع خود تفویض نمود - و روزگار میرزا در سال بست و یکم اکبری سپری شده ازو چهار پسر ماند - مظفر حسین میرزا و رستم میرزا و ابو سعید میرزا و سنجر میرزا - از آنجا که وفاق میانۂ اخوان باوجود عدم توافق آرا و تخالف اهوا کمتر اتفاق افتد چه جای آنکه پای ملکی و ولایتی درمیان باشد، لاجرم هنگامۂ نفاق گرمی پذیرفته رفته رفته بفریب و افساد نادولتخواهان التهاب شعلۂ فساد اشتداد یافت - و سرانجام کار چون انصرام معامله و فیصل امر جز بقطع و فصل شمشیر بران دست نمی داد لاجرم تیغ بر روی هم کشیده مکرر بر یک دیگر زدند - و بهم در آویخته از طرفین خونها ریختند - و در عین زد و خورد نخست رستم میرزا بنا بر کارفرمائی سعادت و راهنمائیٔ بخت ره بوادیٔ به اندیشی برده در ماه مهر سال سی

(۱) ع[برادر]ل

و هشتم جلوس اکبری با برادر خود سنجر میرزا و چهار پسر خود ، مراد میرزا و شاهرخ میرزا و حسن و ابراهیم و چهار صد سپاهی قزلباش بموطن دولت نامتناهی رسید - اکبر بادشاه نهایت تعظیم و تکریم دربارهٔ او بظهور آورده بتفویض حکومت صوبهٔ ملتان و برخی از محال بلوچستان به منصب پنج هزاری پنج هزار سوار مقرر ساختند - و متعاقب او ابو سعید میرزای مذکور نیز در اسفندار همین سال بدربار سپهرمدار رسیده نهایت رعایت یافت - چون خبر این مراحم بی پایان به مظفر حسین میرزا رسید و از قرب و جوار میرزا رستم که در مقام انتقام بود استخلاص قندهار را که باستظهار عساکر ظفر آثار دور از راه نبود نزدیک بکار یافت ، لاجرم بنابر آموزگاری سعادت و ترغیب و ترهیب امید و بیم که هر یک علت ارتکاب امور عظیمه اند - بمقام خیراندیشی خویش آمده نخست والدهٔ خود و بهرام میرزا پسر کلان خود را بخدمت فرستاده اظهار ارادهٔ آمدن نمود - چون فرستادگان رسیده مقصد را بعرض اعلی رسانیدند آنحضرت میرزا بیگ قدیمی را با منشور عاطفت آمیز رغبت آموز ارسال داشتند - میرزا از در تعظیم و تکریم درآمده باستقبال آن بار نامهٔ مباهات برآمد و از راه اظهار کمال ارادت و عقیدت روی زر و سر منبر آن خطه را از سکهٔ نام و خطبهٔ القاب سامیٔ آن حضرت نور اندود و سعادت آمود نمود - و بشاه بیگ خان که از جانب آن حضرت نامزد حکومت آن حدود شده بود قلعه را تسلیم نموده خود با سه پسر دیگر حیدر و القاس (۱) و طهماسپ و ده هزار خانه زاد قزلباش رو بدربار گیتی مدار آورده پنجم شهریور سال مذکور بانجمن حضور پرنور رسید - و صد اسپ عراقی و دیگر تحف و نوادر برسم ره آورد از نظر انور گذرانید - از آنجمله مارمهرهٔ بود که چون آنرا بر موضع گزش مار بستندی بحرکت درآمده همگی زهر را از بدن مارگزیده کشیدی - و ازین راه دفع غایلهٔ سم نموده علت شفا گشتی - مجملاً با سایر فرزندان و همرهان مورد مراحم بی منتها گشته به منصب پنج هزاری و جاگیر سنبهل عاطفت پذیر شد -

---

(۱) این اسم شاید که الیاس باشد - لاکن بهر سه نسخه القاس نوشته شده -

ذکر نهضت جهانگیر بادشاه بانداز نشاط اندوزی به صیدگاه باری و ظهور سبکدستی از بادشاهزاده خرم در انداختن شمشیر بر شیر

چون بتاریخ آذر ماه سنه پنج جلوس جهانگیری آنحضرت متوجه صیدگاه باری گشتند - بحسب اتفاق روزی در اثنای شکار یوز که تا آخر آن روز کشیده بود جمعی از قراولان معروض رای اشرف گردانیدند که درین نزدیکی تنومند شیری قوی‌هیکل خفته که همین ساعت سرپنجهٔ صولت بگوزن افگنی بر کشوده نیمی از آن شکار بکار برده - چنانچه از غایت سیری سست آهنگ و گران خیز است - درین صورت صید آن بی غائله آسیب قراولان و گزند پیادگان دست می تواند داد - و از آنجا که شغف جهانگیر بادشاه و شاه شیر شکار بشکار شیر بود بی تهیهٔ ما یحتاج این نوع صید که عبارت از حلقهٔ فیلان و اجتماع اهل جرگه است عنان بشتاب سپرده بشاه بلند اقبال رکاب برکاب متوجهٔ آن سمت شدند - چون در شکارگاها هیچ کس را اندازهٔ آن نیست که بی رخصت حاضر شود بنا بر قرارداد معهود بجز راجه رامداس و انوپ رای خواص و اعتماد رای و حیات خان و معدودی چند از خدمتگاران و میرشکاران دیگری از همراهی رکاب سعادت کامیاب نبود - چون پلهٔ بندوق نزدیک رسید شیر نمودار شد - اسپ بحکم غلبهٔ هراس طبعی از مهابت شیر فرار پذیر گشت - ناچار خورشیدوار از مشرق زین زرین پرتو سعادت بر زمین گستردند - و پیاده پا بدفع آن شرارت نهاد نهاده بر سر پله ایستاده شدند - آنگاه بآهنگ شیر افگنی در مقام تفنگ اندازی شده بندوق قدر انداز را قضا نفاد فرمودند - و آن اژدهای دمان شعله فشان در یک نفس سه مرتبه از دمدمهٔ فتیلهٔ آتش افروز با فسون طرازی پرداخته دل از ذخیرهٔ خاطر انتقام کش کین توز خالی ساخت - چون بمقتضای قضا و قدر اجل جانور در آن وقت مقدر نبود دمی چند در بند عقدهٔ تاخیر شد - لاجرم بالفعل صید آن مقدور نگشته در هر سه مرتبه تاثیر انداز تیر که مانند سهام صائبهٔ تقدیر خطا پذیر نبود ظهور نیافت - چنانچه تیر اول نرسید و

ثانی کارگر نیامد - و درین مراتب آن اهرمن سرشت مطلقاً وهم و هراس بخود راه نداده از جا در نیامد - مگر در انداز سیومین که این مرتبه از صدمهٔ تفنگ خشمگین گشته حمله آور شد - و باهیبت و سطوت تمام آهنگ میر شکاری شاهین در دست نموده چون اجل برآن شد و تیز خود را بدو رسانید - و آن اجل رسیده را از صدمهٔ سرپنجهٔ صولت بر خاک هلاک افگنده باز بجای خود رفت - درین حال حضرت خلافت مرتبت باوجود تنگیٔ وقت از غایت اهتمامی که دربارهٔ شکار شیر داشتند بی نیل مقصود تجویز مراجعت ننموده چند گام پیشتر رفتند - و شاه بلند اقبال در دست چپ آنحضرت با دلی قوی ایستاده شدند - و راجه رامداس نزدیک ایشان و حیات خان و اعتماد رای بجانب دست راست قرار گرفتند - و کمال قراول در عقب ایستاده بندوق پر میکرد - چون در اثناء رسانیدن ماشه آن دیو نژاد بقصد حضرت خلافت مرتبت از جا درآمد و تیر کاری نیفتاده از پیش روی او در گذشت - از آنجا که نگهبان حقیقی برگزیدهٔ نظر عنایت خود را در هر حال از آسیب عین الکمال نگاه می دارد آن اهرمن نهاد در کمال خشمگینی و قهرناکی متوجه آن حضرت نشده بسوی انوپ رای خواص که پایهٔ بندوق در دست داشت روی آورد - آن قوی دل قطعاً تزلزل بخاطر راه نداده سر راه برو گرفت - چون حسب الامر اقدس مقرر است که سپاهیان در شکار شیر حربهٔ بکار نبرند چنانچه هیچ کس یارای آن ندارد که جمدهر و خنجر نیز بر کمر داشته باشد ناچار چوبی که در دست داشت برو انداخت - و آن دد در غایت خشمناکی با سرعت صرصر و صولت اژدر از جا درآمده بگرمیٔ آذر و تندئی تندر برو حمله آور شد - انوپ رای از صدمهٔ آن انداز به قفا باز افتاد و شیر او را در زیر گرفت - چون او دست های خود را بحمایت سایر اعضا سپر بلا ساخته بود - نخست هر دو ساعد و سر پنجهٔ رای مذکور درست در یک دیگر شکسته از کار انداخت - چنانچه نزدیک بود که یکباره کار او را تمام کند - درین حالت شاه پلنگ افگن شیر صولت که شانهٔ شیر را بنظر انور درآورده انداز شمشیر انداختن داشتند چون تیغ شعله آمیغ را جواله (حواله) نمودند ناگاه در عین فرود آوردن نظر باریک‌بین دقت نگر بر انوپ رای افتاد که از هول جان یکدست خود را که جراحت تمام بدآن رسیده بود از کام شیر بر آورده بر شانهٔ او حایل کرده - درآن قسم

وقت نازک دست مبارک را از نظر گاه نخستین نگاه داشته در همان گرمی به‌نیروی سبکدستی اندازه(؟) کمر شیر نموده تیغ صاعقه تاثیر را فرود آوردند- و باوجود آنکه در آنحالت خویشتن‌داری بظهور رسانیده حفظ خود نموده بودند ، و ازین رو ضربه را آن مرتبه نیرو که اول داشت نماند - از کمال تاثیر ضرب دست و زور بازو زخم منکر بدآن اهرمن پیکر رسید - و راجه رامداس نیز ضربی زد- و از آسیب جراحت‌های منکر سراسیمه گشته نیم کشته رو گردان شد - و قضا را در بازگشتن بصالح نام چراغچی برگشته بخت که روزش به شب انجامیده در آن حال شمعی افروخته بحضور پرنور می آورد بر خورد - بمجرد رسیدن باد صدمهٔ پنجهٔ آن بلای ناگهان بدین اجل رسیده چراغ عمرش چنان فرو مرد که همانا از حیات هرگز بر نخورده بود - درین وقت بادشاهزادهٔ بلند اقبال از کمال نگرانی باحوال حضرت خلافت مرتبت متوجه خبرگیری شدند که مبادا از چشم زخم حوادث روزگار آسیبی بدشمنان آن‌حضرت رسیده باشد - اتفاقاً بندگان حضرت نیز ملاحظهٔ سامی از رهگذر آن بلند اختر اوج اقبال داشته در مقام تجسس احوال بودند - که درین حال آن سرور بخدمت رسید خاطر مبارک آن دو سپهر دولت از جانب هم دیگر بجمعیت کلی گرائید - مجملاً چون آن دو نظر یافتهٔ حفظ و حراست نگهبان حقیقی از سلامت یک دگر نیایشگریها بدرگاه یگانه ایزد دادار نمودند - حضرت شاهنشاهی پای سریر آرای در رکاب یکران کامرانی آورده برین سر خانهٔ چشم رکاب زرنگار را بتازگی رو کش چشم خانهٔ ارباب بصایر و ابصار نمودند - و یکبارگی بارگی سوار کار آن نیم کشته را به ضرب بندوق تمام ساختند - آنگاه قرین دولت و سعادت معاودت نموده متوجه مخیم اقبال شدند - و درین حال حیات خان و راجه رام‌داس که از کماهیٔ حقیقت آگاهی داشتند کیفیت احوال از قرار واقع بمسامع جاه و جلال رسانیدند - حضرت خلافت مرتبت بر جرأت و جلادت و سبک دستی و دقت نظر آن والا فطرت در تاریکی آفرین خوان گشته بعد از ادای سپاس گذاریٔ حضرت باری بدعای روز افزون جاه و جلال شاه بلند اقبال رطب‌اللسان شدند -

درین آوان که عبارت است از روز پنج شنبه نوزدهم مرداد ششم سال تاریخ جلوس جهانگیری ، مطابق دوازدهم جمادی‌الثانی سنه هزار و

بیست هجری که شبستان انور شاه والا قدر بنا بر فروغ قدوم نور ظهور نیک اختر صبیهٔ کریمهٔ ستوده سیر مظفر حسین میرزا صفوی مشرقستان انور عنایت ایزدی شده بود - حضرت خلافت پناهی بر سبیل مبارکباد طلوع ثمرهٔ پیش رس این نونهال دولت بی زوال بمنزل اقدس قدوم برکت لزوم ارزانی داشتند - و سایر پردگیان سرادق عفت را نیز طلب نموده به بسط انبساط پرداختند - و آن کریمهٔ نامور[۱][حورا]ع پیکر را به پرهیز بانو بیگم مسمی ساخته حسب‌الاستدعای والدهٔ ماجده بحضرت آن مولود مسعود را به فرزندیٔ ایشان دادند -

درین ایام خجسته انجام جشن نوروزی بآئین هر ساله آذین پذیرفته - مربیٔ عالم یعنی نیراعظم در تاریخ روز دو شنبه پنجم ماه محرم‌الحرام سنه هزار و بیست و یک هجری بشرف خانهٔ حمل انتقال نموده سال ششم از جلوس جهانگیری بمبارکی و فرخندگی آغاز شد - درین تاریخ دو هزاری ذات بر منصب آن حضرت افزوده تسلیم ده هزاری ذات و پنج هزار سوار فرمودند و در نوروز آینده سال هفتم جلوس باز دو هزاری ذات بر درجهٔ منصب آن حضرت افزوده از اصل و اضافه دوازده هزاری پنج هزار سوار مقرر نمودند -

بیان انعقاد فرخنده محفل عقد همایون فال و ترتیب انجمن جشن قران السعدین جاه و جلال یعنی زفاف حضرت شاه بلند اقبال بستر عصمت و خدر عفاف نواب قدسی نقاب ممتاز الزمانی صبیهٔ رضیهٔ نواب آصف خان

از آنجا که همواره کارپردازن کارخانهٔ قضا در عالم بالا مصالح نظم و نسق امور جهان بر وفق اراده مهیا و آماده می سازند - و پیوسته

---

(۱) ع[جوزا]ل

دستیاران والا کارگاه قدر در عالم دیگر اسباب مایحتاج معاش و مواد ضروریات معاد جهانیان ساخته و پرداخته می دارند۔ بنا بر آن این فرخنده پیوند همایون ارجمند که در روز ازل حسن انتظام یافته بود ۔ در تاریخ روز جمعه نهم ربیع الاول سنه هزار و بیست و یک هجری مطابق بیست و دو اردی بهشت ماه سال هفتم از جلوس اقدس بظهور پیوست ۔ و بدین وسیله راس‌المال امانی و آمال و سرمایهٔ رفاهیت احوال و فروغ بال عالمیان دست بهم داد۔ چنانچه امروز دلیل آن از وجود مفیض‌الجود چهار شاهزادهٔ بلند اختر کامگار والا که هر یک زینت صفحهٔ روزگار و قرة‌العین ابنای همه دیار و موجب انتظام نظام چهار رکن جهان و سبب امن و امان شش جهت زمین و زمان اند مانند روز پیدا و چون آفتاب عالمتاب روشن و هویدا است ۔ بنحوی که برکات آثار آن تا روز قیامت بروزگار خواهد رسید۔ و میامن نتایج آن تا یوم‌القیام باعث رونق چار بازار عالم و موجب قوام معاملات دارالسلطنته آدم خواهد گردید ۔ و در آن فرخنده ساعت که مجلس این عقد ازدواج مقدس میانهٔ سعد اکبر فلک خلافت کبریٰ و زهرهٔ زهرای آسمان عفت در دارالخلافت عظمیٰ شریعت غرا منعقد می شد ، سن مبارک شاهجهان بخش جوان بخت که انشاءالله تعالیٰ امتداد بقای آن حضرت تا انتهای مدت روزگار برسد بسر بیست سال و یک ماه و هشت روز شمسی و بیست سال و یازده ماه و بیست و یک روز قمری رسیده ۔ و از عمر شریف آن ملکهٔ دهر و مهین بانوی عصر نوزده سال و بیست و یک روز شمسی و نوزده سال و هفت ماه و بیست و پنج روز قمری منقضی شده ۔ و از زمان خواستگاری تا این زمان پنج سال و یک ماه و پنج روز شمسی سپری‌گشته بود ۔ بالجمله در آن روز سعادت افروز همایون بزم طوی بمبارکی و خجستگی در منزل شریف عضدالخلافت العظمیٰ مختارالملت و موتمن الدولہ آصف خان که در آن آوان بخطاب اعتقاد خان مخاطب بود قرار یافت و بدستوریٔ آن دستورالعمل دیوان روزگار کار پردازان نیکو کار تهیهٔ جشن و سر انجام آن بر وفق دل خواه هواخوهان کردند ۔ و بساط شادکامی و خرمی بکام خاطرهای موافقان گستردند ۔ در آن هنگام عیش افزا که بادهٔ بیغمی و هوای خرمی نشه بخش دماغ عالمی شده بود و ساحت آن محفل عشرت از گاگشت پری رویان

رشک فرمای صحن گلستان ارم و غیرت افزای عرصهٔ فردوس اعظم گشته سلیمان روزگار یعنی بادشاه فلک اقتدار بنا بر افزایش درجهٔ سرافرازیٔ آن آصف صفات بدین انجمن شادمانی تشریف ارزانی فرموده از زیور قدوم انور زینتی دیگر بر آذین آن جشن بهشت آئین بستند - و بکام دل بر مسند عیش و کامرانی نشسته برسم شگون و مبارکبادی ابواب نشاط و شادی بر روی خاص و عام کشودند - چنانچه فراغ خاطرها از فروغ شگفتگی جهانی را در پیرایهٔ نور و سرور گرفت - و صفحهٔ زمین چون روی صاحب دلان کشاده پیشانی گردید - رامشگران نیز بمقتضای عام سازها راست کردند و سرود گویان و پای کوبان راه خردمندان زدن گرفتند - از پهلوی لطافت حایل های یاسمن بر و دوش خوبرویان خرمن گل گشته روکش صحن گلشن و فضای چمن شد - و از بالای طراوت گلدستهای چنپا و سیوتی شوریده بلبل شیدا از عشق گل سوری واسوخته بدوریٔ گلستان ساخت - درین هنگام که هنگامهٔ داد و دهش گرمی داشت و روزگار ادای حق مقام می نمود - اهل زمانه را بهانهٔ خویشتن کامی و خودرائی بدست افتاده داد کامرانی دادند - و از گردون گردان گرو عمر رفته و آینده گرفتند - چون از مراسم این ایام سعادت فرجام فراغ کلی حاصل شده و روزی چند ازین روز نیک اختری و بهروزی منقضی گشت، حضرت شاهنشاهی با سایر حجاب گزینان حجلهٔ عصمت و جمله پرده نشینان سرادق عفت پرتو انوار قدوم بهجت لزوم بر منزل سعادت محمل شاه بلند اقبال گستردند - و حسب الحکم آنحضرت ساسان طرازان کارخانهٔ سلطنت بتازگی جشنی جهان آرا آرایش پذیر ساختند و قبهٔ بارگاه رفعت باوج طارم مهر و ماه بر افراشتند - و حضرت خلافت مرتبت در آن محفل عیش و کامرانی یک شبان روز همت والا نهمت بر بسط بساط انبساط و گستردن مسند عیش و نشاط گماشتند -

بالجمله محامد ذات و صفات آن کریمهٔ دودمان مکارم اخلاق و کرایم اعراق اعنی نواب قدسی نقاب در نظر انور قرةالعین سلیمان زمان بمثابهٔ جلوهٔ ظهور نمود - و بجدی دقیق آداب شناسی و مزاجدانی و مراتب خدمت گذاری و پرستاریٔ آن ملکهٔ ملک شیم باعلیِ درجات استحسان رسید که آن ممتاز طبقهٔ نسوان جهان و سرفراز حوران جنان را از سایر

مخدرات شبستان دولت برگزیدند ـ و بنا بر شیوهٔ ستودهٔ والا خداوندان این دولت کدهٔ عظمیٰ که مهین بانوان حرم سرای خلافت کبریٰ را بخطابی والا و لقبی شایسته اختصاص می بخشند ـ تا نام نامیٔ ایشان زبان زد خاص و عام نشود ـ آن علیا جناب را باین اعتبار ممتاز محل بیگم خطاب دادند - و درین کارنامهٔ گرامی هرجا زبان خامهٔ وقایع نگار ناچار بایراد اسم سامیٔ آن انسیهٔ حورا نژاد جرأت نماید بعنوان نواب ممتاز الزمانی ممتاز محل بیگم تعبیر خواهد نمود ـ

در سال هشتم جلوس جهانگیری مطابق سنه هزار و بیست و دو هجری که آغاز ابتسام غنچهٔ گلبن جاه و جلال حضرت شاه بلند اقبال بود از سرابستان دولت آن حضرت و حرم‌سرای سعادت نواب ممتاز الزمانی نوگلی در چار چمن وجود بشگفته جبینیٔ غنچهٔ امید و خندهٔ روئی سپیده دم عید روی نمود ـ چون این فرخنده ولادت سراسر سعادت از سر نو جهانی را بشگفتگی آورده به تازگی عالمی را طرب و نشاط و بهجت و انبساط آموخت ـ حضرت خلافت مرتبت با سایر مسند گزینان حرم سرای خلافت بنا بر رسم تهنیت ظهور این نوباوهٔ مقدس و میوهٔ پیش رس که ثمرهٔ پیوند تازه نخل سرابستان دولت و اقبال با نونهال ریاض جاه و جلال بود ، بمنزل همایون آن حضرت تشریف قدوم اشرف ارزانی داشتند ـ و آن حضرت طوی عالی و بزمی دلکش مرتب ساخته به مراسم پا انداز و لوازم نثار و پیش‌کش پرداختند ـ و کنار و بر نثار چینان را چون جیب غنچه و مشت صدف سرشار زر و لبریز گوهر گردانیدند ـ و مبلغی گرانمند بصیغهٔ نذر از نظر گذرانیده التماس نام نمودند ـ حضرت خلافت مرتبت آن فرخنده اختر برج اقبال را بحور النسا بیگم نامور فرموده به عنایت خاص فرزند خواندگیٔ خویشتن که اقصیٰ مراتب دولت جاودانی است اختصاص بخشیدند ـ

بیان موجبات نهضت موکب جاه و جلال جهانگیری بهمعنانیٔ شاه بلند اقبال بصوب دار البرکت اجمیر

چون بعد از سانحهٔ ناگزیر حضرت عرش آشیانی جلال الدین محمد

اکبر بادشاه که کم فرصتیٔ خسرو آشفته رای حضرت سلیمان مرتبت را برتق و فتق و کشاد و بست معاملات ممالک محروسه چه بند رخنهٔ ولایات دور دست مجال نداده بفرو نشاندن شعلهٔ آتش فتنها که برانگیخته و افروخته بود اشتغال داشتند - در خلال این حال خللی در مملکت جنوبی پیدا شد - تفصیل اجمال مذکور آنکه در عین این حال دنیاداران دکن از فرط کوتاه نظری بل بنا بر کمال بی بصری که لازمهٔ کهن دار (کمین دار) دنیا و فساد انگیزی و فتنه گری که خاصیت دیرینه گیتی است ، خلع ربقهٔ اطاعت از رقبهٔ انقیاد نموده سر به تمرد و عصیان بر آوردند - بلکه برین معنی بسند ننموده خلیع العذار و مطلق العنان به ترکتاز در آمدند - خاصه عنبر حبشی سیاه بخت تیره رای فرصت غنیمت شمرده از تباه اندیشی و کم فرصتی که ناشی از طغیان منشی و ناقص فطرتی او بود ، دست تصرف به اکثر محال بالا گهات که با اولیای دولت ابد پیوند تعلق داشت دراز کرد - و عبدالرحیم خانخانان سپه سالار دکن و خاندیس و برار از آنجا که همواره انداز گرمیٔ هنگامهٔ سپاهگری داشت ، و ازین رو به فتنه پرستی و شورش انگیزی تهمت زدهٔ خاص و عام بود ، همانا ازان راه عنان بالا دویهای عنبر نگرفت - و در هیچ مرتبه لگام تیز جلوئی و فراخ روی‌های آن زیاده سر پی نبرد - لاجرم فتنهٔ او آهسته آهسته چنان بالا گرفت و رفته رفته کارش بجای کشید که خانخانان به عجز گرائیده از چاره گری فروماند و ناچار بوسیلهٔ عرضداشت‌های پی در پی درخواست مددگاری نمود -

چون دقایق حقیقت این معامله بر رای جهانکشای هوا خواهان دولت روز افزون بدرجهٔ وضوح پیوست بی توقف از موقف خلافت کبری فرمان قضا جریان در باب تهیهٔ عسکر ظفر اثر بحلیهٔ نفاد آراستگی یافت - و لشکر گران سنگ که سرداری آن نامزد سلطان پرویز و اتالیقی و کارگذاریٔ یساق بر جعفر بیگ آصف خان مقرر شده بود بآهنگ تسخیر دکن و تادیب دکنیان تجهیز یافت - و راجه مان سنگه و امیر الامرا[۱]

---

(۱) این جا از امیرالامرا شریف خان مراد است که در زمان جهانگیر بادشاه بعهدهٔ وزارت سرفراز بود - اقبال نامه جهانگیری - صفحه ۳۰۷ طبع ایشیاٹک سوسائٹی بنگاله -

با بسی از سرداران نامدار به کومک تعین پذیرفتند ـ و خزانۀ گرانمند یا فیلان کوه پیکر نبرد آزموده کارزار دیده سرمایۀ استظهار سپاه نصرت آثار شد ـ و در همان روز رایت فیروزی آیت بدآن سمت ارتفاع گرفت ـ چون آن عزیز مصر بی جوهری که کنعانیٔ قحط وقوف و معامله فهمی و زندانیٔ قید اوامر و نواهیٔ نفس اماره و طبع زیان‌کار شده خود را گرفتار مستلذات نفسانی و ملایمات قوای حیوانی داشت ـ چنانچه مطلقاً مالک نفس خویشتن نبوده در بند تناول مغیرات و تجرع مسکرات خصوص مداومت شراب مدام و ملازمت سعاط و ندام بود ـ و این معنی که در حقیقت علت ضعف دماغ و باعث بی پروائی است بنحوی برو غلبه داشت که از فرط عدم مبالات اکثر اوقات مست و خراب گران خواب بی خبری و سبک سری بود ـ لاجرم درین مرتبه نیز اثری بر مراتب تهیۀ جنود و تجهیز عساکر نامعدود مترتب نه شد ـ و بیهوده همگنان نقد وقت بزیان برده غنیمت فرصت از دست دادند ـ و نه تنها از این معنی کاری پیش نرفت بلکه سرمایۀ چیره دستیٔ خصم ازان افزوده مادۀ خیره چشمیٔ غنیم آماده گشت ـ چون از کماهیٔ احوال بدربار اعلیٰ آگاهی رسید خان اعظم و خان جهان و مهابت خان و عبدالله خان از ارکان دولت عظمیٰ که هر یک براسه کار اقلیمی سر میتوانستند نمود ـ و فی نفسه قدرت بر کارفرمانیٔ لشکری و کارگذاریٔ کشوری داشتند باستعداد تمام متعاقب یک دیگر بامداد ایشان تعین یافتند ـ مجملاً بآنکه درین نوبت ازین عالم لشکری دست بهم داده بود که تسخیر عالم را کفایت می‌کرد ـ چون سرگروه از کار فرمودن سپاه عاجز آمده ، ایشان نیز ازو حسابی بر نمی داشتند ـ و درین میانه هنگامۀ نفاق امرا با یک دیگر نیز گرمی داشت ـ ناچار درین نوبت هم کاری از پیش نه رفت با آنکه چند کرت لشکر ببالا گهات بردند ـ در جمیع کرات بی نیل مقصود با بدترین وضعی مراجعت نمودند ـ و در هر مرتبه باوجود کثرت عدد و عدت اولیا و قلت اعدا و با عدم سپاه‌گریٔ اعدا علت مزید علت شده باعث افزونیٔ نیروی غنیم گشتند ـ چنانچه از این حرکات ناقص مادۀ سودای زیاده سویٔ دکنیان بنحوی ازدیاد پذیرفت که درین یورش بیشتر از پیشتر سرگرم پیش رفت کار بغی و عناد شدند و از سر نو طریق فتنه و فساد

فرا پیش گرفتند - و در عرض این آمد و رفت که مکرر وقوع یافت جرأت و جسارت دیگر اندوخته رفته رفته پیشتر آمدند - و پای از حد گلیم کوتاه خود دراز کرده همگی بالا گهات را به تحت تصرف در آوردند - چون درین نوبت سامان و سر انجام این مهم کما ینبغی شده بود و پرداخت احوال لشکر بواجبی نموده ، معهذا چنانچه بتکرار سبق ذکر یافت از بی نفسی سردار و ناسپاسیٔ سپاه و حق ناشناسیٔ امرا کاری ساخته نه شد - و این معنی بر خاطر مبارک حضرت خلافت پناهی بغایت گرانی نمود - و پیش نرفتن این مایهٔ زیادتی ازآن گروه فرومایه کم پایه برهمت عالی نهمت آن‌حضرت زیاده از حد حصر و عد و بیش از مقدار قیاس و شمار دشوار آمد - لاجرم در خاطر مبارک قرار دادند که خود بنفس نفیس بر سبیل زیارت روضهٔ منوره و حظیرهٔ مقدسهٔ حضرت خواجه معین الحق و الملت والدین بسوی دارالبرکت اجمیر نهضت نموده چندی در آن خطهٔ پاک توقف فرمایند - شاید که نظر به نزدیکیٔ آن حضرت امرا شرم حضوری منظور دارند و از کار خود نیز شماری گرفته حسابی از کارفرمائی خود بردارند - و سلوک طریقهٔ حق شناسی فرا پیش خویش داشته همت بر سرانجام کار ولی نعمت خود گمارند - و مهم رانا که از عهد حضرت عرش آشیانی اکبر بادشاه باز باوجود امتداد مدت جهانگیری و جهانبانیٔ آن بادشاه کشور کشا گیتی ستان که بتائید آسانی مؤید و بتوفیق و تسدید ربانی موفق و مسدد بودند پرداختی بواجبی نیافته بود همواره سرانجام آن پیش نهاد خاطر ملکوت ناظر بود - و آن نیز محرک این عزیمت صائب آمده بزبان مبارک آوردند که نخست مهم رانا از هر راه که رو دهد صورت داده آنگاه بفراغ بال و درستیٔ تدبیر با لشکر گران سنگ از آنجا یکسر متوجه تسخیر کشور دکن و تنبیه آن گروه آشفته مغز سبک سر شوند - بالجمله چون این دو مطلب عمده پیش نهاد همت خداداد بود عزم نهضت اجمیر را بحلیهٔ جزم آراستند - و در تاریخ دوم ماه شعبان سنه هزار و بیست و دو هجری مطابق بیست و چهارم شهریور سال هشتم از جلوس اقدس جهانگیری موکب مسعود با فرخندگیٔ تمام متوجه آن سمت شد - چون بظاهر آن بلد رسید گرد قدوم انور توتیای دیدهٔ اولی‌الابصار آن دیار گردید - از موضعی که قبهٔ روضهٔ مقدسهٔ حضرت خواجه

بنظر اقدس درآمد بنا بر پیروی طریقت حضرت عرش آشیانی و نظر بملاحظهٔ مراسم آداب زیارت مشاهد متبرکه تجویز سواری نفرموده فرود آمدند - و از نقش پای مبارک سرمایهٔ مباهات آن سر زمین بل روی زمین آماده ساختند - و باین روش فیضیاب فوز زیارت مزار مفیض الانوار آن قبلهٔ احرار گشته اکتساب انواع فیوضات آسمانی و اقسام برکات جاودانی نمودند و باعطای صلات و صدقات و وظایف و نذر که وظیفهٔ زیارت این بقاع خیر است ادای حق مقام فرمودند - و چون اسم مبارک آن تاج تارک اولیای کبار اعنی خواجه بزرگوار بطریق تقریب ذکر یافت لاجرم مجمل نسب و نسبت و نمودار اخبار و آثار آنحضرت را از مبادئ سلوک طریقت تا منتهای وصول به حقیقت بنا بر حصول تبرک و تیمن و شادابی ریاض سخن بر طبق پیمایش طریق ایجاز بزبان صدق بیان کلک وقایع پرداز و خامهٔ بدایع طراز می دهد - مولد انور آن سرور در دارالملک سجستان است که معرب سیستان باشد - و منسوب بدآن کرده سجزی و سجستانی نیز گویند - و آن حضرت بنابرین اعتبار بسجزی معروف اند - اسم والد بزرگوار آن مرشد ابنای روزگار خواجه غیاث الدین حسن است و منشاء آن والا جناب خاک پاک خراسان - در اوائل طلب بوساطت جاذبهٔ شیخ ابراهیم قندزی که در آن وقت پیشوای مجذوبان عهد بود تن به کشش این کمند در دادند - و بنا بر پروانگئ آن شمع جمع اصحاب درین انجمن بار یافته باعتبار عقد بیعت بآن واسطةالعقد اولیای عظام از انتظام در سلک سلسلة الذهب اهل سلوک و وصول اختیار پذیرفتند - آنگاه بارشاد شیخ مذکور بعد از سلوک طریق تجرید پیروئ روش ارباب تفرید نموده مردانه قدم در وادی [1][سیاحت ساحت]ع ربع مسکون نهادند - و چندی در بخارا بحفظ قرآن کریم و تعلم تعلیم علوم ظاهری نیز اشتغال داشتند - از آنجا خطهٔ نیشاپور را وجه توجه ساختند - و در قصبهٔ هارونیه از مضافات آن ولایت بخدمت شیخ عثمان هارونی که از مشاهیر اولیا است رسیدند - و مدت دو سال و نیم در آن بقعه اقامت نموده از آن مرشد سالکان حقیقت اکتساب آداب طریقت فرمودند - و در آن مقام بنابر پایمردی ثبات

---

(۱) ع[سیاحت و مساحت]ل

قدم بمقامات عالیه رسیده از دستیاری توسل بذیل ارادت جناب عرفان مآب ابواب فتوحات بر روی روزگار خویش کشودند - چون از راهنمونی ارشاد شیخ مذکور دقایق سلوک این طریقهٔ والا را بدرجهٔ اعلیٰ رسانیدند - حضرت شیخ خرقهٔ اجازت که از جمله اسرار این طبقهٔ علیه است بدیشان حوالت نموده اشارت اختیار سفر عراق عرب فرمودند و آن عالی جناب پای ادب براه طلب نهاده در طی راه بخدمت شیخ الطایفه و دلیل الطریقه شیخ نجم‌الدین کبریٰ رسیدند - و قریب دو نیم ماه از فیض صحبت آن بدر سماء ولایت و نجم فلک هدایت راه بوادی عرفان برده انوار ایقان از پرتو مهر رای انور سرور اقتباس نمودند - و آنگاه بموضع جیل که در اسفل مدینةالسلام بغداد واقع است شتافته مدت پنج ماه و هفت روز توقف نموده از فروغ صحبت شریف عالی حضرت سید السادات و منبع السعادات سلطان العارفین و تاج الواصلین هادی طریق هدیٰ سالک راه خدا شارب رحیق تحقیق پیشوای هر فریق قطب الخافقین غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی بفوز سعادت دو جهانی رسیدند - و چون بندگان شیخ از برکت لقای مبارک آن‌حضرت بطریق طریقت که همانا هم خاصیت آب بقا است فیض حیات جاوید اندوخته به نهایت مراتب کمال پیوستند - و از آنجا به بغداد شتافته سعادت ملاقات شیخ ضیاءالدین ابو نجیب سهروردی دریافتید و بعد از مراجعت این سفر به همدان رفته به شیخ یوسف همدانی رسیدند - و از آنجا به صفاهان افتاده با شیخ محمود صفاهانی صحبت داشتند - و از آنجا به تبریز رفته بشرف ملاقات شیخ ابو سعید تبریزی که از اعیان اولیا بود مستسعد شدند - و از تبریز به سمت مهنه و خرقان شتافتند - و از آن راه سفر استرآباد اختیار نموده بفوز صحبت فیض بخش شیخ ناصر الدین استرآبادی که از اعاظم اولیا و مشایخ طریقت بود رسیدند - و از آنجا به هرات تا سبزوار که بنا بر طریق تعزیت شهرت باستقرار دارد شتافته چندی اقامت نمودند - و از آنجا به حصار شادمان و از آنجا ببلخ رفته مدتی مدید در آن مقام بر سر خاک پاک شیخ احمد خضرویه مجاورت گزیدند - آنگاه از بلخ به غزنین عبور فرموده در آن بقعه به لقای [شمس العارفین][۱] شیخ

---

(۱) ع [شمس الدین] ل

عبدالواحد فایز شدند ـ و از آنجا آهنگ وسعت آباد هندوستان نموده در تاریخی فیض قدوم بدارالملک لاهور رسانیدند که ملک معزالدین سام غوری فتح خطهٔ پاک دهلی نموده و قطب الدین ایبک را از غلامان خاص خود آنجا بجانشینیٔ خویشتن نصب نموده باز بسمت تختگاه غزنین لوای مراجعت بر افراخته در طی راه باجل طبیعی سفر آخرت گزیده بود ـ بالجمله در لاهور به صحبت شیخ حسین زنجانی رسیده و از آنجا توجه جانب دهلی اختیار فرموده چند گاه در آنجا بسر برده ـ چون عموم اهل آن سر زمین بدیشان پی بردند از فرط آمد و رفت باعث تشویش خاطر و علت تکدیر صفای وقت آنحضرت شدند ـ لاجرم از کمال دوستیٔ خمول و دشمنیٔ شهرت رخت انتقال بگوشهٔ دارالبرکت اجمیر کشیدند ـ اگرچه چندی پیش از آن سکنهٔ شهر اجمیر سعادت اسلام دریافته بودند لیکن اهل اطراف و نواحیٔ آن ولایت همچنان بر کفر باقی بودند ـ درین اثنا میر حسین نامی از سادات مشهد مقدس معروف به خنگ سوار از طرف قطب الدین ایبک که بعد از ارتحال ملک معز الدین در هندوستان لوای استقلال بر افراشته بود ـ با لشکری گران سنگ بحکومت اجمیر و ملازمت حضرت خواجه نامزد شد ـ و او رفته رفته از پرتو امداد باطن انور حضرت خواجه معالم اسلام و شعایر مسلمانان را در آن خطهٔ پاک کماینبغی ظاهر ساخت ـ و اکثر عرصهٔ آن سر زمین دل نشین را از غبار کفر و لوث شرک و انکار پرداخته اعلام اسلام درسایر مضافات و اعمال آن ولایت بر افراخت و حضرت خواجه را توطن در آن ملک خوش افتاده رحل اقامت افگندند ـ و در سن نود سالگی سالک طریقت صاحب شریعت شده تاهل اختیار فرمودند ـ و هفت سال دیگر شعار حیات مستعار داشته همت والا بر اکمال سالکان و تکمیل مستکملان آن ولایت گماشتند ـ و درین مدت خطهٔ اجمیر از فیض وجود شریف ایشان سعادت پذیرگشته منبع برکات بود ـ در روز ششم رجب سنه شش صد و سی هجری مجاورت صوامع عالم بالا و اقامت سر منزل قرب ایزد تعالی اختیار فرمودند ـ و از فیض ارادت و متابعت طریقهٔ آن مرشد کامل سالکان اطوار بسی از اولیای کبار بدرجات عالیه فایز گشتند ـ چنانچه مشهور است که شیخ شهاب الدین سهروردی نیز برکات صحبت ایشان دریافته اند و بروایتی ضیاء الحق حسام الدین چلپی

و شیخ اوحدالدین کرمانی در مبادیٔ سلوک ایشان را در بغداد دریافته و چندی پیروی طریقت حضرت خواجه کرده خرقهٔ خلافت از ایشان دارند - و تاج العرفاء الکبار خواجه قطب الدین بختیار اوشی کاکی که صفای روضهٔ ایشان دهلیٔ کهنه را تا ابد تازه رو دارد از اعظم خلفای حضرت خواجه اند - و شیخ فرید الدین معروف به شکر گنج که خلیفه خواجه قطب الدین اند به یک واسطه دریوزهٔ فیض ایشان گنجور خزاین حقایق و معارف شده اند - و شیخ نصیرالدین که به چراغ دهلی اشتهار دارند - و هم چنین شیخ برهان الدین ملقب به غریب که مرقد منور ایشان در دولت آباد دکن است - و سرور کشور حال و قال ملک الکلام حضرت امیر خسرو دهلوی مشهور از مریدان سلطان المشایخ همگی بوساطت ارشاد ایشان فیض ایقان از سرچشمهٔ عرفان یافته اند - و از پرتو انوار هدایت و دولت متابعت طریقت آن رهنمای طرق هدایت تا سر منزل وجدان پی برده به سلطنت ولایت عرفان رسیده اند -

نهضت موکب جاه و جلال شاه بلند اقبال سلطان خرم حسب الامر حضرت جهانگیر بادشاه به تسخیر ولایت رانا امرسنگه و روزی شدن فتح و فیروزی یافتن به نیروی توجه کشور کشای آن ولایت

چون کاردانیٔ حکمت کاملهٔ حضرت پروردگار جل برهانهٔ آن وقت که صفحهٔ هستی را نقش درستی نه نشسته بود و حقیقت معنیٔ عالم صورت صورتی نه بسته ، بحکم صوابدید مصلحت و تنظیم امور دارالخلافه آدم برآمد هر امری دشوار و سرانجام هر کاری دور از کار بدرآمد - روزگاری باز گذاشته و حل هر عقدهٔ سربسته را برای صائب رای در گرو گره تاخیر نگاهداشته - لا محاله چون وقت آن کار در آید جمال آن امر بسر خود نقاب کشاید - چنانچه درینولا صورت فتح رانا که در آئینهٔ خیال هیچ یک

از سلاطین عظیم‌الشان هندوستان نقش نه بسته بود بچهره کشائیٔ دولت بی زوال حضرت شاه بلند اقبال بر وجه احسن روی نمود - و بالجمله جمال شاهد اجمال این مقدمه در آئینهٔ بدن نمای تفصیل بدینگونه جلوهٔ انکشاف تام می نماید که چون رانا که از رایان هندوستان در اصالت نژاد و قدم خانواده و فسحت ولایت و کثرت خیل و حشم امتیاز تمام دارد در ایام جلوس همایون حضرت جهانگیر بادشاه نیز بدستور مقرر در مقام اطاعت نشد - و برطبق سلوک طریق عهد قدیم بر جادهٔ کفران و طغیان مستقیم بوده ثبات قدم ورزید - و بتقدیم لوازم بندگی اقدام ننموده همچنان بر اظهار نافرمانی و اعلان عصیان استقرار داشت- و بنابر قرارداد دیرینهٔ آن سلسله که بزعم باطل خود از اولاد نوشیروان دانند و دولت طبقهٔ خود هزار ساله می شمارند - باوجود تمادیٔ مدت تطاول و تغلب ایشان برین سر زمین هرگز دریافت شرف حضور بادشاهان عظیم‌الشان این کشور اکبر ننموده - بلکه پسر صاحب تیکهٔ یعنی ولی عهد خود را نیز بخدمت نه فرستاده اند - چه عمده مزایای ایشان بر راجهای دیگر این اقلیم اعظم این است که هرکدام بپایهٔ رانائی رسند لازم است که از روی عجز و فروتنی پیش ارباب اقتدار سر فرو نیاورده باشند- چنانچه رانا پرتاپ که در زمان حضرت اکبر بادشاه باوجود امتداد مدت جهانگیری و جهانداریٔ آن حضرت به پنجاه سال کشید- پاس لوازم طاعت گذاری و وظایف فرمانبرداری نداشت - تا این که مکرراً آن حضرت لشکر ظفر اثر بر سر او تعین فرمودند- و بجدی درین مهم جد و جهد داشتندکه حضرت جهانگیر بادشاه با راجه مان سنگه و چندی از اعاظم امرا به تسخیر آن ولایت فرستادند - و هر بارکه از انبوهئی لشکر کوه شکوه و سخت کوشئی سپاه نصرت آثار عرصه برو تنگ و کار برو دشوار می شد، پناه بشعاب جبال و تنگناهای کوهسار برده در عقبات سخت گذار و گریوهای دشوار کردار روزگار می گذرانید - و بوسیلهٔ اظهار اطاعت و انقیاد نقد فرصت بزیان داده بهمین طریق جان از ورطهٔ هلاکت بیرون می برد - و سرداران موکب اقبال نیز از صعوبت مهم بدین معنی قناعت می نمودند - و لهذا درین مدت آن معامله پرداختی بسزا نیافت و مقصود بروفق مدعا رو ننمود - در آخر امرکه کار بطول کشیده و آن حضرت بر سر

این معنی کمال ایستادگی داشتند۔ بنا بر میانجیٔ صوابگویان پسر خود همین رانا امر سنگه را بملازمت آن حضرت فرستاد ۔ چون حضرت جهانگیر خود بنفس نفیس متوجه پیشرفت این مهم شده بودند ۔ معهذا صورت درستی بر نه کرده بود ۔ لاجرم نهایت مرتبه اهتمام در سر انجام این امر داشتند ۔ چنانچه اول مهمی که بعد از جلوس اقدس پیش گرفته بانصرام آن برخاستند همین یساق بود ۔ و چندین مرتبه عساکر نصرت مآثر به تسخیر آن ولایت تجهیز فرمودند ۔ از جمله نوبت اول سلطان پرویز را بافواج بحر امواج باستیصال آن مخذول ارسال داشتند بنحوی که سابقاً سمت نگارش پذیرفت ۔ چون سرکرد آن کار دشوار زیاده از حوصلهٔ قدرت و اقتدار او بود در فتنهٔ سلطان خسرو بمعاودت مامور شد ۔ و بعد از فراغ آن معامله نوبتی دیگر مهابت خان را با لشکر گران سنگ بآهنگ انتزاع آن ولایت فرستادند ۔ و مدتی عبدالله خان اوزبک فیروز جنگ در آن سلک ترکتازی نمود ۔ و چندی راجه باسو نیز در آن سر زمین بهر سو ترددی میکرد ۔ و بنا بر مقتضای مضمون مقدمهٔ مذکور چون تسخیر آن ولایت در بند تاخیر وقت بود ۔ و در حوالتگاه روز ازل کشایش این عقدهٔ دشوار به گره کشائیٔ رای گیتی آرای شاه بلند اقبال تفویض یافته ، لاجرم هیچ یک کاری نساخته به غنیمت مراجعت ساختند ۔ و درین وقت برآمد این مطلب درآمده بود و حصول آن مرام از رهن تعویق روزگار برآمده۔ باوجود آنکه پیشتر بقصد تسخیر دکن بدارالبرکت اجمیر تشریف آورده بودند نخست سرانجام این مهم را پیش نهاد همت والا نمودند ۔ لاجرم بتاریخ ششم دی ماه الهی هشتمین سال جلوس جهانگیری مطابق چهاردهم ذی قعده سنه هزار و بیست و دو هجری در ساعتی سعید که نظر یافتهٔ سعود آسمانی و اختیار کردهٔ تائید ربانی بود ، شاه بلند اقبال را بتسخیر ولایت رانا رخصت دادند ۔ و هزار سوار بر منصب آن حضرت افزوده دوازده هزاری شش هزار سوار دو اسپه سه اسپه از اصل و اضافه مقرر ساختند ۔ و تشریف چارقب زردوزی که گلهای مرصع نیز برآن دوخته بودند و بر اطراف گلها مرواریدهای آبدار نصب نموده با چیرهٔ طلا دوزی ریشه و فوطهٔ زربفت و علاقهٔ مروارید و شمشیر مرصع و گهپوه[۱] با پولکتارهٔ مرصع

---

(۱) یکی از آلات دکن است ۔ خافی خان ۔

مرحمت فرمودند - و دو سر اسپ خاصگی یکی عراقی نامور با کوه پاره و دیگر راهوار با ساخت مرصع و فتح گج نام فیل با ماده فیلی دیگر مزید عنایات ساختند - و بموجب تفصیل ذیل امرای نامدار در رکاب آن شاه نصرت شعار نامزد این مهم شدند ، راجه سورج سنگه ، سیف خان بارهه ، تربیت خان ، نوازش خان ، کشن سنگه ، راو رتن هاده ، رانا سکهراو ، ابوالفتح دکنی ، صلابت خان بارهه ، سورج مل ولد راجه باسو ، میرزا بدیع‌الزمان ولد شاهرخ ، راجه بکرماجیت بهدوریه ، میر حسام الدین انجو ، سلیمان بیگ مخاطب به فدائی خان بخشیٔ لشکر ، خسرو بی ، سید حاجی ، رزاق بی ، دوست بیگ ، خواجه محسن ، عرب خان خوافی ، سید شهاب بارهه ، خان اعظم صوبه دار مالوه ، فریدون خان برلاس ، سردار خان برادر عبدالله خان صوبه دار گجرات با سزاوار خان برادر خورد ، دلاور خان کاکر ، خان یار بیگ ، زاهد بیگ ، و جمعی دیگر از امرا و منصب داران کومکئی دکن از جمله راجه نرسنگه دیو بندیله ، یعقوب خان بدخشی ، محمد خان نیازی ، حاجی بیگ اوزبک ، غزنین خان جالوری ، ناهر خان تونور ، علی قلی خان ، همت خان ، شرزه خان ، میرزا مراد ولد میرزا رستم صفوی ، مجملاً درین یورش قریب بیست هزار سوار کار آزموده جرار از همه جهت در رکاب ظفر نصیب نصرت نصاب شاه بلند اقبال سعادت تعین پذیرفتند - و در اسعد اوقات که اوضاع افلاک بر وفق مراد رو داده و انظار انجم متوجه انواع استسعاد افتاده بود ماهچهٔ اعلام ظفر فرجام بنام نامئی حضرت شاه بلند اقبال که در معنی بسملهٔ سورهٔ فتح و فیروزی است ارتفاع یافت - و لشکر ظفر اثر با قلاوزیٔ تائید ایزدی در رکاب نصرت انتساب آن حضرت بصوب ولایت رانا شتافت - و بعد از قطع مسافت مراحل چون دامن کوه آن سر زمین از پرتو قدوم انور و انوار مقدم سعادت گستر آن قایم مقام نیر اعظم مانند گریبان مشرق خورشید مطلع نور ظهورگردید - درین حال جمعی از قراولان که بخبرگیریٔ فوج غنیم رفته بودند تنومند شیری چند اهرمن منظر درآن بیشه دیده حقیقت را معروض داشتند - چون شغف خاطر اقدس بشکار شیر بسیار بود ، بی توقف جهت تفأل روزی شدن فتح و فیروزی همت والا نهمت بر صید آنها گماشته متوجه آن سمت گشتند - و بمجرد وصول مقصد در

اندک فرصت پنج قلادهٔ شیر شکار شد - و آن روز ظاهر قصبهٔ ماندل مضرب خیام بارگاه سپهر عتبه سدره مرتبه آمده نظاره تالاب محیط فسحت بسیط آب که در آن سر زمین سمت وقوع وارد باعث انبساط طبع مقدس و نشاط خاطر اقدس گشت - و سیر اطراف آن کوثر آئین تال آئینه مثال موجب افراط اعجاب و اطراب آن فلک جناب شده تمثال فیض مصور و عیش مجسم در مرآت الصفاء آب سیماب سیمایش ۱[جهان]ع نما گردید - چون ازین قصبه سرحد ولایت رانا است و سلطان پرویز و مهابت خان و افواج قاهره که مکرر به تسخیر ولایت آن مقهور نامزد شده هیچ یک از آنجا نگذشته بود قرین دولت و سعادت گذشتند - و منزل دوهی که در دوازده کروهیٔ اودی پور واقع است مخیم سرادقات اقبال شد - و ازین منزل پنج هزار سوار بسرکردگی محمد تقی بخشی که در آخر آن بخطاب شاه قلی خان سر افرازی یافت نامزد شدند که پیشتر بکوهستان آن ولایت درآمده تاخت و تاراج و اسر و قتل اهل آنجا پیش نهاد نمایند - و خود بنفس نفیس اراده فرمودند که با سایر اردوی جهان پوی از عقب متوجه شده بمیان آن ولایت در آیند - چون این معنی موافق صوابدید رای دولت خواهان نیامد - لاجرم بنا بر استصواب راجه سورج سنگه خال والای حضرت شاه بلند اقبال که از ماهیت آن ملک و حقایق احوال اهل آنجا کماهی آگاهی داشت و او نیز صلاح درین کنگاش نه دیده بود بعرض مقدس رسانیدند که مصلحت درین است که جمیع عساکر نصرت مآثر یک بار بدرون این کوهسار نیایند ، چه درین حال بیم آنست که غنیم این معنی را غنیمت انگارد و از همه طرف در آمده سر راها و گریوها را نگاه دارد - و درین صورت آمد و شد اهل اردو بازار و باز ماندگان لشکر در رسانیدن رسد و آذوقه دشوار شود - الحال مناسب وقت آنست که موکب جاه و جلال بسعادت و اقبال درین سر زمین توقف نماید - و ازین جا افواج قاهره بدفع آن مقهور نامزد شوند - آنحضرت که بتائیدات آسمانی مؤید و بتوفیقات ربانی موفق و مسدد بودند - مطلقاً درین باب بکنگاش صواب اندیشان عمل نه کرده

(۱) ع [چهره]ل

بر عون و صون ایزدی توکل فرمودند - و اصلاً مصلحت دید اولیای دولت ابد پیوند را کار نه بسته ، مدار بست و کشاد معاملات بر اندیشیدهٔ ضمیر الهام پذیر نهادند - و در جمیع مواد بر کارسازیٔ بخت ازل آورد اعتماد نموده سرانجام مهمات این یورش را بنا بر رای جهان کشای صواب آرای گذاشتند و از آنجا که بمحض عنایت الہی و فیض فضل نامتناهی تدبیرات تائید پروردهای توفیق بر وفق تدبیر می باشد همه جا مقاصد بکام هوا خواهان بر آمده نقش مراد اولیای دولت ابد بنیاد درست اشین افتاد - و بالجمله اگرچه بحسب ظاهر این معنی مطابق مقتضای احتیاط و حزم نبود لیکن آن مظهر اقتدار ید قدرت که تائید برورد عنایت [ازلی][ع] و بر آوردهٔ عاطفت حضرت پروردگار اند ، مطلقاً مقید بصلاح دید دولت خواهان نه شدند - و تکیه بر سد روئین توکل نموده به عروهٔ وثقی توسل اعتصام جسته با ملتزمان رکاب سعادت قرین دولت و اقبال بدآن کوهستان که هرگز لشکر بیگانه برسبیل راه گذار آشنای آن سر زمین نگشته و سم ستور اجنبی برسم عبور تا پای کوتلش طرح آشنائی نیفگنده بود داخل شدند - چون پس از طی مراحل ظاهر اودیپور پی سپر نعال مراکب موکب اقبال شد - میدان چوگان که فضای است درکمال فسحت ساحت مضرب سرادق اقبال آمد ، قصبهٔ مذکوره که نشیمن جای رانا است احداث کردهٔ رانا اودی سنگه پسر رانا سانگا است که باستظهار یک لک سوار با حضرت فردوس مکانی بابر بادشاه در نواحیٔ چانده رو برو شده شکست یافت - و جد این رانا امر سنگه که حضرت شاه بلند اقبال به قصد استیصال او توجه فرموده بودند - چه پدر او که رانا پرتاب نام داشت پسر همین رانا اودی سنگه بود - و منازل که درین موضع اساس نهادهٔ اودی سنگه مذکور است بعضی بر فراز کوهچهٔ بنا یافته که بر سمت شرقی آن واقع است - دیگر نشیمنها درمیان کولابی بنیاد پذیرفته که بر سمت شمال این کوه سمت وقوع دارد و بتالاب بجوله مشهور است - الحق بدیع آبگیری است بسیار دلپذیر و عدیم‌النظیر در کمال پهناوری و کشادگی و نزهت منظر و خوشیٔ جا - و بر جانب جنوب آن میدان گاهی

---

(۱) ع [ایزدی] ل

در غایت فسحت بجهت چوگان بازی ساخته بر گردا گرد آن دیواری سنگین کشیده - و در سه کروهیٔ اودی پور تالابی دیگر اودی ساگر نام که از روی انتساب باسم بانیٔ آن واقع است ، که سه سوی آن را کوها درمیان گرفته و بر یک جانب آن رانا اودی سنگه سدی در کمال متانت و رفعت و نهایت طول و عرض بسته و کوه لختی را بریده راه بیرون شد آب از آنجا مقرر نموده - و در محل انصباب و ریزش آب که کمال پستی دارد آبشارهای غریب نظاره فریب اتفاق افتاده که جای دهشت و حیرت اولی‌الابصار است - و در پیش روی آن جلگاهی در نهایت نضارت و نزاهت واقع است که در خوش آیندگی و دلکشائی روکش روضهٔ رضوان است - و چون عمارت اودی‌پور که بر فراز کوه و میانهٔ تال واقع شده همگی بروش هندوان و هندسهٔ معماران آن ملک اساس یافته بود پسند خاطر اقدس نیامد - با این معنی از ترکتاز لشکر عبدالله خان که سابقاً بدین موضع رسیده بود اکثر آن عمارت خراب شده بود - ناچار علی‌العجالة از سر نو بنای عمارت بر اساس اندراس یافتهٔ آن منازل نهاده باتمام رسانیدند - و در ساحت فراز کوه نیز بفرمودهٔ آنحضرت معماران چابک دست نشیمن های خاطر فریب دلکشا مشرف بر تال بنیاد نهادند - و امرای عظام و بندهای معتبر که راه قرب در خدمت داشتند هر کدام بقدر نسبت تقرب در نواحیٔ دولت خانهٔ والا طرح عمارات عالیه انداخته منزل گزیدند - چون اردوی جهان پوی در اودی‌پور بدولت و سعادت قرار گرفت ، مقتضای رای عالم آرا بر آن جمله مقرر شد که ازآن موضع تا سرحد شش جا تهانه داران جای گیرند - تا رسد غله بی مزاحمت برسد و آمد و شد بر سایر مردم آینده و رونده بآسانی میسر شود - بنا برین جمال خان ترکی را در ماندل و دوست بیگ و خواجه محسن را در گیاسن و سید حاجی را در اتوله و عزت خان را در منهار و میر حسام الدین انجو را در دیوک و سید شهاب را در کومل و هیاری مقرر نموده شد -

کوتاهیٔ سخن چون محمد تقی که از مقام موهی با پنج هزار سوار جرار کار طلب بآهنگ تادیب راجپوتان و تخریب منازل و معابد ایشان رخصت یافته بود در موضع چپن منزل گزید - و آن ولایتی است

مشتملبر پنجاه و شش محل و موازی پنجاه و شش قریه در تحت هر یک ازین محال واقع است ـ و باین اعتبار که چهپن بهندی زبان پنجاه و شش را گویند بدین نام اشتهار دارد ـ و بمجرد رسیدن خرابی بنیاد کرده آغاز ترکتاز نمود ـ و همگنان را دستوریٔ دست انداز داده مقرر کرد که نهایت مراتب مقدرت و دسترس اقتدار و قدرت خویشتن را کار فرموده هر که و هر چه بدست آید دست ازآن بر ندارد ـ و آنچه از دست بر آید در هر باب بعمل آید ـ بنا بر آن بهادران بازو بقتل و اسر برکشودند ـ و تخریب بتخانهای عظیم‌الشان دیرین اساس که در آن سرزمین واقع است شروع نمودند ـ یغمائیان دست بغارت و تاراج بر آورده آتش یغما در خانمان اهالیٔ آن موضع و نواحی و حوالیٔ ایشان زدند ـ و خلقی بیشمار از راجپوتان و برهمنان در بتکدها داد مردانگی و جلادت داده بنا بر رسم و عادت معهود هنود که جان باختن در امثال این مواضع را بلا تشبیه در درجهٔ شهادت مشاهدهٔ مقدسه و اماکن متبرکه می دانند باقصای درکات جهنم پیوستند ـ درین اثنا بهیم پسر مرادانهٔ رانا که در تنومندی و دلاوری از زمرهٔ راجپوتان امتیاز تمام داشته بانداز شبیخون آوردن بر فوج محمد تقی از رانا دستوری یافته بود باولیای دولت قدر صولت رو برو شد ـ و محمد تقی باوجود هجوم مخالفان توکل بر عنایت الهی و حمایت اقبال بی زوال بادشاهی نموده تزلزل را اصلا بخود راه نداده ـ و بدستیاریٔ تائید قوی بازوی نیرو و پایمردیٔ استقرار قلب پا بر جا کمال مردی و مردانگی بجا آورده دلیرانه ثبات قدم ورزید ـ و به حملهای متواتر گام قهر و طرد حملهٔ غنیم مقهور گرفته چنانچه حق مقام بود داد ایستادگی داده و بپاسبانیٔ لطف ایزدی و نگهبانیٔ دولت ابدی محروس و محفوظ مانده آسیب عین‌الکمال روزگار بدو نرسید ـ

درین ایام عبدالله خان فیروز جنگ که حسب الامر عالی بکومک اولیای دولت تعین یافته همه راه بر سبیل ایلغار شتافته بود با دلاور خان کاکر و سایر تعیناتیان صوبهٔ گجرات بخدمت رسیده سجده گاه والا را فروغ بخش ناصیهٔ اخلاص ساخت ـ و انواع نفایس و نوادر آن دیار برسم پیشکش از نظر کیمیا اثر گذرانیده بمراحم بادشاهانه سرافرازی

یافت - و درین اثنا حکیم خوشحال ولد حکیم همام گیلانی که بر سبیل سزاولیٔ خان اعظم میرزا عزیز کوکه حسب الامر عالی بصوبۂ مالوه شتافته بود بعد از گران جانی های بیش از قیاس و حجت‌های بی شمار که بنا بر فرط سبکسری و کوتاه نظری ازآن معامله نا فهم پاس مراتب مدار بظهور آمده بود با هزاران جر ثقیل لطایف و حیل آن بزرگ خود را جریده تا درگاه والا رسانید - و در وقت ادراک نیز آداب معهوده که از لوازم بندگی و مراسم این مقام باشد کماینبغی بجا نیاورده - با این معانی بی وجه انواع بدسلوکی‌ها و ترش روئیها که از طور عقل بیرون بود و اصلا موافقت با روش و دستورالعمل خرد ذوفنون نداشت نیز ازآن عزیز سرزد - چون حلم عذر پذیر آنحضرت گناه آمرز بل معذرت آموزست ، مطلقاً مقید بدین مراتب نه گشته و در مقام انتقام نه شدند - و آن خان ناقدردان بدین معانی اکتفا نه کرده شروع در نفاق و غدر که هموارهٔ بآن متهم بود نمود - و بنا بر دولت خواهیٔ خسرو تنها بخدمت شتافته باوجود آنمایه منصب کلان که در عهد حضرت عرش آشیانی منصب هیچ یک از امرای عظام بر او زیادتی نداشت - درین مهم که جهاد باعداء دین بود بدستور معهود که همواره بسپاهی بل بی سپاهی بود به یساق آمده - و باین معنی در وقت ملازمت آن اداهای ناخوش نما نیز ازو بوقوع پیوست - لاجرم بنا بر مقتضای وجوب مجازات از موقف انتقام بی توقف امر عالی به پروانگیٔ قهرمان قهر قرین امضاء نفاذ گشت که بیرم بیگ میر بخشیٔ خیل اقبال آنحضرت یک چند او را نظر بند نگاه دارد - آنگاه صورت واقع را از قرار واقع عرضداشت دربار والا نموده ارسال داشتند - و چون حقیقت حال بر پیشگاه خاطر آگاه باریافتگان درگاه گیتی پناه جلوه گر آمد فی‌الحال بمقام تنبیه و تادیب او در آمده تصمیم این عزیمت صایب نمودند - چون حضرت خلافت مرتبت نیز ازو دلیری داشتند لاجرم امر جهان مطاع درین باب صدور یافت که مهابت خان بی توقف بملازمت شاه بلند اقبال کامیاب ابواب سعادت گشته آن خان نامعامله فهم را در موقف خلافت حاضر سازد - چون فرموده بنفاذ پیوست و او بحضور رسید حسب الحکم اشرف به یمین‌الدوله آصف خان که در آن ولا خطاب اعتقاد خان داشت حواله شد که در

قلعهٔ گوالیار که کشاد و بستش بدست آن عقده کشای امور دین و دولت بود محبوس گرداند ـ

بالجمله در آن حال شاه بلند اقبال بصواب دید رای صواب آرا و بخت کار فرما مردم کار طلب افواج قاهره را بر چهار بخش منقسم نموده بانداز ترکتاز آن سر زمین بدست آوردن رانای مقهور بر طبق این دستور نامور ساختند ـ فوجی بسرداری عبدالله خان بهادر فیروز جنگ و جمعی همراه [۱][آصف خان]ع بارهه و بیرم بیگ میر بخشی و طایفهٔ بسرکردگی دلاور خان کاکر و کشن سنگه و برخی بپاشلیقی محمد تقی ، و هر یک فراخور مرتبه بعنایت [۲][خلعت های]ع گرانمایه و کمر شمشیر مرصع و اسپان توبچاق عربی نزاد و فیلان صف شکن کوه توان سرافرازی یافتند ـ چون رانای مقهور بر تعین یافتن افواج قاهره آگاهی یافت هوش از سر و توان از تن او رمیده دست از خویشتن داری برداشت و ثبات قدم را وداع نموده تمکین را خیر باد گفت ـ و سراسیمه و مضطرب گشته چون باد سبکسر هرزه گرد هر روز در دره و پیغوله و کوهساری سرگرم سیر و دور بود ـ و هر شب در غاری بروز آورده در جنگل بسرمی برد ـ و در عرض این ایام بر سایر سرداران آن سر زمین مراسم ترکتازی بجا آورده هرجا از مردم رانا نشان می یافتند بر سر ایشان تاخت می بردند ـ و از اسر و قتل و نهب و غارت و تخریب قریٰ و مزارع آن محال چیزی باقی نمی گذاشتند ـ چنانچه در ضمن اندک مدتی هرجا که پی سپر نعال مراکب مواکب اقبال شد از آبادانی نشان و از عمارت آثاری بجا نماند ـ و در اثنای این احیان چون جاسوسان خبر به عبدالله خان رسانیدند که تنومند فیلی اهرمن پیکر عالم گمان نام که سرمایهٔ استظهار و باعث پشت گرمی رانا است با پنج زنجیر فیل نامی دیگر در درهٔ کهساری دشوارگذار نگاه می دارند ـ آن خان نامور بمجرد استماع این خبر از جا در آمده بشتاب باد و سحاب شتافت ـ و پیش از آنکه مردم رانا خبردار شده آنها را بدر برند بر سبیل ایلغار تا آن موضع طی مسافت نموده مجموع فیلان مذکوره را متصرف شد ـ و دلاور خان کاکر نیز صد زنجیر فیل کوه پیکر

---

(۱) ع [سیف خان] ل (۲) ع [بخششهای] ل

از جای دیگر بدست آورد - مجملاً عبدالله خان با سایر سران سپاه و اولیای دولت که بتعاقب رانا تعین یافته بودند دوستکام و مقضی‌المرام اسیر و اولجهٔ بسیار و غنایم بیشمار گرفته آهنگ مراجعت نمود -

آغاز سال نهم از سنین جلوس جهانگیری و آذین یافتن انجمن نوروزی شاه بلند اقبال سلطـان خرم در ولایت رانا

سرخیل سایر سیارگان یل سرگروه جمیع ستارگان دوپهر و یک گهری از شب جمعه نهم ماه صفر سال هزار و بیست و سه هجری سپری گشته تحویل اشرف بایوان دارالامارت حمل نمود - جشن نوروزیٔ سال نهم از جلوس اقدس جهانگیری بفرمودهٔ اشرف شاه بلند اقبال آراستگیٔ نگارستان چین یافته روکش بهشت برین گردید - و روزگار هنگامه ساز تماشه گر بساط انجمن عیش و نشاط پیراسته - محفل آرایان بارگاه عظمت آن سرور دکانها آراسته خویشتن نمائی و بازار گرمیٔ خو فروش (خود فروشی) انجم یعنی مهر انور را بر روی یک دیگر کشیدند - شاه عالی قدر بلند اقبال درین محفل والا همت اعلیٰ بر بسط بساط انبساط و کسب سرمایهٔ نشاط گماشته کامرانی در لباس کام بخشی بجا آوردند - مجموع غنایم را که مشتمل بر فیل عالم گمان مذکور و هفده زنجیر فیل دیگر بود با فتح نامه مصحوب جادرن رای بدرگاه والا ارسال داشتند - حضرت خلافت مرتبت را از استماع نوید این فتح آسانی که تازه روی داد و مقدمهٔ دیگر فتوحات بی اندازه بود گلبن امید از سر نو بشگفتگی درآمد - و موازی سه کرور دام از محال انقد صوبهٔ مالوه از تغیر خان اعظم بصیغهٔ انعام شاه بلند اقبال مقرر فرموده رتق و فتق صوبهٔ مذکور نیز بگماشتهای آنحضرت مرجوع نمودند - و از روی عنایت حکمت‌طراز دانش پرداز میرزا شکرالله شیرازی را که در انواع فنون عقلی و نقلی از اقران خویشتن مستثنیٰ و ممتاز بود بخدمت دیوانی شاه بلند اقبال از تغیر میر معصوم هروی سر افراز نمودند -

میلاد فرخندهٔ بادشاهزادهٔ حورا سرشت قدسی نژاد جهان آرا بیگم مخاطب به بیگم صاحب

هزاران شکر که بمحض هبوب صبای عاطفت از مهب مواهب مبداء فیاض بنا بر شگفتن نوگل که در سرابستان وجود بکشاده روی گل آفتاب چهره نمود گلشن امید تازه شادابی و خرمیٔ بی اندازه پذیرفت - و بمجرد تنسیم نسیم عنایت عالم بالا از دمیدن تازه غنچه که برگلبن شهود با حیات بخشیٔ انفاس عیسوی لب تبسم کشود بچمن مرام دیگر باره گل شگفت ؛ یعنی فرخنده قدوم مریم قدسی نفس عیسی دم درین بیت‌المقدس جاه و جلال ظهور نمود - و به برکت قدوم و یمن مقدم دولت خواهان را نوید حصول امید و بشارت خلود جاوید داد - چهره کشائیٔ شاهد بسط مقال از برقع اجمال این مقدمهٔ حقیقت اشتمال ولادت با سعادت نواب قدسی نقاب بادشاده عالم و عالمیان بیگم صاحب است ، که در مبادیٔ این سال فرخنده فال یعنی سنه هزار و بیست و سه هجری مطابق سال نهمین از جلوس اشرف جهانگیری روز چهار شنبه بیست و یک ماه صفر موافق روز تیر فروردی ماه الهی در حرم سرای دولت شاه بلند اقبال از نواب مهد علیا ممتاز الزمانی این خجسته لقا مولود حور آئین ورود مسعود بعرصهٔ وجود نموده از فروغ جمال جهان آرا در و دیوار روزگار را به پرنیان نور پرتو آذین بست - و از نور ظهور والا سر تا سر روی زمین را رشک فردوس اعلیٰ ساخته باعلاء اعلام برکت و سعادت پرداخت - بنا بر این آن زیور روی زمین و پیرایهٔ آرایش جهان از تسمیهٔ حضرت خلافت به جهان آرا بیگم موسوم شد -

تنگ شدن ساحت کار و عرصهٔ پیکار بر رانای خذلان مآل بمساعیٔ جمیلهٔ دلاوران خیل اقبال بادشاهزاده خرم

بر ارباب دانشِ دوربین سر اینِ معنیِ هویداست که هر که با

طایفهٔ بلند اقبال سلاطین معدلت آئین که نیرومندان تائید عالم بالا اند
پنجه در پنجه کند هر آینه بزور خود شکست در بازوی خود افگند - و از
مقابل کوئی (کوبی) ایشان بیهوده پهلو بر خنجر و مشت بر نیشتر زده گردن
بزیر شمشیر نهد - مؤید این مقال حقیقت اشتمال حال رانای خذلان مآل
است باولیای دولت قوی صولت شاه بلند اقبال - و تبیین این ایهام
آنکه چون رانا از زیاده سری سر به اطاعت فرو نیاورده و تن بانقیاد در نداد
بنابر آن از همه سو خیل اقبال بر سر او تعین پذیرفت - و بدستوریکه
آنحضرت تلقین نموده بودند اطراف ملک او را فرو گرفته سر بدنبالش
نهادند - چنانچه در هیچ مقام دمی آرام نگرفته از هیچ جا سر بر نمی
توانست آورد تا رفته رفته از در افتادن با اقبال بلند آنحضرت کارش بجای
کشید که اگر عاقبت از در نیامدی خان و مان سلسلهٔ دیرینه سالش
استیصال پذیرفته از بنیاد در افتادی - بنحوی که در عنوان دیگر گذارش
خواهد یافت - اکنون خصوصیات احوال او در مضیق تنگ گیریهای
بهادران در باب تعاقب او بدین عنوان مذکور میگردد که چون
آن مقهور از بیم افواج عساکر قاهره که بتعاقب و استیصال او تعین یافته
بودند نیم لمحه در یک مقام آرام نداشت و یک نفس در جای باخود قرار
درنگ و استقرار نمی توانست داد، چنانچه مذکور شد - هر ساعت در
پیغولهٔ و هر لحظه در غاری و جنگلی بسر میبرد - و اهل و عیال خود
را بر اسپان کوه بر هامون نورد با سورج مل نام پسری که برو اعتماد
تمام داشت در شعاب جبال می گردانید - و خود با معدودی چند سرگردان
گردیده انتظار در آمد برشکال داشت که چون راها و گذرها را آب بگیرد
شاید که از شعلهٔ جانسوز شمشیر صاعقه تاثیر غازیان عدوبند آفاق گیر
ازین راه رهائی بیابد - و ازین رو جان مفتی از میان آب و آتش بیرون
ببرد - چون مقصد آن غنوده خرد بوضوح پیوست و قرار داد خاطر آن
بد نهاد معلوم شد لاجرم حسب الامر شاه بلند اقبال مقرر شد که در تنگنای
کوهستان همه جا تهانه نشانده راه فرار آن مردود را مسدود سازند - و
هرجا از او خبری بیابند ازین تهانجات فوجی بیدرنگ باهنگ دستگیر نمودن
او رو براه نمایند - بنا برین کنگاش صواب آئین بدیع الزمان ولد شاهرخ
میرزا را در کونبهلمیر که بر فراز کوه البرز شکوه واقع است بتهانه داری

مقرر فرمودند - و سید سیف خان بارهه در چارول و رانا سکهراو پسر رانا اودی سنگه در کوکنده و دلاور خان کاکر در انبه و فریدون خان برلاس با راو رتن هاده در اوگنه و محمد تقی در چاوند و در بیجاپور بیرام بیگ میر بخشیٔ شاه بلند اقبال و در چاور که معدن نقره است ابراهیم خان مهمند از بندهای بادشاهی و در هادری میرزا مراد ولد میرزا رستم صفوی و در پاتوره سزاوار خان برادر عبدالله خان و درکیوره زاهد خان ولد مقیم خان جا بجا بضبط این محال و تعاقب این خسران مآل قرار یافتند و محمد شاه از بندگان کامل اخلاص و تربیت کردهای خاص آن حضرت با فوجی نبرد آزموزه کار طلب بآهنگ تخریب بتخانهٔ بکلبنگ و تادیب راجپوتان آنصوب رخصت یافت - و او با یلغار روانه شده بر سر راه آن گروه نابکار که پیوسته مستعد پیکار بودند ترکتاز آورده آتش یغما در آن مرزبوم زده اندوختهٔ آن خاکساران را بباد تاراج بر داد - و خلقی نا محصور را بقتل رسانیده بندی بی شمار گرفت - و هم چنین بر آوردهٔ تربیت و پروردهٔ عنایت آنحضرت رای سندر داس میر سامان با فوجی از فدویان بسمت سه کروهی که عیال رانا را از آنجا نشان می دادند سعادت تعیین پذیرفت - چون پیش از رسیدن رای خبر بآن تباه رایان سیاه روی رسید اهل و عیال رانا را بجای دیگر برده بودند - ناچار بهادران در آن سر زمین از قتل و غارت و اسیر گرفتن و خراب کردن منازل هنود چیزی باقی نگذاشتند - چون از جمعی دلیران راجپوت بنا بر مقدمهٔ مذکورهٔ سابق که رسم معهود هنود است پیشتری زنان خود را کشته و مردانه بآهنگ مقابله و مجادله در بتکدها اجتماع نموده مستعد کارزار شده بودند ، غازیان جان سپار بر سر آن مقهوران برگشته بخت تیره روزگار تاختند و ایشان نیز دلیرانه پیش آمدند - و پس از مدافعه و مقابله بسیار وکشش و کوشش بیشمار به دارالبوار پیوستند - و رای مذکور دولت خواهی خداوند خود پیش نظر آورده چشم از مقتضای کیش و آئین خویش پوشید و حقوق و تربیت و عنایت آن‌حضرت منظور داشته، چنانچه حق مقام بود در سرانجام کار ولی نعمت حقیقیٔ خود کوشید - و بتان را سوخته بتخانها را ویران ساخت -

* بیت *

بدلها چنان مهر او خانه ساخت　　　که هندو بتخریب بتخانه تاخت

چون درین یساق شاق از رای مذکور و همچنین از میرزا شکر الله دیوان خدمات شایان و ترددات نمایان بظهور پیوسته مساعیٔ جمیلهٔ ایشان مشکور افتاد - لاجرم بتازگی منظور نظر انور آمدند - و بتوجه عالی دقایق رتبهٔ ایشان درجهٔ اعلیٰ پذیرفته - حضرت شاه والا جاه میرزا شکرالله را بخطاب افضل‌خانی چهرهٔ کامگاری بر افروخت - و رای سندر داس به خطاب رای رایان سر بلندی یافته ، رفته رفته از حسن خدمت و کمال جانفشانی بخطاب راجه بکرماجیت که والا ترین خطاب راجهای این کشور است تارک مباهات بر فلک عزت بر افراخت - بالجمله سایر افواج منصور که در تهانجات مذکوره به تعاقب آن بدعاقبت تعین شده بودند هر جا خبر رانا می یافتند بی توقف تاخت بر سر او آورده آنچه لازمهٔ مردانگی و دلیری بود از تخریب ملک و اسیر گیری بجا می آوردند - و چندی بتکده‌های نامی و مشهور را ویران ساخته بجای آن معابد و مساجد بنا نموده بنیاد مسلمانی درین لباس قوی اساس گردانیدند -

توسل جستن رانا به حبل متین عفو حضرت شاه بلند اقبال و ادراک نجات بوسیله دریافت ملازمت آن‌حضرت و ذکر بعضی از مناسبات این مطلب

چون رانا از معامله فهمی و کاردانی و ملاحظهٔ عواقب امور و دوربینی بی‌نصیب مطلق نبود و از به اندیشیٔ کار و بهبود روزگار فی‌الجمله بهرهٔ داشت ، درینولا بنظر امعان در معاملهٔ خود غور نموده مشاهده کرد که کار او از عصیان بکجا کشید و از نافرمانی جز خسران جاوید سودی ندید ؛ خاصه درین وقت که عرصهٔ راحت برو از ساحت حوصله تنگ تر شده بود - و قطع نظر از آنچه گذشت او ملاحظه نمود که مال و منال عرضهٔ تلف گشته و جان و ملک مشرف بر فنا و زوال شده ، و عرض و ناموس بمعرض اباحت در آمده معهذا راحت و آرام برو حرام گردید - لاجرم این معانی خصوص بباد رفتن ننگ و نام را بغایت مکروه می داشت - لاجرم نسبت اصحاب و اضطرار و اضطراب امان طلبی را بر خود

واجب دانسته قطع از قرار داد هزار ساله نمود ؛ و دست از پاس مرتبه که ابا عن جدٍ در نگاهداشت آن جد تمام داشت باز داشت ـ چه سرمایهٔ مباهات و دست پیچ افتخار و امتیاز سلسلهٔ ایشان بر سر خانوادهای راجگان هنود همین بود که درین مدت متمادی هرگز سر اطاعت پیش هیچ یک از سلاطین نافذ فرمان هندوستان فرو نیاورده اند ـ بلکه ولی عهد خود را نیز که در عرف این طایفه پسر صاحب تیکه می گویند نزد هیچ یک از بادشاهان عظیم‌الشان نه فرستاده ـ چنانچه سابقاً اشارتی بدین معنی رفت ـ مجملاً بنا بر آنکه درین ولا ولایت آبادان او ویران شده بود و خزانهٔ معمور خالی و خرابه مانده و سپاهی کشته و اسیرگشته و خویشان و منتسبان سر خویش گرفته ، و سایر متعلقان و دیرینه نوکران پیوند تعلق دیرساله از علاقهٔ ثبات قدم و پایداری گسسته ، و عقد پریشانیٔ جمعیت و اتفاق و عدم وفا و وفاق با تفرقهٔ ابد و بیوفائیٔ سرمد بسته ، و رعیت نیز پراگنده و متفرق شده ، و آن آبرو و استقلال که سابقا داشت نمانده ـ و باین معانی از نیروی اقبال این تائید پرورد حضرت ذوالجلال هجوم خیل که از اعاظم جنود آسانی است عرصهٔ حوصلهٔ تنگ او را فرو گرفته بود ـ درین حال بحسب مصلحت دید خرد که در امثال این وقت‌های نازک پیوسته از پا افتادگان را دستگیری می نماید ـ چون صلاح کار و بهبود معاملهٔ او در طلب امان بود ناچار دست استیهان بدامان استشفاع زده ندامت و خجالت را عذر جنایت و لحاج و ستیز نموده ـ و مکتوبی باسلوب اصحاب طلب زینهار از روی کمال عجز و فروتنی برای رایان نوشته بوساطت او امان طلبید و سایر اوامر و نواهیٔ بادشاهی و شاهی را بر وفق فرمان پذیرفته از روی طوع گردن بطوق عبودیت نهاده ـ و قبول کرد که کرن پسر جانشین خود را در رکاب ظفر نصاب شاه بلند اقبال بدرگاه والا فرستد ـ چون راجه مطلب آن زینهاریٔ عفو طلب را که از در تضرع و زاری در آمده بود بعرض عالی رسانید ، بنا بر آنکه این یساق اول مهمی بود که آنحضرت بر سرانجام آن اهتمام مبذول داشته همت گماشته بودند ـ باوجود کار فرمائی عفو جبلی که به تکلیف تمام آن مهر منزلت سپهر جناب را بر ارتکاب لوازم بخشایش می داشت ، و اغماض عینی که شیمهٔ کریمهٔ آن اعیان آفرینش است چشمک به تحریک بخشش می

زد - لاجرم خواهش خاطر مبارک بدین معنی کشش نمود که مهم رانا را ناتمام نگذاشته او را مستاصل بر اصل سازند - و بنیاد کفر و کفران را یکبارگی از آن ضلالت آباد که هرگز صیت معالم اسلام بگوش اهالیٔ حوالیٔ آن نیز نرسیده بر اندازند - ناچار فرستادهٔ او را بی نیل مطلب باز گردانیدند - چون رانا را نامیدیٔ مطلق ازین راه روی داد دست توسل بذیل میانجیٔ ایستادگان پای تخت همایون بخت زده از در استشفاع در آمد - و نامهٔ ضراعت آمیز رقت آموز به مهابت خان نوشته توقع پایمردی درین باب نمود - و چون خان مذکور حقیقت مدعا را در ضمن التماس و استدعا بعرض اعلیٰ رسانیده دقایق اضطرار و بیچارگیٔ او بوضوح رسید - حضرت خلافت مرتبت بر حال او ترحم نموده باظهار انقیاد و ارسال اکبر اولاد بملازمت والا اکتفا نموده، بدستخط خاص نوشتند که آن گرامی فرزند سعادت یار رضاجو اقبال مند را باید که خرسندی و خشنودیٔ خاطر ارجمند ما را در ضمن قبول این معنی شمرده دیده و دانسته از استیصال رانا در گذرد - و یکباره در صدد خرابیٔ او نه شده دقایق ملتمسات او را بدرجهٔ اجابت رساند - چنانچه بمجرد رسیدن فرمان قضا نفاذ جان بخشیٔ او نموده ولایتش را بدستور معهود برقرار دارد - و پسر صاحب تیکهٔ او را در رکاب ظفر انتساب گرفته متوجه درگاه والا شود - درین مرتبه شاه بلند اقبال بر طبق امر عالی والد والا قدر ملتمس رانا را مبذول داشته دیده و دانسته به فرمان جهان گیری از گناه او در گذشتند - رانا بعد از اطلاع این معنی در حال سبهه (۱) کرن خال خود را با هرداس جهاله که از راجپوتان نامور و مردم معتبر او بود بدرگاه والا فرستاد - و فرستادگان بدرگاه گیتی پناه شاهی رسیده همراه رای رایان ادراک آستان بوسی نمودند - و بزبان اظهار به فزع و جزع و عجز و نیاز افتادگی و بیچارگیٔ رانا وسیلهٔ درخواست بخشایش ساختند - و حضرت شاه بلند اقبال جان بخشیٔ او را مشروط بملازمت نمودن او ساخته باین شرط زینهار دادند که خود به سعادت ملازمت استسعاد یافته کرن جانشین خود

---

(۱) در اقبال نامهٔ جهانگیری سوبهه کرن نوشته شده - ببینید صفحه ۷۷ - طبع ایشیاٹک سوسائٹی بنگاله - [شاید که شبهکرن بوده باشد (و - ق)] -

را در رکاب نصرت انتساب بدرگاه والا فرستد - و آنگاه که کرن رخصت انصراف یافته بموطن خویش رسد ، پسر کلان او که نبیرهٔ رانا باشد همواره بهمراهیٔ هزار سوار ملازمت موکب والا اختیار نموده همه جا یساق کشی کند - چون همگنان بعد از استماع این معنی راه سخن و روی جرأت عرض مطالب یافتند باین دست آویز بوسیلهٔ رای رایان معروض داشتند که اگر درین صورت یکی از ارکان دولت بمیان جان بخشیٔ رانا در آمده وثیقهٔ عهد و پیمان در آورد ، چنانچه خاطر رمیدهٔ او آرمیده گردد - هر آئینه بیدرنگ آهنگ ادراک دولت ملازمت نماید - و لهذا بنا بر التماس رانا علامی فهامی افضل خان را بدین مصلحت فرستادند که او را امیدوار انواع عواطف و مراحم شاهانه نموده بملازمت آرد - و از راه مزید اطمینان خاطر او رای رایان را نیز همراه دادند - و چون رانا از وصول ایشان علامت قبول جان بخشی تازه یافت آرمیده دل و مطمئن خاطر گشت و بی توقف روی امید بدریافت سعادت آستان بوس نهاده چون به نزدیکیٔ معسکر سعادت رسید ، والا حضرت بلند اقبال از روی عنایت جمعی از اعیان دولت مثل عبدالله خان و راجه سورج سنگه و راجه نرسنگه دیو و سید سیف خان بارهه را باستقبال فرستاده ازین راه در بخت و اقبال بر روی روزگار او کشادند - و امر عالی عز صدور یافت که از روز یک شنبه بیست و ششم بهمن سال نهم جلوس جهانگیری افضل خان و رای رایان بآئین معهود و رسم مقرر او را از نظر انور بگذرانند - و در آن روز که نو روز دولت و بهروزیٔ رانا بود شاه بلند اقبال چون آفتاب جهان تاب بدستور هر روزه از مشرق جهروکهٔ والا برآمده پرتو نظر بر خاص و عام افگندند - و بآئین صاحب قرانی بر مسند جاه و جلال نشسته حجاب بارگاه فلک اشتباه را اشارهٔ بار او دادند - همین که رانا ببارگاه گیتی پناه درآمده امیدش از پرتو انوار جمال جهان آرا روکش مطلع خورشید گشت - از همان جا سجود آستان سپهرنشان را صندل جبههٔ اخلاص گردانیده تارک افتخار باعتبار سرافرازیٔ بساط بوسی بر اوج طارم آبنوسی سود - و هر چند به والا بساط قرب نزدیک تر می شد از ادای تسلیمات بندگی و آداب سرافگندگی سرمایهٔ بلند پایگیٔ جاوید و مادهٔ مزید امید آماده می ساخت - و در وقتی که بدستیاریٔ طالع ارجمند و مددگاریٔ اقبال بلند از

ادراک شرف رخصت به تقبیل پایهٔ سریر آسمان نظیر سعادت پذیر گشت - و بدریافت این مکرمت والا فرق رفعت از ذروهٔ فلک اعلیٰ در گذرانید - حضرت شاه بلند اقبال بدست مبارک سر او را برداشتند و ازین رو سر بلندیٔ جاویدش بخشیدند - چون سنت حضرت خاتم النبیین است که در امثال این مقام اعزاز و اکرام عزیز هر قوم بجا آرند - و لهذا آن حضرت ردای مبارک به جهت جلوس زادهٔ حاتم بر زمین گستردند - چنانچه در کتب معتبرهٔ سیر مروی و مذکور است و نزد سایر احادالناس نیز بر سبیل تواتر منقول و مشهور - لاجرم بحکم آن مقدمه در صدد این معنی شدند که او را بعنایت خاص اختصاص داده کماینبغی در تسلیهٔ خاطر و تالیف قلوب او بکوشند - بنا بر آن نخست عبدالله خان و راجه سورج سنگه را بجانب دست راست حکم جلوس فرمودند - آنگاه بطرف دست چپ او را رخصت نشستن داده نقش مرادی چنین که فیروزی بر آن روزیٔ هیچ یک از اسلاف او نه شده درست نشین ساختند - آری چه عجب کهتر نوازی [و] وظیفهٔ بزرگی و مهتری است و احسان و بنده پروری لازمهٔ دادگری و پیروزی - از اینجاست که جهان تاب بنا بر ذره پروری از سایر کواکب بر سر آمده - و انسان عین از راه کمال مردمی در عین انسان کامل جا گرفته - بالجمله رانا بنا بر شکر گذاریٔ این نعمت بزرگ بعد از تقدیم مراسم زمین بوس و تسلیم یک قطعه لعل گرانمایه بوزن هفت و نیم مثقال جوهری بانواع جواهر و مرصع آلات و ده زنجیر فیل از نظر اقدس درگذرانید - و هم درین مجلس سه پسر او سورج مل و بهیم و باکهه و دو برادرش سهیه و کلیان و چندی دیگر از خویشان و مردم معتبر او در ضمن استسعاد ملازمت کامیاب مراد گشته بانواع عنایات امتیاز یافتند - و در مجلس اول خلعت فاخره با شمشیر و کمر خنجر مرصع و اسپ عراق با زین و ساخت مرصع و فیل خاصه با یراق نقره به رانا مرحمت نموده به پسران و برادران و پنج تن از راجپوتان معتبر او اسپ و خلعت و کمر خنجر مرصع عنایت فرمودند - و به چهل نفر اسپ و خلعت و پنجاه نفر سر و پا تنها - چون رانا خاطر از همه رهگذر جمع نموده بانواع الطاف گوناگون مخصوص شد و سرمایهٔ مباهات آورده از سر نو ملک برو مسلم گشت - لاجرم با دلی پر امید و خاطر سراسر اخلاص کامیاب مطلب

مرخص شده قدم در راه مراجعت نهاد - آخر همان روز کنور کرن پسر جانشین او بوسیلهٔ افضل خان و رای رایان آمده ملازمت نمود - و بنا بر مقتضای عنایات عام آنحضرت باقسام انعام و اکرام کامیاب مقصد و مرام گشته از خلعت خاص خنجر و شمشیر مرصع و اسپ عراقی با زین طلا و فیل خاصگی پایهٔ قدرش افزود - و مبلغ پنجاه هزار روپیه نقد به صیغهٔ انعام یافت که سرانجام سفر و ساز راه مهیا نموده در رکاب سعادت روانهٔ درگاه والا گردد -

بیان معاودت شاه بلند اقبال قرین فتح و نصرت از مهم رانا بصوب دارالبرکة اجمیر و دریافت سعادت ملازمت حضرت خلافت مرتبت

چون بدستیاریٔ تائیدات آسمانی فتح الباب بخت و نصرت بر روی اولیای دولت شاه بلند اقبال کشود - و بنقاب کشائیٔ توفیقات ربانی شاهد اقبال بر وفق مقصود از حجاب غیب روی نمود ، لاجرم معنیٔ ظفر و فیروزی در آئینه معائنه باحسن وجوه صورت بسته نقش مراد دولت خواهان در صفحهٔ آرزوی همگنان بر طبق دلخواه درست نشست و درین حال حالت منتظره نمانده امر دیگر متوقع الوقوع نبود و دقایق خواهش ملازمت والد والاً قدر درجهٔ اعلیٰ داشته آن جاذبه بسوی دارالبرکت اجمیر کشش تمام می نمود - بنا بر آن حضرت شاه بلند اقبال پیکر لوای والا از آیات نصرت ساخته و بسورهٔ فتح طراز رایت ظفر آیت پرداخته عنان انصراف را انعطاف دادند - و در تاریخ دهم اسفندار سال نهم از جلوس جهانگیری چون موکب سعادت قرین مقرون دولت و مصحوب عزت مظفر و منصور به نزدیکیٔ بلدهٔ اجمیر رسیده ظاهر آن مصر عزت مضرب خیام نصرت شد - و سایر ارکان دولت و اعیان حضرت حسب الامر اعلیٰ استقبال موکب اقبال نموده بدولت بساط بوس فایز گشتند - روز یک شنبه بیستم محرم الحرام سنه هزار و بیست و چهار قرین سعادت داخل آن مدینهٔ دولت شده باهنگ ، ادراک شرف ملازمت اشرف

بخدمت شتافتند - و از پرتو نظر عنایت والای والا قدر بتازگی فیوضات بی اندازه اندوخته انواع سعادت دو جهانی دریافتند - حضرت خلافت مرتبت از کمال شوق و نهایت ذوق بنحوی از جا در آمدند که نیم خیز شده آن جان جهان را چون روح و روان تنگ در بر آوردند - و زمانی دراز در آغوش عاطفت داشته رایحهٔ حیات جاوید به مشام امید رسانیدند - شاه بلند اقبال بنا بر ادای حق سپاس عواطف و مراحم بی قیاس خاصه این مایه عنایت نمایان مراسم تسلیمات و سجدات شکرانه که از لوازم آئین خدوم است بجا آوردند - و بعد از فراغ آداب تعظیم مراعات اقامت رسوم معهوده نموده هزار مهر و هزار روپیه به صیغهٔ نذر و موازی این مبلغ به عنوان تصدق و صندوقچهٔ بلورین مالا مال از جواهر گرانمایه گذرانیدند - از آن جمله لعل گرانمایهٔ رانا بود کد حسب التقویم ارباب بصیرت این فن بهای آن شصت هزار روپیه مقرر شد - هم درین مجلس حضرت خلافت مرتبت آنحضرت را به تشریف خلعت و چارقب مرصع معزز ساخته کمر خنجر مرصع و شمشیر مرصع و دو اسپ عراق با زین و لگام مرصع و بجی گج نام فیل خاصگی و ماده فیل دیگر با یراق نقره ضمیمهٔ این مایه مرحمت عمیمه نموده ، سه هزاری ذات و دو هزار سوار دو اسپه سه اسپه بر منصب آن سپهر مرتبه افزودند - و جاگیر آن حضرت موافق منصب پانزده هزاری ذات و هشت هزار سوار دو اسپه و سه اسپه از انقد محال تنخواه شد - آنگاه بوساطت بخشیان عظام پسر جانشین رانا از ملازمت اسعد استسعاد یافت - و بانواع مراحم بادشاهانه مخصوص گشته از اعطای خلعت گرانمایه و شمشیر مرصع امتیاز پذیرفت - و بمرحمت خنجر و تسبیح مروارید گران بها و اسپ و فیل خاصگی سرافرازی یافته ، بانعام پنجاه هزار روپیه نقد و منصب پنج هزاری ذات و سوار محسود امثال و اقران گشت - و جاگیر نصف طلب منصب او محال کوهستان رانا و نصف دیگر از پرگنات دامن کوه آن سر زمین قرار یافت - آنگاه سایر امرا و بندهای بادشاهی که در رکاب ظفر انتساب بودند بعنایات بادشاهانه سرافرازی اندوختند - و هشتم تیر سنه ده جهانگیری بعد از چهار ماه کنور کرن پسر رانا بوطن مالوف خود رخصت مراجعت یافته فرمان

عالی برین جمله صادر شد که جگت سنگه پسر او با هزار سوار همواره در رکاب شاه بلند اقبال کامگار در یساق دکن حاضر باشد ـ

نور آمود شدن عالم شهود از پرتو وجود مسعود بادشاهزادهٔ سعادت پژوه محمد دارا شکوه

چون حضرت واجب العطایا بحکم اهتمام در سر انجام مصالح این کارخانه و صوابدید مصاحت زمانه شاه بلند اقبال را از سایر متکفلان امور عامه رعایا و کافه برایا بخواص و مزایای خاص اختصاص بخشیده؛ بنحوی که از روی عاطفت تام تمام مقصد و مرام آن سرور را موافق دل خواه هوا خواهان درکنار و بر آرزوی ایشان نهاده ـ و همچنین آنحضرت را درین مطلب اعلیٰ و مقصد اقصیٰ نیز که سر همه آرزوها است نصاب کامل و نصیب شامل رسانید ، و آن برگزیدهٔ اعیان کون و مکان را درین امر عظیم الشان که قوام دین و دولت و قیام ملک و ملت بدان است از سایر سلاطین روی زمین بر گزیده ، چنانچه ارکان سریر سلطنت و قوایم اورنگ خلافت آن خورشید مکانت آسمان مکان را از استقامت وجود مفیض الجود چهار شاهزادهٔ کامگار نامدار اقبال مند مصدوقهٔ هر چار چهار رکن تمکین بل چار حدود کعبهٔ دین بر ایشان صادق می آید تا قیام قیامت استحکام داده ـ و افسر سروریٔ آن نیر اعظم سپهر عدل گستری را از فرخندگیٔ این چار بادشاهزادهٔ خجسته طالع فیروز بخت که هر یک درة التاج تارک مبارک اقبال اند ، فروغ نیک اختریٔ مهر و سعادت مشتری بخشید ـ و خاصه شاهزادهٔ بخت بلند سعادت مند دانش پژوه سلطان دارا شکوه که از جمله برادران والا گوهر بمزیت کبر سن و مزید قدر و شان سرافراز است ـ ولادت سراسر سعادت آن شاهزادهٔ والا قدر که بیان آن مقصد نتیجهٔ ترتیب این مقدمات است ، بعد از انقضای دوازده گهری و چهل و دو پل که عبارت است از پنج ساعت و چهارده دقیقه نجومی ، از شب دو شنبه بیست و نهم صفر سنه هزار و بیست و چهار هجری مطابق شب نهم فروردی ماه الهی دهم سال جلوس جهانگیری رو نمود ـ و ازین رو مهد عفاف ملکهٔ عظمیٰ و مهین بانوی کبریٰ نواب اقدس

القاب ممتازالزمانی مہبط انوار آسمانی شد ـ و فر قدوم خجستهٔ این فرخنده مقدم سر تا سر ربع مسکون را به پیرایهٔ یمن قدم پیراسته ، زینت افزای شبستان خلافت گشت ـ درین روز فروغ آمیز فراغ آموز که وقت خرمی و روز بی غمی و هنگام گرمیٔ هنگامهٔ نشاط و ایام بسط و انبساط در آمده بود ، ارم آئین محفلی در منزل سعادت حامل برکت محمل صورت تزئین یافته بنحوی خوش و دلکش برآمد که تماشای آن خرم بهشت عالم حیرت افزای نظارگیان عالم گشت ـ و آن نگارین انجمن که نسخهٔ اصل فردوس اعظم بود بعنوانی پیرایهٔ آراستگی گرفت که زیب و زینتش رشک فرمای زینت پیشطاق این بلند رواق شد ـ بالجمله چون خجسته مقدم نوروز گیتی افروز چند روز قبل از عید قدوم سعادت لزوم شاهزادهٔ فرخنده قدم بعالم ظهور نور گستر گردیده مژدهٔ ورود آن خجسته مولود مسعود بعالم شهود آورده بود ـ بادشاه عالم بنا بر ادای رسم آن دو عید سعادت منزل سعادت نزول شاه بلند اقبال فیض ورود مسعود مبذول داشته از نور حضور انور فرخنده جشن مذکور را که درکنار تالاب دارالبرکت اجمیر انعقاد یافته بود مزین و منور ساختند ـ شاه والا تبار بمراسم نثار و پانداز پرداخته باقامت رسم کشیدن پیشکش قیام نمودند ـ و هزار مہر بصیغهٔ نذر گذرانیده درخواست نام نمودند ـ حضرت سلیمان منزلت آن شاهزادهٔ نامدار را که فر فریدون و شکوه دارائی از صفحهٔ روی دل آرایش فروغ ظهور داشت به سلطان دارا شکوه موسوم ساختند ـ و سایر ثنا سنجان پای تخت که سر آمد سخنوران روی زمین و زینت صفحهٔ روزگار اند ، مانند ارباب تهنیت ازین فرخنده ولایت عارض صفحات رسایل را بزیور محسنات بدیعه آراستند ـ از جمله ابو طالب کلیم تاریخ ولادت چنین یافته ـ   * مصرع *

گل اولین گلستان شاهی

از سوانح این ایام نشاط فرجام آذین جشن وزن مبارک شمسی سال بیست و چهارم است از سن اقدس شاه بلند اقبال که در روز بیست و پنجم دیماه انعقاد یافته تزئین آن بانواع زیب و زینت و روش بدیع و طرز غریب هوش ربا و [۱][نظر]ع فریب آمد ـ و آن عقل مجرد و روح مجسم بجهت مزید

---

(۱) [نظاره] ل

عظمت و شان نیر اعظم سر به برابریٔ او فرود آورده در کفهٔ میزان هم پلهٔ انور گردید - و آن گرامی جان جهان جهت کامروائی محتاجان تن بهم سنگیٔ ذخایر معدن در آورده خویشتن را بانواع نقود و اجناس سنجید - و مجموع آنها بدستور مقرر بر اهل استحقاق منقسم شد - درین انجمن نشاط و محفل انبساط بادشاه جهانگیر آرزوی جرعه کشیٔ شاه بلند اقبال نموده از روی مبالغهٔ تمام تکلیف بشرب مدام بدآن حضرت فرمودند - چون این عزیز کردهٔ جناب عزت و برگزیدهٔ آنحضرت تا غایت به تناول هیچ یک از مغیرات خاصه بنوشیدن بادهٔ خرد دشمن هوش ربا التفات ننموده بودند - بنا بر آنکه به فتوای غرای شرع ملت زاهره ممنوع و بحکم عقل والا و خرد ارجمند نکوهیده و ناپسندیده است - تا آن دم دامن پاک لب اطهر که چون ذیل مطهر ارباب عصمت از وصمت آلائش سمت برأت داشت بدین آب آتش آمود تر نساخته بودند ، لاجرم نخست در قبول ایستادگیٔ کلی نمودند - چون تکلیف این معنی از حد امکان امتناع تجاوز نمود و بیش ازین اقامت در مقام ممانعت جا نداشت ، درین صورت به تجویز ادب و تحصیل رضامندیٔ خاطر آنحضرت به پذیرش مطلب ارتکاب شرب قلیلی از آن مجوز شمردند - و از آن روز تا سی سالگی که بتوفیق الهی تائب شدند هرگز از روی رغبت خاطر عاطر و خواهش طبع قدسی منش توجه به پیمانه کشی نه فرمودند - چنانچه بجای خود انشاءالله تعالیٰ رقم زدهٔ کلک بدایع نگار و نگاشتهٔ خامهٔ وقایع گذار خواهد شد -

چون درآمد نو روز جهان افروز سال یازدهم جلوس جهانگیری به فرخی و فیروزی نشاط پیرا آمد ، والا حضرت شاه بلند اقبال روز شرف آفتاب پیشکش نمایان از نظر اشرف گذرانیدند - و از جمله نوادر جواهر قطعه لعل تابناک درخشان نهاد بدخشان نژاد بود که در وزن و سنگ شش تانک و در آب و رنگ شش دانگ بود ، و قیمت آن هشتاد هزار روپیه قرار پذیر گردید -

در همین ایام که دارالملک اجمیر مستقر سریر خلافت مصیر بود بیست و چهارم ربیع الاول سنه هزار و بیست و پنج در عین شادمانی و خرمی واقعهٔ بی موقع غم اندوز کوکب عالم افروز برج سرافرازی

خورالنسا بیگم که سه سال و یک ماه شمسی از عمر شریفش منقضی شده بود به تازگی ملال آمود گردیده خاطر اقدس را بغایت مکدر و متالم ساخت ـ چون حضرت سلیمان زمان آن فرخنده اختر برج صاحب قرانی را به فرزندیٔ خویشتن ارجمندی داده ازین رو کمال علاقهٔ باطنی و پیوند روحانی بدو داشتند ـ و از رهگذر وقوع این واقعهٔ جانکاه کوه کوه غبار اندوه سر تا پای خاطر مبارک آنحضرت فرو گرفت ـ همان وقت با سایر حجاب گزینان نقاب عفت بمنزل آن والا جناب تشریف آورده مراسم تعزیت بتقدیم رسانیدند ـ و آن نوگل گلشن عصمت را در جوار مرقد منور خواجهٔ بزرگوار خواجه معین الحق والدین آرامگاه مقرر شد ـ و آن روز غم اندوز را کم شنبه خواندند ـ چنانچه تا حال در افواه خاص و عام بهمین نام مذکور میگردد ـ

بیان طلوع اختر سعادت از مطلع جاه و جلال شاه بلند اقبال که عبارت است از ولادت بادشاهزاده والا گهر محمد شاه شجاع

از آنجا که ملال خاطر عاطر این طبقهٔ ارجمند که قیام و قوام احوال کون و مکان و نظام انتظام سلسلهٔ نظم و نسق امور کارخانهٔ زمین و زمان باستقامت مزاج وهاج ایشان وابسته و جمعیت ظاهر و باطن خلایق بخوشوقتی و شادکامیٔ این برگزیدگان نشاء ایجاد و تکوین باز پیوسته ایزد تعالی بیش از نفس چند روا ندارد ـ و هماندم به مومیائیٔ الطاف جلیه جبر کسر مذکور که هزار گونه فتح بآن ضم است بجا آرد ـ چنانچه در همان ایام که رضیهٔ مرضیه به گلگشت ریاض رضوان خرامیده با حوران بهشت بر مسند روح و راحت آرمیده بود ـ شاهد تلافیٔ آن باحسن وجوه در عالم شهود جلوه نموده به اجمل صور جبر آن خدشه و تلافیٔ مافات کرد ؛ یعنی شب یک شنبه یازدهم تیر ماه الهی سال یازدهم جهانگیری موافق هژدهم[1] جمادی الثانی سنه هزار و بیست و پنج خجسته

---

(۱) در اقبال نامهٔ جهانگیری چهاردهم جمادی الاول نوشته شده ـ ببینید صفحه ۸۸ ـ طبع ایشیا ٹک سوسائٹی بنگاله ـ

اختر سعادت اثر در حرم سرای شاه بلند اقبال از نواب قدسی القاب مریم ثانی ممتاز الزمانی ظهور باسط النور نموده فیض مقدم فرخندهٔ آن مسیحا دم خجسته قدم از بساط خاک تا بسیط افلاک همگی را در پیرایهٔ انبساط گرفت ـ ولادت یا سعادت آن نور دیدهٔ اعیان خلافت جاوید بوقوع انجامیده مرهم راحت بر جراحت اولیای دولت گذاشت ـ کارفرمای زمانه بنا بر رسم ادای مراسم تهنیت بمنزل مقدس آنحضرت تشریف ارزانی فرموده ابواب بهجت و شادمانی بر روی روزگار جهانی کشودند ـ و آنحضرت برعایت لوازم پا انداز و پیشکش پرداخته هزار مهر بعنوان نذر گذرانیده درخواست نام نمودند ـ حضرت والا رتبت آن شاهزادهٔ نامدار را به شاه شجاع موسوم ساخته بانواع مهربانی تدارک گرانیٔ خاطر آن گرامی نیر اوج جهانبانی فرمودند ـ شاعر سحر بیان نیرنگ کلام طالبای کلیم از جمله ثنا طرازان درگاه والا است تاریخ ولادت آن والا گهر چنین یافته ـ *مصرع*

دومین نیر بادا فلک شاهی را

بی بدل خان گیلانی که در فنون استعداد بی بدل عهد است و عدیم النظیر وقت باین مصراع بر خورده ـ * مصرع*

شده پیدا وجود شاه شجاع

توجه نیّر دولت و اجلال شاه بلند اقبال بجهت تسخیر دکن و یافتن خطاب شاهی

حضرت عز شانه برای اعلای اعلام جاه و جلال و اظهار شان حال این بزرگ کردهٔ عنایت خود در مقام اعلام جهانیان شده نخست بی رشیدیٔ اخوان حسد پیشهٔ این عزیز مصر اقبال را رفته رفته بر عالمیان ظاهر ساخت ـ چنانچه خسرو چون اختر راجع به سعیٔ خویش از اوج شرف بحضیض وبال افتاد ـ و همچنین مکرر حقیقت بی حاصلی و بی جوهریٔ پرویز ضعیف تمیز در هر صورت ، خواه در یساق رانا و خواه در یورش دکن ، بهمه معنی بر همگنان ظهور یافت ـ آنگاه عظمت قدر و مقدار این برآوردهٔ عنایت و اقتدار و پروردهٔ ید قدرت خود را در امور جهانداری و جهانبانی

بمحض تائید و توفیق و مجرد اندک کوشش جمیل از آنحضرت در چند ماده بصورت شهود جلوه‌گری داده سمت نمود بخشید - تا بتدریج جوهر ذاتی و اصابت تدبیر و علو همت و بلندیٔ اقبال این برگزیدۂ حضرت ذوالجلال روز بروز ظهور دیگر یافته آخرکار بر احاد مردم نیز آشکار گشت - چنانچه در وهلۂ اول گیتی ستانی مهم رانا را با شایستگیٔ تمام بنحویکه از سلاطین کار آزموده و ملوک روزگار دیده آید سر کردند - و درینولا به نیروی کارسازیٔ بخت والا و مددگاریٔ دولت قاهره عسکر منصور کار فرموده شاهد فتح دکن و قهر دنیاداران مقهوران کشور پهناور را بعرصۂ ظهور جلوه گر نمودند - و نیز بعد ازین فتح عظیم باهتمام آنحضرت مهم جام و پهاره یکباره سر انجام شایسته یافت - هم در آن نزدیکی طلسم دیو بند یعنی قلعه دیرین بنیاد کانگڑه که بافسون تدبیر و نیرنگ سعیٔ هیچ یک از سلاطین عظیم الشان فتح نشده بود از نیروی تاثیر اسم اعظم اقبال این شایسته خلاف سلیمان روزگار بکشایش گرائید - بنحوی که تفصیل این دو فتح نمایان انشاء الله تعالیٰ در مقام خود نگاشتۂ کلک وقایع طراز خواهد شد - و اکنون که خامۂ سحر برداز در معرض بیان کیفیت فتح مبین سر زمین دکن است از سر شادابی این مطلب که طول و عرض طومار امتداد روزگار وفا بشرح اندکی از بسیار آن نمی کند درگذشت - و ناچار با کوتاهی سلسلۂ سخن ساخته دیگر باره سر رشتۂ مقصود باین تقریب فرا دست آورد که چون از بی جوهریهای سردار[۱] و حیله وریهای صاحب صوبه صورت یافتن نظم و نسق آن ولایت از هیچ راه روی بر نکرده قطعاً پیش رفت آن مهم صورت نه بست چنانچه مکرر مذکور شد - از سوء تدبیر آن سلیم الصدر ساده دل و افراط تفریط آن حریف دغا پیشه بر وفق آرزو نقش مراد اولیای دولت به هیچ وجه در دکن درست نه نشست - تا آن حد که از بی تدبیریها و بی پروایهای بیشمار مشارالیه و با زندگی‌ها و منصوبه بینیهای دور از کار صاحب صوبۂ مذکور که باعث کسر شان هوا خواهان و فتح ابواب مقصود بد اندیشان شده ، خیره چشمی و چیره دستیٔ ایشان بجای رسید که تمام

(۱) این جا از سردار سلطان پرویز مراد است

ولایت بالاگهاٹ خصوص احمد نگر که شاه نشین آن رقعه و دارالملک آن بقعه است و با ضم هزار جر ثقیل و نصب صد منصوبهٔ حیل و تدبیر با نصر آسمانی و ضرب شمشیر بدست اولیای عدوبند قلعه گیر در آمده بود رفته رفته بنا بر کار برآمد قرار داد خاطر ادبار آثار به تحت تصرف در آوردند۔ و اکثر سپاهیان که در آن قلعه بودند بطریقی بی پا و بیجا گشتند که پیاده رخ بپای تخت نهاده بدین دستور از آن ملک برآمدند۔ و خان خانان که در پیش‌بینی‌های بازیٔ دغا لجلاج شطرنجیٔ روزگار را اسپ و فیل طرح می داد، عاقبت به کردهٔ خود درمانده در شش در دهشت تخته بند حیرت گشت و آخر کار ناچار صورت واقعه را از قرار واقع بدرگاه والا عرضداشت نموده در صدد مدد طلبی شد۔ چون حضرت خلافت مرتبت بر حقیقت این معنی کماهی آگاهی یافتند و بحکم دریافت مقدمهٔ معهوده که سابقا رقم زدهٔ کلک وقایع نگار گشته می‌دانستند که پیش رفت این کار از دست رفته از دست دیگری بر نمی آید۔ لاجرم بخاطر عاطر آوردند که سر کردن این مهم اهم را نیز بدآن حضرت تفویض فرمایند۔ بنابر این که افواج سپاه مخالف خاصه خیل حبشیان که سرکردگی ایشان به عنبر تعلق داشت، سر تا سر عرصهٔ دکن را مانند بخت تیرهٔ آن مدبر فرو گرفته بودند و درین مرتبه همگنان بغایت زور طلب بودند۔ لهذا باستصواب دولت خواهان این تدبیر صایب اندیشیدند که موکب نصرت از اجمیر بصوب ممالک جنوبی قرین خیریت و خوبی نهضت فرماید۔ بادشاه خود به نفس نفیس در مندو توقف نمایند و شاه بلند اقبال را به تسخیر دکن و تنبیه و تادیب دکنیان نامزد فرمایند۔ بالجمله بر وفق این عزیمت صایب در ساعتی سعادت اثر که چون کوکب بخت خداداد آن نیک اختر در عین استعداد بود و اوضاع انجم و افلاک مانند تدبیرات رای صواب آرای آن صاحب از روی صواب آرائی بر وفق مراد این سرور را به تسخیر آن کشور دستوری دادند۔ و در وقت رخصت آن شایستهٔ مرتبه ظل الهی و سزاوار افسر اورنگ جهان پناهی را بخطاب مستطاب والای شاهی اختصاص بخشیده۔ بآنکه درین مدت هیچ بادشاهی فرزند اقبال مند خود را شاه نخوانده آن شایان بادشاهیٔ عالم و انسان العین اعیان بنی آدم را شاه خرم نامیدند۔ و منصب آن حضرت

را از اصل و اضافه بیست هزاری ذات و ده هزار سوار دو اسپه سه اسپه مقرر نموده خلعت با چارقب مرصع مروارید دوز با کمر خنجر و شمشیر مرصع و پردلهٔ مرصع از جمله غنایم احمد نگر که حضرت عرش آشیانی اکبر بادشاه به آنحضرت مرحمت فرموده بودند و یک لک روپیه قیمت داشت بدآن اقبال مند عنایت نمودند - و دو سر اسپ با ساخت مرصع و دو فیل نر و ماده با ساز طلا ضمیمهٔ مراحم بادشاهانه ساختند و دو تسبیح گرانمایه که عرش آشیانی اکثر اوقات یکی را بر فرق فرقدسای بسته دیگری را حمایل آسا بگردن می انداختند با عقدی دیگر گرانمایه که اکثر اوقات در ایام جشن مرسلهٔ گردن مبارک می شد و یک لک روپیه قیمت داشت، بآن ضم نموده باین گرامی گوهر درج اقبال مرحمت فرمودند - آنگاه هر یک از امرای عظام بادشاهی که بهمرکابیٔ رکاب نصرت انتساب آنحضرت تعین یافته بودند، و چندی از بندهای روشناس شاهی فراخور تفاوت مراتب والا سرافرازی یافته مرحمت اسپ و سر و پا ضمیمهٔ عنایت عمیمه شده - و امر عالی برین جمله زیور نفاذ یافت که مهابت خان از جمله تعین یافتگان مهم دکن بی مداهنه سزاولی و محصلی نموده سلطان پرویز را در روز روانه اله آباد سازد -

مجملاً شاه بلند اقبال روز جمعه سلخ شوال سال هزار و بیست و پنج هجری مطابق بیستم آبان ماه الهی آفتاب‌وار بدولت خانهٔ زین زرین بر آمده متوجه مقصد شدند - و هم درین آن بمحض [1][افاضت]ع اقبال بی زوال قبل از وصول صیت نهضت و نهیب آوازهٔ صولت و سطوت آنحضرت بوم و بر آن کشور زلزله خیز گردید - چنانچه از صدمهٔ تلاطم سیلاب افواج بحر امواج بدآن صوب شش جهت سر زمین مذکور را از سرحد برهان پور گرفته تا ساحل دریاری شور چار موجهٔ طوفان حادثه و شورش فرو گرفت - بلکه سر تا سر کشور جانب جنوب لکدکوب هجوم خیل فتنه و آشوب گشت - ملخص سخن موکب جاه و جلال شاه بلند اقبال از راه چتور و مندسور متوجه صوبه دکن شده، چون اردوی جهانپوی بحوالیٔ رانا امر سنگه که سر راه بود وصول یافت آن اخلاص کیش بی

---

(۱) ع [خاصیت] ل؛

توقف برسم استقبال شتافته در اتوله بسعادت بساط بوس مستسعد گشت ۔ و بعد از تقدیم مراسم کورنش و تسلیم و ادای لوازم عبودیت پنج زنجیر فیل و هفت اسپ عراقی و خوانی پر از انواع مرصع آلات برسم پیشکش گذرانیده به عطای شمشیر مرصع و دو اسپ عراقی با زین زرین و دو فیل نر و ماده با ساز نقره کامروائیٔ ابد آماده ساخته ، مولف القلب و مطمئن خاطر بوطن مالوف رخصت یافت ۔ و جگت سنگه نبیرۂ خود را با هزار سوار در رکاب ظفر انتساب فرستاد ۔

چون شاه بلند اقبال از سرحد رانا موکب منصور را نهضت داده رایات ظفر آیات را بصواب برهانپور ارتفاع بخشیدند ۔ و در طی راه وکلای عادل خان را که سابقاً بدرگاه گیتی پناه فرستاده بود رخصت مراجعت دادند ۔ بخاطر مبارک آوردند که از راه اتمام حجت علامی افضل خان و رای رایان در بیجاپور و میر مکی مخاطب به معتمد خان و رای جادو داس را به حیدر آباد بفرستند ۔ تا عادل‌خان و قطب‌الملک را به تنبیه نصایح هوش افزا از حقیقت کار آگاه سازند ، و از شاد خواب غفلت در آورده به شاهراه اطاعت ارشاد نمایند ۔ چون کنار آب نربده مخیم سرادق اقبال گردید امرای عظام و سایر منصب داران تعینات صوبۂ دکن مثل خان خانان و مهابت خان و شاه نواز خان خلف خان خانان و عبدالله خان بهادر فیروز جنگ و راجه سورج سنگه و راجه بهاو سنگه و ارادت خان و راجه نرسنگ دیو بندیله وغیر آنها به سعادت استقبال شتافته از سجود آستان قدسی مکان در بخت و اقبال بر روی احوال خود کشودند ۔ روز دو شنبه پنجم ربیع‌الاول سنه هزار و بیست و شش هجری بیست و سوم اسفندار سنه یازده جلوس جهانگیری پرتو ماهچۂ رایات ظفر آیات خورشید وار سایۂ انوار حضور بر سکنۂ برهانپور انداخته افق آن خطۂ پاک ازین رو مطلع نور[1] [ظهور]ع و نمودار فضای طور شد ۔ و هم درین روز سر زمین دل نشین مندو از پرتو ورود موکب مسعود جهانگیری طرب آمود شد ۔

---

(۱) [حضور] ل

آغاز سال دوازدهم جهانگیری و آذین جشن نوروزی و خواستگاری صبیهٔ رضیه شاهنواز خان خلف‌الصدق عبدالرحیم خان خانان و چهره کشائی شاهد فتح و رسیدن پیشکش دنیاداران دکن

بتاریخ دوازدهم ربیع الاول سال هزار و بیست و شش هجری مسند گزین طارم چارم تشریف تحویل شریف بر نشاط کدهٔ معهود خود ارزانی داشته مربع نشین اورنگ چهارپایهٔ خویش گردید - حسب‌الامر شاه بلند اقبال کار پردازان امور سلطنت فضای دولت خانهٔ برهانپور را بانواع تزئین زیب و زینت دادند - و بآذین جشن نوروزیٔ کیانی عرصهٔ خاص و عام را در دیبای خسروانی مفروش نمودند - و در رمضان این سال مبارک فال صبیهٔ قدسیهٔ شاهنواز خان خلف عبدالرحیم خان خانان را بجهت مزید اعتبار و حصول سرمایهٔ مباهات و افتخار سلسلهٔ ذی شان ایشان در عقد ازدواج در آورند - و بنا بر قدر افزائی و سرافرازی خان خانان بمنزل او تشریف شریف ارزانی داشتند - و طوی عظیم و جشنی عالی ترتیب یافته روزگار روز بازار نشاط عالمیان رواج و رونق و هنگامهٔ طرب جهانیان انتظام و گرمی داشت -

از سوانح این ایام دولت آغاز و سعادت انجام اطاعت دنیاداران دکن است و تسلیم ولایت متعلقهٔ بادشاهی و ارسال پیشکش و پذیرفتن سایر احکام مطاعه - و تفصیل این اجمال حقیقت اشتمال آنست که چون آوازهٔ صولت شاه بلند اقبال که قاف تا قاف آفاق را فرو گرفته پیش از وصول رایات اقبال آویزهٔ گوش دکنیان شده بود ، درینولا خبر آمدن موکب جاه و جلال آن حضرت نیز هوش ربای ایشان آمد - بنا بر آنکه در خود تاب مقاومت باحکام آسمانی و تائید ربانی ندیده می دانستند که با اقبال مقابل و با قضا و قدر رو برو نمیتوان شد ، ناچار دیده دانسته قرار این معنی دادند که گردن اطاعت بطوق اخلاص و ارادت سپرده دوش

فروتنی و سرافگندگی در آورند - و دست تصرف از اعمال متعلقهٔ بادشاهی کوتاه داشته عهدهٔ خراج سپاری و مال گذاری بر ذمهٔ انقیاد و فرمان برداری گیرند - و چون در عین این قرار داد افضل خان و رای رایان به بیجاپور رسیدند عادل‌خان تا پنج کروهی شهر باستقبال شتافته مانند سایر بندگان درگاه گیتی پناه بنا بر معهود غایبانه آداب تسلیم و زمین بوس به تقدیم رسانید - و نشان قدر مثال و فرمان قضا نشان مبارک را زینت فرق و زیور تارک ساخته باین اعتبار سر مباهات سرمد باوج طارم فرقد بر افراخت - و بحکم امتثال امر جهان مطاع و اطاعت مضمون حکم آفتاب شعاع ذره مثال در مقام بندگی آمده تعهد نمود که سایر ولایات بادشاهی را با کلید قلعه ها خاصه حصار احمد نگر تسلیم اولیای دولت ابد پیوند نماید - و پیشکش‌های گرانمند از خود و سایر دنیاداران دکن سرانجام نموده بدرگاه والا ارسال دارد - و پس ازین همه وقت بقدم اطاعت پیش آمده بیشتر از پیشتر در مقام جان سپاری و خراج گذاری باشد - چون از عرایض افضل خان و رای رایان بمسامع علیهٔ باریافتگان انجمن حضور شاه بلند اقبال رسید در حال سید عبدالله بارهه را که از جمله پروروهای عنایت آنحضرت بود با عرضداشت متضمن مضمون مذکور بدرگاه گیتی پناه فرستادند - و چون حضرت خلافت مرتبت از مضامین عریضه آگاهی یافتند بحسب اتفاق وصول فتح نامه روز پنج شنبه پانزدهم شعبان سال مذکور سمت وقوع پذیرفت - و پیشتر به سبب تعظیم شب برات که بحسب عظمت و میمنت بل بهمه جهت بر باقی لیالی سال فاضل می آید جشن نشاط و طرب تزئین یافته بود - و از پرتو ورود مسعود خبر فتح و ظفر از سر نو آراستگی یافته یمن و برکت دیگر اندوخت - حضرت خلافت مرتبت آن روز عشرت اندوز را مبارک شنبه لقب دادند - تا انجام روزگار سعادت فرجام آنحضرت در افواه خاص و عام و دفاتر و تقاویم بهمین نام مذکور می شد - و سید عبدالله بمژدگانی رسانیدن خبر این فتح آسمانی خطاب سیف خانی یافته ، بعنایت خلعت فاخره و اسپ و فیل و خنجر مرصع و شمشیر و پردلهٔ مرصع سر مفاخرت افراخت - و بعنوان فرخندگی فال همایون قطعهٔ لعلی خورشید فروغ بدخشان نژاد که همانا بروشنی جگر

پارهٔ آفتاب رخشان بود و مدتها از پرتو فرق فرقدسای کسب لمعان نموده مصحوب سیف خان بجهت آن یکتا گوهر محیط خلافت فرستادند ـ

بالجمله عادل خان افضل خان و رای رایان را دوست کام و مقضی المرام باز فرستاده دو لک روپیه بافضل‌خان و دو لک روپیه برای رایان تکلف نمود ـ و سوای آنچه در مقام اقامت رسوم پیشتر بر سبیل نزول و اقامت و طریق ضیافت فرستاده بود دیگر تکلفات از جنس و نقود و سایر اجناس، مثل جواهر و فیل و اسپ، بظهور آورده پانزده لک روپیه از نقد و جنس بصیغهٔ پیشکش برین تفصیل بدرگاه والا ارسال داشت ـ نقد شش لک روپیه و پنجاه زنجیر فیل بقیمت شش لک روپیه و پنجاه اسپ عراق بقیمت شصت هزار روپیه و باقی جواهر مرصع آلات بقیمت دو لک و چهل هزار روپیه ـ و بعد از گرفتن پیشکش نخست رای رایان خود را باحمدنگر رسانیده داخل قلعه شد ـ و سایر محال بالاگهاٹ را در تحت و تصرف خود آورده حقیقت را عرض داشت نمود ـ آنحضرت بی توقف خنجر خان را که اکنون بخطاب سپه‌دارخانی اختصاص دارد بضبط تهانهٔ جالناپور و مضافات آن فرستادند ـ و جهانگیر بیگ را که در آخر بخطاب جان‌سپارخان سرافرازی یافت، منظور نظر مرحمت نموده نامزد نگاهبانیٔ قلعه احمدنگر فرمودند ـ و بیرام بیگ میر بخشیٔ افواج خاصهٔ خود را نامور ساختند که با سایر تهانه‌داران و فوجداران که بحراست محال متعلقهٔ اولیای دولت سرافرازی یافته اند تا بالا گهاٹ همراهی گزینند، و همگنان را جا بجا گذاشته خود مراجعت نماید ـ بالجمله رای رایان امتثال فرمودهٔ آنحضرت نموده قلعه را بجان‌سپارخان سپرد و خود بر سبیل ایلغار مراحل بریده بافضل خان پیوست ـ و با یک دیگر پیشکش عادل خان را بدرگاه والا رسانیده از نظر اشرف گذرانیدند ـ و دقایق خدمت گذاریٔ ایشان باعلیٰ درجات استحسان رسیده از مراحم شاهی سرافرازی یافته مفاخر و مباهی شدند ـ و رای رایان پیشکش شایان از جانب خود ترتیب داده بنظر انور در آورد ـ و از آنجمله قطعهٔ لعلی بود گرانمایه که در آب و تاب و سنگ و رنگ و صافی و شفافی نظیر آن کمتر بنظر جوهریان در آمده بوزن هفده مثقال و پنج و نیم سرخ

بدو لک روپیه ابتیاع شده ، آنرا با لعلی دیگر که شصت هزار روپیه قیمت داشت گذرانید ـ و علامی افضل خان نیز پیشکشی گرانمند بر نفایس و نوادر کشید ـ همگی پسند خاطر مشکل پسند افتاده مرتبهٔ قبول یافت ـ

چون میر مکی و جادو رای که رخصت حیدر آباد گلکنڈه یافته بودند بنزدیکیٔ آن ولایت رسیدند ـ قطب الملک بنا بر آنکه از آگاه دلی و هشیار مغزی بهرهٔ وافر داشت و لهذا درین مدت قطعاً بعصیان و طغیان راضی نبود ، بحیثیت ظاهر ناچار با عادل خان و عنبر از روی مدارا موافقتی آشکارا می نمود ـ لاجرم بی توقف سلوک طریقهٔ آداب گزاری پیش گرفته روز یک شنبه پنجم رجب سنه هزار و بیست و شش هجری که فرستادگان در پنج کروهی شهر منزل گزیده بودند از دریافت پایهٔ شرف ابد در آمده باستقبال برآمد ـ و ازین راه ابواب سعادت جاوید بر روی خود کشوده نشان عالیشان را بادب تمام گرفته بر سر بست ـ و از روی ادای شکرانهٔ عنایات شاهانه خاصه ادراک مرتبهٔ والا یعنی اختصاص یافتن بمرحمت کهپوهٔ مرصع با پهولکٹاره که ضمیمهٔ مراحم عمیمه شده بود رو بجانب درگاه گیتی پناه نهاده زمین بوس سپاس و تسلیم بندگی بتقدیم رسانیده ، برین سر تارک رفعت از اوج این والا طارم آبنوسی در گذرانید ـ و ایشان را همان روز بنا بر مبالغه بشهر در آورده در مقام سر انجام پیشکش پذیرفته شده ـ و پس از چند روز پیشکش نمایان از جواهر و مرصع آلات و فیلان نامور تنومند و اسپان عراقی و عربی که قیمت مجموع پانزده لک روپیه بود آماده نمود ـ مصحوب آن رسول نامی بقبلهٔ ارباب قبول یعنی درگاه عالی مرسول داشت ـ مجملاً میر مکی و رای جادو داس همدرآن نزدیکی بسرعت تمام طی راه نموده پیشکش ها رسانیدند ، و بعز ملازمت فایز گشته سعادت بساط بوس انجمن حضور پرنور و استحسان تقدیم خدمت مذکور دریافتند ـ

و از بهین سوانح این ایام خیر انجام که عبارت است از روز یک شنبه یازدهم شهریور سنه دوازده جهانگیری مطابق دوم شهر رمضان المبارک سال هزار و بیست و شش هجری بعد از گذشت بیست و شش گهڑی و چهل پل که ده ساعت و چهل دقیقهٔ نجومی باشد در

خطبهٔ برهانپور شبستان اقبال شاهی بفروغ تولد نیک اختر فرزندی سعادت مند از نواب قدسی القاب مهد علیا ممتازالزمانی نو آئین و نور آگین گشت - و آن مولود مسعود زهره جبین را روشن آرا بیگم نامیدند -

انعطاف یافتن عنان انصراف موکب جاه و جلال شاه بلند اقبال به فتح و نصرت کرت اول از دکن و ادراک ملازمت حضرت خلافت مرتبت و سرافرازی یافتن بانواع مهربانی خصوص خطاب عظیم الشان شاهجهانی و نصب کرسیٔ طلا بجنب سریر والا برای جلوس آن بلند اقبال

چون دنیاداران دکن ولایت متعلقهٔ بادشاهی را باولیای دولت ابد پیوند تسلیم نموده بدین دست آویز متین عروهٔ وثقیٰ امن و امان فراچنگ آوردند - و عاقبت ازین راه در دارالامان سلامت و عافیت بر روی روزگار خویش کشوده همگنان در مقام بندگیٔ درگاه آسمان جاه شدند - لاجرم خاطر اقدس شاه بلند اقبال از همه رهگذر بجمعیت گرائید - و نوعی ازین مهم فراغ یافت که بی اختیار لوای والای مراجعت را ارتفاع بخشیدند - و برطبق دستور سابق عبدالرحیم خان خانان را بصاحب صوبگیٔ خاندیس و برار و دکن سرافرازی داده سی هزار سوار و هفت هزار پیاده برقنداز و کماندار بکومک او تعین فرمودند - از آنجمله دوازده هزار سوار بسرکردگیٔ خلف صدق او شاهنواز خان مقرر داشته بضبط محال دکن فرستادند - و حفظ و حراست هر یک از سرکار و تهانجات و پرگنات بالا گهاٹ را بعهدهٔ کارگزاریٔ یکی از امرای عظیم الشان و ارباب مناصب والا تفویض فرمودند - مثل احمد نگر و جالناپور و مونگی پٹن و سرکار باسم و پاتهری و مهکر و ماهور و [1] [گیرله] ع و کلم و پرگنهٔ مالاپور و انبیر پرگنه بیر

---

(۱) ع [گهیرله] ل

که بمنزلهٔ سرکار است و ده کرور دام که بیست و پنج لک روپیه حاصل آن باشد در آمد دارد - و مثل آن پرگنه در تمام دکن بلکه بهمه این کشور یافته نمی شود -

درینولا بیرام بیگ بخشی که با فوجی از بندهای پادشاهی بقصد تنبیه و تادیب بهرجی زمیندار بکلانه تعین یافته بود او را باپیشکش گرانمند بملازمت آورد - و حسن خدمت و نیکو بندگی آن اخلاص سرشت بتازگی چهرهٔ ظهور نموده بغایت مستحسن افتاد - و در اثناء توجه شاه بلند اقبال بدرگاه گیتی پناه افواج قاهره که حسب الامر اعلیٰ آهنگ استیصال مقهوران گوندوانه نموده از برهانپور مرخص شده بودند در طی راه بسعادت ملازمت رسیدند - و حقیقت وقایع و کیفیت خامات شایسته که در آنولایت بتقدیم رسانیده بودند از تخریب ملک و تادیب اهل آن که باعث اظهار اطاعت و انقیاد و طلب امان راجها و پذیرفتن باج و خراج هر ساله شده بود از قرار واقع بعرض اعلیٰ رسانیدند - و موازی شصت زنجیر فیل کوه پیکر و مبلغ دو لک روپیه نقد از چانده و [1] ع[سه] زنجیر و یک لک روپیه از جاتیه[2] بر سبیل پیشکش گرفته بودند بنظر اقدس در آوردند -

چون موکب جاه و جلال شاه بلند اقبال بدولت و سعادت در ظاهر مندو نزول نمود یگانه گوهر محیط خلافت سلطان دارا شکوه که در آن ایام از خدمت والا قدر باز مانده در ملازمت جد امجد کامیاب انواع سعادت دوجهانی بودند حسب الامر حضرت خلافت مرتبت با جمیع امرای نامور دستوری یافته باستقبال آن سرور شتافتند - و چون شاهزادهٔ والا گهر بلند اختر با امرای عظام از سعادت ملازمت شرف پذیر گشته رخصت مراجعت یافتند ، شاه بلند اقبال اختیار ساعت مسعود نموده هشتم آبان ماه الٰهی

---

(۱) ع[سی] اقبال نامه جهانگیری - صفحه ۱۹۵ طبع ایشیاٹک سوسائیٹی بنگاله -

(۲) در اقبال نامهٔ جهانگیری این مقام باسم جانتا مذکور شده - ملاحظه کنید صفحه ۱۰۵ -

دوازده جهانگیری موافق یازدهم شوال سنه هزار و بیست و شش هجری سنه برسم و آئین شایان و توزک و تورهٔ نمایان چهرهٔ دولت و اقبال افروخته و رایت جاه و جلال افراخته متوجه دریافت ملازمت شدند ـ و چون بملازمت استسعاد یافته مراسم معهوده بجا آوردند حضرت خلافت مرتبت از فرط غلبهٔ شوق نخست آن بر افراختهٔ رفعت ایزدی را ببالای جهروکهٔ والا طلب نمودند - آنگاه بیخویشتن از جا در آمده قدمی چند فراپیش نهادند ـ و آن جان جهان را چون روح و روان تنگ در آغوش کشیده مدتی مدید همچنان در بر داشتند ـ و آن حضرت از سعادت منشیها و ادب اندیشیها هر چند بیشتر رعایت ادب می نمودند حضرت خلافت مرتبت بحکم سلطان محبت که حال سورت (صورت) نشهٔ باده هوش ربا دارد ، پاس مرتبهٔ خویشتن داری نداشته مرتبه مرتبه مراتب الطاف بی‌پایان افزودند ـ و آن‌حضرت بعد از ادای شکر و سپاس این عنایات خاص هزار مهر و هزار روپیه بطریق نذر و موازی این مبلغ بر سبیل تصدق گذرانیدند ـ و حضرت خلافت مرتبت خلعت خاصه با چار قب زردوز مروارید کشیده و شمشیر با پردلهٔ مرصع و کمربند و خنجر بدان حضرت مرحمت نموده بمنصب سی هزاری ذات و بیست هزار سوار دو اسپه سه اسپه از اصل و اضافه سر بلند فرمودند ـ و بخطاب مستطاب شاهجهانی امتیاز بخشیده مقرر کردند که صندلی جهت جلوس همایون آن ترق یافتهٔ رفعت ازلی قریب به تخت می گذاشته باشند ـ چنانچه خود در جهانگیر نامهٔ نامی این عبارت بدستخط خاص نوشته اند که این عنایتی است نمایان و لطفی است بی پایان که نسبت بآن فرزند سعادت مند سمت ظهور یافت ـ چه از زمان حضرت صاحب قرانی تا حال هیچ بادشاهی درین سلسلهٔ علیه این گونه عنایتی سرشار بفرزند شایستهٔ خود ننموده ـ آنگاه از راه عنایت از جهروکهٔ والا فرود آمده خوانی مالا مال الوان جواهر گران مایه بدست اقدس بر تارک مبارک آن زینت بخش افسر اورنگ خلافت نثار فرمودند ـ بعد ازان امرای عظام مثل خان جهان و عبدالله خان و مهابت خان و راجه سورج سنگه و راجه بهاؤ سنگه وغیر اینها همگی به ترتیب مناصب و تفاوت مراتب از شرف بساط بوس درگاه والا استسعاد پذیرفتند ـ و نذور گرانمند و نمایان

لایق و شایان حال خویش گذرانیده بعنایات خاص اختصاص یافتند ـ و بنابر آنکه آن روز از تنگیٔ وقت وفا بگذشتن اقسام پیشکش نمی نمود ، اکتفا بصندوقچهٔ مملو از انواع نوادر جواهر نمودند ـ و فیل[1] [سرناک] نام که سر حلقهٔ فیلان پیشکش عادل خان بود نیز از نظر اشرف گذشت ـ و چون آن فیل از افراد نوع خود بکمال حسن صورت و قبول تعلیم و فرمانبری و عدم عربدهٔ بدمستی بی عدیل و عدیم النظیر بود ، منظور نظر استحسان شده بی نهایت خاطر پسند افتاد ـ چنان چه بنفس نفیس بر آن سوار شده تا درون غسل خانه تشریف بردند ـ و برسم معهود آنحضرت که همیشه هنگام سواری فیل مست بر سبیل تصدق سحاب دست گوهر افشان را باین طریق دفع عین الکمال می نمودند ، درین وقت نیز از هر دو سو کف مبارک را دینار پاش و روی زمین را درم ریز فرمودند ـ و از آن روز باز سرناک مذکور سمت اختصاص یافته بجهت سواریٔ خاصه مقرر شده و بنابرین نسبت بنور تخت موسوم گشته از سمت سرحلقگیٔ جمیع فیلان خاصگی امتیاز پذیرفت ـ و امر فرمودند که آن را پیوسته در درون صحن غسل خانهٔ والا بسته باشند ـ و بعد از چند روز تمام پیشکش با دو صد زنجیر فیل نامور از نظر اشرف گذشت که ازآن ها سه زنجیر محلیٰ به یراق طلا و نه زنجیر بساز نقره مزین بود ـ و قیمت سرناک که بنور تخت موسوم است یک لک روپیه مقرر شد ـ و ازآن گذشته دو زنجیر دیگر که فیلان تنومند کوه شکوه بودند یکی موسوم به هنونت و دویمین به بخت بلند بهای هر یک موافق نور تخت قرار یافت ـ چه آن دو کوه پیکر اهرمن منظر هر چند در حسن صورت و سیرت و قبول تعلیم و مزید حدس و هوش بنور تخت نمی رسیدند اما در عظم جثه و کلانئی بنیه برو فایق می آمدند ـ درین ضمن پیشکش هژده خوان مملو از جواهر و مرصع آلات و دو قطعه لعل بابت رای رایان و نیلمی آب دار بوزن شش تانگ و انگشتر نگین الماسی از جانب خود و صد راس اسپ صرصر تگ باد رفتار عربی نژاد و عراقی نسل از نظر انور گذرانیدند که از آن جمله سه راس

---

(۱) ع[بیرناک] اقبال نامهٔ جهانگیری ـ صفحه ۱۰۳ طبع ایشیاٹک سوسائیٹی بنگاله ـ

کمال امتیاز داشته مزین بساخت مرصع بود - مجملاً قیمت مجموع پیشکش دکن بیست لک روپیه قرار پذیرفت - و سوای آن دو لک روپیه بجهت نور جهان بیگم و شصت هزار روپیه مخصوص سایر بیگمان نموده برسبیل سوغات ارسال یافت - و بهمه جهت کل پیشکش و ارمغان به بیست و دو لک و شصت هزار روپیه کشید -

بیان توجه موکب جهانگیری بصوب گجرات با شاه بلند اقبال شاه جهان بعد از فتح دکن و سوانحی که در آن ایام روی داد

چون بچهره کشائیٔ تائید حضرت شاه بلند اقبال سر انجام معاملهٔ دکن که از دیر باز صورت نیافته بود بر وجه احسن رو نموده ازین راه سرمایهٔ رفع تفرقهٔ روزگار یعنی جمعیت خاطر اقدس بحصول انجامید - درین حال هوای سیر گجرات که از دیر باز مکنون خاطر بود خاصه تماشای شورش و طغیان دریای شور بتازگی سلسله جنبان شوق تفرج آن نزهت آباد آمد - لاجرم بنا برین عزیمت صائب رایات جاه و جلال بدان جانب ارتفاع پذیرفته در طی راه همه جا شاه بلند اقبال بسعادت همعنانی اختصاص یافته نشاط صید افگنی و تماشای آن سر زمین دلنشین و مکانهای بهشت نشان باعث مزید انبساط طبع آن زبدهٔ طبایع و ارکان شد - و روز بروز انواع عواطف و اقسام مراحم بادشاهانه دربارهٔ آن حضرت ظهور و بروز تمام می نمود - چنان چه هر تحفه که در سرکار خاصه ندرتی و نفاستی داشت قطع نظر از گران مائگیٔ آن کرده بنابر شرافتی که باعتبار مبارکی و خجستگی با آن بود بدان حضرت مرحمت می فرمودند - از آن جمله قطعهٔ لعل گرانمایه بدخشانی بود که در برابر رنگینی و درخشانیٔ آن آب و تاب آفتاب بی تاب بود - و بی تکلف سخن سازی کم یافت جوهری بود بی بها - از غیرت صفای لون و رشک طراوت آبش رشک قرةالعین عدن و جگر گوشهٔ یمن جگری گردیده - و از حسرت جلا و شادابیٔ آبش رودبار خون از دل یاقوت رمانی روانی پذیرفته - و سیلاب سرشک لاله گون از دیدهٔ گوهر شاهوار عمانی بسیلان در آمده - و آنرا

حضرت مریم مکانی والدهٔ ماجدهٔ حضرت عرش آشیانی هنگام ولادت حضرت جهانگیر گیتی کشا برسم رونما عنایت نموده بودند - با [۱][دو]ع دانهٔ مروارید یکتا بسیار قیمت کمیاب بد آن جناب لطف فرمودند -

روز جمعه هشتم دی ماه الٰهی کنار دریای شور سر منزل ورود عسکر منصور شد - و چون خاطر اشرف از سواری غراب و تماشای عموم غرایب دریا خصوص تلاطم امواج بحر مواج که یادی از جوش و خروش افواج لشکر طوفان اثر می داد باز پرداخت - از بندر کهنبایت رایت ظفر رایت(آیت؟) را طراز ارتفاع داده موکب مسعود بقصد ورود دارالملک آن خطهٔ طرب اساس یعنی بقعهٔ نشاط بنیاد احمد آباد نهضت نمود - و روز دو شنبه بیست و پنجم ماه مذکور ماهچهٔ اعلام نصرت پیکر پرتو انوار سعادت و برکت سایهٔ دولت بر ساحت آن منبع دولت امن و راحت گسترد - و سر تا سر آن گلزمین دل نشین را مانند فسحت آباد فراغ خاطر شاد مطلع نور بهجت و سرور ساخت - و در همین روز جشن وزن مبارک سال بیست و هفتم شمسی از عمر ابد قرین شاه بلند اقبال مانند نشاط آموز نوروز طرب افروز گشت - و خاطر آرزو مندان گیتی بر مراد[۲] ن[دیرینه]ع فیروزی یافته بانواع نیک اختری و بهروزی فایز گردید - و چون اقامت آن نزهت آباد از صفوت خانهٔ ضمیر منیر حضرت خلافت مرتبت رفع کدورت سفر نموده تماشای آن عشرتکده زنگ کلفت از آئینهٔ خاطر انور زدود ، و چندی در آن مصر جامع دولت و سعادت منزل گزیده در عرض امتداد مدت توقف از سیر و تفرج سایر متنزهات آن مقام دل کشا کام دل بر گرفتند ، ارادهٔ مراجعت ملایم مقتضای رای جهان آرای آمده هوای نهضت دارالخلافهٔ عظمیٰ موافق طبع خواهش اقدس افتاد -

درین ایام بنا بر آن که در مدت جلوس همایون آن حضرت امور ملکی و مالی آن صوبه سرانجام بسزا نیافته بود - و از بی پروائی و غرض پرستی صوبه داران سهات آن ولایت که نظر به بعضی از وجوه عمده ترین صوبهای هندوستان است - و باعتبار صفا و نزهت و فسحت ساحت و فضا

---

(۱) ع [ده] ل (۲) ع [مرتبهٔ] ل

و غرابت وضع بنا و کثرت ارباب بدایع صنایع و وفور هنرمندان و پیشه وران نیرنگ نما نظیر اعاظم بلاد ایران از نظم و نسق افتاده بود - و در نظام معاملات چنان صوبه که والیان آن پیوسته پنجاه هزار سوار موجود و همیشه حاضر علوفه خوار داشته اند - و رانا و سایر دنیاداران دکن و مالوه و خاندیس و برار پیوسته مطیع و منقاد ایشان بوده در عظایم امور بدیشان ملتجی می شده اند خلل کلی راه یافته - لاجرم حضرت خلافت مرتبت بمقتضای مصلحت جهان بانی و حکم متابعت سنت عرش آشیانی در تفویض اهتمام امور آن صوبه بدآن حضرت صلاح دید وقت بر وفق این معنی دیدند - مجملاً بنا بر مقتضای این عزیمت صایب سایر پرگنات آن صوبهٔ عظیم بجا گیر آن حضرت قرار یافت - و ضبط و ربط مهات کلی و جزوی و تنبیه و تادیب متمردان فساد آئین آن سر زمین بتدبیر صواب قرین آن حضرت حواله شد -

غره اسفندار سال دوازدهم جهانگیری که لوای نصرت پیرای بمستقر اورنگ خلافت ارتفاع پذیرفت - شاه بلند اقبال بجهت نگاهبانیٔ صوبهٔ گجرات و دفع سرکشان آن سر زمین چندی از بندهای کاردان آزموده کار را تعین فرموده بهمه جهت خاطر از پرداخت امور ملکی و مالیٔ آن صوبه جمع ساخته بهمرکابیٔ حضرت خلافت مرتبت عنان مراجعت را انعطاف دادند - و چون پرگنهٔ دوحد که باعتبار وقوع آن در سرحد مالوه و گجرات بدین نام موسوم شده در افواه عوام و خواص ابنای روزگار بدهود اشتهار دارد مخیم سرادقات اقبال آمد - روزی چند درآن مقام سر منزل اقامت موکب سعادت شده بقصد شکار فیل رحل توقف انداختند - چون در عرض مدت اقامت این فرخنده مکان شهنشاه سیارگان و پیشوای خیل ستارگان بنا بر پیرویٔ موکب اقبال ارادهٔ ورود مسعود دارالخلافهٔ حمل نموده بتاریخ شب چهار شنبه بیست و سوم ربیع الاول سنه هزار و بیست و هفت هجری درآن شرف خانه نزول نموده سال سیزدهم جلوس جهانگیری آغاز شد - جشن نوروزی بفرخندگی و فیروزی در همین سر منزل زینت پذیر آمده جهانی کامخواه از کام بخشیٔ آن حضرت بر وفق مراد خاطر کامران گشتند - تا آن هنگام که خاطر اقدس از نشاط اندوزیٔ این صید

باز پرداخته ارادهٔ توجه دارالخلافه فرمودند ـ مدت اقامت امتداد یافته گرمیٔ هوا باشتداد کشید ـ و نیز از عرایض واقعه نویسان دارالخلافه پی در پی خبر رسید که درآن حدود علت وبا و بلای طاعون عموم کلی پذیرفته ـ ناچار حسب المقتضای مصلحت وقت صلاح دید جملگی دولت خواهان برین قرار گرفت که به احمد آباد مراجعت نموده درآن خطهٔ پاک موسم تابستان و برشگال را بسر برده در اوایل زمستان متوجه دارالخلافه شوند ـ و بدین عزیمت صائب از موضع دهود نکتهٔ ستوده العود احمد طراز رایت معاودت گشته بدارالملک احمد آباد باز گشت اتفاق افتاد ـ شاه بلند اقبال بمجرد رسیدن سه فوج نمایان از جمله اولیای دولت قاهره برین موجب ترتیب داده باهنگ تادیب و تنبیه مقهوران آن نواحی تعین فرمودند ـ چنانچه فوجی بسرداریٔ رای رایان بر سر مفسدان جام و پهاره[1] رخصت یافت ـ و راجه بهیم ولد رانا امر سنگه بگوشمال سرکشان کانته سهمی نامزد شد ـ و سید سیف خان بدفع فتنه جویان کنار رودبار سانبهرمتی با شتاب سیلاب روانه گردید ـ و در اندک فرصتی او و راجه بهیم بکار سازیٔ اقبال بی زوال سزای آن خود سران را درکنار روزگار ایشان گذاشته مراجعت نمودند ـ و رای رایان بعد از رسیدن بزمین جام و پهاره بیدرنگ در پیش برد کار شده آنچه لازمهٔ این مقام و حق پیش رفت مهام آن یساق شاق بود از جد و جهد در کشش و کوشش ادا نموده فنون حسن تدبیر بکار برده ـ چنانچه سر تا سر اهل طغیان و تمرد بسر خود جادهٔ انقیاد بقدم اطاعت سرکرده بطوع و رغبت رقبه بطوق تعهد در آوردند ـ و بنا بر امید نجات رو بدرگاه والا آورده از وسیلهٔ آستان بوسی استسعاد یافتند ـ و هرکدام صد اسپ کچهی بر سبیل پیشکش گذرانیده بمراحم بادشاهانه سرافراز گشتند ـ و چون خامهٔ بدایع نگار از دگر سوانح این ایام باز پرداخت لاجرم بطریق تقریب راه ذکر مجملی از احوال جام و پهاره کشاده درین مقام ابواب سخن را سیراب تر می سازد ـ ولایت جام از یک طرف بملک سورتهه پیوسته و از سمت دیگر

---

(۱) در اقبال نامه جهانگیری این ولایت را بهاره نوشته ـ صفحه ۱۱٦ ـ طبع ایشیاٹک سوسائیٹی بنگاله ـ

بدریای شور - و سر زمین پهاره نیز بر ساحل دریا بجانب تته واقع است -
و این دو زمیندار در فسحت ولایت و سامان جمعیت نزدیک بهم اند - و
هر کدام قریب پنج شش هزار سوار همیشه موجود دارند - و هر گاه
کار رو نماید تا ده دوازده هزار سوار سر انجام می توانند نمود و جام و
پهاره لقب ایشان است - و اسپان جلد تازی نژاد در آن ملک بهم می‌رسد -
چنانچه فرد اعلی تا ده هزار محمودی خرید می شود -

کشایش عقدهٔ پیوند از طلسم دیر بنیاد قلعهٔ کانگره بناخن تدبیر و کلید تائید شاه بلند اقبال و صورت نمائی شاهد فتح

چون درین ولا گوش زد سرافرازان خدمت پایهٔ سریر والا و خاطر
نشان ایستادگان انجمن حضور اعلی گردید که سورجمل ولد راجه باسو
از بیخردی کار عصیان یک رو کرده بسبب زیاده سری یک باره سر از خط
فرمان بری کشیده یک سر مو طریقهٔ بیراهه روی از دست نمی دهد -
چنانچه جمعی از زمینداران کوهستان پنجاب را فریب داده دست تغلب
و تعدی بسرحد پرگنات پنجاب دراز کرده - لاجرم حضرت خلافت مرتبت
تادیب آن کافر نعمت را که از تجویز این سرور بر بساط زمینداری جانشین
پدر شده بود بتدبیر آن حضرت تفویض فرمودند - و چون تسخیر کانگره
نیز از دیر باز مکنون خاطر انور بود و در عهد حضرت عرش آشیانی
باوجود نهایت جد و جهد در امور کشورستانی و تجهیز عساکر ظفر اثر
مکرر باستخلاص آن شاهد مقصود در آئینهٔ وجود صورت شهود نه بسته ،
لهذا همواره این معنی در خاطر خلش داشت - تقدیم این امر نیز باهتمام تمام
آن سرور مرجوع فرمودند - و شاه بلند اقبال که پیوسته همت بلند نهمت
بر تخریب بنیان شرک و طغیان و اطفای نائرهٔ کفر و کفران داشتند ،
این معنی را از خدا خواسته بی توقف در باب قبول این معنی مبادرت
نمودند - و رای رایان را که مکرر مصدر افعال نمایان شده بود ، چندان که
در پایان امر از آنحضرت راجه بکرماجیت خطاب یافته ، و بعد ازین
همه جا باین خطاب مذکور خواهد شد بتقدیم این خدمت خاص اختصاص

پذیرفت - بیست و یکم شهریور سنه ثالثه از عشر ثانیٔ جلوس شهر برکت بهر رمضان سنه هزار و بیست و هفت هجری با فوجی جرار از بهادران موکب مسعود بادشاهی و دلاوران خیل اقبال شاهی از دارالملک گجرات بدان صوب مرخص شد - و بیست و پنجم شهر مذکور رایات نصرت آیات نیز بجانب قرار گاه سریر خلافت مصیر ارتفاع یافت و در طی راه همه جا شاه بلند اقبال همرکاب و همعنان بوده همه را شکار کنان و صید افگنان مراحل بکام مرکب و رواحل پیمایش یافته ، سواد نشاط و انبساط بکام خاطر افزایش می پذیرفت - و چون تمر بیگ برادر بیرم بیگ میر بخشی و اله وردی بیگ که بالفعل بخطاب خانی امتیاز دارد ، حسب الاشارهٔ شاه بلند اقبال از برهانپور بشکار فیل جنگل سلطان پور که فیل آن حدود از پرورش آب و هوای ساحل رودبار نربده برجمیع فیلان بنگاله و هردوار و همه جا مزیت تمام دارده شتافته بودند - درینولا معاودت نموده با هفتاد زنجیر فیل که تن بقید صید در داده بودند بموکب اقبال پیوستند -

بالجمله راجه به همراهیٔ اقبال نامتناهی در کمال سرعت بسمت مقصد راهی شده در طی راه شنید که سورج مل بمجرد استماع خبر توجه دلاوران از جا رفته و بقلعهٔ مود که درمیان کوهسار رفعت آثار و جنگل دشوار گذار واقع است شتافته - و ناچار در آن بارهٔ استوار که همواره مفر و مقر زمینداران آن حدود بوده قرار تحصن با خود داده - لاجرم بمحض شنیدن این خبر بشتاب تمام مراحل عجلت طی نموده خود را بپای آن حصار رسانید و در اندک فرصتی به نیروی شکوه کوکبهٔ موکب سعادت و همراهیٔ کوکب بخت شاه والا جاه عقدهٔ آن حصن حصین بکشایش گرائید - و درین واقعه از خیل آن اجل رسیده زیاده بر هفت صد تن بی سر شده جمعی کثیر اسیر و دستگیر شدند - سورج مل با خون گرفتهٔ چند جان بیرون برده در قلعهٔ اسرال که در جبال سرحد راجه جیپال واقع است متحصن شد - راجه بنا بر مراعات مقتضای حزم و ملاحظهٔ تنگیٔ مجال تسخیر نور پور را بوقتی دیگر افگنده چون بظاهر حصار مذکور رسید - اطراف آنرا از احاطهٔ شیران بیشهٔ مصاف مانند

باطن آن تیره درونان به هجوم خیل رعب که از جنود آسمانی ست فرو گرفت ـ و دو روز در ضمن کارسازیٔ اسباب محاصره گذرانیده سوم روز یورش نمود ـ بعد از کشش و کوشش بسیار دستیاریٔ تائید ربانی یاور افتاده و مددگاریٔ اقبال گیتی ستانی پای بمیان نهاده بر فتح قلعه دست یافت ـ و درین روز زیاده از هزار نابکار سر نهاد ، خلقی بیشمار تن بگرفتاری دادند و چندی از بهادران نیز زخمدار شده آیت جراحت نمایان که طغرای منشور مردانگی است بر لوح دیباچهٔ رخسار نمایان ساختند ـ و سورج مل بر وفق طریق معهوده راه فرار پیش گرفته بوادیٔ هزیمت شتافت ـ و از راهنمائیٔ غراب بخت سیاه بقلعهٔ که بنگاه خیلخانهٔ راجه چنبه بود به پناه برده دخیل او گردید ـ راجه عسکر منصور را دو فوج قرار داده فوجی بسرداریٔ ابراهیم خان مهمند تعین نمود که از راه بلادر به جمروهی درآید ـ و فوجی همراه خود گرفته با دلیریٔ تمام رو بقلعه گیری نهاد ـ و ابتدا از نور پور نموده درکمتر مدتی نور پور را با پنج قلعهٔ دیگر مفتوح ساخته عزم تسخیر قلهٔ کوتله که از سه طرف آب بی پایاب دارد و مادهو سنگه برادر سورج سنگه باستظهار آن قوی دل گشته هوای طغیان در دماغ عصیان راه داده نمود ـ و در اندک وقتی یورش همت راهنما و عزیمت کارفرما را کار فرموده بر فتح کوتله دست یافت ـ و از سر نو تهیهٔ فتح قلعهٔ چنبه نموده همین که متوجه شده مژدهٔ مرگ سورج مل تیره سرانجام رسید ـ و چون این حجاب از پیش چهرهٔ شاهد ظفر برخاست در همان گرمی باز خواست جمیع جهات و اموال آن بد مآل بهمه جهت از راجه چنبه نموده او را بوعده و وعید بیمناک و امیدوار ساخت ـ راجه عاقبت همگی مال و خواسته را از نقود و اجناس و فیلان و اسپان بجنس با پسر و برادر خود و مادهو سنگه برادر سورج مل و تمام متعلقان و منسوبان او نزد راجه بکرماجیت فرستاد ـ و راجه مجموع آنرا گردآوری نموده با فتحنامه بدرگاه والا ارسال داشت ـ و موسم برشکال را در نورپور گذرانیده از راه حوالی متوجه تسخیر کانگره شد ـ و در گهاٹی بهوتی کال تهانه نشانید ـ و غرهٔ مهر سنه چهارده جلوس جهانگیری به کانگره وارد گشته بی توقف و تامل خود را با جمیع سرداران بپای حصار رسانید ـ و شعله افروز آتش کین شده محاصره را گرم ساخت ـ و همگی سپاه

از راجپوتان و مغول را بمراحم گوناگون خصوص نوید افزایش مناصب و مژدۀ رفع مراتب گرمیٔ دل و نیروی بازو داده سرگرم کار ساخت ـ و پس از چند روز که روزگار بتهیۀ پیش رفت کار گذاشت و ملچارها قرار یافت و پیچ و خم کوچهای سلامت راست شد وقت سرکوب و حوالها درآمد و نقبها و سیبها پیش رفت ـ نخست از نقب ملچار جانب جنوب آتش داده برجی را که سنگو نام دارد پرانیدند ـ و آنرا با خاک برابر ساخته بعد ازآن آتش در نقب طرف دریچه زدند ـ اتفاقاً آتش بی زینهار که همانا با زینهاریان قلعه زبان یکی کرده بود از راه نفاق در آمده برگشت ـ و شعلۀ فنا در خرمن حیات بهادران جانفشان افگنده جمعی انبوه را بدرجۀ شهادت رسانید . و از راه دیگر چشم زخمی عظیم بجمعی از سپاهیان و نقب زنان رسید ـ و صورت این معنی برین نهج بود که جمعی از بهادران که درمیان دروازه و ملچار ترسون بهادر سیبه پیش برده بودند ـ و سر نقب بپای حصار رسانیده در آتش زدن انتظار راجه داشتند ـ اتفاقاً درونیان که پیوسته بر سر خبرگیری و تفتیش و تفحص این معنی بودند پی بدآن بردند ـ و چندی شب هنگام بدست آویز طنابها خود را از برج بخاک ریز بیخبر بر سر اهل این سیبه ریختند ـ و جمعی کثیر را به تیغ بیدریغ گذرانیده نقب را شکستند ـ و چوکی‌دار از جانب خود نشانده این راه را بستند ـ و چون راجه از وقوع این حادثۀ ناگهانی و نزول آسمانی آگاهی یافت خود متوجه شده بکارزار در آمد و چوکیداران غنیم را به قتل رسانیده یک تن را فرصت سر بیرون بردن و خبر بدرونیان بر رسانیدن نداد ـ و در سر انجام مهم مردم کار آمدنی قرار داده سپاهیان معتمد کار طلب جا بجا مقرر ساخت ـ و همت بر پر کردن خندق روبروی دروازه که بیست گز عرضداشت گماشت . و در عرض اندک روزگاری آنرا بخاک و خشت انباشته رومیخان حواله از چوب ساخته بر فراز آن بر افراخت ـ و برقندازان و توپچیان ببالای آن بر آمده ازین رو بعدو سوزی که عین کارسازیٔ فتح و فیروزی بود در آمدند ـ و درونیان را بباد توپ و تفنگ گرفته ازین راه دروازۀ ملک عدم بر روی ایشان کشودند ـ و هر روز آتش فنا در خرمن حیات آن خاکساران زده راه تردد بر ایشان بستند ـ چنانچه از رهگذر عسرت

وکمئی خوراک عرصۀ قرار و آرام برآن نابکاری چند بغایت تنگ میدان گشت ـ ناچار از راه عجز و فروتنی در آمده ابواب تملق و لابه‌گری کشودند ـ و از روی بیچارگی حقیقت احوال خود بدرگاه والا ارسال داشته امان طلبیدند ـ چون مضمون عرضداشت بعرض مقدس رسید عفو بادشاهی رقم نجات بر صفحۀ عصیان کشیده امر قضا جریان بجان بخشئی همگنان صدور یافت ـ و بمجرد ورود فرمان جهان مطاع هری سنگه ولد تلوک چند قلعدار که در آنولا دوازده سال عمر داشت همراه سکندر که خویش و کار گذار او بود با سایر راجپوتان قلعه را خالی کرده برآمدند ـ و هری سنگه خواهر خود را بحباله ازدواج راجه در آورده کلید حصار را تسلیم راجه نمود ـ راجه با سایر اولیای دولت ابد پیوند داخل قلعه شده فتحنامه بدرگاه گیتی پناه ارسال داشت ـ و جمعی از نگاهبانان را بحراست اموال بر ایشان گماشته از یغمائیان لشکر نگاهداشت ـ این والا حصار در صوب شمالی صوبۀ پنجاب بر فراز کوهسار البرز آثار بنیاد یافته در رفعت پایۀ ایوان کیوان برابر افتاده ـ کهنگی بنیاد این دیرین بنا بمرتبه ایست که براهمۀ هند از نام بانی آن آگاهی نداشته بر قدم زمانی آن گواهی می دهند ـ و در پیش طائفۀ مذکوره بصحت پیوسته که از مبداء بنیاد تا اکنون سر پنجۀ تسخیر هیچ زبردستی دست تغلب صاحب این یک کف زمین نتافته ـ و بهیچ وجه دست تصرف بر آن نیافته ـ آنچه در ظفر نامهای سلاطین دهلی بقلم مورخین اسلام صورت اثبات پذیرفته مؤید این معنی است که در سنه هفت صد و بیست و پنج هجری که از مبداء ظهور سلطان تغلق است ، تا سنه هزار و بیست و هفت هجری که از آغاز جلوه‌گری شاهد این فتح است ، پنجاه و دو مرتبه ظاهر این دیرین حصار مرکز رایات محاصرۀ ملوک ذی‌الاقتدار و امرای والا مقدار گشته و هیچکدام بر آن ظفر نیافته چنانه (چنانچه) از جمله فرمانروایان دهلی سلطان فیروز مدتی (مدت) متمادی درین وادی داد کوشش داده ـ چون چارۀ تدبیر با دستبرد مصلحت تاخیر تقدیر برنیامد ناچار ملاقات راجۀ آن سرزمین را بحساب فیروزی قلعه را گرفته انگاشت ، و از سر فتح آن در گذشته بدین وقت باز گشت ـ

ورود مژدهٔ خلود خلافت جاوید مقارن طلوع والا اختر سعید در بامداد عید میلاد شاهزادهٔ بلند اقبال اعنی زیور افسر سروری و زیب اورنگ دادگری سلطان اورنگ زیب بهادر دام جلاله و زید اقباله

چون چمن طراز کائنات بقای آنحضرت را به بقای گیتی پیوسته ، بلکه سر رشتهٔ ثبات و قرار زمین و زمان و قوام کون و مکان را بوجود مفیض الجود آنحضرت وابسته ، چنانچه بتکرار سبق ذکر یافت که قواعد اورنگ خلافت و سریر دولت آن خداوند دولتکدهٔ سرمدی را به نیروی اعطای چهار شاهزادهٔ بلند اقبال نامدار که تا قیام قیامت وجود مسعود ایشان باعث متانت و تمکن اساس این عالم خواهد بود، استقامت و تمکین بخشید ـ خاصه درینولا که بتاریخ شب یک شنبه یازدهم آبان ماه الهی موافق پانزدهم ذیقعده سنه هزار و بیست و هفت هجری شبستان دولت و حرم سرای خلافت از پرتو طلوع اختر اقبال مند شاهزادهٔ والا نژاد فروغ انوار ظهور و ضیای تجلیٔ طور یافت این ولادت همایون بعد از انقضای بیست و هفت گهڑی و سی و هشت پل از شب مذکور در پرگنهٔ دهود اتفاق افتاده ، قامت روزگار ازین پشت گرمی استقامت تمام گرفت ـ و بمیامن قدوم میمنت لزوم که مفتاح کشایش کارهاست برکات بسیار و سعادات بیشمار فتوح روزگار اولیای دولت ابد پیوند پایدار آمد ـ چنانچه مدبران دارالسلطنت قضا فتح قلعهٔ کانگڑه را بر مصالح تقدیر در پردهٔ غیب نگاهداشته بودند بنحوی که عنقریب روی خواهد نمود ـ از عالم بالا برسبیل استعجال نامزد رونمائیٔ این قرهٔ باصرهٔ خلافت نمودند ـ شاه بلند اقبال بنا بر رسم معهود و آئین مقرر هزار اشرفی بصیغهٔ نذر از نظر اشرف گذرانیده التماس نام آن شاهزادهٔ والا گوهر نامور نمودند ـ آن حضرت خلافت مرتبت آن غرهٔ جبین روی زمین را ، که زینت افسر خلافت و زیب اورنگ سلطنت است ، بسلطان اورنگ زیب موسوم ساختند ـ و چون در موضع دهود گلزمینی

که لیاقت جشن ولادت آن نوگل بوستان سرای سعادت داشته باشد ، یافته نشد - ازین رو انعقاد محفل طوی بولایت مالوه که درینولا به تیول آنحضرت مقرر بود قرار یافت - و در باب تاریخ میلاد این قدسی نژاد شاعر جادو کلام طالبای کلیم داد سخن داده و حق سخنوری ادا نموده - چنانچه الفی ازآن بر وجه تعمیه با لطف وجوه اسقاط کرده -

* ابیات *

داد ایزد بپادشاه جهان   خلفی همچو مهر عالمتاب
تاج صاحبقران ثانی یافت   گوهر بحر ازو گرفته حساب
نامش اورنگ زیب کرد فلک   تخت ازین پایه گشته عرش جناب
چون باین مژده آفتاب انداخت   افسر خویش بر هوا چو حباب
خامه از بهر سال تاریخش   زد رقم آفتاب عالمتاب

و سخن پروری دیگر این تاریخ یافته - مصرع

گوهر تاج ملوک اورنگ زیب

چون ازین مقام کوچ فرموده صوبهٔ مالوه مرکز اعلام دولت و اقبال و مضرب خیام جاه و جلال شد جشنی بهشت آئین در بلدهٔ اوجین حسب‌الحکم آن‌حضرت به تزئین بادشاهانه آذین یافت - و حضرت جنت مکانی بنا بر رسم ادای لوازم شادی و مراسم مبارکبادی بدان انجمن عشرت و شادمانی تشریف سعادت ارزانی داشتند - و حضرت شاه بلند اقبال به تقدیم وظایف پا انداز و نثار پرداخته پیشکش لایق از نوادر جواهر بحری و کانی با پنجاه زنجیر فیل تنومند از نظر اشرف گذرانیدند -

وصول موکب سعادت مظفر و منصور بدارالسلطنت فتح پور و انعقاد انجمن وزن مبارک شمسی از سال بیست و هشتم شاه بلند اقبال و آذین جشن سال چهاردهم جلوس جهانگیری

ماهچهٔ رایت فتح آیت موکب مسعود آن بادشاه عاقبت محمود

بیست و هشتم دی ماه موافق غره صفر سنه هزار و بیست و هشت هجری
پرتو ورود همایون برکوه و هامون دارالسرور فتح پور افگنده دشت و در
و بوم و بر آن معدن فتح و ظفر را خیمه و خرگاه خیال اقبال فرو گرفت ـ
و در همین روز سعادت اندوز یعنی مبداء سال بیست و هشتم از عمر ابد
قرین حضرت شاه بلند اقبال جشن وزن مبارک شمسی آرائش پذیرفت ـ
و چون از ادای مراسم این ایام خجسته آغاز فرخنده انجام باز پرداختند
در آن مقام متبرک تا سر آمدن ایام طاعون که در آنولا در دارالخلافۀ
کبری‌ال شیوع تمام داشت رحل اقامت انداختند ـ و همدران آوان میمنت نشان
به هنگام بامداد روز مبارک شنبه چهارم ربیع‌الاول سال هزار و بیست و
هشت هجری فروغ بخش عالم یعنی نیر اعظم پرتو تحویل شریف بر عرصۀ
شرف خانه انداخته در سراسر ساحت گیتی بساط نور گسترد ـ حسب الحکم
اشرف بادشاهی صحن خاص و عام دولت خانۀ فتح پور بآئین هر ساله
آذین یافت ـ و در همین ایام عشرت انجام بعد از اتمام مواد عیش چهارم
جمادی الاول از شهور سال مذکور دارالخلافۀ اکبر آباد را مرکز رایت
اقبال فرموده از گرد موکب گیتی کشا مادۀ توتیا و مصالح کحل‌الجواهر
ابصار و بصایر صاحب نظران آماده نمودند ـ و سایر منتظران آن
مصر عزت را که چون چشم براه کنعان از دیرباز گوش بر آواز وصول
بشارت برید سعادت نوید بودند سرمایۀ بصارت اندوختند ـ و این موهبت
آسمانی نسبت بدان زیور روی زمین در تاریخ غرۀ اردی بهشت سال
چهاردهم جلوس جهانگیری مطابق جمادی‌الاول از شهور سال هزار و
بیست و هشت هجری دست داد ـ

بیان ارتحال علیا جناب بلقیس مکانی والدۀ ماجدۀ شاه بلند اقبال ازین عالم فانی بدارالنعیم ابدی و جوار رحمت ایزدی

بحکم قرارداد مقدمۀ حقیقت بنیاد که هر شادی را پیوسته غمی
در پی است و هر لذتی را عاقبت المی در عقب ، لاجرم در عرض این
ایام که روزگار بکام و مقاصد حسب المرام هواخواهان شده بود ـ و

گردش ادوار چرخ دوار بر طبق آرزوی خاطر و وفق مدعای دل موافقان گشته و شاهد فتح و فیروزی ، چنانچه دل خواه اخلاص پرستان بود ، روی نموده - بحسب اتفاق دشمنان شاه بلند اقبال را بعلت رحلت والدۀ ماجده کوه الم و اندوه پیش آمد - و غبار محنت و کلفت و گرد وحشت و کدورت از رهگذر انس و الفتی که بدان علیا حضرت داشتند در آئینه خانه خاطر آنحضرت که نورستان قدس و صفوت کدۀ انس بود راه یافت - و کیفیت این معنی غم اندوز این صورت داشت که در ایام مقام فتح پور که آن کریمۀ والا حسب در ظاهر اکبر آباد در باغ مظفر خان نزول برکت داشتند عارضۀ مخوف عارض طبیعت قدسیۀ ایشان گشت - و چون هنگام وقوع واقعۀ معهود که ناگزیر مقتضای طبیعت بشری است در رسیده بود ناچار چاره گری سود مند نیفتاد - لاجرم آن رضیۀ مرضیه دعوت داعی ارجعی را بگوش تسلیم و رضا نیوشیدند و در تاریخ سیوم جمادی الاول سنه هزار و بیست و هشت هجری ازین دارالبلا هجرت نموده در روضۀ دارالسلام با مقصورات فی‌الخیام بخرام در آمده در قصور جنات با حورعین آرام گرفتند - و بنا بر وصیت آن خالص نیت مرقد منور در سر زمین بهشت آئین بنواحی نور منزل که بباغ دهره اشتهار دارد قرار یافت - حضرت جنت مکانی در همان روز بمنزل شریف شاه بلند اقبال تشریف قدوم ارزانی داشته بانواع عنایت و مهربانی پرسش و دلجوئی نمودند و باقسام عواطف و مهربانی دلدهی و نوازش فرموده سایر مسند گزینان حرم سرای خلافت را نیز طلب داشته مراسم این مقام را پاس داشتند - و بعد از فراغ وظایف تعزیه و تسلیه که لازمۀ این ایام است آنحضرت را همراه گرفته بدولت سرای بردند - و همان لحظه سروپای خاصه بدست مبارک بر آنحضرت پوشانیدند - آن کریمۀ کریم النسب صبیۀ رضیۀ راجه اودی سنگه ولد راو مالدیو که از اعاظم راجهای معتبر این دیار است چنانچه عدد سواران او در وقت ضرورت به پنجاه هزار سوار می کشیده بودند -

---

روز سه شنبه چهارم تیر ماه الهی مطابق دوازدهم رجب سنه هزار و بیست و هشت هجری گرامی گوهری از درج خلافت و فرخنده اختری

از برج دولت شاه بلند اقبال در حرم سرای سعادت صبیهٔ رضیهٔ شاهنواز خان خلف الصدق عبدالرحیم خان خانان روی نمود - آنحضرت پانصد مهر برسم نذر بنظر انور در آورده درخواست نام نمودند - حضرت خلافت مرتبت آن ثمرهٔ نورس سرابستان دولت را بسلطان جهان افروز نامور فرمودند - چون میلاد این قدسی نژاد در ساعتی مسعود اتفاق نیفتاده بود ، لاجرم آن عین اعیان وجود نظر بملاحظه عدم یمن قدم این نو رسیدهٔ عالم شهود را بشبستان سلطنت نگاه نداشته بجانان بیگم کریمهٔ خان خانان حرم مکرم شاهزاده دانیال مرحوم داده نزد آن خان والا مکان ارسال داشتند که اتالیقی نموده مراسم تربیت بجا آرد - قضا را بعد از انقضای یکسال و نه ماه وکسری از عمر شریف آن هلال اوج اجلال بمرتبهٔ بدر ، نرسیده محاق فنا و احتراق اجلش دریافت -

بیان توجه حضرت جنت مکانی جهانگیر بادشاه بسیر و شکار گلزار جاوید بهار کشمیر به همعنانیٔ شاه بلند اقبال و ولادت شاهزاده امید بخش و وقایع دیگر

چون همواره مکنون خاطر فیض مآثر حضرت خلافت پناهی مشاهدهٔ جلوه رعنائی و زیبائی شاهد شور انگیز شیرین شمایل کشمیر بی نظیر در مبادی موسم بهار بود ، و شوق تفرج شکوفه و گل و تماشای لاله و سنبل در عنفوان سن شباب روزگار دم به دم بر مراتب خواهش می افزود - درینولا که خاطر عاطر از همه جانب بجمعیت تمام گرائید و بهیچ سو از هیچ وجه نگرانی نمانده بود ، لاجرم پنجم شوال سنه هزار و بیست و هشت هجری رایات جاه و جلال بدان سمت ارتفاع یافته - چون سهرند مخیم سرادقات جاه و جلال شد مهد سعادت نواب ممتازالزمانی از مقدم خجسته مولود مهبط انوار برکت و میمنت آمد ، حضرت خلافت پناهی جهت ادای تهنیت بمنزل شریف آنحضرت تشریف ارزانی فرموده آن شاهزادهٔ نامدار را بسلطان امید بخش موسوم ساختند - و پس از کوچ آن منزل ، بنا بر رغبتی که بسیر کشمیر داشتند ، لاهور را دست چپ

گذاشته از راه پگلی و دمتور که دور ترین مسالک است چون برف نداشت متوجه مقصد شدند - وقتی که ساحل دریای کشن گنگا سر منزل کوکبۀ دولت و مضرب سرادق خلافت گردید ، پانزدهم ربیع الاول سنه هزار و بیست و نه هجری سلطان سیارگان بنا بر موافقت موکب مسعود اختیار سفر خیر اثر نموده از سرادقات برج حوت در گذشت - و بیک کوچ در سر منزل دلکشای بهجت افزای یعنی بیت‌الشرف حمل مقام گزید - بسبب آغاز سال مبارک فال پانزدهم جلوس جهانگیری جشن نوروزی درین مقام بزیب و زینت تمام بر فراز پشتۀ مشرف بر رودبار مذکور ، که از فرط سرسبزیٔ سبزهای شاداب نوخیز و جوش سمن زار تازه رسته عبیر بیز همانا روی بهار و روکش گلزار بود ، آرایش پذیر آمد - آنحضرت که علی‌الدوام کامرانی در صورت کام بخشی بظهور می آوردند ، درین مقام نیز بر وفق دستور صورت معهود کارخود کرده ، و یازدهم فروردی ماه مذکور خطۀ کشمیر را از فیض غبار موکب نصرت آثار بتازگی نزهت پذیر ساخته روکش گلزار افلاک و آبروی عالم خاک کردند - چنانچه در مدت شش ماه و یازده روز که پرتو توقف موکب منصور در ساحت کشمیر نورگستر بود ، از مبادیٔ ایام طرب فرجام یعنی اویل فصل بهار ، که هنگام طلوع الوان گلهای شبنم آلود آبدار و وقت ظهور شاهدان انوار و شگوفه از مطالع گلبن و مناظر شاخسار است ، تا انجام ایام مهرگان که آغاز رنگ آمیزیٔ برگ ریزان خزان و عین جوش شگفتگی های بهار فرح بخش زعفران است - همواره اوقات فرخنده ساعات بسیر و شکار آن نزهت آباد صرف شده شغلی جز اشتغال این معنی نبود - حسب الحکم والا در متنزهات دلکش آن سرزمین و چشمه سارهای کوثرآثار آن جا جابجا عمارات عالی اساس بنیاد پذیرفت - از جملۀ در اثنای سیر و گلگشت آن نسخۀ هشت بهشت گلزمینی دل نشین و گاشنی خدا آفرین بنظر درآمد که یک طرف آن به تال دل‌کشای دل پیوسته و از جانب دیگر بدامان کوه پاک نام منتهی می شود - و از مزایای آن شاه نهری است کوثر اثر که در آن فضای عشرت افزا مانند روح روان در مجاریٔ عروق قدسی پیکران جاری گشته ، و منبع آن رشک فرمای زلال چشمۀ حیوان و غیرت افزای انهار جنان - سر چشمۀ ایست تسنیم نشان که

بعینه مانند چشم پاک در دامان پاک افتاده ؛ و یا روی زمین از پرتو
آن چشمه سار چشمی بتماشای سراپای خویشتن آب داده ـ و چون آن
سرزمین ارم آئین که کمال قابلیت و استعداد تربیت فی نفسه با آن مکان
فیض بخش بود منظور نظر اختیار آن دو قرةالعین اخیار اولاد ابی البشر
آمد ـ بنا بر خواهش مفرطی که خاطر عاطر شاه بلند اقبال را باحداث
باغات و بنیاد عمارات بالذات هست نقش این معنی در ضمیر منیر بستند
که بمقام تربیت آن ۱[هیولای]ع ریاض رضوان در آیند ـ قضا را در آن
خطور این اراده بخاطر خطیر آن عالی حضرت خضرت جنت مکانی بلا فاصله
مرمت و عمارت آن ارم کده را بدان حضرت تفویض فرمودند ـ و چون
اشارت عالیهٔ آن سرور با شوق طبعی یاور افتاده محرک آن معنی گشت ـ
درین صورت بنای آن ارادهٔ جازمه را بر اساس تصمیم عزیمت نهاده
بی توقف نزهت آئین باغی باکمال فسحت در آن ساحت که موطن روح و
راحت است طرح انداخته بیدرنگ رنگ ریختند ؛ و نظر بر ملاحظهٔ حال
مسمیٰ کرده آن منبع ترویح روح و معدن تفریح خاطر را به فرح بخش
موسوم ساختند ـ و بر سبیل استعجال امر فرمودند که کارپردازان سرکار
خاصه شاهی در وسط باغ خیابانی بعرض سی ذراع ، که منتهای آن بدل
منتهی می شود ، ترتیب دهند ـ و آن شاه نهر را به پهنائی ده
ذراع عریض ساخته از وسط حقیقیٔ خیابان جاری نمایند ؛ بنحوی که
ریزش‌گاه آب آن تال دلکش دل باشد ـ و معماران تیز دست جا بجا عمارتی
در نهایت رفعت و متانت بزیب و زینت و کمیت و کیفیت تمام بنیاد
نهاده زود باتمام رسانند ـ و در پیش گاه هر عمارت حوضی بمساحت سی
ذراع در سی ذراع از سنگ تراشیده مشتمل بر آبشارها و فوارها بسازند
که آب آن نهر از آبشار در آن حوض ریزد ـ مجملاً بکمتر فرصتی شاه نهر
مذکور با خوبیٔ مرغوبی هر چه تمام تر حسب المسطور ترتیب یافت ـ
چون درین مقام خامهٔ غرایب نگار از راه تبعیت بمعرض بیان کیفیت
احداث و سبب بنیاد آن فیض آباد درآمده ، بنا برین در توصیف و تعریف
این نسخهٔ خلد برین جای ادای حق مقام نیافت ، ناچار ذکر خصوصیات

---

(۱) ع[اولاد]ل

احوال را بوقت دیگر باز گذاشته ، باز بدین آئین بر سر سررشته سخن می رود - چون آنحضرت خلافت مرتبت از سیر متنزهات کشمیر خاصه گلزار فیض آثار فرح بخش معروف به ۱[شالیمار]ع کام خاطر عاطر گرفته داد نشاط و شادمانی دادند ، آرزوی مراجعت هندوستان از صفوت کدهٔ ضمیر منیر آنحضرت جلوهٔ ظهور نمود - بنا برین عزیمت صواب آئین بیست و دوم مهر ماه الهی سنه پانزده جلوس جهانگیری اعلام معاودت بسمت مستقر اورنگ سعادت سمت ارتفاع پذیرفت - درین اثناء عرضداشت خان خانان بدین مضمون رسید که چون درین ایام عسکر منصور از پای‌تخت خلافت دور دست شتافته ، درین صورت خوف و هراس اهل سرحدها خصوص عموم سکنهٔ ولایت جنوبی کمی پذیرفته ، لاجرم دکنیان ظاهر بین کوته اندیش بدستور معهود وقت یافته سر بطغیان بر آورده اند و بر اطراف احمد نگر و اکثر مضافات آن و بعضی از سایر محال دکن را بدست در آورده - چنانچه از زیادتی کم فرصتی ها که شیوهٔ ناستودهٔ ایشانست ، کار بر اولیای دولت بنحوی تنگ گرفته اند که مزیدی بر آن متصور نباشد - حضرت خلافت مرتبت بنا بر استماع این خبر از جا در آمده از خویشتن داری بر آمدند ، و طریقهٔ وجوب انتقام این گروه بی راه بدهنجار سپرده در مقام تلافی و تدارک این امر نا مرضی پا فشرده ، قرار دادند که بعد از ورود مسعود به دارالسلطنت لاهور سرانجام مهام دکن بعهدهٔ شاه بلند اقبال باز گذارند -

باعث ارتفاع ماهچهٔ آفتاب شعاع لوای والای شاه بلند اقبال بار دوم بآهنگ تسخیر کشور پهناور دکن

چون پیوسته رسم و آئین بیخردان کوتاه بین آنست که هرگاه از مساعدت روزگار فرصتی و از همراهیٔ وقت رخصتی یابند چشم از همه سو پوشیده و شیوهٔ ناستودهٔ گردن‌کشی پیش گرفته بر سر کار خویشتن روند

---

(۱) ع[شاله مار]ل

و از ملاحظهٔ لوازم دوربینی و عاقبت اندیشی در گذشته بی‌اندیشهٔ وخامت عصیان پای از سرحد اندازه بیرون نهند - شاهد حال خصوصیات احوال دکنیان خسران مآل است که از دیرگاه باز خاصه از عهد حضرت عرش آشیانی اکبر بادشاه همواره این هنجار ناهموار می سپارند و پیوسته عهد و پیمان شکسته این خصلت نکوهیده را مرعی می دارند - چنان چه هر بار که باز خواست خدیو روزگار برآن سخت رویان سست رای بدشواری می کشد ، از راه روباه بازی و حیله وری در پناه زبونی و عجز و زاری درآمده جان مفتی از میانه بیرون می برند - و چون بدست آویز انکسار از صدمهٔ سرپنجهٔ قهر شیران بیشهٔ رزم‌آزمائی رهائی یافته عرصه را بظاهر خالی می بینند باز شیرک شده بر سر اظهار دلیری می آیند - چنانچه بر نهجی که سابق گذارش پذیرفته ، بمجرد توجه شاه بلند اقبال بدآن صوب از صدمهٔ سطوت و نهیب نهضت موکب جاه و جلال آنحضرت زلزله در بوم و بر دکن و تزلزل در ارکان توان و تحمل آن قوم بد عهد پیمان شکن افتاد و قرار قلب و ثبات قدم را وداع نموده صبر و آرام راه بخیر باد یاد کردند - ناچار بنابر رسم مقرر بیدرنگ بآهنگ اظهار اطاعت و طلب شفاعت برخاسته بسلوک جادهٔ بندگی و طریق سرافگندگی اقدام نمودند و برسم تقدیم خدمت گذاری و جان سپاری در ضمن تسلیم ملک و مال حرف عهد و پیمان بمیان آورده در خواهش امان زدند - لاجرم حضرت شاه بلند اقبال در آن مرتبه دیده و دانسته از سر تقصیرات بی پایان درگذشتند و بشفاعت حلم عذر خواه مطلقاً ایشان را بیگناه انگاشته ابواب دارالسلام عفو و عافیت و در امن آباد امان بر روی روزگار ایشان کشودند - چنانچه سابقاً دقایق آن بتفصیل نگاشتهٔ کلک حقایق نگار آمد - و چون درینولا شاه بلند اقبال از گلگشت جاوید بهار کشمیر مینونظیر و سیر آن گلشن خدا آفرین نشاط اندوز و صید انداز بوده بر حسب ظاهر از دارالخلافه دور بودند ، باز آن خیره چشمان تیره روزگار بتازگی قطع نظر از مراحم پادشاهانه نموده در نواحئ برهانپور بتاخت و تاراج پرداختند - چنانچه مکرر واقعات منهیان ممالک جنوبی مشتمل بر حقایق طغیان آن تباه کیشان بدربار سپهر مدار آمد ، و خان خانان نیز در طی عرضداشت‌های متواتر و متوالی بر رای عالی عرض داشت ، خاصه عریضهٔ که

در لاهور رسیده است که هرسه دنیادار دکن نظام‌الملک و قطب الملک و عادل خان باهم اتفاق نموده لشکری تفرقه اثر که عدد جمعیت آن زیاده سران پریشان دماغ آشفته مغز به پنجاه هزار تن می رسد فراهم آوردند - نخست ولایات بالا گهاٹ را که در دست اولیای دولت بود در بستهٔ تصرف نمودند و امرا و منصب داران بادشاهی خواهی نخواهی بنا بر فرط استیلاء ایشان دست از آنها باز داشته بیکدیگر پیوستند - و تهانهٔ مهکر را استحکام داده مدت سه ماه بمجادله و مقاتله و مدافعه و مقابله روزگار گذرانیدند - و چون غلبهٔ غنیم بحسب عدد و عدت ازیشان افزون بود ، نیز از همه سو راه ها را مسدود ساخته بودند - چنانچه اصلا رسد آذوقه بهواخواهان نمی رسید و مدت محاصره بامتداد و شدت عسرت بنهایت مرتبهٔ اشتداد کشید ؛ ناچار ازگریوهٔ پوری فرود آمده در بالاپور قرار توقف دادند و آن بد اندیشان ببالا گهاٹ قناعت ننموده نخست در نواحئی بالاپور بترکتازی و دست درازی درآمدند و راه ها را بنحوی ضبط کردند که رسانیدن غله متعذر شده کار بـه تنگی کشید - ناچـار دولت خواهـان خواه نخواه دست از نگاه داشت بالا پور نیز بازداشته به برهانپور پیوستند و این معنی باعث دلیریٔ غنیم گشته فرصت مساعدت وقت را غنیمت شمردند و بتغلب تمام ولایت متعلقهٔ بادشاهی از دکن و خاندیس و برار که در تصرف اولیای دولت بود نیز نساخسته بمحاصرهٔ برهانپور پرداختند - و چون مکرر حقیقت این واقعه از قرار واقع بر رای اقدس پرتو افگن گشت و درینولا باز عرضداشت خان خانان ، مشتمل بر نهایت اظهار عسرت و تنگیٔ وقت و تشبیه احوال خود ، بخان اعظم در وقت محاصرهٔ میرزایان گجرات و بذیل بتصریح این معنی که اگر بروش حضرت عرش آشیانی عمل ننموده این خانه زاد پیر را از قید احاطه آزاد نه فرمایند - ناچار نسبت ناستودهٔ راجپوتان کارگزار بعد از جوهر نمودن لقد جان نثار راه خداوندگار خود می کنند - جوهر بهندی زبان عبارت از آن است که این گروه وقتیکه کار به نهایت تنگی کشیده امید مددی از هیچ جانب نمی ماند ، نخست سر تا سر اهل و عیال را سر از تن برداشته آنگاه بخاطر جمع خود دل بر هلاک نهاده کشته می شوند - چون مضمون آن بر رای والا ظهور یافت خاطر مبارک بغایت برهم شده از سر نو عزم تلافی و تدارک آن طایفهٔ

تباه‌اندیش راه بزیور مزید جزم آراسته در تاریخ روز جمعه چهارم دی ماه الهی سنه پانزده جلوس جهانگیری مطابق غرهٔ صفر سنه هزار و سی هجری شاه بلند اقبال را باکمال اعظام و اجلال از دارالسلطنت لاهور بدآن صوب رخصت دادند، و خلعت با چارقب مروارید دوز و شمشیر و خنجر مرصع و فیل با ساز نقره و دو اسپ با زین زرین و ساز مرصع بر سبیل فرخندگیٔ شگون مرحمت فرموده ده کرور دام بصیغهٔ انعام عنایت نمودند - و چون موافق منصب سی هزاری ذات و بیست هزار سوار دو اسپه مع انعام چهل کرور می شد اکنون مجموع پنجاه کرور گشت - و بیست نامور از مردم معتبر آن سرور را منظور نظر مرحمت ساخته برین دستور بخلعت وغیره سرافراز ساختند - راجه بکرماجیت را خلعت و خنجر مرصع و اسپ و فیل و افضل خان و هشت نامدار دیگر را بخلعت و اسپ و ده تن دیگر را بخلعت تنها نواختند - و چندی از امرای نامدار مثل عبدالله خان و خواجه ابوالحسن و لشکر خان و سردار خان و سید نظام و معتمد خان که بخشیگری لشکر با او بود - و فوجی بی‌شمار از احدیان و برقندازان با پنجاه لک روپیه نقد همراه دادند - چون سلطان خسرو از آن باز بحکم وجوب مکافات بی ادبی که ازو نسبت بوالد والا قدر سرزده مانند مردم نظربند نابینان نظربند جاوید آمده بپاداش کردار گرفتار شده بود، و درین وقت پاسداریٔ او بخواجه ابوالحسن تفویض داشت، و او از همراهیٔ موکب گیهان شکوه سعادت پذیر گشت - حضرت خلافت مرتبت بجهت تحصیل جمعیت خاطر شاه بلند اقبال نگاه داشت او را بوکلای آن عالی قدر مرجوع ساختند -

وصول سیلاب افواج بحر امواج موکب جاه و جلال شاه بلند اقبال بکنار رودبار چنبل و آرایش پذیرفتن جشن وزن مبارک سال قمری سیمین از عمر شریف و یافتن توفیق توبه از شراب مسکرات بصمیم قلب و سوانحی که در عرض آن ایام روی داد

چون حضرت شاه بلند اقبال در مبادیٔ سن صبی و عنفوان آوان

نشو و نما بتناول سایر مسکرات و مغیرات مایل نگشته ، بنا بر حراست
تائیدات آسمانی نگاهبانیٔ خود نموده بودند ، چنانچه از سن تکلیف تا
بیست و چهار سالگی بشرب خمر رغبت نفرموده مطلقاً مقید آن نشده بودند ،
حضرت خلافت منزلت بنحوی که سابقاً در مقام خود سمت گذارش
یافت این حضرت را از روی جد تمام بر اقدام شرب مدام مجبور فرمودند ـ
باوجود امر آن حضرت بنا بر نهی شریعت ارتکاب این شیوهٔ ناجوز شرعی
و عقلی که بر طبع مبارک بسیار گرانی می کرد بشرط عهد و پیمان بر طبق
این معنی نمودند که چون عمر شریف بسی سال رسد دیگر ایشان را بدین
امر منهی مامور نفرمایند ـ و باین معنی گاهی در ایام طوی و جشن که
هنگام عیش و عشرت است نه از روی رغبت طبع بل بتکلیف آنحضرت
جرعهٔ چند معدود می نوشیدند و پیوسته کمال ندامت داشته جویای وسیلهٔ
توبه می بودند ـ درینولا که بدولت و اقبال متوجه فتح دکن می شدند
باز بنا بر تجدید عهد بعرض والا رسانیدند که چون افواج غنیم را این مرتبه
نیروی دیگر است ، چنانچه بمراتب متعدده در عدد و عدت از دیگر مراتب
افزون تر اند بدآنسان که از روی تسلط و غلبه تمام شهر بند برهانپور را
احاطه نموده که آرزوی وصول بحدود آن در آئینه زنگ فرسودهٔ خیال
ایشان صورت نه بسته بود ، چه جای صورت بستن وقوع محاصره ؛ لاجرم
مکنون خاطر آنست که حضرت فردوس مکانی بابر بادشاه طاب ثراه هنگام
اشتغال بجدال رانا سانگا از ارتکاب شرب شراب تائب شدند و بثواب
انابت و اجر بازگشت اصابت سهم السعادت دعای آنحضرت بر هدف
اجابت رویداد و فتح و فیروزی روزیٔ روزگار آن خدیو کامگار گشت ، این
نیازمند درگاه الٰهی نیز درین ایام که چنین مهمی عمده در پیش است
پیرویٔ سنت سنیهٔ آنحضرت نموده حلقهٔ استجابت دعوت در باب طلب
نصرت بر وفق امان ''توبوا الی اللہ'' بر در دارالفتح انابت زنند و بدین
دست آویز متین بل مفتاح مطالب دنیا و دین ابواب فتح و ظفر بر روی
اولیای دولت کشاید ـ حضرت خلافت مرتبت درین صورت بحکم مصلحت
دید وقت استصواب آن رای صواب پیرا نموده این معنی را که من
جمیع الوجوه حسن مطلق بود بهمه وجه محسن و مستحسن داشتند و در حق

آن خیر اندیش دعای خیر کرده استدعای توفیق در باب حصول سایر مدعات خصوصاً این مدعا نمودند۔ مجملاً درین ایام که بتاریخ غره ربیع‌الثانی سنه هزار و سی هجری موافق بیست و ششم بهمن ماه الهی سنه پانزده جهانگیری جشن وزن قمری سال سیوم از عمر ابد پیوند آنحضرت در کنار رودبار چنبل غیرت نگار خانهٔ چین بل روکش فردوس برین گشت۔ و از آذین این بزم بهشت آئین بر ساحل آن نهر کوثر آثار نمودار جنات تجری من تحتها الانهار برای العین نمودار شد۔ صورت این معنی بر مرأت‌الصفاء ضمیر منیر پرتو افگن گشت که درین فرخنده جشن زینت آرا و سر منزل نزهت پیرا که وقت و مقام مقتضی طرب و نشاط و زمین و زمان محرک عشرت و انبساط است ترک سرمایهٔ لذت عیش نمودن بزجر نفس انسب و بمقام توبه اقرب خواهد بود، لاجرم قرار برآن دادند که همدرین همایون محفل بطیب خاطر و تهه دل تائب گردند۔ باوجود آنکه درین مدت هرگز بخواهش خاطر قدسی منش متوجه باده کشی نشده همواره در صدور امر مذکور مجبور بودند و همانا درین صورت توبه لازم نباشد۔ براهنمونیٔ تائید آسمانی توفیق سلوک طریقهٔ باز گشت یافته حسب الامر آن حضرت شرابها را در آب رود خانه ریختند و جمیع ظروف طلا و نقره مرصع که زینت انجمن عشرت و زیور بزم سرور بود در حضور آن حضرت شکسته بر ارباب استحقاق قسمت نمودند۔ از آن جا موکب منصورٔ بشتاب باد و سحاب از آب عبور نموده و اردوی گیهان پوی که شمار قطرات باران و ریگ روان داشت بسرعت باد صرصر و تندیٔ شعله آذر بادیه گرد و مرحله نورد گشته کوچ در کوچ و منزل بمنزل راه می پیمودند۔ چنانچه در هیچ مقامی قطعاً مقام ننموده آسایش و آرام بر خود حرام گرفتند۔ چندان که ظاهر خطهٔ اوجین مرکز رایات جاه و جلال شاه بلند اقبال گشت، درین حال عرضداشت محمد تقی که در آنولا پاسبانیٔ قلعهٔ مندو در عهدهٔ او بود، بدین مضمون رسید که بیست و هفتم اسفندار سنه پانزده جلوس منصور فرنگیٔ مقهور با هشت هزار سوار دکنی بکنار آب نربده رسیده، و بمجرد رسیدن آن خاکساران آتشی نهاد مانند باد از آب گذشته اکبرپور را پی سپر گذاشتند و بی‌محابانه رفته رفته تا نواحیٔ قلعه آمده، چندی به نهب و تاراج پرداختند۔ اکنون بپای کتل رسیده اراده دارند که فرصت

یافته داخل قلعه شوند و هر روز بندهای درگاه بسربازی و جانفشانی در آمده باجود دشواریٔ محافظت قلعه از رهگذر کمال فسحت و بسیار شکست و ریخت حصار بمدافعه مشغول اند - اگرچه این فدویٔ جانسپار جانبازی در راه ولی نعمت حقیقی که خدای مجازی ست سعادت دارین خود می داند ، ازین راه اندیشه ندارد لیکن بنا بر کوتاه نظریٔ چند از پست فطرتان که بسرکار تائید یافتگان عنایت پروردگار نمی رسند و قلت و کثرت لشکر را علت نصرت و عدم آن میدانند درین صورت نظر بکثرت اعدا و قلت اولیا و سستیٔ تعین همراهان و پستیٔ همت هواخواهان ملاحظه آن هست که اگر کومک دیر تر برسد خدانخواسته از ضعف عقول ایشان و قوت غلبهٔ بد اندیشان چشم زخمی رو نماید - و چون مضمون عرضداشت بر رای جهان آرای وضوح یافت ، دو گهڑی از شب جمعه بیست و نهم ماه مذکور گذشته خواجه ابوالحسن را با چهار هزار سوار از پرگنهٔ دیپالپور رخصت فرمودند و هراول لشکر بخواجه بیرام بیگ میر بخشی که با هزار سوار جرار از لشکر خاصهٔ خود همراه داده بودند ، تفویض یافت و حکم شد که ایشان بنا بر رسم منقلا بسرعت تمام پیشتر روانهٔ مقصد شوند - و چون خواجه با اولیای دولت ابد پیوند بنواحیٔ قلعه مندو رسید ، و محمد تقی و یوسف خان از قرب وصول ایشان اطلاع یافتند ، فی‌الحال با سایر بهادران از قلعه فرود آمده به نیروی اقبال بی زوال و استظهار نزدیکیٔ طلیعهٔ موکب جاه و جلال همراه هزار سوار با غنیم روبرو شده جنگ صف کردند - و مخالفان باجود آن مایه کثرت با نصرت آسمانی و کومک جنود غیبی بر نیامده مخذول و مقهور رو براه گریز نهادند - محمد تقی و اولیای دولت برسم تعاقب از پی شتافته دنبال ایشان را نگذاشتند - و چون افواج غنیم بکنار نربده رسیده از آب گذشتند و فوجی دیگر از آن طایفهٔ بد عاقبت که از عقب رسیده بر آن سوی آب فرود آمده بودند با ایشان اتفاق نموده دیگر باره ارادهٔ عبور نمودند - محمد تقی مردانه درین سوی دریا قدم ثبات افشرده ایشان را بشست تیر و بان و بندوق گرفت ، و به نیروی جد و جهد روی آن تباه اندیشان تیره رای را نگاه داشته نگذاشت که از آب بگذرند - چون خبر شکست مخالفان بخواجه رسید با بیرام بیگ و سایر بندهای بادشاهی بشتاب تمام شباشب

ایلغار نموده روز شنبه هنگام طلوع آفتاب در کنار دریا به محمد تقی پیوست و باتفاق از آب گذشته با ایشان روبرو شدند - و آن جهالت کیشان دمی چند ثبات قدم ورزیده به بان اندازی پرداختند - چون صدمهٔ بهادران لشکر سیلاب اثر بدیشان رسید تاب مقاومت نیاورده بی پا شده از هجوم سپاه رعب بیخویشتن از جا رفته رو براه فرار نهادند - و دلاوران لشکر شکن چون شیران صید افگن دنبال آن روباه سیرتان را از دست نداده تا چهار کروه طریق تعاقب پیمودند و درین مرتبه نیز بسی از مخذولان مقهور را بقتل رسانیده مراجعت نمودند - و آن مخذولان تا نواحیٔ برهانپور هیچ جا عنان بارهٔ ادبار نکشیده ثبات قدم نورزیدند -

چون خبر فتح بمسامع جاه و جلال حضرت بلند اقبال رسید روز شنبه بیست و هفتم ربیع الآخر سنه هزار و سی هجری رایات موکب والا سایهٔ وصول بر قلعهٔ مندو افگنده امر باذین محفل جشن نوروزی و انجمن شادیٔ فتح و فیروزی نمودند - حسب الحکم اقدس صحن خاص و عام دولت خانهٔ مقدس روکش فلک اطلس گردیده چندی هنگامهٔ عیش و عشرت گرمی داشت ، مقارن این حال عرایض خانخانان و سایر امرا از برهانپور باین مضمون رسید که جمعیت تفرقه خاصیت لشکر غنیم نزدیک به شصت هزار سوار جرار آماده پیکار است و درین مرتبه دلیری و خیره چشمیٔ ایشان بحدی رسیده که قدم جرأت از اندازهٔ خود گذاشته شهربند برهانپور را از روی کمال جمعیت خاطر احاطه نموده اند - بنابر آن باندک مایه مردم که در رکاب سعادت اند روبروی غنیم شدن از ملاحظهٔ حزم و احتیاط دور است - صلاح دولت مقتضی آنست که تا هنگام پیوستن سایر اولیای دولت ابد پیوند از امراء و منصبداران که نامزد همراهیٔ موکب والا گشته اند ، خیل اقبال در موضعی که مصلحت رای گیتی آرا اقتضا فرماید توقف کند - چون مضمون عرایض بعرض اعلیٰ رسید جمیع دولتخواهان همراه و نیز که ملازم رکاب سعادت بودند ، نگاه بظاهر معامله انداخته بر طبق این مضمون باتفاق کلمه صلاح در توقف دیدند - از آنجا که نظر یافتگان تائید الهی را نظر بر کارسازیٔ عنایت الهی است نه برکثرت اعوان و انصار ، لاجرم رای دولت خواهان پسند طبع مبارک نیفتاده ، چندان توقف فرمودند که بخشیان

عظام توزک افواج منصوره نموده جیبها بخش کردند ـ آنگاه بکار فرمائی اقبال خدا داد عمل فرموده و اعتماد بر عون و صون الهی نموده شب دو شنبه شانزدهم فروردین ماه سنه شانزده جهانگیری موافق دوازدهم جمادی‌الاول از شهور سال مذکور با ده هزار سوار خاصه و پنج شش هزار سوار بادشاهی لوای ظفر پیکر موکب سعادت را بصوب برهان پور ارتفاع بخشیده در کنار آب نربده جشن شرف آفتاب عالمتاب آرایش پذیر ساختند ـ درین حال عبدالله خان فیروز جنگ که حسب الحکم والا باهنگ کومک اولیای دولت از جاگیر متوجه شده بود ، با دو هزار سوار باردوی ظفرقرین پیوسته از ادراک شرف بساط بوس انواع سعادت دو جهانی اندوخت ـ و آنحضرت همدرین منزل به ترتیب افواج پرداخته عبدالله خان را با گروهی انبوه هراول لشکر ظفر اثر و راجه بکرماجیت برانغار و خواجه ابوالحسن جرانغار قرار داده خود بانفس نفیس با دلی قوی در قلب افواج محیط امواج باستقرار مرکز گرفتند ـ و باین دستور افواج سپاه منصور را دستوری عبور از آب دادند ـ و پس از گذشتن راه سمت مقصد پیش گرفته بنا بر نوید دریافت مقصود که اشارت سراپا بشارت بود ، همعنان بخت و اقبال با سرعت تمام راهی شدند ـ و بیست و سوم فروردین ماه مذکور چار حد خطهٔ برهان پور را مرکز رایات اقبال و مورد موکب جاه و جلال ساختند ـ چون خان خانان از مقدم فرخنده قدم آن عیسیٰ دم خبردار گشته جانی تازه و مسرت بی اندازه یافت ـ در حال شهر را بچندی از امرای عظام سپرده خود استقبال خیل اقبال نمود ـ و در همان ساعت مسعود که سعادت ملازمت دریافت حسب‌الامر آنحضرت بمحافظت شهر عنان معاودت برتافت ـ بعد از سه روز دو شنبه بیست و ششم جمادی‌الاولیٰ سنه هزار و سی هجری خطهٔ برهان‌پور را بیمن قدوم بهجت لزوم دارالسرور امن و امان ساختند ـ سایر دولت خواهان که پیوسته این دولت عظمیٰ را از حضرت واهب العطایا استدعا می نمودند ، بر طبق مدعا و وفق اجابت دعا شاد کام و مقضی‌المرام گشتند ـ چون افواج لشکر مخالف درین مدت که عرصه خالی دیده بی مزاحمت و ممانعت احدی با خاطر جمع بترکتازی و دستدرازی در آمده از هیچ سو چشم نمائی ندیده بودند ، بنا بر کوتاه نظری و شوخ چشمی درین وقت هم تزلزل بخود راه نداده

همچنان پای ثبات و قرار بر جای استقرار افشرده از جا در نیامدند ، بنابرین خان خانان که صوبه دار و ماهیت دان آن ولایت بود باتفاق سایر بندهای بادشاهی بعرض مقدس رسانید که چون این مرتبه کثرت غنیم را غلبه دیگر است درین موسم که گرمیٔ هوا کمال شدت دارد تردد در نهایت دشواریست - و اکثر مراکب موکب اقبال از تنگیٔ خوراک و کمیٔ علف بمعرض تلف درآمده اند - باوجود این معانی نزدیکیٔ فصل برشکال نیز در پیش است بنا بر آن بیش ازین کار پیش نمی رود که اولیای دولت باوجود قلت عدد بمیامن اقبال آنحضرت از روی جد و جهد تمام غنیم را برخیزانیده آن قدر پس نشانند که از آب عادل‌آباد بگذرانند و خود درین طرف آب اقامت نموده ، بعد از برسات مخالفان را زیر کرده ببالاگهاٹ بر آیند - چون خان عالی شان این معنی را که مشعر بر نهایت دولت خواهی بود از مبدا بمنتها رسانید باقی امرا مثل عبدالله خان و خواجه ابوالحسن و داراب خان نیز این کنگاش صواب انتما را که بظاهر صلاح وقت از سیمای آن چهره نما و در نفس الامر خلاف رای دولت کارفرما بود پسندیده درین باب متفق الکلمه شدند - آنحضرت در جواب فرمودند که مقتضای دولت خواهی و موافق کنگاش و تدبیر همین بود که بعرض رسانیدند تا حکم تقدیر بکدام صورت تعلق پذیر گردد - آنگاه بنفس نفیس در صدد سرانجام این کار و اهتمام این مهم دشوار شده بجهت تجهیز عساکر منصوره و تهیهٔ لوازم یساق تا آن غایت اهتمام بجا آوردند که اوقات فرخنده ساعات را صرف همین معنی نموده غیر از ادای واجبات و ارتکاب قلیلی از مقتضیات طبیعت و ملایمات نشاء بشریت از خورد و خواب بامری دیگر نمی پرداختند - چنانچه هر روز در حضور آنحضرت کارپردازان سلطنت طلب و تنخواه سایر سپاه خاصه کومکیان برهان پور که مدتها محال جاگیر ایشان درتحت تصرف دکنیان بود بر آورد نموده بی درست ساختن اسناد وجوه مطالبات راکه از روی سیاهه بعرض رسیده بود متصدیان خزانه نقد تنخواه داده ثانی الحال سند تمام میکردند تا تعویقی در تهیهٔ مایحتاج یساق نشود - و در عرض اندک مدتی مبلغ چهل لک روپیه بکومکیان آن صوبه مرحمت نموده سی هزار سوار جرار آمادهٔ کارزار ساختند - از آنجمله هفت هزار سوار اوبچین مکین اسپهٔ یکه گزین از سرکار

خاصه شاهی و باقی از بندهای بادشاهی بودند - آنگاه بتوزک افواج قاهره توجه فرموده افواج کلی را به پنج قسم منقسم ساختند و با هر سرداری شش هزار سوار تعین فرموده ترتیب صفوف را بموجب ذیل مقرر نمودند :-
فوجی بسرداریٔ داراب خان خلف خان خانان ، و دو فوج دیگر باهتمام عبدالله‌خان و خواجه ابوالحسن ، و باشلیقیٔ دو فوج دیگر براجه بکرماجیت و راجه بهیم که بمزید عنایت آنحضرت اختصاص داشتند تفویض رفت - و سرداریٔ کل با دارابخان باز گشت ، باین عنوان که انجمن کنگاش در منزل او منعقد گردد - لیکن در حقیقت رتق وفتق و حل و عقد امور کلی و جزوی باستصواب رای صواب آئین راجه بکرماجیت منوط باشد - بالجمله شب یک شنبه بیست و پنجم جمادی الاول سنه هزار و سی بهر یک از امرای عظام و منصبداران خلعت و فیل و اسپ و کمر خنجر و شمشیر مرصع داده عسکر منصور را از برهانپور دستوری دادند و موکب سعادت حسب‌الحکم پنج روز بجهت تهیهٔ ضروریات یورش در سواد شهر درنگ نموده روز جمعه چهارم اردی بهشت از آب تپتی که بر کنار شهر میگزرد عبور نموده در یک کروهی منزل گزیدند - روز شنبه هنگام طلوع طلیعهٔ بامداد همین که راهیٔ سمت مقصود گردیده یک کروه راه قطع نمودند - یاقوت حبشی سردار کل افواج غنیم دلیرانه از قرارگاه خویش یک کروه پیش آمده دلاوران نبرد آزمای را استقبال نمود - بهادران موکب اقبال بمجرد مقابله بی محابا و ابا مانند شعله که بر قلب زگال زند خود را بر صف آن سپاه تیره‌رای زده تیغ آتش میغ ازیشان دریغ نداشتند - و چون آتش ستیز و آویز بلندی گرای گشته یکی بزبانه کشی در آمد و اشتعال آن سر کش که بخشک و تر در گرفته بود در خرمن خس یعنی صفوف آن مشتی ناکس افتاده دود از نهاد آن تیره درونان بر آورد - یکبار مانند خیل شرار از هم افتاده هر یک از کناری بدر رفتند - چون به نیروی کارگزاریٔ اقبال در ضمن اندک زد و خوردی هر فوجی از افواج قاهره فوج روبروی خویش را برداشته سر بدنبال آن گروه ابتر نهاده بر اثر ایشان دشت و در را پامال و پی سپر ساخت چندان که آن مقهوران از بیم شمشیر شعله تاثیر بهادران که برسم تعاقب هفت کروه از دنبال ایشان تاخته بودند ، خود را بر آب عادل آباد زده از میان آب و آتش جان مفتی بدر بردند - و در آن دار و گیر زیاده

از پانصد تن آن خون گرفتگان طعمهٔ شمشیر شده شش صد کس اسیر و دستگیر گشتند ـ و غنایم بی شمار از اسپ و شتر و چتری و پالکی و عَلَم و نقاره و امثال اینها بدست غازیان افتاد ـ و در آن چپقلش بمحض عون و صون الهی که لازمهٔ اقبال نامتناهی است از خیل اقبال دو تن که پیوسته از گل شجاعت ذاتی خار خار برداشت زخم پیش رو که غازهٔ تازه روئی مردان و گلدستهٔ دستار مردانگی است داشتند بمقصود رسیدند ـ یکی شیر بهادر دوم الله ویردی ولد مقصود کوسه ترکمان که بالفعل از خطاب خانی سمت کامرانی دارد ـ و لشکر ظفر اثر روز دیگر همعنان فتح و ظفر از موضع عادل آباد کوچ کرده متوجه ملکا پور شد ـ و چون افواج غنیم مالشی بسزا یافته بودند در عرض راه اصلا نمودار نشده در منزل بوقتی که دارابخان و راجه بکرماجیت باندک مایه مردمی که عدد ایشان بسی صد تن می کشید از راه رسیده بودند و چنانچه راه سرداری است گردا گرد معسکر اقبال برآمده افواج را جا بجا قرار نزول می دادند ـ آتش خان و دلاور خان از جمله مخالفان کم فرصت وقت یافته با [1][چهارده]ع هزار سوار از یک جانب بر آمدند و سه هزار سوار گزیده رزم دیده را از خود جدا کرده پیشتر فرستادند که تا رسیدن ایشان خود را رسانیده بدستبازی در آیند و چون آن بد اندیشان که بآن انداز دور از کار اختیار کارزار دلیران نموده بودند نزدیک رسیده گرم بان اندازی شدند راجه خواست که بآهنگ مدافعهٔ ایشان از جا درآید ـ دارابخان بمقام ممانعت درآمده تا هنگام رسیدن دلاوران صلاح وقت در تیز جلوئی ندید ـ این توقف سرداران سرمایهٔ دلیری غنیم شده بیکبار بارگیها انگیخته بخیره چشمی و چیره دستی در آمدند ـ درین حالت راجه چشم از مقتضای حال و مصلحت وقت پوشیده بی ملاحظهٔ دور بینی ها بر ایشان تاخت و راجه بهیم نیز که درین وقت نازک خود را تیز و تند رسانیده بود جلو ریز بحمله در آمده براجه موافقت نمود و باتفاق یک دیگر ایشان را از پیش برداشته بر فوج عقب که[2][مثبت]ع مخالفان بود زدند و بکمتر فرصتی آن کم فرصتان زیاده سر را بی پا و بیجا ساختند ـ درین وقت که دارابخان نیز بدفع ایشان متوجه مقابله بود

---

(۱) ع [چهار] ل (۲) ع [قلب] الف

بفوجی تازه زور که از عقب بهادران در آمده بودند بر خورده خود را بر ایشان زد - و باندک زد و خوردی چون نیروی آسمانی یاور افتاده تقویت بازوی، شیران پنجه دراز تائید عنایت ربانی دست بهم داد - ازین غنیم پای کم آورده شکست درست خورد - و دست از ستیز و آویز باز داشته از زیر تیغ رو بگریز نهاد - و دارابخان تا یک کروه عقب همگنان تاخته قریب دو صد کس را به تیغ بی دریغ گذرانید - و مظفر و منصور معاودت نموده بعسکر اقبال پیوست - و روز پنج شنبه دهم اردی بهشت ماه الٰهی مطلقا ازیشان اثری ظاهر نشد - و روز دیگر که موکب مسعود بسه کروهی روهنیگر[1] ورود اقبال نمود - درین روز مخالفان دو بخش شده جمعی از راه گهاتئی روهنیگر و گروهی از گریوهٔ کوتهلی گریزان گشته رو ببالا گهاٹ نهادند - و اولیای دولت روز دوشنبه دوازدهم ماه در پائین عقبهٔ کوتهلی که از گریوهٔ روهنیگر آسان گزار تر است منزل گزیدند - و روز دیگر ببالاگهاٹ در آمده جهت انتظار وصول تمام عسکر نصرت اثر دو روز توقف نمودند - درین وقت محمد تقی با دو هزار سوار بولایت برار و محمد خان نیازی با فوجی جرار بملک خاندیس رسیده محال متعلقهٔ بادشاهی را متصرف شدند - در روز سه شنبه پانزدهم سرداران از آن مقام کوچ فرموده هشت کروه مسافت قطع نمودند، و روز دیگر شش کروه دیگر طی نموده بمنزل رسیدند - بموجب نوشته سرزنش آمود عنبر با سایر مقهوران از در تهور و تجلد در آمده بعزیمت ناصواب و عنان کشئی ادبار روبروی موکب اقبال شدند - قضارا هراول ایشان که بوجود بی بود جادو رای و ساهو سیاه رو و کهیلو مطرود و دلاور خان و آتش خان که مردم کار طلب غنیم بودند استظهار داشت بهراول فوج راجه بکرماجیت بر خوردند - و چون این کتیبهٔ فتح و ظفر که از یمن حضور منتسبان سلسلهٔ علیهٔ علویه مثل سید صلابت خان[2] [...]ن و سید جعفر و سید مظفر و دیگر سادات بارهه نیرومندی داشتند - و اوداجیرام دکنی نیز درین فوج بود - بمثابت شرار

---

(۱) در بادشاهنامه این مقام را روهنکهیره نوشته - ملاحظه کنید صفحه ۵۱۳ ، حصه اول ، طبع ایشیاٹک سوسائٹی بنگاله -

(۲) —ن [و سید علی] ل -

درآمده بر ایشان حمله آور شدند - و راجه با مردم تازه زور خود را رسانیده بکارزار در آمد ، و مدتی از طرفین جنگ ترازو بود - در آخر امر نیروی اقبال آسمانی و تقویت تائید ربانی باعث ضعف و وهن مخالفان شده زبانه تیغ شعله آمیغ موافقان آتش فنا در خرمن هستیٔ ایشان زد - چنانچه تلنگ راوکه دکنیان حیله‌گر روباه باز از اعتضاد قوت او شیرک شده بودند و به نیروی دستبازیٔ او با شیران مرد افگن و پلنگان صف شکن سر پنجهٔ جلادت برکشاده با چندی تن بی سر شده - و از جمله خیل اقبال سید محمد علی بارهه اظهار صحت نسب نموده آثار شجاعت و شهامت هاشمی بر روی کار آورده و چندی از یکه تازان را در عرصهٔ پیکار بی سر ساخته بر خاک هلاک انداخت - آنگاه از نشان زخم های کاری که بر روی او رسیده بود مهرها بر محضر سیادت خود گذاشته بآن آبرو رو بدریافت درجهٔ شهادت نهاد - و حمید خان برادر فرهاد خان حبشی در منڈو بتازگی داغ بندگیٔ آن حضرت را غرهٔ ناصیهٔ بخت مندی نموده از گلگونهٔ خون شهادت سرخروئیٔ سعادت اندوخت - و سید مظفر بارهه که اکنون بپاداش نیکو بندگی بمنصب هفت هزاری هفت هزار سوار و بخطاب خان جهانی سرافراز است ، در آن روز چهار زخم نمایان خورده در معرکه افتاد ، و دو برادر او سید جمال و سید بازید شهید شدند -

در طی این حال که راجه بکرماجیت بتعاقب هراول خصم اشتغال داشت یاقوت حبشی که سردار [۱] [فوج]ع غنیم بود وقت یافته با آن فوج خود را باحمال و اثقال اردو رسانید - و چون آن روز از ناهمواریٔ زمین وکثرت اهل اردو دواب و رواحل آغروق بامتداد کشید و فوج چند اول را پاسبانی بآسانی میسر نیامده مضرت عظیم باهل اردو رسید ، و اکثر اسپ و اسباب مردم بتاراج رفت - و چون راجه بهیم از دست انداز یاقوت خبر یافته بسبب دور دست نتوانست رسید ، بیدرنگ با فوج خود بر ایشان تاخته عرصهٔ کارزار را کارستان ساخت - و در عین کوششهای مردانه‌که از طرفین روی نمود، پیش از آنکه شاهد فتح چهرهٔ اقبال بر افروزد چندین مرد مردانه روشناس مثل [۲] [صادق بهادر]ع و عبدالکریم بیگ و گدا بیگ و

---

(۱)—ع [قول] ل (۲)—[صادق خان بهادر] ع

خواجه طاهرو باقی بیگ و چندی دیگر از بهادران عمده مراعات دقایق حلال نمکی کوشیده بدریافت درجهٔ شهادت رسیدند ـ و درین دستبازی که آخرکار منصوبهٔ فتح اولیای دولت ابد قرین درست نشین افتاد فیروز خان حبشی با هفت صد تن از دغاپیشگان دکن در عرصهٔ جنگ نقد جان در باختند ـ بالجمله ازآن روز که افواج مواکب والا در بالاگهاٹ رایات رفعت و اقبال را رفعت بخشیدند ، تا بیست و یکم اردی بهشت ماه که شش کروهی کهڑکی نشیمن جای نظام الملک و عنبر مضرب سرادق نصرت شد ـ اکثر روزها مقابلهٔ سپاه اقبال با مخالفان دولت ابد پیوند اتفاق افتاده ، همه جای فتح و ظفر نصیب اولیای دولت قاهره گشت ـ و چون ماهچهٔ لوای نصرت آیهٔ عسکر منصور بر موضع جنگل تهانه که در چهار کروهی کهڑکی واقع است ، پرتو ورود مسعود افگند ، افواج غنیم سیاه گلیم با روز برگشته و حال ابتر شده آهنگ مقابله باولیای دولت جاوید فیروز نموده بیدرنگ با هم در آویخته در یک دیگر آمیختند ـ و پس از دار و گیر و کر و فر بسیار که از هر دو طرف رو نمود بدستور معهود مانند بخت خویش برگشته راه فرار پیش گرفتند ـ و افواج خیل اقبال همه جا سر بدنبال ایشان گذاشته تا کهڑکی هیچ جا عنان یکران تعاقب را مثنی نساختند ـ و عنبر تیره روزگار پیشتر از وصول موکب نصرت شعار بیک روز از هجوم خیل رعب که عسکر آسمانیست شهر را خالی کرده نظام الملک و اهل او را با خزاین بقلعهٔ دولت آباد فرستاده بود ـ و معظم سپاه را در برابر لشکر ظفر اثر باز داشته ، خود با ده هزار سوار کار آزموده بدولت آباد شتافته در پناه آن قلعهٔ آسمان شکوه که بر فراز کوهی رفعت طراز واقع است، نشسته و پشت بکوه باز داده ، و غافل ازآنکه اگر بمثل آب و آتش در نهانخانهٔ سنگ رو پنهان کنند صدمهٔ سنان آبدار و کاوش خنجر آتشبار اولیای دولت برق صولت او را خار وار از دل سنگ خارا بیرون کشیده چون شرارهٔ کم عمر زود بباد فنا بر دهد ـ و مانند قطرهٔ سست بنیاد زمین گیر بر خاک هلاک افگند ـ همان روز که اولیای دولت بسعادت داخل کهڑکی شدند ، افواج اهل خلاف از آنجا فرار نموده بدار البوار هزیمت شتافتند ـ و اردوی گیهان پوی سه روز در مقام کهڑکی رحل اقامت افگنده

سرتاسر آن معموره احداث کردهٔ عنبر که در مدت پانزده سال صورت آبادی و اتمام پذیرفته بود ، سوخته ویران ساختند - و روز شنبه بیست و ششم یک کروه از کهڑکی گذشته منزل گزیدند - و روز دیگر ازآن موضع کوچ کرده همین که سه کروه را طی نمودند افواج غنیم بسرداری یاقوت خان با توزک شایسته بر فوج راجه بکرماجیت که در آن روز چنداول عسکرمنصور بعهدهٔ او بود، تاخت آوردند - راجه تنها بمدافعهٔ ایشان پرداخته در مبادی ظهور غلبهٔ او دارا بخان و راجه نرسنگدیو بندیله از جانب‌دست‌چپ و راجه بهیم از طرف راست بکومک رسیده بر لشکر غنیم حمله آوردند - و همگنان را چون اندیشهٔ ایشان پریشان و پاشان ساخته جمعی را قتیل و برخی را دست گیر نموده معاودت نمودند - بنا بر آن که آن مخذولان تباه اندیش مالشی بسزا خورده دیگر در خود تاب مقابله با موکب اقبال ندیدند ناچار یک بار کناره گزیده از مقاومت تقاعد ورزیدند - و عنبر و نظام الملک خود پناه بقلعهٔ دولت آباد برد بودند - و آن هنگام و مصلحت وقت اقتضای محاصرهٔ قلعه نمی کرد ، لاجرم صوابدید آرای جملگی خیراندیشان دولت برین قرار یافت که در اطراف و اکناف ولایت اعداء دولت بتاخت و تاراج در آیند - بنا بر آن‌که فوجی از مخذولان مدتها بمحاصرهٔ قلعهٔ احمد نگر اشتغال داشتند، خنجر خان از عمده‌های دولت که اکنون بسپهدار خان مخاطب است، در آن مدت بشرایط قلعه داری باشایستگی تمام قیام نموده بود - و درین ایام از راه عسرت و نایابی آذوقه کار برو به تنگی کشیده ، ناچار این اندیشه را بخاطر راه دادند که نخست باحمدنگر شتافته و خنجر خان و سایر بندها را از مضیق محاصره نجات بخشیده بتازگی سامان غله و تهیهٔ سایر مایحتاج قلعه داری نموده آنگاه بتاخت و غارت سرتا سر ولایت اهل خلاف خصوص سر زمین ناسک و [سنگمنیر]ع[1] که معمور ترین پرگنات آن اطراف است بپردازند - و ازین راه و طریق دیگر بهر حیاتی که دهد رفته رفته اسباب ضعف و وهن ایشان مهیا نموده یک بار غنیم را بیخ برکن و بر اصل مستاصل سازند ، و بحکم این عزیمت صائب در روز شنبه بیست و نهم اردی بهشت متوجه سمت آن

---

(۱) ع [سنگمنیر] ل،

سرزمین شدند - چون خنجر خان ازین حقیقت آگاهی یافت قوی دل گشته باستظهار تمام از قلعه برآمده با جوهر حبشی داماد عنبر که احاطهٔ قلعه نموده بود آویخته قریب دویست نفر را به تیغ بیدریغ گزرانید -

چون افواج منصوره بظاهر مونگی پتن رسیده در ساحل بان گنگا منزل گزید خبر آمدن افواج غنیم از انهاء جاسوسان ظاهر شد ، لاجرم به ترتیب افواج پرداخته بنا بر ملاحظهٔ مقتضای احتیاط و حزم که عمده ترین ارکان سرداری است از هر فوجی هزار سوار جرار جدا ساخته برای محافظت اردوی جهان‌پوری گذشتند - روز یک شنبه سیوم خورداد بقلاوزی اقبال خدا داد روی همت بلند نهمت بدفع اعداء دولت نهاده بعد از طی دو کروه دیدند که دکنیان قرار مقابلهٔ موکب اقبال داده افواج مقهورهٔ خود را دو بخش نموده مستعد ایستاده اند - سرداران نیز خیل سعادت را دو گروه ساخته دارابخان و راجه بهیم بمواجهٔ فوج یاقوت خان و مردم عادل خان که نزدیک پانزده هزار سوار بوده باشند ، متوجه شدند و باقی سرداران بدفع فوج دیگر آهنگ نمودند - چون دارابخان با غنیم روبرو شد کار از مقابله کشید و از طرفین مراسم جلادت ظهور نمایان یافت - مخالفان باوجود کثرت سطوت و صوات اولیای دولت خویشتن داری ننموده از راه تهور در آمدند ؛ و با خود قرار تمکن و استقرار داده چندی پای ثبات و قرار افشردند - بنابرین قرار داد حق تجلد و جلادت ادا نموده داد دار و گیر دادند - و آن مایه تمکن و پایداری که زیاده از امکان پایهٔ آن فرومایگان بود بجا آورده عاقبت بی پا شدند ، و غنایم بی شمار از اسپ و شتر و امثال اینها بدست ارباب تاراج افتاد - چون عبدالله خان و خواجه ابوالحسن و راجه بکرماجیت بآهنگ گوشمال فوج دوم که فوج پی بود ، و دلاور خان و جادون رای و آتش خان سرمایهٔ قوی دلیٔ آن فرومایگان دون پایه بودند و شمار ایشان به بیست و پنج هزار تن می کشید شتابان گشتند - هنوز دو کروه را طی ننموده بودند که خیل ادبار استقبال موکب اقبال نموده از دور نمودار شد ؛ نخست راجه بکرماجیت بنا بر مقتضای جلادت ذاتی به پنج هزار کس کار طلب برسم هراولی برهمگنان پیشی جسته پیش روی ایشان را گرفت ، و

با مجاهدان عسکر جاه و جلال بعون تائید الهی بر ایشان تاخت و از کار دست بسته که کارنامهٔ رستم دستان در بند اوست گرهٔ اشکال کشوده بظهور آورد ـ و بتعاقب آن گروه بد اندیش که از پیش برداشته بود همت گماشته دنبال آن مدبران را تا منزل گاه ایشان از دست نگذاشت ـ و درین فتح نمایان اکثر چارپایان باربردار اردوی ایشان از فیل و اسپ و شتر و گاؤ فتوح غنیمت شد ـ چون لوای نصرت شعار موکب ظفر آثار بقصد مراجعت افراشته شد، باز فوجی تازه زور از مخالفان بنا بر رسم معهود دکن از جانب قوشون خواجه ابوالحسن ظاهر شده شوخ چشمی آغاز نهادند ـ بیرام بیگ بخشی باهزار سوار جرار هراول فوج خواجه که بعهدهٔ او بود، همراه جانسپار خان ترکمان و چندی دیگر از بهادران جان نثار رو بروی آن مدبران شدند ـ و سزای بد اندیشان را در کنار روزگار ایشان گذاشته باکمتر فرصتی آن کم فرصتان را از پیش برداشتند ـ درین حال راجه بکرماجیت جلو ریز رسیده باتفاق خواجه آن گروه مدبر را تا یک کروه تعاقب نمودند ـ وگروهی انبوه را زخمی ساخته قریب دو هزار کس را بقتل رسانیدند، و جمعی کثیر را اسیر و دستگیر نموده باقی آن سوخته اختران بخت برگشته را سرگشتهٔ بادیهٔ ادبار ساختند ـ

چون بمددگاری٘ جناب پروردگار و دستیاری٘ بخت کارساز ازین دست نصرت های تازه و فتوحات بی اندازه روزی٘ روزگار اولیای دولت پایدار شاه بلند اقبال آمد، سرداران حقیقت وقایع را از قرار واقع داخل عرایض کرده بدرگاه والا ارسال داشتند ـ و محمد خان نیازی و محمد تقی که با جمعی از بهادران بضبط محال پائین گهاٹ نامزد شده بودند، بعد از تصرف اعمال آن ولایت ببالاگهاٹ برآمده سر تا سر مهمات و مدعیات حسب الامر استدعاء صورت بست ـ عنبر بمحض شنیدن این خبر از جا در آمده بیدست و پا شد ـ و در مقام چاره گری٘ این امر تقدیری که کار گری٘ تدبیر این جا عین بی‌تاثیریست پا افشرده جادون رای را با هشت هزار سوار باهنگ انتزاع محال باسم فرستاد ـ درین وقت حسب الحکم راجه بهیم با هزار و پان صد سوار بکومک محمد تقی رسیده جادون رای و همرهان او را گوشمال بسزا داد ـ و همه را آوارهٔ بادیهٔ ادبار و سرگشتهٔ دشت هزیمت و فرار ساخته حقیقت را عرض داشت نمود ـ

وسیله انگیختن عنبر در طلب شفاعت و اظهار مراسم بندگی و اطاعت و توسل بذیل عفو گناه آمرز والا حضرت شاه بلند اقبال و پذیرفتن پیشکش کلی و تسلیم محال متعلقهٔ اولیای دولت و دیگر سوانح اقبال

خدیوی سزاوار شاهی بود | که مصداق ظل الهی بود
بباطن نگرداند از حق ورق | بظاهر بود مظهر لطف حق
بدانسان نهد بر مدارا مدار | که تلخیٔ عفوش بود خوشگوار

ماحصل این مقدمه مطابق احوال والا حضرت شاه بلند اقبال است که در هیچ صورت از ملاحظهٔ این معنی غافل نیستند ـ و همواره در حالت ظفر و نصرت و کمال اقتدار و قدرت این مراتب را منظور داشته عموم مجرمان را بنظر اغماض می بینند ـ آری استحقاق خلافت علی الاطلاق آن سعادت یار کامگار دارد که چون نصرت وفیروزیٔ روزی روزگار برکت آثارش گردد از در انتقام در نیاید ـ و سزاوار فرمانروائی و بادشاهی آن دولت مند اقبال مند باشد که چون بر اعدای دولت ظفر یافته از موهبت عالم بالا به تسلط زبردستان فایز گردد تسلیٔ خاطر و تشفیٔ قلب بکینه توزی ننماید ـ چنانچه مکرر این معنی در مجاریٔ احوال آن حضرت مشاهده شده که نسبت بعامه عالمیان خاصه دکنیان بعمل می آرند ـ از جمله درین صورت که چون عنبر تیره رای تباه اندیش دید که بچهره نمائی سعادت روز افزون و کار کشائی بخت همایون ساعت بساعت فتح های نمایان صورت بسته ، پی در پی نصرت‌های پی پایان فتوح روزگار دولت پایدار گردید ، و از روی کارکج نشینیٔ نقشها و بی پرکاریٔ کارها صورت اقبال دنیادلران دکن را چون ظاهر و باطن تیره جیوش و جنود دکن در آئینه زنگار فرسود بخت سیاه معاینه نمود ، لاجرم از بیراههٔ کجروی و انحراف رو تافته بر سر شاهراه راست اطاعت آمد ـ و باوجود این درجه بالادویهای طغیان و اینگونه روسیاهی‌های عصیان با ضم انواع

جرأت و جسارت که بمراتب از دیگر مراتب بیش در بیش بود ، و
با تواتر نزول عفوکه در عین استیلاء و استقلال و قدرت و اقتدار
رو داده بود ، نظر بر بخشش بی پایان آن حضرت روی طلب امان و
شفاعت یافته از در ندامت و خجالت در آمده ، و بوسیلهٔ شفاعت اولیای
دولت ادای لوازم طاعت را عذر خواه تقصیرات گذشته نمود - و بنا بر
مقتضای این عزیمت صائب چندی از مردم معامله فهم کاردان را نزد راجه
بکرماجیت که هنوز با سایر دولت خواهان در پتن توقف داشت ، فرستاده
پیغام های عجز آمیز رقت آموز داد - و خلاصه مطلب آن که چون درآن
مرتبه حضرت شاه بلند اقبال بدین صوب توجه فرمودند ، و از پرتو
چهره کشای تائید آن حضرت شاهد فتح رخسارهٔ نمود در عالم شهود
بر افروخته مقصود بر وفق مدعای هواخواهان رو نمود - عادل خان
متعهد ادای وظایف حسن خدمت و رعایت مراسم نیکو بندگی گشته در
پی سر انجام پیشکش شد ، و آن حضرت بر عهد او اعتماد فرموده حیله
پردزای ها و دروغ آمیزی های او را راست انگاشتند ، و نگاهداشت سر رشتهٔ
ضمان کرده کفهٔ پلهٔ اعتبار او را بر افراشتند - او خود پاس مرتبهٔ این
پایهٔ والا نداشته از روی زیاده سریها و کم فرصتیها وقتیکه وقت یافت
بدست عصیان تحریک سلسلهٔ طغیان نمود - اگر درین نوبت رقم عفو
بر جراید تقصیرات این بنده کشیده آید از سر نو ناصیهٔ بندگیٔ این
درم خریده که بصدق نیت دم از خلوص طویت می زند بداغ عبودیت زینت
پذیرد - چنانچه باعطاء پروانجات که عبارت از عهد نامه باشد خط آزادی
از طوق عصیان بدست این پیر غلام افتد - هر آئینه وثیقهٔ عهد و پیمان
را بایمان موکد می سازد که دیگر سر اطاعت از خط طاعت نکشد
و بعد از تسلیم محال متعلقهٔ اولیای دولت ابد پیوند دم نقد پیشکش
گرامند از خود با سایر دنیاداران دکن سر انجام نماید - و سال بسال
در خور حال و قدر شکرانهٔ امن و امان بدرگاه والا ارسال دارد - راجه
بعد از استماع گفت که اگر عنبر از ته دل بر راستی و درستی است و
از راه مکر و تزویر که شیمهٔ نکوهیدهٔ دکنیان است در نیامده از قرار
واقع در مقام عذر خواهی ست ، سایر مستدعیات او حسب الالتماس

دولت خواهان مبذول و معاذیر او بنا بر شفاعت عفو جنایت بخش عصیان بخشای شاه کشور کشای بمقام قبول موصول خواهد شد - و علامت صدق قول او گاهی ظهور می یابد که بالفعل دست از احاطهٔ احمد نگر باز دارد و بحال جمعی که درینولا برسبیل ایصال خزانه شایان ضروریات قلعه ارسال میرود ، مطلقاً مزاحمتی نرساند - و هرگاه معانیٔ مذکوره صورت بندد بندهای دولت خواه حقیقت را بدرگاه گیتی پناه معروض داشته این معنی را وسیلهٔ درخواست سایر ملتمسات او خواهند ساخت - وکلای عنبر این مطلب را از خدا خواسته بی امتناع بقول مبادرت جستند و حقیقت به عنبر نوشته فرستادند - او بعد از وقوف بمقام تصدیق قول گفته و پذیرفتهٔ خویش در آمده بی توقف مردم خود را از دور قلعه برخیزانید - چون ازین معنی مکنون خاطر عنبر ظاهر شد و خاطر اولیای دولت از جانب او اطمینان یافت مبلغ یک لک روپیه با هزار تفنگچی بجهت مدد خرچ قلعه و نگاهبانیٔ آن فرستادند - چون فرستادگان خزانه را بی ممانعت رسانیده مراجعت نمودند ، حقیقت این معنی و سایر ملتمسات عنبر را در طی عرضداشت بدرگاه سپهر مثال شاه بلند اقبال عرضداشتند - از آنجا که ستوده شیوهٔ عفو جرایم و جنایات و فروگذاشت زلات و تقصیرات مقتضای ذات کامل صفات و لازمهٔ طینت قدسی سرشت آن حضرت ست ، و نیز اعطای امان خاصه بمسلمانان شرعاً و عقلاً واجب و حسب الحکم مروت و فتوت فرض و لازم ، معهذا شدت گرمیٔ هوا و رسیدن موسم برسات که درمیان بود مرغب و محرک بنا برین درخواست ایشان تشریف قبول یافت - و باین معانی چون خاطر ملکوت ناظر بچگونگیٔ احوال حضرت خلافت مرتبت نیز مقلق بود - چه خبر اشتداد عارضهٔ ضیق النفس که از دیرگاه بازطاریٔ مزاج عالی شده بود ، دمبدم نفس بنفس متواتر و متوالی میرسید - لاجرم این دل نگرانی که از همه بالاتر بود ، علاوه موجبات پذیرش ملتمسات او گشته بامان دهی و جان بخشی و قبول مصالحه و معاهده رضا دادند - و معاملهٔ صلح باین صیغه قرار یافت که الحال سایر پرگنات دکن که از عهد حضرت عرش آشیانی تا مبادیٔ حضرت جهانگیر در تصرف اولیای دولت جاودانی بود ، ثانیاً در ضمن مصالحهٔ بار نخست بر سبیل اشتراک بعمال سرکار بادشاهی تعلق پذیر

گشته خود نیز در بعضی از قریٰ و مواضع مدخل داشته بتصرف اولیای دولت خواهان دهد - چنانچه از جمیع محال مشترک که موازی چهارده کرور دام جمع سی و پنج لک روپیه حاصل دارد از وقت مصالحهٔ آن نوبت تا اکنون که در تحت تصرف او مانده بود دست باز داشته تسلیم اولیای دولت نماید - دوم نقد مبلغ پنجاه لک روپیه برسبیل پیشکش و جرمانهٔ جرأت و بی ادبی از خود و نظام‌الملک و عادل خان و قطب‌الملک سر انجام نموده بدرگاه والا ارسال دارد - بالجمله چون عنبر از حقیقت مضمون امر کماهی آگاهی یافت در قبول این معنی بجان منت دار گشته از اطاعت فرمان جهان مطاع سر نتافت ، و فی الحال در پی سر انجام شرایط پذیرفته شده محصلیٔ قطب‌الملک نیز بعهدهٔ خود گرفت - و در باب پیشکش عادل خان التماس صدور فرمان و تعین یکی از بندهای معتبر درگاه گیتی پناه بجهت تحصیلداریٔ او نمود - و بندهای بادشاهی چون عنبر را بر وفق خواهش هوا خواهان مطیع و فرمان بر یافتند خاطر از جمیع مواد جمع ساخته همعنان فتح و ظفر با سایر عساکر بسوی تمرنی شتافتند - و چون محال بالا گهاٹ قلعه که قابل نشستن مرزبان و بنگاه لشکر و نشاندن تهانه باشد نداشت ، و قلعهٔ احمد نگر خود در سرحد واقع شده از وسط ولایت دور افتاده بود ، لاجرم اولیای دولت در سر زمینی پسندیده که این طرف تمرنی واقع بود ، بر فراز رود خانهٔ [۱][کهڑک پور] ع قلعهٔ سنگین اساس در کمال رفعت و حصانت بنا نهاده در اندک فرصتی آن حصین را باستحکام تمام صورت اتمام دادند - و بنا بر مقتضای وقت و مقام بظفرنگر موسوم ساخته حسب‌الحکم عالی امرای‌عظام بافواج خود در مواضع مذکورهٔ ذیل باین دستور گذارنیدند - داراب خان و راجه بکرماجیت با هشت هزار سوار در ظفر نگر ، و عبدالله خان در مقام اره که شش کروه این طرف ظفر نگر واقع است ، و فوج خواجه ابوالحسن در موضع پلپلی دو کروهی اره ، و سردار خان برادر خان مذکور در دیولگام نزدیک بروهنیگر ، و خنجر خان با سه هزار سوار در احمد نگر ، و سر بلند خان با سه هزار سوار در جالناپور ،

---

(۱) ع [کهڑکی پور] ل

و جانسپار خان با سه هزار سوار در بیر ، و یعقوب خان بدخشی در مونگی پتن ، و اوداجیرام وغیره دکنیان در ماهور - و از برهانپور تا دیولگام جا بجا تهانه جات قرار داده راه گیران را از مزاحمت و ممانعت مخالفان فارغ ساختند -

ولادت با سعادت فرخنده اختر برج دولت ثریا بانو بیگم

درینولا که بامداد دولت روز افزون به پرتو امداد مبداء فیاض در دمیدن و نسیم اقبال ابد مقرون از مهب عنایت ایزد تعالی و موهبت عالم بالا بر سر وزیدن بود ، فرخنده کوکبی زهره طلعت سهیل جبین با شگفته روئی ستارهٔ صبح از آسمان جاه و جلال والا شاه بلند اقبال درخشیدن گرفته فروغ ظهور بر شبستان عصمت نواب مهد علیا ممتازالزمانی افگند ، و نهال بخت مسعود آن علیا حضرت شگوفهٔ مقصود بشگفتگی درآورده حرم سرای آن خدر معلی را رشک فرمای سرابستان ارم ساخت - و این میلاد سعادت بنیاد بعد از سپری شدن بیست و پنج گهڑی و سیزده پل از شب بیست و یکم ماه خورداد سال شانزدهم جلوس جهانگیری مطابق بیستم رجب سنهٔ هزار و سی اتفاق افتاد - و آن بیگم صغری را که بتازگی شمع افروز شبستان خلافت کبری بل کوکب نور افزای برج سلطنت عظمی شده ، ثریا بانو بیگم نامیدند ، و به پرتو این تسمیه اسم مذکور از جمله اسمای سامی نامی گشت -

مجملاً به نیروی دولت روز افزون شاهی محال دکن با زیادتی در تحت تصرف اولیای دولت در آمد ، و تهانه جات جا بجا بفراغبال و خاطر آسوده قرار پزیرفت - و جاگیرداران همگی محال معهوده را که سابق بجاگیر ایشان مقرر بود ، تصرف نمودند - و بنا بر التماس عنبر مقرر فرمودند که مبلغ پنجاه لک روپیه که دنیاداران دکن ادای آن بر ذمت انقیاد گرفته اند ، بموجب این تفصیل نقد و جنس برابر سامان نمایند :- عادل خان بیست لک روپیه ، نظام‌الملک دوازده لک روپیه ، قطب الملک هژده لک روپیه - و بجهت تحصیل مبلغ مذکور

حکیم عبداللہ گیلانی را نزد عادل خان ، و کنہر داس [۱] برادر راجه را پیش نظام الملک ، و عنبر و قاضی عبدالعزیز را بمحصلی قطب الملک نامزد فرمودند - و راجه بهیم با فوجی عظیم از بندگان تعین شد که از زمیندار گولڈوانه پیش کش کلی گرفته روانهٔ درگاه والا گردد - چون عادل خان تسلط و تطاول عنبر بر نمی تافت در ارسال پیش کش و تسلیم محال مذکور تعلل و تهاون ورزیده بدفع الوقت می‌گذرانید - افضل خان را که سابقاً آشنائی با عادل خان داشت، مقرر فرمودند که متوجه بیجاپور شده او را به تنبیه نصایح هوش افزا از گران خواب بیهوشی بیدار سازد - چون علامی با سرعت تمام مسافت دور و دراز در مدت کوتاه بریده بعادل خان پیوست و مقدمات مذکوره را که صلاح دو جهانی در قبول آن بود ، حکیمانه دل نشین او ساخت ، از روی فهمیدگی سر تا سر احکام فرموده را از ته دل جان بقبول تلقی نموده در هیچ باب ایستادگی ننمود ، و در اندک مدت پیش کش مقرر که عبارت از بیست لک روپیه باشد ، نقد و جنس از مرصع آلات و جواهر و انواع نفایس و نوادر و شصت زنجیر فیل کوه پیکر سامان نموده مصحوب افضل خان و حکیم عبداللہ خان بدرگاه گیتی پناه ارسال داشت - و درین مرتبه دو لک روپیه بافضل خان تکلف نمود - و قاضی عبدالعزیز نیز موازی صد زنجیر فیل و نه لک روپیه نقد و جنس بحساب هژده لک بر سبیل پیش کش مقرر از قطب الملک گرفته متوجه آستان بوس شد - و بهمین دستور کنهرداس هم دوازده لک روپیه از نقد و جنس مشتمل بر چهل زنجیر فیل و اسپان عربی اصل و جواهر از نظام الملک و عنبر گرفته رو بدرگاه جهان پناه نهاد - و شاه بلند اقبال فتح نامهٔ کریمه مشتمل بر نوید فتوحات عظیمه که دیباچهٔ نصرت های سلاطین ماضی و حال تواند بود و عنوان کارنامهٔ ملوک زمان استقبال را شایان باشد ، مصحوب حکیم علم الدین از تربیت کردهای خاص آن حضرت که اکنون بخطاب وزیر خان و منصب پنج هزاری ذات و

---

(۱) در بادشاه نامه بجای کنهر داس ، کهتر داس نوشته شده - صفحه ۲۱۰ - جلد دوم*

سوار سر افراز است ، بخدمت حضرت خلافت مرتبت فرستادند ـ چون خبر این فتح مبین بدان حضرت رسید ، بسیار از جا در آمده لوازم شادی و مبارکبادی بجا آوردند ـ و از روی مرحمت عنایت نامهٔ نامی در جواب شاه عالم پناه نوشته استحسان و تحسین بسیار و شادباش و آفرین بیشمار در ضمن آن درج فرمودند ـ

از سوانح این ایام الله ویردی خان ترکمان که حسب‌الامر عالی از برهان پور بجهت شکار فیل بنواحیٔ سلطان پور رفته بود ، هشتاد و پنج فیل از جمله یک صد و پنج زنجیر فیل صید شده که در قید حیات مانده بود ، بنظر انور در آورد ـ از سوانح غم اندوز این سال قضیهٔ نامرضیهٔ شاهزادهٔ امید بخش است که روز سه شنبه اوایل ربیع‌الثانی سنه هزار و سی و یک هجری رو نموده ـ انتقال آن نونهال سرابوستان جاه و جلال ملال افزای خاطر شاه بلند اقبال گشت و بباغ فیروزه که در ظاهر برهان پور واقع است ، مرقد منور آن والا گوهر مقرر شده گلزمین آن خطهٔ پاک باین نسبت آبروی عالم خاک گردید ـ

چون نزد سلاطین ذیشان از وجود برادران و خویشان که عدم‌شان باعث بهبود عالمی است ، عالم شهود را پرداختن محض صواب است ـ و مشیران ملک و ملت بر وفق مقتضای مصلحت وقت و ناگزیر کار استیصال مطلق شرکای دولت خیر اندیش بهبود اهل روزگار میدانند ، لاجرم بتجویز صواب گویان دین و دولت سلطان خسرو را که جهانگیر بادشاه در عالم بی خبریٔ شراب بشاه بلند اقبال حواله نموده بودند ، شب سه شنبه بیستم ربیع الثانی سنه هزار و سی و یک هجری بعذاب خفه از مطمورهٔ زندان بفراخ نای عالم خاک روانه ساختند ـ و بجهت رفع گفتگوی مردم روز دیگر نعش آن مرحوم را از روی کمال تعظیم و نهایت تکریم ارکان دولت و اعیان حضرت تکبیر گویان و درود خوانان از میان شهر برهان پور گذرانیده شب چهار شنبه در عالم گنج مدفون گردانیدند ـ از حسرت این واقعهٔ ناگزیر دلهای عالمی سوخته بر بیکسی و بیچارگیٔ آن مظلوم زن و مرد شهر بدرد تمام گریستند ـ و استماع خبر این سانحهٔ غم‌اندوز

حوصله سوز و شکیب گداز اهل نزدیک و دور آمده، مدتها راحت را
از ساحت فراغ خاطر ها بیرون داشت ـ و تا آن مرحوم در شهر مذکور
مدفون بود هر شب جمعه عالمی بزیارت مرقد آن سلطان مغفور شتافته ـ
بعد از نقل نعشش از آن مکان به اله باد در هر منزل بدستور شهر صورت قبر
نمودار ساخته سالهای دراز هر پنجشنبه مردم اطراف و جوانب فراهم
آمده اکثری در آن موضع شب میگذرانیدند ـ خلاصهٔ مطلب از گذرانیدن
سلطان خسرو آن بود که چون حضرت خلافت مرتبت در انجام کار
و فرجام روزگار چه از علت اعراض امراض مزمنه و چه نسبت به ارتکاب
تناول مغیرات بی پروا و بیدماغ شده مطلقاً بسرانجام مهام سلطنت
نمی پرداختند، و مدار بست و کشاد مهات ملکی و مالیٔ این دولت کدهٔ
ابد بنیاد وابسته برای نور جهان بیگم بوده حل و عقد مهات بنحوی
که خاطر خواه او بود می نموذ ـ و او و منسوباتش قطعاً ملاحظهٔ دوربینی
و عاقبت اندیشی بنظر در نیامده به نهجی راه رشوت ستانی کشادند
که بوسیلهٔ زر ناسزاواری چند بکارفرمائی اعمال سلطنت منصوب و
متصدیٔ خدمات بی نسبت گشته رفته رفته بکار گذاریٔ سرکار و
صاحب صوبگیٔ ولایتها لوای استقلال بر افراشتند، و ازین جهت مفاسد عظیمه
بمصالح دولت رسیده خلل های کلی در خلال این احوال نظام عالم راه
یافت ـ و این معنی بر شاه بلند اقبال بغایت گرانی نموده، آن والا گهر
این پایه تسلط بیگم که باعث فساد نظام عالم و شورش اوضاع و احوال
دارالخلافه بود بر نتافت ـ و نیز هم چشمیٔ اخوان حسد پیشه که
تمیز خویش را بچیزی می گرفتند، و از خود حسابی بر گرفته خود را در
حساب برگزیدگان عنایت جناب پروردگار می شمردند، بتخصیص شهریار
که همواره بیگم همت بر پیش رفت کار او مصروف داشته می خواست که
بهر کیف که میسر آید نامزد مرتبهٔ خلافت گردد ـ و عمدهٔ ملاحظه
کوفت آن حضرت که درینولا از شدت ضیق النفس وقت به تنگی کشیده
اعتماد بر پایندگیٔ زندگیٔ آن حضرت نمانده بود، ملاحظه مند گشته اراده
نمودند که پیش از آن که آن حضرت بعالم بقا شتافته در منزل قدسیان
مقام گزینند، بمحض صلاح وقت ناچار با خود قرار چنین دادند که

بحسب سرانجام معاملهٔ دین و دولت باختیار خودگرفته باحوال رعیت و سپاهی که اینان در حقیقت بی سرور حکم تن بی سر و رمه بی شبان و گنج بی پاسبان دارند بواجبی پردازند - و تا اختیار عرصه از قبضهٔ اقتدار بیرون نرفته و گرد فتنهٔ برادران مرتفع نگشته خاطر از موافقت ارباب وفاق جمع ساخته و غایلهٔ فسادی که از دوریٔ خیل دولت محتمل ست ، رفع گردانیده بعضی از ارباب نفاق را زندانی و برخی را آنجهانی سازند - و بدین قصد که تا هنوز بنای کار پرویز و شهریار پایدار نگشته و اساس معاملهٔ آنها استحکام نیافته ، آن دو معدوم بالمره را بآسانی از میان برداشته به تهیهٔ مواد و سفر و سرانجام معاملات رزم پردازند - لاجرم محفل کنکاش آراسته و باجتماع لشکر پرداخته نخست سلطان خسرو را آنجهانی ساختند ، بعد از آن در و دیوار دولت خانهٔ برهانپور را از سر نو به پرتو آرایش، جشن نوروزی و پیرایش بزم ظفر و فیروزی بر آئین مهر گیتی افروز نور اندود و صفا آمود نموده از جلای نقره و طلا ریزش کثیر روی زمین محفل بهشت آئین را رشک فرمای انوار مهر انور و غیرت بزم رنگین چرخ اطلس گردانیدند -

در آمد فصل بهار و طلوع طلیعهٔ سپاه نوروزی و مبارک باد فتح و فیروزیٔ اولیای دولت نصرت روزیٔ شاه بلند اقبال و سانحهٔ چند که درین عرض رویداد

سریر نشین بارگاه چارم یعنی نیر اعظم که سرخیل سپاه انجم است ، بعد از انقضای پنج گهڑی شب دو شنبه هشتم جمادی الاولی از شهور هزار و سی و یک هجری از کاشانهٔ حوت بشرف خانهٔ حمل بر سبیل تحویل فیض قدوم سعادت لزوم ارزانی داشت - و از فرط شادمانیٔ نوید فتح و فیروزی که بتازگی روزیٔ روزگار نصرت آثار اولیای دولت پایدار آمده بود کارپردازان قوای نامیه را باذین روی زمین و تزئین صفحهٔ زمان امر نمود - حسب‌الامر شاه بلند اقبال کارگذاران کارخانجات خاصه پر

در و دیوارهای دولت خانهٔ برهانپور ازسرنو آرایش جشن نوروزی و پیرایش بزم ظفر و فیروزی بر آئین مهر گیتی افروز بستند ـ در همین ایام که برهانپور از پرتو اقامت موکب مسعود بهمه جهت مجمع بهجت و سرور و منبع نشاط و سور بود و کنکاش توجه عالی بصوب دارالخلافه بجهت انصرام ارادهٔ مزبور و سرانجام تهیهٔ اسباب جنگ درمیان که درین اثناء زین العابدین خلف آصف خان جعفر از درگاه گیتی پناه آمده فرمان عالی شان باین مضمون رسانید که شاه عباس دارای ایران درین آوان با لشکر گران سنگ بآهنگ تسخیر قلعهٔ قندهار آمده چندی دربارهٔ احاطهٔ آن پای افشرده مدتی متمادی باقامت مراسم تضییق دائره محاصره اشتغال نموده روزگاری نائرهٔ جدال و قتال از بیرون و درون اشتعال داشت ، تا آنکه کار بر متحصنان بغایت تنگ شده معامله بدشواری گرائید ـ و بنا بر آنکه مبانیٔ یکجهتی و یگانگی و بنیاد صداقت و اتحاد از دیر باز میان این خانوادهٔ علیه و سلسلهٔ صفویه استحکام داشت ، عبدالعزیز خان نقش بندی که حراست آن حصار و ضبط مضافات آن بعهدهٔ او بود تکیه برین معنی نموده و از جانب شاه خاطر جمع کرده از تفنگچی و آذوقه و باروت و سایر سامان قلعه داری چنانچه بایست نکرده بود ـ لاجرم عبدالعزیز خان از کثرت عسرت و قلت غله و نومیدیٔ زود در رسیدن کومک از رهگذر دوریٔ راه قلعه را ناچار سپرد ـ چون درین ایام بمساعیٔ جمیلهٔ آن گرامی فرزند سعادت مند للهالحمد خاطر از دنیاداران دکن در همه ابواب جمعیت گرای گردیده پاس ناموس این دولت برذمت همت‌بلند نهمت آن قرةالعین اعیان خلافت نیز لازم است ـ الحال صلاح وقت منحصر در آن است که از برهان پور بفرخی و فیروزمندی متوجه منڈو یا اجمیر شده موسم شدت گرمیٔ هوا و بارندگی را در یکی ازین دو موضع بگذارند ـ و بعد از طلوع سهیل که وقت سفر این کشور است ، رایت ظفر آیت را بمبارکی و خجستگی ارتفاع بخشیده با سایر کومکیان از همان راه روی توجه بمقصد آرند ـ چون حقیقت معامله از نوازشنامهٔ حضرت خلافت مرتبت بر خاطر انور پرتو افگند ، دست آویزی قوی بجهت روانه شدن یافته در روز شرف آفتاب که اشرف ساعت بود از برهان پور بصوب قلعهٔ مانڈو نهضت فرمودند ـ

و بیست و ششم فروردین ماه در طی راه افضل خان و حکیم عبدالله و قاضی عبدالعزیز و کنهرداس با مجموع پیشکش دنیاداران دکن و فرستادگان ایشان و هم چنین راجه بکرماجیت که بقصد تنبیه افواج عادل خان و تعین تهانجات بالا گهاٹ دستوری یافته بود، مقضی‌المرام باز گشت؛ و راجه بهیم با چهار لک روپیه نقد و صد زنجیر فیل از بابت پیشکش زمیندار گونڈوانه و یک لک و چهل هزار روپیه نقد و پنجاه زنجیر فیل از جاتیه آمده بسعادت بساط بوس درگاه والا کامیاب گشتند - حضرت شاه بلند اقبال بعد از رسیدن مانڈو زین‌العابدین را با جواب فرمان عالی شان دستوری مراجعت دادند - خلاصهٔ مضمون عرض‌داشت آنکه چون همگی همت این رضا جوئی متوجه اطاعت فرمان جهان مطاع است و پیوسته در حصول مراضیٔ خاطر اقدس آن حضرت بقدر امکان کوشیده مطلقاً سر انقیاد از فرمودهٔ والا نه پیچیده - چنانچه هر خدمتی که اشارهٔ عالی بانصرام آن وقوع یافته از سر فرمان برداری و روی جان سپاری بسر انجام آن شتافته - الحال نیز حسب‌الحکم قضا شیم روز شرف که فرمان اشرف پرتو ورود افگنده متوجه منڈو گشت، و دوم اردی بهشت ماه الٰهی سال هفدهم جلوس همایون داخل قلعهٔ مذکور شد - و چون عساکر منصوره درین ایام از سرانجام مهام دکن پرداخته اند و در موسم برسات از زمین مالوه عبور متعسر بل متعذر است؛ حسب‌الامر صلاح وقت در اقامت منڈو دیده آنجا توقف نمود، که چون ایام بارش منقضی گردد بتوفیق الٰهی و همراهیٔ اقبال بی زوال بادشاهی راهیٔ آن سمت شود - چون آن مهم عمده نسبت یساق‌های این کشور نمی تواند شد؛ چه از ملتان تا قندهار قریب سه صد کروه است، و در مراحل آن سر زمین غله بجهت خوراک کاروانیان نمی رسد؛ چه جای آذوقهٔ این قسم لشکر کلانی که بر مثل شاه عباس بادشاهی سپاهی‌منش مصاف دیده که مکرر با عساکر روم و اوزبک روبرو شده غلبه نموده به نیروی آن غالب توان آمد؛ ناچار سرانجام آذوقه باهتمام تمام چنانچه باید و شاید نمود - الحال بحکم این مصلحت انسب آنست که صوبهٔ ملتان و پنجاب و کابل که بر سمت قندهار است، بجاگیر این رضاجو عنایت شود؛ تا سامان غلات و

سایر ضروریات این یورش بآسانی تواند نمود - و نیز خزانهٔ پر زر مستوفی که بسامان این قسم لشکر عظیم وفا کند سرانجام باید فرمود - و بمقتضای آنکه لشکر را از سردار دقایق بیم و امید در درجهٔ کمال می باید تا مهم بر وفق دلخواه پیش رود - اگر سررشتهٔ افزایش و کمیٔ مناصب و مراتب و تنخواه و تغیر جاگیر کومکیان این یساق بقبضهٔ اقتدار و اختیار این دولتخواه مربوط گردد ، بصلاح دولت اقرب و مقتضای وقت انسب می نماید - چون مضمون عرض داشت بر رای انور پرتو وضوح گسترد و نور جهان بیگم از حقیقت مطالب آگاهی یافته هر یک ازین ملتمسات را در وقتی نامناسب بعرض اشرف رسانیده تا حدی جد و مبالغه در بی صورتیٔ این امور و تقبیح این وجوه بجا آورد که این معنی باعث شورش مزاج اقدس آن حضرت شده بسیار از جا در آمدند ، و بشهریار تسلیم خدمت تسخیر قندهار فرموده جاگیر حصار درمیان دوآب و این حدود از شاه بلند اقبال تغیر نموده تنخواه او نمودند - و بجهت آوردن لشکر دکن سزاولان تعین نموده حکم فرمودند که چون صوبهٔ مالوه و احمد آباد و دکن بجاگیر او تنخواه شده ازین جا هرجا خواهد محل اقامت خود قرار داده ارادهٔ آمدن حضور نکند - و بندهای شاهی که در یساق دکن همراه او تعین بودند بزودی روانه حضور سازد ، و بعد ازین ضبط احوال خود نموده از فرموده در نگذرد -

کیفیت روانه شدن شاه بلند اقبال از برهانپور بارادهٔ ملازمت و شورش مزاج اقدس حضرت خلافت مرتبت ازین وجه و منجر شدن آخرکار بمحاربه

چون نور جهان بیگم به تصورات دور از راه بنای کار بر خواهش طبع خویش نهاده تغیر مقتضای ماضی که در عهد الست منشور نافذ آن بطغرای غرای منشیان دارالانشاء یفعل الله ما یشاء رسیده ، و بدستخط خاص دبیر دیوان کدهٔ تقدیر از خامهٔ جف‌القلم بما هو کائن بتوقیع وقیع و بحکم ما یرید موشح گردیده ، این هنگامه را غنیمت دانسته خواست

که سلطان شهریار چارمین فرزند حضرت خلافت مرتبت را نامزد سلطنت نماید - و باوجود چنین سعادتمندی که لباس رسای استحقاق خلافت علی الاطلاق بر بالای دل آرای او چسپان و چست آمده ، چنان ناقابلی را بر اورنگ خلافت جای دهد - و بیان حقیقت این واقعه آنست که چون بیگم میدانست که عنقریب جهانگیر جهان کشای بنا بر اشتداد عارضهٔ دیرینه اورنگ جهانبانی را خیرباد وداع گفته و افسر سروری از تارک والای حضرت شاه بلند اقبال زینت پذیرفته با وجود مسعود آن حضرت این اطلاق عنان و تصرف در امور نخواهد بود ، و اگر معامله با شهریار باشد چون دختری که از شیر افگن ترکمان داشت در حبالهٔ ازدواج او بود ، هر آئینه بسبب این نسبت سلطنت داماد موجب مزید اعتبار و علت دوام تسلط و اقتدار او خواهد شد ؛ لاجرم چشم از همه مراتب پوشیده بتشیید مبانیٔ دولت این حضرت راضی نبوده سعی در تمهید قواعد مکانت و مکنت و ازدیاد نیرو و قوت او می نمود - و حقیقت مخالفت شاه بلند اقبال خاطر نشان حضرت مرتبت کرده سرکردن مهم قندهار نامزد شهریار کنانید - و خود به پشت گرمیٔ زر کلی که از اعتماد الدوله مانده بود ، متعهد سرانجام مهم قندهار و تجهیز لشکر نصرت آثار و متصدیٔ پیشرفت این کار دشوار آمده میرزا رستم صفوی را که سالها حکومت قندهار و توابع آن بعد از پدر باو و برادرش بود ، و ماهیت دان آن ملک است ، باتالیقی مقرر ساخت ، و بی غرضانه بتقریر دلپذیر خاطر نشان نموده امر بتغیر جاگیر سایر ال هندوستان که در تصرف گماشتهای شاه بلند اقبال بود ، کنانیده تنخواه طلب شهریار شد ، و راه گفتگوی دولتخواهان درین باب مسدود ساخته کار بجای رسانید که میر عبدالسلام وکیل دربار آن حضرت که اکنون بخطاب [۱][اسلام خانی]ع و منصب پنجهزاری ذات و سوار سرافرازی یافته است از آمد و رفت دربار ممنوع شده رخصت معاودت بخدمت آنحضرت یافت - چون یکبار غبار کلفت و گرد وحشت بنحوی برانگیخته شد که از هیچ رو الفت و موانست و صلاح و صفا را درمیانه راه نماند ، و چندی از بندها بسزاولی طلب

---

(۱) ل [صلابت خانی]

هر یک از امرا نامزد شده اکثر صوبه داران را نیز بحضور طلب فرمودند ـ استماع خبر این مقدمات وحشت آمیز باعث کدورت خاطر انور آن سرور گردیده افضل خان را فرمودند که برسبیل ایلغار بدربار والا پیوسته دقایق حقیقت معامله را در لباسی ملائم و وقتی مناسب بعرض اقدس رساند که این فرزند فدوی جانسپار که همواره در صدد تحصیل خرسندی و همه جا در مقام اقامت مراسم رضامندی آنحضرت بوده بهیچ وجه سوء ادبی و فروگذاشت خدمتی که برآن سر سزاوار کم توجهی آنحضرت باشد بخود گمان ندارد ، و بی روشی و لغزشی که مستلزم اندک مایه کم لطفی چه جای این همه دل گرانی و رنجش خاطر مبارک باشد بخود راه نمی برد ـ خاصه درینوقت که بتازگی مصدر ظهور این نوع نمایان فتحی شده تقدیم خدمات شایسته دیگر نیز در خاطر خیر اندیش دارد ، متعجب است که بی صدور شائبهٔ تقصیر وجه این مایه کم توجهی و علت این مایه سرگرانی در واقع چه باشد ؛ خصوص تغیر جاگیر این رضا جو نموده بآن قسم ناخلفی دادن ـ چون افضل خان از شرف بساط بوس سرافرازی یافته خلاصه مطالب را بعرض رسانید ، اصلاً نفعی پدید نیامده تلافی و تدارک این معنی مطلقاً صورت نه بست ـ ناچار دستوری یافته بی نیل مقصود مراجعت نمود ـ و حقیقت معامله بتازگی بر رای حقائق پیرای شاه بلند اقبال ظهور یافت و دانستند که کار از کارسازی نامه و پیغام گذشته ، لاجرم قرار دادند که خود بنفس نفیس از ملازمت والد والا قدر استسعاد یافته ، حقیقت معامله را خاطر نشان و دلنشین آنحضرت سازند ـ بنا برین عزیمت را بحلیهٔ جزم آراسته با افواج منصوره کوچ درکوچ متوجه دربار جهان مدار گشتند ـ حضرت خلافت مرتبت از استماع این خبر بی نهایت متغیر و متاثر شده تجهیز عساکر بقصد مقابله نمودند ، و از لاهور بسرعت تمام متوجه شده چون از دارالملک دهلی گذشتند ، مدار تدبیر امور و ترتیب افواج بصوابدید مهابت خان مفوض نموده هراولی سپاه ظفر دستگاه بعهدهٔ عبدالله خان مقرر فرمودند ـ و جوانان کار طلب کار دیده و سپاهیان مصاف آزموده را در فوج خان مذکور تعین نموده خدمت رسانیدن اخبار و ضبط شوارع و طرق نیز باو فرمودند ـ غافل

از این که او با شاه بلند اقبال همدست و همداستان ، خبرهای راست و دروغ بقلم آورده از نظر اشرف گذرانید ' و اکثری از بندهای درست اخلاص را متهم بنفاق و اخبارنویسی ساخته خواست از پا در آورد - لیکن حضرت خلافت مرتبت بفتنه سازئی او از جا نرفته بکسی مضرت نرسانیدند - و با آنکه بعضی دولتخواهان در خلوت بکنایه و صریح حقیقت نفاق او بعرض رسانیدند ، آن حضرت زیاده از توقع او عنایت و مهربانی مبذول داشته در هر باب بی نهایت دلجوئی می نمودند - چون شاه بلند اقبال بنا بر کثرت مردم از راه کنار دریا طی مسافت می‌نمودند ' آن حضرت نیز براه دریا متوجه شده ترتیب افواج از هراول و جرانغار و برانغار و التمش و طرح و چنداول بدستور لایق فرمودند - و ازین طرف شاه بلند اقبال بیست و هفت هزار را سان دیده بنا بر شرم حضور با خانخانان از راه راست عنان تافته جانب دست چپ متوجه شدند - و راجه بکرماجیت را با داراب خان خلف خانخانان و بسیاری از امرای بادشاهی از تعیناتیان دکن و احمد آباد که تفصیل آن طولی دارد ' و از نوکران خود مثل راجه بهیم و رستم خان و بیرم بیگ پنج فوج قرار داده بظاهر سرداری را نامزد داراب خان نموده روبروی لشکر بادشاهی تعین فرمودند - روز چهار شنبه جمادی الثانیه سنه هزار و سی و دو هجری مابین بلوچ پور و قبول پور افواج بادشاهی و شاهی بهم رسیده جا بجا بتوزک و ترتیب مقرر سوار ایستاده منتظر رزم گشتند - و توپخانه‌ها را از هر دو طرف دفعه دفعه آتش داده هنگامهٔ مصاف و معرکهٔ رزم را گرم ساختند - و سخت کوشان سرکش از ارباب نفوس توبهٔ هر دو خیل بنواختن کوس و گورکه در جنگ زده شعلهٔ تیغهای سرکش مانند آتش کین علم نمودند - آن حضرت بجهت مزید تفقد خاطر و رعایت جانب عبدالله خان ترکش خاصه فرستاده اظهار تردد و جانفشانی که لازمهٔ این مقام بود بمیان آوردند - خان ناحق شناس قطعاً عواطف و مراحم عمیمهٔ حضرت خلافت مرتبت را بنظر حق شناس در نیاورده و بهمه جهت قطع نظر از حقوق عنایات بادشاهانه نموده در عین قابوی تاختن اسپ و انداختن یکه تازان معرکه پرداز اسپ برانگیخته با فوج خود

بهواخواهان پیوست ، و این معنی باعث چیره دستی و فرط دلیری و جرأت این مردم گشته ، سران لشکر جهانگیری خواستند که هزیمت را نوعی از غنیمت شمارند که بیک ناگاه از آنجا که مقتضای رنگ آمیزی‌های اقبال بیزوال و نیرنگ‌پردازی‌های تائید آسمانی ست ، قضا را تفنگی غیبی براجه بکرماجیت رسیده از پای در آورد و داراب خان باوجود کمال وسعت و کثرت لشکر و ساز محاربه بر طبق اشارهٔ خانخانان دست از قتال و جدال مردم بادشاهی باز داشته ، دیده و دانسته عنان انصراف را انعطاف داد ، و دیگر سرداران نیز باوجود غلبه محافظت خویشتن نموده پیوند امید بسته را گسستند ، و از روی نیامد کار سرها بگریبان و دست ها در آستین دزدیده و پایها را در دامن کوتاهیٔ تردد پیچیده راست تا اردوی شاه بلند اقبال عنان باز نکشیدند ـ و آن والا جاه بمقتضای مصلحت وقت محافظت خویشتن واجب دانسته با خانخانان و دیگر سران متوجهٔ برهانپور شدند ، و لشکری بادشاهی بسرداریٔ سلطان پرویز و اتالیقیٔ مهابت خان در همان گرمی عنان تعاقب سبک و رکاب‌تمکن گران کرده از دنبال جلو ریز شتافتند ـ

چون پنجم شهریور سنه هفده منڈو مرکز رایات عالیات گشت ، همین روز در خدر معلیٰ نواب قدسی القاب ممتازالزمانی شاهزادهٔ والا قدر شرف ورود بعالم شهود نمود ـ و قبل از آنکه میامن تسمیهٔ آن والا گهر بنامی و اسمی سامی گردد آنجهانی شد ـ مجملاً از آنجا بعزم برهانپور ششم ماه مذکور کوچ نموده با بیست هزار سوار و سیصد فیل جنگی و توپخانهٔ عظیم بعزم رزم سلطان پرویز و مهابت خان که پی ریز کرده می آمدند متوجه شدند ـ و داراب خان و بهیم و بیرم بیگ و دیگر مردم کار آمدنیٔ خود را به پیش روانه ساخته از عقب خود باتفاق خانخانان رو بعرصهٔ کارزار نهادند ـ چون مهابت خان بتازگی از در چاره گری در آمده بفریب و فسون صید دلهای رمیده می نمود ، و بطریق نامه و پیغام در لباس اظهار تملق و چاپلوسیٔ تمام بامراء این طرف اعلام میکرد ، و آنها هم سر رشتهٔ عقد عهد و پیمان بعقد غلاظ ایمان توثیق تمام داده منتظر وقت و قابو بودند ـ روزی که دلیران و مقهوران در میدان مصاف صف کشیده هنگامهٔ گیر و دار

را از طرفین گرم بازار ساختند ، و هر کدام بمقتضای مقام در بند ننگ و ناموس افتاده از راه تهور و تجلد در عرصهٔ مرد افگن اسپ تردد می تاختند - نخست برق انداز خان که سابق بهاءالدین نام داشت و نوکر زین خان بود ، و بعد آن در سلک برقندازان رومیٔ سرکار بادشاهی انتظام داشت و بتوجه آنحضرت بپایهٔ امارت رسیده ، پاس مرتبهٔ عنایت گرامی و حق نمک نداشته با برق اندازان خود را بلشکر سلطان پرویز رسانید ، و بعد آن رستم خان از نوکران عمده و تربیت کردهای عالی با محمد مراد بدخشی وغیره حرام خواران بی درنگ گریزان گشته بافواج بادشاهی پیوستند - شاه والا جاه از استماع این خبر از جمیع بندهای شاهی بی اعتماد شده همه را نزد خود طلبیده از آب نربده عبور نمودند - درین‌وقت نیز اکثری از بی وفایان جدائی گزیده به لشکر بادشاهی پیوستند - شاه بلند اقبال تمام کشتی ها را بآن طرف کشیده گذرها را بقدر امکان استحکام داده و بیرم بیگ بخشی را با بندهای معتمد و جمعی از دکنیان و عرابهای توپخانه در آنجا گذاشتند که مجال عبور بهیچ متنفسی ندهند - درین وقت محمد تقی قاصد خانخانان را با نوشتهٔ که بدستخط او بجانب مهابت خان بود ، گرفته پیش شاه بلند اقبال آورد - در عنوان مکتوب این بیت مرقوم بود : بیت

صد کس بنظر نگاه میدارندم ور نی بپریدمی ز آرامی

آنحضرت خان مذکور را با فرزندان از خانه طلبیده این نوشته را نمودند - اگرچه عذر و انکار بسیار درمیان آورده خود را باین مقدمه آشنا نمی ساخت ، اما جوابی که از آن تسلی شود سامان نتوانست نمود ، لاجرم او را با داراب خان و دیگر فرزندان متصل دولتخانه نظربند نگاه داشتند - و حالی که بران خود فال زده بود براءالعین صورت آنحال مشاهده نمود ، و بهمین دستور یکی از بنوها نوشتهٔ مهابت خان که در جواب مکتوب زاهد خان نوشته و بمبالغه تحریص آمدن او نموده بود ، آورده گذرانید - از روی اعتراض خان و مانش بتاراج داده او را نیز با سه پسر محبوس ساختند - و چون نزدیک قلعهٔ اسیر که در استحکام و متانت و ارتفاع های و سامان توپ و تفنگ و چشمه های جاری نظیر خود بر زمین

ندارد ، و راه بر آمدش در نهایت تنگی و تاریکی ، چنانچه زالی سر راه بر رستم می تواند گرفت ' رسیدند - مصحوب شریف نام ملازم سرکار عالی منشور والا مشتمل بر ترهیب و تخویف و امید بنام میر حسام‌الدین ولد میر جمال الدین حسین انجو قلعه‌دار آنجا فرستاده تاکید نمودند که بمجرد آمدن میر مذکور برای استقبال منشور دیگر ببالا رفتن نگذارد - اتفاقاً میر از سعادت منشی و اخلاص درست بی مبالغه و مضایقه قلعه را بشریف سپرده خود با زن و فرزند فرود آمده حضرت شاه را دید ' و بمنصب چهار هزاری ذات و سوار و علم و نقاره و خطاب مرتضی خانی سرافرازی یافت - روز دیگر با خانخانان و داراب خان و سایر اولاد او ببالای آن حصار متانت آثار بر آمده عورات و اسباب زیادتی را در آنجا گذاشته تا سه روز بخاطر جمع در سر انجام آذوقه و مصالح قلعه داری پرداخته گوپال کور را بنگاهبانیٔ قلعه مذکور سر بر افراختند - رفتن ببالای قلعه محض برای آن بود که خانخانان را با داراب خان و فرزندان دیگر محبوس سازند - چون رای برگشت با خود به برهانپور آوردند ' و راو رتن هاده را که سپاهیٔ قرار داده صاحب الوس است ' درمیان آورده برسل و رسایل حرف صلح مذکور ساختند - مهابت خان در جواب نوشت که حرف صلح بی خانخانان متعذر است ' تا او نیاید این معامله بگفتگوی دیگران راست نمی آید - شاه بلند اقبال خان مذکور را اندرون محل طلبیده دلجوئی زیاده از حد نموده بمبالغه ظاهر ساختند که چون درین وقت جز عنایت الهی و کارگریٔ تائید فیض نامتناهی معین و مددگار دیگری نیست ' از شما توقع همراهی و معاونت زیاده از آنچه توان گفت داریم - اگر بمقتضای جوانمردی و اصالت حفظ ناموس و عزت این دولت بر ذمهٔ همت خود گرفته کاری بنمائید که معامله بحالت اصلی گراید ، هرآئینه سالهای دراز ممنون دولتخواهی و اخلاص درست شما خواهیم بود - بعد این گفتگو روابط عهد و پیمان را بسوگند مصحف مجید مستحکم ساخته بعزیمت صلح روانهٔ آب نربده ساختند - و مقرر فرمودند که این طرف آب توقف ننموده بنامه و پیغام تمهید مبانیٔ صلح و دوستی نماید - اتفاقاً پیش از رسیدن خانخانان شبی جمعی از دلاوران لشکر بادشاهی بندهای شاهی

را غافل یافته ازگذر غیر متعارف گذشتند ـ و دیگر لشکریان نیز از تعاقب آنها سرکرده از آب عبور نمودند ـ بیرم بیگ از مشاهدهٔ این حال دست از خویشتن داری برداشته و قطع نظر از محافظت گذرها نموده روی توجه بسوی برهانپور آورد ـ درین وقت خانخانان از نیرنگیٔ اقبال گرفتار ششدر حیرت گشته درماندهٔ کار خود شد ـ و از رسیدن پی در پی نوشتهای سلطان پرویز مشتمل بر وعده و وعید و دلاسا و استمالت و دلجوئی بسیار و پیغام گذاران چرب زبان بی اختیار از جا درآمده روی راست پس خم طریقت زد و بوسیلهٔ مهابت خان رفته سلطان پرویز را دید ـ آنحضرت از استماع عبور موکب جهانگیری از آب نربده و برخاسته آمدن بیرم بیگ با مردم شاهی و رفته دیدن خانخانان به سلطان پرویز از روی حقیقت ناشناسی و معامله نافهمی دل از وفای همگنان برداشته و از قتال و جدال باز آمده قرار دادند که در اطراف ممالک محروسه بولایت غنیم درآمده چندی در آنجا بگذرانند ـ و بناگزیر وقت عمل نموده بچاره‌گریٔ این امر دشوار از سمت راه یکسو شوند ـ لاجرم بر امضای اقتضای این رای صواب آرای عازم دکن شده دوم مهر سنه هژده جهانگیری مطابق بیست و پنجم ذی قعده سنه هزار و سی و دو هجری از آب تپتی گذشته بجانب دکن روانه شدند ـ درین هرج و مرج جمعی کثیر از بندهای بادشاهی و شاهی ناکام جدائی اختیار نموده از همراهی باز ماندند ـ و چون وطن جادون رای و اوداجیرام بآن طرف بود ، ضرور چند منزل همراهی نموده بفاصلهٔ یک منزل از عقب می رفتند ، و اسباب و دواب که درین اضطراب در راه از مردم میماند خاوندی می نمودند ـ و چون بیقین میدانستند که دکنیان همراهی نخواهند کرد ، و در وقت کار دیگران را هم از راه برده حرکت ناپسندیده درمیان خواهند آورد ، آنها را رخصت نموده فیلان گرانبار را با احمال و اثقال در قلعهٔ ماهور به اوداجیرام سپرده روانه پیش گشتند ـ و سلطان پرویز و مهابت خان تا چهل کروه تعاقب نموده مراجعت به برهانپور فرمودند ، و آنحضرت از راه قلعهٔ ماهور بسرحد تلنگانه که داخل ملک نظام الملک است در آمده متوجه بسمت اودیسه شدند ـ نور جهان بیگم این خبر شنیده با ابراهیم خان خالوی خود که صاحب صوبه

باستقلال صوبهٔ بنگاله بود ، نوشت که از هر راه که رو دهد حسب الامکان کوشش نماید تا معامله یکسو شود - لاجرم این نا معامله فهم نیز از کار خود شماری نگرفته گردش روزگار و تقلب لیل و نهار را بحسابی برنداشت ، و گوش بسخنان بیگم انداخته بمقام اقامت مراسم بی ادبی در آمد ، و اکتفا بدین معنی نکرده مبالغه تا جای رسانید که باحمد بیگ خان حاکم کتک برادر زادهٔ خود نوشت که زیاد بر مقدور مانع گذار عساکر عالی گشته بهر طریق که دست دهد راه بر سپاه گرامی ببندد ، و اگر کار بجنگ کشد خود را روکش آن آتش سرکش ننموده چون پروانه بی پروا بر آن شعلهٔ جهان سوز زند - بالجمله چون بندر مچهلی پتن مرکز رایات اقبال شد ، در اثناء راه وقت کوچ میرزا محمد ولد افضل خان با والده و عیال راه فرار سر کرد ، و شاه والا جاه بعد از شنیدن این خبر سید جعفر و خان قلی نوکران معتمد خود را بدنبال او فرستاده امر فرمودند که اگر زنده بدست آید بهتر و الاّ سرش بیارند - همین که فرستادها بآن مصدر ابواب بی طریقی رسیده هر چند به ترتیب مقدمات بیم و امید سخن پردازی نمودند از جا در نیامد ، و عورات را به پناه جنگل درآورده خود مردانه بجنگ ایستاده قصد آویزش نمود ، و داد جدال و قتال داده جمعی کثیر را با خان قلی راهگرای وادیٔ نیستی ساخت ، و سید جعفر با چندی دیگر زخمهای نمایان برداشته آخر کار بدم تیغ شعله افروز و نوک ناوک دلدوز خون او و همراهانش برخاک هلاک ریخته سرش بریده بحضور عالی شتافتند - چون از نزدیکیٔ برهانپور مصحوب افضل خان بازوبند لعل برای عادل خان و فیل و شمشیر مرصع بجهت عنبر فرستاده درخواست همراهی نموده بودند ، افضل خان در بیجاپور از شنیدن این خبر بحال تباه و روز سیاه فسخ عزیمت معاودت نموده همانجا بودن خود قرار داد ، و مهابت خان بر این معنی مطلع گشته دو کلمه در معذرت این قضیهٔ نامرضیه مشتمل بر تفقد و دلجوئی بسیار بخان مذکور نوشته از راه مزید استمالت طلب حضور نمود - او بدستاویز این مکتوب از بیجا پور روانه شده بدرگاه عالم پناه آمد - القصه در اثناء توقف شاه بلند اقبال در مچهلی پتن ، سلطان محمد قطب الملک از راه

سعادت منشی خود را بوادیٔ نیکو بندگی و حسن خدمت نزدیک ساخته نخست از راه تقدیم وظایف ضیافت و مهمانداری و ارسال نزل و اقامت که از مراسم امثال این مقام است در آمد - و معتمدی را با ساوری گرانمند و پیشکش لایق از نقد و جنس بملازمت فرستاده مریدانه اظهار وفا و وفاق نمود ، و بگماشتهای خود نوشت که همه جا در مقام خدمتگاری و جانسپاری در آمده آنچه در حیز امکان گنجای داشته باشد بجا آرند - چون موکب سعادت از آنجا متوجه اودیسه شد اکثر جا ها از راه ساحل دریای شور و جنگلهای دشوار گذار عبور نموده بعد از طی مراحل بسرحد آن ولایت در آمدند ، و آخر ماه آذر ظاهر کتک که نشیمن حکام آن صوبه است ، مخیم سرادقات خیل دولت گردید - وقتی که از آنجا باراده توجه صوب بنگاله نهضت فرمودند ، احمد بیگ خان حاکم کتک هنگام کوچ سر راه بر عبور خیل اقبال گرفت ، و بعد از ستیز و آویز شکست عظیم خورده بطریقی بی جا و بی پا گشت که تا هنگام رسیدن بنگاله هیچ جا بند نشده بحال تباه و روز سیاه بخال خود ابراهیم خان پیوست و ولایت بی حاکم مانده - بنا بر آنکه زمینداران و غنیم اجنبی در آن سر زمین بسیار اند که عمرها انتظار این قسم روزی دارند ، ناچار ولایت را باولیای دولت سپرده قرین فتح و ظفر بسوی مقصد راهی شدند - ابراهیم خان ازین معنی خبر یافته بی توقف بآلات پیکار و اسباب کارزار از نواره و لشکر بیشمار و فیلان مست و دیگر ساز محاربه از جهانگیر نگر معروف به ڈھاکه روانه شده به اکبر نگر که سابقاً به راج محل اشتهار داشت رسید ، و شهر را بر یکدست گذاشته از سر دخول آن در گذشت و حصار مقبرهٔ پسرش را که در یک کروهی از اکبر نگر واقع است ، بنابر آنکه بر ساحل دریا اساس یافته و اعانت مردم نواره و آذوقه بر وفق خواهش باو می رسید ، بنگاه لشکر و مفر و مقر خویشتن و همراهان قرار داده نخست بپای خود به گورستان در آمد - آنگاه احمال و اثقال سپاه را در چار دیوار حصار استوار گذاشته چندی را بنگاهبانیٔ آن باز داشت و خود با سایر مردم از آب گنگ گذشته در آن سوی آب چون حباب خانه خراب بباد هوا خیمه برسر پا کرده اساس تزلزل بر آب نهاد - چون شهر اکبر نگر از قدوم سپاه نصرت دستگاه برکت اندوز گردید و قلعهٔ آن خطه از فیض نزول خیل

سعادت آبروی عالم آب و خاک آمد ، ظاهر شد که ابراهیم خان بر سر پرخاش است ، از روی عنایت نشانی بنام او صادر فرمودند - مضمونش آنکه درین ایام بحسب تقدیر ربانی و سرنوشت آسمانی آنچه لایق بحال این دولت خدا داد نبود از کتم عدم بعالم ظهور جلوه گر شد ، و از گردش روزگار و سیر لیل و نهار گذار بهادران لشکر اسلام بدین سمت اتفاق افتاده ، اگرچه در نظر همت ما وسعت این ملک از جولانگاه نگاهی پیش نیست و مطلب ازین عالی تر است ، لیکن چون این سرزمین در پیش پا افتاده بسرسری نمیتوان گذشت و گذاشت ، اگر او ارادهٔ رفتن درگاه داشته باشد ، دست تعرض و تصرف از جان و مال و ناموس او کوتاه داشته میفرمائیم که بفراغ خاطر روانهٔ درگاه شود ، و اگر توقف صلاح وقت داند ازین ملک هر جا پسند افتد اختیار نموده آسوده و مرفه الحال زندگانی نماید - ابراهیم خان در جواب معروضداشت که بندگان حضرت این ملک را به پیر غلام خود سپرده اند ، سر منست و این ملک - تا جان دارم میکوشم - خوبیهای عمرگذشته معلوم که از حیات مستعار مجهول الکمیت چه مانده ، بجز این آرزو و ارمانی در دل نیست که حقوق تربیت ادا نمایم - چون رای اشرف بعد از پاس صلاح پذیری آن خان نامعامله فهم بجنگ قرار گرفت ، لاجرم گروهی از سوار و پیاده کار آزموده جرار بسرداری دارابخان خلف خانخانان و همراهی سید مظفر و سید جعفر و خواجه قاسم مخاطب به صفدر خان نامزد محاصرهٔ مقیره فرمودند - و سردار جلادت آثار و سایر سرداران و سپاهیان کار فرموده بعد از وصول مقصد اطراف آن دیواربست را پی سپر پای پویه ساخته بدست تصرف احاطهٔ تامه دادند - و چون استحکام آن چار دیوار استوار مرتبهٔ نداشت که بمحض یورش بی نقب و ملچار و پرانیدن برج و باره و دیوار بر آن دست توان یافت ، لاجرم ملچار های استوار قرار داده آنها را رفته رفته پیش بردند ، و نقب ها جا بجا سر کرده همگی را مرتبه بمرتبه بپای دیوار آن حصار رسانیدند ، و ته بروج و باره را تهی نموده بباروت انباشتند ، و آنرا آتش داده برخی از دیوار و برجی عظیم را بهوا پرانیدند - چون ازین راه جادهٔ فتح حصار حسب المدعا بر روی هواخواهان کشاده یورش نمودند و درونیان بمقام مدافعه و ممانعه در آمده بر سر رخنه بل

بر سر جان و مال و عرض پا افشردند - و مدتی از طرفین کارزاری عظیم دست داده بسی سر در سر این کار شد تا آن دیوار بند بدست درآمد - درین میانه جمعی کثیر داد دار و گیر داده نام نیک در عوض جان گرفتند - چنانچه از هواخواهان عابد خان و رحیم خان و آقا شریف و حسن بیگ بدخشی و سید عبدالسلام بارهه و چندین نامدار دیگر جان نثار گشتند - و از متحصنان جمعی کثیر جریح و قتیل شدند ، و از ناموران ایشان میرک جلایر بود که بقتل رسید ، و گروهی انبوه از بیم سیلاب تیغ آبدار بهادران خود را بآب افگنده رخت بقا بآب فنا دادند - رای صواب پیرای آن نیر عالم آرای فروغ تصویب بر ساحت ارسال افواج بر سر ابراهیم خان انداخته تصمیم این عزیمت راسخه نمود - چنانچه فوجی آراسته و پیراسته بسرداریٔ عبدالله خان بهادر فیروز جنگ و همراهیٔ راجه بهیم و خواجه صابر مخاطب به خان دوران بهادر و دریا خان و بهادر خان روهیله و علی خان ترین و دلاورخان بریج و کریم دادخان و شیر بهادر و دیگر امرا و ارباب مناصب والا بتنبیه او تعین شدند - بنا بر اینکه ابراهیم خان جمیع کشتی ها را بآنسوی رود برده عبور ازان بدون کشتی امکان نداشت - خان مذکور ناچار بالا رویه رودبار را گرفته مرحل نورد ساحل دریا شد که شاید در قرای دریا کنار جای کشتی بدست افتد - قضا را اندیشهٔ آن سردار درست نشین گشته چهار منزل کشتی بتصرف درآوردند - و آن خان کار طلب بعد از فوز مطالب تجویز توقف ننموده بیدرنگ دریا خان و بهادر خان و کریم داد خان و محمد خان مهمند را با سه صد جوان کار دیده بر چیده و تابین خود از لشکر سیلاب اثر برگزیده با پنجاه سر اسپ از آب گذرانید - از اتفاقات سئیه درینوقت ابراهیم خان ازین معنی آگاهی یافته با سرعت باد و سحاب بکنار آن آب شتافت ، و با جمیع نواره سر راه را مسدود ساخته فی‌الحال سفینه های چارگانه را غرق کردن فرمود - چون رود عظیم تاجپور پرنیه که بدریای کلان گنگ می پیوندد میان او و دریا خان حایل بود ، احمد بیگ خان خویش خود را بر سر خان مذکور تعین نمود ، درین حال که او با دلیران موکب اقبال مقابل شد باوجود پیادگیٔ بهادران به تلاش رستمانه

او را گوش تاب بلیغی دادند - ناچار طاقت مقاومت نیاورده رو براه فرار نهاد - ابراهیم خان از خبر فرار او دل شکسته شده فی‌الحال از دریای تاجپور عبور نمود و دریا خان را محاصره نموده اطراف او را بچندین حصار دیگر مثل نواره که دریای آتش بود و همچنین بهادران پولاد جوش آهن پوش احاطه نمود - چون دریا خان و همراهان او گرفتار این گونه مخمصه شده بودند از در آمدن شب بسر دست جا و بیجا در پناه ظلام لختی دل نهاد شدند - و دل بر کارگریٔ تائید بسته نظر بر راه عقده‌کشائیٔ اقبال کشادند - درین حال عبدالله خان بهادر که در مقام کومک اولیا قهر اعدا بود، بچاره گری برخاسته در خانهٔ زین تکاوران زمین نورد نشست، و همان طریقهٔ پیشینه را پیش گرفته بجانب بالا رویهٔ آب روان شد - و روی بسمت بهاگلپور که آنجا نشان کشتیٔ چند گرفته بود نهاد - بامدادان بمقصد پیوسته و چندین کشتیٔ کلان فرا دست آورده از صبح تا سه پهر سراسر لشکر بی پایان را با سواران و چارپایان از آب گذرانید، و بیدرنگ آهنگ کومک دریا خان نموده رو بدان جانب آورد - و دریا خان از توجه خان فیروز جنگ آگاهی یافته بی‌توقف بهمراهیٔ همراهان خان را استقبال نموده بعد از الحاق با اهل وفاق باتفاق متوجه تنبیه غنیم شدند - ابراهیم خان با پنج هزار سوار آراسته و فیلان جنگی بدمست را پیش رو داده از عقب آنها رخ بسوی هواخواهان دولت شاهجهانی نهاد، و از همه پیشتر دریا خان که هراول موکب اقبال بود خود را باحمد بیگ خان سردار هراول ابراهیم خان رسانیده بزد و خورد در آمد - و در حملهٔ و هلهٔ اول او را شکست داده بر فوج جرانغار زد - قضا را درین اثنا از آنجا که مقتضای قدر است کتیبهٔ از کتائب اهل صوبه بر التتمش شاهی که بکارگزاریٔ خواجه صابر و علی خان ترین سمت تفویض‌داشت روبرو شد - نخست محمد خان مهمند که لختی از هراول دور دست افتاده بود با ایشان بدستبازی درآمده بعد از نمایش دستبرد نمایان با هفتاد تن از منتسبان و خویشان خویش سر در راه ولی‌النعمة جاوید داده نیکنامیٔ ابد که نهایت نیکو سرانجامیٔ سپاهی است در برابر گرفت - و احداد خان خلف او نیز زخمهای کاری برداشته بیهوش برخاک کارزار

افتاد ـ و درین حال قول خان فیروز جنگ از جا در آمده بر قلب ابراهیم خان تاخت و دلیران طرفین با یکدیگر بر آمیخته بهم در آویختند و بی مبالات خون یکدیگر چون آب بیقدر بر خاک هلاک ریختند ـ و از جمله یکه تازان عسکر شاهی که داد بهادری داده کارستانی بر روی کار آورده در عین گرمیٔ هنگامهٔ مصاف دلیری از تابینان عبدالله خان که بحسب اتفاق بابراهیم خان بر خورده او را بی سر ساخته بود انگشتر آن سردار را بجهت نشان نزد خان فیروز جنگ آورد ، و مقارن آن سپاهیٔ دیگر سرش را پیش پای اسپ عبدالله خان انداخت ـ برین سر افواج لشکر بادشاهی شکست یافته روگردان شدند ، و عسکر شاهی بعد از اقامت مراسم تعاقب و اسر و قتل بیشمار از بقیة السیف اقناع از راه ابقا نموده طریق معاودت پیمودند ، و سر آن سردار بر دار نیزه کرده مظفر و منصور بملازمت سرور هفت کشور شتافتند ، و مبارکباد فتح بمسامع علیهٔ حضرت اعلیٰ رسانیده موقع تحسین و مورد استحسان گشتند ـ

مجملاً چون ابراهیم خان بکار آمده جهان بکام هواخواهان گشت ، از بیم مبادا در عرصهٔ پهناور آن کشور که چهارسوی آن راجها و مردم مواس فروگرفته اند آسیبی از تغلب بیگانگان بر ممالک محروسهٔ بادشاهی بر خورد ، یا خیلک شان بر ولایات متعلقهٔ بادشاهی دست اندازی کنند ، صلاح وقت در آن دیدند که بالفعل ملک را محفوظ داشته بمحافظت آن پردازند ـ بنابر آن دقیقه باین عزیمت صائب ماهچهٔ رایات آفتاب شعاع را درجهٔ کمال ارتفاع داده از راه خشکی بدولت و سعادت مقرون فتح و نصرت متوجه ڈهاکه شدند ؛ و بعد از رسیدن آنجا و ملازمت نمودن احمد بیگ خان قریب چهل لک روپیه نقد سوای دیگر اجناس و پانصد فیل بقید ضبط درآورده دارابخان را قسم داده بصاحب صوبگیٔ بنگاله سرافراز فرمودند ، و زن و دختر او را با یک پسر شاهنواز خان همراه گرفته متوجه اله آباد شدند ، و در آخر اردی بهشت ماه پتنه داخل که درآنولا بجاگیر سلطان پرویز متعلق بود شده از آنجا بیدرنگ بآهنگ جونپور و اله آباد نهضت فرمودند ـ اکثر جاگیرداران و منصبداران آنصوبه آمده ملازمت نمودند ـ و در اثناء راه بخاطر مبارک رسید که رهتاس اگر بجهت بنگاه و

سبب نگاهداشت اسباب و اثاث سلطنت و گذاشتن بعضی از خادمان محل
بدست آید بصلاح دولت اقرب است ـ از آنجا که آمد اقبال است سید مبارک
قلعه دار آنجا بر ارادهٔ خاطر اشرف مطلع گشته بطیب خاطر بسعادت ملازمت
شتافته قلعه را تسلیم اولیای دولت نمود و خود نیز در سلک بندهای
درگاه انتظام یافت ـ بالجمله آنحضرت جمیع اهل معالی را در آن حصن منیع
باز داشته خود بدولت و سعادت رایات ظفر آیات را بسمت جونپور ارتفاع
دادند ـ اکنون برای شادابیٔ ابواب سخن مجملاً مذکور از حصانت و رفعت
و فسحت آن نموده میشود ، قلعهٔ دیرین بناء رهتاس که از نهایت متانت
اساس اساس متانت بر کوه نهاده ، و از کمال حصانت حصار حصار حصانت
بر گردا گرد کوهسار کشیده ، در استواریٔ بروج و سر افرازیٔ عروج
از درجات همت علیا و اندیشهٔ رسا یکقلم چیزی باقی ندارد ـ و در فسحت
ساحت از مساحت سایر قلاع روی زمین بهمه حساب فاضل می آید ـ
آن حصار رفعت آثار که در مغرب رویهٔ پتنه و بهار واقعست بر بالای
کوهی اساس یافته گردا گردش از طرف دامان کوه شانزده کروه بادشاهی
است ـ و محیط [1] [قلعه] ع ش قریب به دوازده کروه و ارتفاعش اکثر
جاها نیم کروه ـ و کوهچهٔ مذکور بکوهستان کلان ممتد که به بنگاله
متعلق می‌شود ، پیوسته است ـ و چار دیواری در نهایت استحکام و متانت
از سنگ و صاروج بر اطراف آن کشیده مشتمل بر چارده دروازه و نزدیک
هر دروازه دهی معمور درون حصار واقع است ـ درینولا از آنجمله چهار
دروازه مفتوح است و باقی مسدود ـ و در آن قلعه سه چشمه همیشه جاری
اتفاق افتاده که آب یکی از آنها قریب سه آسیا باشد ـ و سه تال چشمه خیز
پهناور نیز بر فراز آن قلعه واقع است که پیوسته از آب سرشار است ـ
و از آنجمله تالابی است که فسحت آن به نیم کروه می کشد ، و در آن حصار
کشت و کار بسیار می شود ـ و از زراعت آن مزارع چندان غله حاصل
می شود که در وقت محاصره و تنگیٔ کار متحصنان را کفایت کند ـ هم در
اندرون حصار مرغزار و علف زار بسیاری هست که دواب ساکنان آنجا
را بچراگاه بیرون احتیاج نیست ـ و از هیچ جانب سرکوبی ندارد مگر از

---

(۱) ع [قُلّه] ل

سمتی که بکوه کلان متصل است - و موضع اتصال آنرا شیر خان افغان بریده و از عدم مساعدت روزگار فرصت بسر بردن آن دیوار نیافته - راجه مان سنگه در وقت حکومت خود بمرمت آنحصار استوار پرداخت - چنانچه نشیمنهای دلکش ساخته باغی در کمال نزهت نیز طرح انداخت - و دیواری سنگین اساس در نهایت رفعت و استحکام بر آن سمت کشید - اکنون اینطرف نسبت باطراف باقی در محکمی کمی ندارد - و از مبداء بنای این دیر دیرین بنیاد تا الحلال هیچ زبردستی دست تصرف برآن نیافته -

بیان ولادت با سعادت شاهزاده محمد مرادبخش در قلعهٔ رهتاس

درین ایام بمقتضای ارادت کاملهٔ ایزدی چهارگهری از شب چهار شنبه بیست و پنجم ذی حجه سنه هزار و سی و سه سال نوزدهم جلوس جهانگیری باقی مانده دولت سرای سعادت آنحضرت و مهد عصمت نواب اقدس نقاب ممتاز الزمانی از نور ظهور تجلیٔ ورود شاهزادهٔ والا گهر که در قلعه سنگین اساس رهتاس بعالم شهود روی نموده نمودار ساحت طور آمد - و آن شاهزاده بمراد بخش موسوم گشته این گزیده مصرع موافق تاریخ مذکور زبانها شد - (مصرع)

مراد شاهجهان بادشاه دین و دول

چون موکب اقبال در شهور سنه هزار و سی و سه در جونپور نزول اجلال نمود از عرایض منهیان بمسامع علیه رسید که دیگر باره فوجی جرار بسرکردگیٔ سلطان پرویز و اتالیقیٔ مهابت خان با سایر امرای عظام تجهیز نموده نامزد آن جانب ساخته اند - و فرمان بنام سلطان مذکور رسید که چون خاطر از جانب خانخانان جمع نیست ، و دارابخان همراه شاه بلند اقبال است ، باید که خانخانان را بعنوان نظربند متصل دولت خانهٔ خود در خیمهٔ مختصر فرود می آورده باشد - و جانان بیگم زوجهٔ شاهزاده دانیال را که شاگرد رشید پدر خود است نیز با او یکجا داشته مردم معتمد بپاسبانیٔ آنها تعین نمایند - شاهزاده باتفاق مهابت خان فهیم نام غلام خانخانان را نیز خواست که دستگیر نماید - آن مرد مردانه که درکار آگهی

و سپاه گری یگانهٔ عصر خود بود ، رایگان خود را به بند نداده با یک پسر و چهارده نفر بزد و خورد در آمده کارنامهٔ سام سوار و آثار رستم و اسفندیار بر روی کار آورده داد بهادری داد و جان را فدای راه غیرت و طریق مردی ساخت - چون آن حضرت بسبب رعایت آداب مراعات والد والا جناب مقابله با فوجی که از دربار تعین شده باشد مکروه می شمردند تا باعث انکار جمعی که از حقیقت کار خبردار باشند نگردد ، ناچار بانعطاف عنان انصراف مردم آردو و سپاه زبون اسپه را دستوری داده از آنجا که مقتضای نزول احکام قضا و قدر است ، و آثار اقتدار آن در امثال این احوال حجاب هوش و پردهٔ چشم و گوش ارباب دانش و بینش میگردد خطای در کنکاش روداده از راه نیامد کار با جمعی قلیل در عقب مانده اکثر مردم را پیشتر فرستادند ـ درین اثناء افواج پادشاهی از آب گنگ گذشته چون اینقسم قابو را عین مطلب می دانستند از اطراف و جوانب رسیده بمحاصره پرداختند ، تا آنکه درینوقت سائر زمینداران بنگاله تمام نواره را با لوازم آن از توپ و تفنگ وغیره همراه گرفته راه فرار سر کرده بودند ـ یکه تازان موکب دولت پایدار خصوص راجه بهیم رضا بخالی گذاشتن معرکهٔ مصاف نداده بمحض خاصیت عزم راسخ و قدم ثابت و بی باکیٔ قلب ارادهٔ رزم پیش نهاد همت ساختند ـ نخست از هر دو طرف پیغام تیر و تفنگ بمیان آمده تا دیری داد مجادله و مقاتله دادند ، بعد آن هزبران پولاد پنجه که هریک یکه سوار معرکهٔ کارزار بودند ـ و از فرط تهور ذاتی خانهٔ مات عرصهٔ مصاف را دارالبقاء حیات جاودانی و نجات کدهٔ امید میدانستند قطعاً از منصوبهای خصم افگن که حریفان پرفن نصب نموده فیل بند تدبیر ساخته بودند باکی نداشته بی مبالات روی بشکستن آن آوردند - و سرپنجهٔ مردی و مردانگی و حریف اندازی برکشوده عاقبت کار دست و گریبان شده بهم درآویختند ـ درین داروگیر راجه بهیم با چندی از دلیران راجپوت احاطهٔ بهادران فولاد جوش آهن پوش درهم شکسته فوج پیش روی سردار را تار و مار ساخت و بصدمهٔ باد حملهٔ شیرانه و ضرب برچهٔ مردانه فیل جتاجوت

را که در سپاه مستی و فوج شکنی نظیر خود نداشت از پا در آورده خود را به سلطان پرویز رسانید - درینوقت کارزاری بغایت صعب اتفاق افتاده و مصافی عظیم روی داده - چون سران دیگر توفیق مدد او نیافتند آخرکار سر در سر ولی نعمت خود کرده با بیست و هفت زخم نیزه و شمشیر از پای درآمد - و از جانب دیگر بیرام خان میر بخشی مخاطب به خان دوران از قضا حذر و از بلا پرهیز ننموده خود را بر فوج توپخانه که دریای جوشان آتش بود زده احیای مراسم جانسپاری و حق گذاری نموده بکار آمد و هم چنین هر سری بغنیم روبروی خود بکارزار درآمده صفحهٔ میدان ستیز را از شور گیرودار نمودار عرصهٔ رستخیز نمودند - بس که گرد عرصهٔ مصاف از تگاپوی نوندهای معرکه نورد و سمندهای میدان گرد گرد آن هوا گرفت - اطباق چرخ اخضر مانند صحن کرهٔ خاک غبرا اغبر گردید - و بس که آتش کینه شعله افروز جدال و قتال برق کردار در یک نفس خرمن حیات چندی تن از بهادران طرفین سوخته بباد فنا در داد - مقارن اینحال بحسب قضا و قدر توزک موکب اقبال درهم پاشیده جمعی از ناقص فطرتان سر بدر بردن غنیمت دانسته همه به یکبارگی جلو گردانیدند - بمرتبهٔ که غیر از فیلان علم و طوغ و قورچیان کسی گرد و پیش شاه والا جاه نماند - افواج بادشاهی مرکزوار آن محیط دولت و اقبال را درمیان گرفته اسپ سواریٔ خاصه را بزخم تیر از پای در آوردند - آن افتخار پردلان عرصهٔ کار و شیر بیشهٔ پیکار بهمراهیٔ لشکر التفات ننموده خواست که پیاده رخ به پیکار آورده چون پلنگ صف شکن یک تنه رو بعرصهٔ کارزار آرد و تنها مانند نهنگ مرد افگن بر دریای لشکر اعدا زده صفحهٔ کارزار را کارستان سازد - درین اثناء عبدالله خان رسیده اسپ خود را پیش کشیده بمبالغه و الحاح سوار نمود و بصد زاری و التماس عطف عنان نمود، چون آنحضرت دیدند که نقش چنین نشست و قضیه چنین صورت بست، از کمال حقیقت آگاهی و نهایت اطلاع بر گردش‌های روزگار و تقلبات لیل و نهار بمغز معامله وا رسیده دانستند که هنوز چهرهٔ شاهد مقصود درنقاب تاخیر و حجاب

تعویق وقت است - لاجرم بدستیاری عنان داری تیز جلوی نکرده دستبازی کنان خود را از چشم زخم نگاه داشتند - و رفته رفته کناری گرفته نخست ساحت قلعهٔ رهتاس را بفروغ تشریف اشرف نورانی ساختند - و سید مظفرخان بارهه را با رضا بهادر در خدمت شاهزاده مراد بخش به نگاهبانیٔ قلعه گذاشته و دیگر شاهزادها را همراه گرفته از همان راه اودیسه بقصد دکن معاودت فرمودند - و بداراب خان نوشته که در گدهی آمده سعادت ملازمت حاصل نماید - آن خان نامعامله فهم بحکم ظهور عواقب امور که بر ارباب تجارب و مردم آزموده کار پوشیده نمی ماند از روی کار و بمقتضای وقت و حال مصلحت دیگر اندیشیده معروض داشت که زمینداران آنصوبه فراهم آمده سر راه مرا گرفته اند ازینجهت نمی توانم خود را به حضور رسانید - چون این بیروشی و ناهنجاری آن اجل رسیده بر طبع مبارک نهایت گرانی آورده مزاج مقدس را بشورش آورد - ناگزیر پسرجوان او را حوالهٔ عبدالله خان فرمودند - او همان لحظه بقتل رسانیده خاطر از آشوب واپرداخت - از آنجا کوچ بکوچ متوجه شده از همان راه بظاهر برهان پور تشریف آورده در لعل باغ نزول اجلال ارزانی فرمودند - و بمحاصرهٔ قلعه پرداخته تمامی پرگنات آن صوبه جاگیر بندهای تعب کشیده تنخواه نموده در محال باقی مانده کروریها تعین فرمودند - فرستادها از روی استقلال تمام اعمال را متصرف شده بضبط درآوردند - راو رتن مخاطب بسربلندرای بسرانجام قلعه داری پرداخته چندی بمدافعه و مقاتله درآمده داد مقابله و مجادله داد - و پنج شش ماه رد و بدل توپ و تفنگ از درون و بیرون در کار بوده - درین میان روزی محمد تقی از کمال دلاوریٔ ذاتی رو بپای حصار نهاده مانند باد صرصر که بی محابا خود را بر آب و آتش می زند روبروی توپ و تفنگ شد - و به ضرب دست و زور بازوی قدرت دیوار یک جانب انداخته یکسر راست تا قلعهٔ دولتخانه شتافته آنرا نیز بتصرف خود درآورد - و عبدالله خان وغیره که بمحاصره پرداخته از هر طرف جنگ انداخته بودند بعد از شنیدن این خبر عنان گردانیده از روی نفاق نه بمدد او پرداختند و نه این مقدمه را بعرض عالی رسانیدند - تا آنکه میان دلاوران بیرون و درون جنگ عظیم

درپیوسته کارزاری عظیم بمیان آمد - و دلاوران مغول ومتهوران راجپوت از اول روز تا یک پهر شب بباد حملهٔ مرد افگن گرد از بنیاد وجود و دمار از نهاد یکدگر برآورده خون هم بخاک هلاک ریختند - درین حالت محمد تقی از قلت عدد همراهان و بیخبری و بی مددیٔ اهل لشکر خود بستوه آمده با سیصد نفر پیاده گشته در قلعهٔ دولتخانه درآمد - و باوجود خالی شدن ترکش‌ها از تیر و از کار افتادن شمشیر و جمدهر مردانه کوشیده در مقام مدافعه و مواجهه کشاده جبین دست و بازو به سربازی و جانفشانی برکشود - و آخر کار در تاریکئی شب از روی لاعلاجی راه بجای نبرده با همراهان تن بقید گرفتاری داد - درین واقعه قضیهٔ هایله تیغ بیدریغ که از نزول قضای مبرم پای کم ندارد سرگذشت دو هزار آدم گشته خانمان بسی مردم سپاه بخاک برابر ساخت - در خلال اینحال عارضهٔ ناملایم عارض وجود مقدس گشته مزاج وهاج را از مرکز اعتدال منحرف ساخت - لهذا از آنجا کوچ فرموده مقام سنگمنیر سرمنزل اقامت خیل اقبال ساختند - درینحال عرضداشت هواخواهان از درگاه والا بدین مضمون رسید که از معاودت عالی از بنگاله آن مملکت در جاگیر و حکومت مهابتخان تنخواه گشته - فرمان شد که زمینداران آنجا بداراب‌خان [1][متفق شده]ع روانه ملازمت سازند - و بمهابتخان حکم شد که مقید ساختن داراب‌خان از مصلحت دور است - باید که بمجرد ورود فرمان سرش از تن جدا ساخته بحضور اشرف بفرستد - لاجرم یکی از خدمتگاران مقرب خان مذکور باشارهٔ مهابت خان در روز داخل شدن لشکر بزخم جمدهر اورا از هم گذرانید و مهابت خان سرش بریده بحضور فرستاد - و عرب دست غیب که بجهت آوردن هوشنگ ولد شاهزاده دانیال و عبدالرحیم خانخانان نزد سلطان پرویز رفته بود آمده ملازمت نمود - و خانخانان پیشانئی نیاز بر زمین ندامت داشته زمانی دراز سر خجالت برنداشت - حضرت خلافت مرتبت از روی کمال عنایت بتعظیم و تکریم پیش طلبیده در مقام مناسب ایستاده نمودند و فرمودند که درین مدت آنچه بر روی کارآمده از آثار قضا و قدر است نه مختار ما و شما - باوجود

---

(۱) ع [مزاحم نشده]ل

این ما خود را شرمنده تر از شما می بینیم - از طرز کار چنین ظاهر مینماید که حضرت خلافت مرتبت نسبت بآنجناب بر سر توجه آمده اند - اگر محافظان قلعه آسیر و رهتاس دست از نگاهداشت آن باز داشته بتصرف متصدیان مهات بادشاهی دهند و شاهزاده های والا قدر را بدرگاه بفرستند مناسب مقتضای وقت و صلاح دولت است - چون مضمون عرایض ارباب وفاق بعرض اقدس رسید ، بنابر التماس دولتخواهان و کارفرمائی سعادت ناچار دل برین قرارداد نهادند و باوجود کمال علاقهٔ محبت مفرط که بشاهزادهای عالی مقدار داشتند بجدائی ایشان رضا دادند - بنابر مقتضای این رای صواب آرای دوازدهم اسفندار سال بیستم جلوس جهانگیری روز دوشنبه سوم جمادی‌الثانیه سنه هزار و سی و پنج سلطان داراشکوه و سلطان اورنگ زیب بآئین شایسته دستوری درگاه آسمان جاه یافتند - و موازی [۱][ده لک]ع روپیه از نفایس و نوادر مرصع آلات و جواهر و فیلان تنومند کوه پیکر همراه دادند که برسم پیشکش از نظر انور بگذرانند - و امر عالی برین جمله نفاذ قرین گشت که نگاهبانان بمجرد رسیدن فرمان قلعه رهتاس و آسیر را تسلیم مردم بادشاهی نموده متوجه حضور شوند - آنگاه بنابر تحریک سائق بخت و تائید دولت و اقبال با موکب سعادت رایت دولت باهنگ توجه صوب ناسک برافراختند - و چون روزی چند در موقف ناسک رحل توقف انداخته از تحمل کلفت میثاق سفرهای شاق که مستلزم حرکات عنیف و تشویش خاطر اشرف بنگرائی کوچ و مقام و رحل و ترحال است باز پرداختند - اتفاقاً اختلاف هوای آن سرزمین که همانا دران آوان خوی مخالفان نفاق آئین متلون مزاج بوقلمون نهاد گرفته بود موافق مزاج اقدس نیفتاد - و نیز از عدم حسن سلوک دکنیان خصوص گروه حبشی که سرشت زشت شان بر بدنهادی و دون منشی مجبول است با آنکه پیشتر در مقام اظهار نیکو بندگی و جانسپاری بوده کمال مراتب پرستاری و خدمت گذاری بجا می آوردند درینولا بنابر نوشتهای پی در پی نفاق کیشان تباه اندیش دربار آغاز بیروشی نموده تغیر سلوک داده بودند - لاجرم ازین راه خاطر مبارک

(۱) ع [ده لک]ل

بگرانی گرائیده رای انور تقاضای آن نمود که چندی بجهت تغیر آب و هوای ناسازگار بهر جهت که خواهش خاطر اقدس و کشش طبع مقدس اقتضا نماید سفری اختیار نمایند و چون از دیرگاه باز هوای سرزمین تته مکنون ضمیر منیر بود بر وفق مقتضای وقت نهضت بلاد دوردست که مشتمل بر نزهت تمام و موجب اکتساب تفریح منش مبارک باشد پیش نهاد خاطر عاطر نموده بودند ـ بنابرآن عزیمت این معنی فرمودند که از تفرج متنزهات آن کشور زنگ کلفت و وحشت از آئینه خانهٔ نور اندود طبع اقدس رفع نموده و گرد کدورت از صفاکدهٔ صفوت آمود خاطر انور زدوده نقل و تحویل را درینصورت بعمل آورند ـ و چندی در طی مسافت آن ملک روزگار بسر برند ـ لاجرم بر طبق این عزیمت صائب روز مبارک شنبه بیست و سیوم شهر رمضان‌المبارک سنه هزار و سی و پنج از ناسک بدان صوب نهضت اتفاق افتاد ـ و چون دارالبرکت اجمیر بیست و هفتم تیر از سال بیست و یکم تاریخ جلوس جهانگیری مورد خیل اقبال شد و از میامن زیارت روضهٔ منورهٔ خواجه معین‌الحق و الدین فیض اندوز گشته اعطای وظایف و عطایای مجاوران آن بقعهٔ متبرکه چنانچه حق مقام بود بجا آوردند ـ از آنجا لوای والا از راه ناگور ارتفاع یافت - و از ناگور بجوده پور و از آنجا براه جیسلمیر بکشور سنده متوجه شدند ـ غره شهریور در امرکوت و بیست و چهارم مهرماه خارج تته مضرب سرادق اردوی گیهان پوی گشت ـ شریف الملک ملازم شهریار که بحکومت آنجا می پرداخت با پنجهزار سوار و پیادهٔ بسیار از زمینداران وغیره آنجا جمع نموده بقدم جرأت استقبال موکب اقبال نمود ـ و با آنکه زیاده بر سه صد سوار در رکاب سعادت نبود تاب صدمهٔ آنها نیاورده خود را به پناه قلعه که پیش ازین باستحکام برج و باره و توپ و تفنگ وغیره مصالح قلعداری پرداخته درانداخته بمدافعه و مقابله کمر همت بست ـ باوجود منع شاه بلند اقبال بهادران جلادت کیش ضبط خود نکرده روزی یورش بر قلعه نمودند ـ چون بر دور قلعه همه جا میدان مسطح یکدست بی درخت و پناه بود و در آن ضلع خندق عمیق [و] عریض پر آب پیش رفتن محال و برگشتن مشکل ـ

لاعلاج درپس وقایهٔ توکل در میدان ایستاده به تیراندازی قیام نمودند - هرچند آنجناب کس بمبالغه بطلب فرستادند فایده نداد - لاجرم چندی از سرداران مثل [۱][راجه گوپال کور]ع و علیخان ترین وغیره با جماعهٔ منصبداران هدف تیر اجل شدند - مقارن اینحال کوفتی صعب عارض وجود مسعود گرامی گشته طبیعت را بی مزه ساخت - و نیز خبر فوت سلطان پرویز در چهارم آبان مطابق ششم صفر سنه هزار و سی و پنج و رحلت عنبر [۲][سیزدهم]ع اردی بهشت سنه هزار و سی و چهار رسیده باعث برگشتن شد - مجملا مسافت این راه که چهار صد و یازده کروه بادشاهی است بهفتاد کوچ و پنجاه مقام که عبارت است از چار ماه تمام طی شد - و بهنگام اقامت تته چهاردهم صفر سنه هزار و سی و شش پرتو طلوع اختر وجود انور شاهزادهٔ خجسته مقدم فروغ بخش خدر عصمت ملکهٔ دهر ممتازالزمانی آمده بسلطان لطف الله موسوم گشت - و مدت بیست و دو روز آن سرزمین از اقامت موکب سعادت رشک فرمای فردوس برین بوده - چون زیاده برین توقف در آن ولایت موافق صوابدید رای گیتی پیرا نیامد بنابر آن باز هوای نهضت دکن از نزهت کدهٔ خاطر انور سر برزده اندیشهٔ کوچ بر خیال اقامت غالب آمد - و بحکم این عزیمت صائب روز یکشنبه هژدهم صفر سنه مذکور براه ولایت بهاره که از مضافات کشور گجرات است موکب منصور آهنگ معاودت نموده بسوی مقصد رهگرای گشت - و از تته تا ناسک دو صد و شصت کروه بچهل کوچ و مقام قطع شده غره آذرماه الهی سنه بیست و یک جهانگیری در ناسک نزول اجلال موکب اقبال اتفاق وقوع پذیرفت - درینولا سید مظفر خان و رضا بهادر مخاطب بخدمت پرست خان سعادت آسا فتراک اقبال شاهزادهٔ هلال رکاب فلک رخش مراد بخش گرفته بشرف بساط بوس استسعاد یافتند - و چون درین ایام هوای ناسک در نهایت شدت گرمی بود موافق مزاج مبارک نیامده

---

(۱). غ[مان دهاتا کور]؛ اقبالنامهٔ جهانگیری - صفحه ۲۸۱ طبع ایشیاتک سوسائیتی بنگاله -

(۲). ع[سی ویکم]ل -

حسب التماس نظام الملک دارالخیر جنیر که در نهایت دلکشائی و نزهت فضا و غایت عذوبت آب و لطافت هواست بجهت اقامت موکب جاه و جلال آنحضرت مقرر شده باختصاص این سعادت خاص نامزد گشت - بیست و نهم فروردین ماه سال بیست و دوم جلوس جهانگیری عمارتهای خوش و نشیمن های دلکش که دو آن سرزمین دلنشین اساس نهادهٔ عنبر بود از نزول اقدس رو کش فلک اطلس شد -

پناه آوردن رکن السلطنت مهابتخان بدرگاه گیتی پناه

چون نورجهان بیگم در همه حال بناء امور بر دولتخواهئی خود نهاده از ته دل ساعی درین باب شده مساعئی ناجمیله بجا می آورد و در تشیید مبانئی کار شهریار متصدیٔ امور ناکردنی گشته بجان میکوشید - و قطعاً مآل این احوال را بخاطر نیاورده دیدهٔ کوتاه نظر از سوء عاقبت و وخامت خاتمت آنها می پوشید - چنانچه در پیشرفت این کار هر مفسد عظیمی که پیش می آمد مرتکب آن شده مطلقا در اندیشهٔ صلاح این دولت کدهٔ ابد بنیاد که از پرتو انوار عنایت الهی بدین مایه رفعت و این ذرجه دولت رسیده بود نبود - و مصلحتی چند که محض مفسده و عین نادولتخواهی می بود در لباس دولتخواهی بنظر انور جلوه گر ساخته صلاحهای فاسد و کنگاشهای ناصواب میداد - و آن حضرت خود بغور امور نه رسیده خواه نخواه بر وفق رضای او عمل مینمودند - درینولا که باعتقاد خود گردش گیتی بکام او گشته رفع جمیع موانع نموده همین مهابتخان را که از داعیان باطنئی پرویز بود سنگ راه مدعای خود می دانست خواست که بلطایف الحیل در استیصال او کوشد - و بدرگاه طلب داشته بآسانی از پیش بردارد - چون مهابتخان که از اصل کار آگاهی داشت دید که پرده از روی راز نهانی برخاسته خصومتی که در حجاب مدارا بود آشکارا و بی پرده گشت - ناچار در پی نگاهداشت خود شده بر سر چاره گریٔ معامله رفت - و در صدد تحصیل رضامندی و

خرسندیٔ بیگم شده بمقام اظهار اطاعت و انقیاد غائبانه در آمد - و هر چند چاپلوسی و لابه گری نمود مفید نیفتاد - بی اختیار در آن وقت که دستش از همه سو کوتاه شده و در چارهٔ کار خود درمانده نقش این اندیشه که بدربار آمده برأت ساخت خود از طغیان و عصیانی که بدو نسبت داده بودند بازنماید - و باین عزیمت راسخ با فوجی عظیم از راجپوتان یکدل و یکجهت بی درخواه اجازت آنحضرت از برهانپور متوجه درگاه گشته چون در کنار آب بهت باردوی جهانپوی پیوست بحسب اتفاق آنوقت تمامی عسکر منصور پیشتر از آب عبور نموده همین حضرت خلافت مرتبت با بیگم و معدودی چند از حواشی و خدم درین سوی آب مانده بودند - ناگاه بیخبر بخوابگاه آنحضرت درآمده زمین بوس نمود - و در ظاهر چنان نمود که غرض من ازین آمدن دولتخواهی و نگاهبانیٔ آنحضرت از آسیب دشمنان دوست نما و نفاق کیشان موافق سیما است - درینحال نورجهان بیگم انتهاز فرصت نموده خود را به کشتی رسانید و اکثر امرا و سران سپاه را بر سر خویشتن گرد آورده بهان پا خواست که از آب بگذرد - مهابتخان پل را آتش زده دو هزار سوار اعتمادیٔ خود را بجهت مدافعه و مقابله بر کنار آب بازداشت - بیست و نهم جمادی‌الثانی سنه هزار و سی و شش آصف خان باتفاق خواجه ابوالحسن و دیگر عمدها باوجود منع آنحضرت همراه نورجهان بیگم از گذری که غازی بیگ مشرف نواره پایاب دیده بود قرار گذشتن داده - بسبب آنکه سه چار جا از آب عمیق عریض بایستی گذشت در وقت عبور انتظام افواج بجا نمانده هر سواری بطرفی افتاد - و آصف خان و خواجه ابوالحسن و ارادتخان با عماری بیگم روبرو فوج مهابتخان با جمعی قلیل اسپان شنا کرده و یراقها تر گشته - جمعی بکنار و بعضی بمیان که ناگاه مردم مهابتخان فیلها را پیش رو داده همه را در شیبهٔ تیر و تفنگ گرفتند - و بی اختیار جلو مردم برگشته سوار و پیاده و اسپ و شتر خود را بر یکدگر زده قصد گذشتن کردند - و فوج غنیم آن مردم را در پیش انداخته بفیل بیگم رسیدند - و جواهر خان خواجه سرای ناظر محل و ندیم خواجه سرای نورجهان بیگم را با جمعی بقتل رسانیدند - و دو

زخم شمشیر بخرطوم فیل بیگم زده بعد از برگشتن از عقب زخم برچهه بسیار بفیل مذکور رسید - و بدشواریٔ تمام فیل شنا نموده بیگم بدولتخانۂ بادشاهی رفته فرود آمد - و خواجه ابوالحسن که از هول جان مضطربانه اسپ در آب زده بود هنگام شنا از اسپ جدا شده بمدد ملاح کشمیری جان بسلامت برد - و آصف خان با دو سه کس خود را به قلعه اتک رسانیده متحصن شد - و مهابتخان بعد از رسیدن اتک آصف خان را با شایسته خان پسرش بقید درآورده عبدالرحیم منجم و ملا محمد تتهوی را که هر دو مجموعۂ استعداد و قابلیت صوری و معنی بودند به قتل رسانید و این مظلمه با خود بآخرت برد -

از آنجا که حکمت کاملۂ ربانی در خلق نسا بعد از مصلحت بقا نوع انسانی در ضمن توالد و تناسل و تربیت اولاد منحصر است - نه حراست مداین و سیاست بلاد و عباد و تجهیز جیوش و جنود و تسویۂ صفوف مصاف - لاجرم به هیچ وجه برکت در سرداریٔ این طائفه متصور نباشد - و فتح و ظفر در امثال این حالات همانا نوعی از محالات است - چنانچه مکرر به تجربه خردمندان رسیده که دولت در سلسۂ که فرمانروای آن این صنف ناقص رای باشند چندان نپاید - و لشکری که کارفرمائی آن باین طبقه باشد لامحاله فی الحال شکست می یابد - اینهم از کارگذاریٔ زن برهمزن معامله بود که سپاهی بآن کثرت عدد و عدت از خیل راجپوت کوتاه سلاح که بجای دست زدن پای ایستادن ندارند باوجود کمال قلت باین علت شکست عظیم خورده اکثر احاد لشکر پراگنده شده سر خود گرفتند - و هر یک بطرفی زده از میان آن مخمصه بیرون رفتند - چون عرصه خالی شد مهابتخان را منازعی و مزاحمی نماند - لاجرم در مهمات ملکی و مالی با جمعیت خاطر و فراغبال مدخل نموده هرچه میخواست میکرد - و در عزل و نصب و قتل و حبس همگنان و سایر معاملات کلی و جزویٔ مملکت برای خود کار کرده هیچ یک از ارکان دولت و اعیان حضرت را بهیچ برنمیداشت - و شماری از کار خود و

روزگار پاداش گذار که محتسب حسابی و مکاف کافیست، برنگرفته همگنان را در حساب نمی آورد - و مع ذلک صاحب معامله یعنی خداوند ممالک را نیز بیدخل مطلق و خود را مطلق العنان علی الاطلاق ساخته خلیع العذار بکار خود پرداخت - و باین معنی اکتفا نه کرده خود را دولتخواه و نگاهبان حضرت مینمود - و درین لباس جمعی از راجپوت دد سرشت بی ادب را بکشک داریٔ آنحضرت برگماشته چند ماه در خدمت عالی بهیچ وجه کسی را روی تردد بل قدرت سخن کردن از دور هم نبود - و اینمعنی بر طبع گرامی منش آن سرور بسیار دشوار می آمد - لاجرم باشارهٔ عالی جمعی از احدیان کابلی بر سر شورش آمده بر سر چراگاه گفت گوی نمودند - و یک نفر احدی نگاهبان شکارگاه از دست راجپوتان بقتل رسیده - احدیان دیگر که نزدیک بآن فرود آمده بودند همه مستعد رزم و پیکار گشته بر سر دایرهٔ راجپوتان رفتند و جنگ عظیم در پیوسته - احدیان تیر انداز و برقنداز جمعی بیشمار ازان اشرار بدارالبوار فرستادند - و قریب هزار کس در کابل بقتل رسیده - راجپوتان دیگر که بجهت چرانیدن در پرگنات و مواضع دور دست رفته بودند ازین خبر هر جا که احشام و مردم مواضع راجپوتان را یافتند مثل سگ کشته - و هر کرا زنده یافتند بدست افغانان فروختند - و مهابتخان بحمایت و کمک نوکران خود سوار شده چون معامله برنگ دیگر دید از غایت بیم و هراس خود را به پناه دولتخانه رسانیده التماس اطفاء این نائره غضب الهی نمود - حسب الحکم اشرف کوتوال جار زده (۱) این فتنه را فرو نشانید - و خان مذکور را آنمایه وقع در نظرها و آن پایه وقر در دلها نماند - و از همه جهت خصوص

---

(۱) اصل : چارزده غالباً همان مقامی است که اکنون باسم چارسده مشهور است - ڈاکٹر دانی کا یہ خیال صحیح نہیں ، دراصل چار زدن کی بجائے جار زدن ہونا چاہیے - جار زدن کے معنی ڈھنڈورا پیٹنا ہے - عبارت صاف ہے کہ شہر کابل کے کوتوال نے ڈھنڈورا پٹوا کر لوگوں کو راجپوتوں کے قتل سے منع کیا اور فتنہ ختم ہوگیا - (وحید قریشی)

بعلت قتل راجپوتان مواد استقلال و استبداد او رو بقلب نهاده آن آبرو که داشت بسیار کمی پذیرفت ـ و دانست که بالآخر گستاخ روئی و تباه رائی با ولی نعمت حقیقی شقاوت دوجهانی بار می آورد ـ و بداندیشئی نیکی رسان خود همدرین دار نه بس دیر سزای کردار نابکار در کنار روزگار خود می بیند ، ناچار باحتیاط تمام بدربار می آمد و جمعی کثیر گرد و پیش دولتخانه می داشت ـ بعد از کوچ از کابل در نزدیکئی رهتاس بعرض مقدس رسانیدند که هوشیار خان خواجه سرای نورجهان‌بیگم دو هزار سوار از لاهور همراه آورده ـ و در رکاب سعادت نیز جمعیت خوب فراهم آمده ـ یک منزل پیش از رهتاس دیدن محلهٔ سواران را تقریب ساخته حکم نمودند که تمام لشکر از قدیم و جدید جیبه پوشیده مساح و مکمل از در دولتخانه تا آن سرا دو رویه مستعد کار بایستند ـ آنگاه مصحوب بلند خان خواص گفته فرستادند که امروز بیگم محلهٔ سواران خود را می بینند ـ باید که مجرای اول روز موقوف داشته فردا سعادت کورنش دریابد ـ مبادا بسبب گفت گوی پوچ معامله بجنگ و نزاع کشد ـ بلکه بهتر اینست که کوچ نموده یک منزل پیش برود ـ چون واهمه برو غالب شده بود و خانخانان عبدالرحیم که ازو زخمهای کاری در دل داشت بمبالغه والحاح انصرام مهم او بعهدهٔ خود گرفته بقصد پیکار از لاهور برآمده بود بی اختیار گشته راه فرار پیش گرفت ـ و دو منزل را یکی کرده از آب بهت گذشت ـ و بآصف‌خان عهد و سوگند درمیان آورده معذرت بسیار خواست ـ و التماس نفرستادن لشکر بتعاقب معروض کرده روانهٔ دربار نمود ـ و بانداز عزیمت تته درمیان آورده روی امید بدین آستان سپهر نشان آورد ـ و بتاریخ بیست و یکم ماه صفر سنه هزار و سی و هفت هجری در دارالخیر جنیر استلام رکن و مقام این آستان سدره نشان که کعبهٔ آمال و آمانئی انام است بجا آورده بنا بر التجای این درگاه از بازخواست زمانه امان یافت ـ و در مقام عذرخواهئی معاصئی نامتناهی شده از روی عجز و زاری زینهاری عفو و حلم بیکران آنحضرت گردید ـ و بنا بر مقتضای آنکه پاس خاطر

ملتجی داشتن و رعایت پناه آورده نمودن ناگزیر مروت و لازمهٔ فتوت است دیده و دانسته از گناهان او درگذشته مطلقا بیروشیهای او بر روی او نیاورده نقش جرایم و جنایات بی اندازه خاصه ناهنجاریهای تازهٔ او را بزلال مکارم و عنایت محو فرمودند ـ و از نوید مواعید دلپسند امیدوار انواع عواطف و اکرام و اقسام مراحم پادشاهانه ساخته بر مرات اعتبارش افزودند ـ چنانچه بدین امید سرگرم جانفشانی و جان سپاری گشته در صدد تلافی و تدارک تقصیرات سابقه شد و در عموم احوال خصوص هنگام توجه بمستقر سریر خلافت چنانچه نگارش پذیر خواهد گشت و همه جا در راه آن حضرت جانفشانی ها نموده باین طریق راه خود پاک ساخت ـ و بپاداش حسن اخلاص و صفای عقیدت بمراتب والا و مناصب عالی ترقی نموده بخطاب خان خانانی و مرتبهٔ سپه سالاری که بالاترین مراتب و مناصب است سر برافراخته سرمایهٔ اعتبار و افتخار اعقاب و اسباط خویشتن آماده ساخت ـ و نیز چون قدم او بر شاه بلند اقبال فرخنده شگون و مبارک فال آمده بمجرد رسیدنش شب تعب بر هواخواهان این دولت پایدار بپایان رسید ـ و ایام محن و آلام بسرآمده روزگار ناموافق راه موافقت با سالکان طریقهٔ دولتخواهی پیموده از در موافقت درآمد ـ مجملا بسی وهن و فتور در پنجساله فترت که روزگار اختبار و زمان افتتان و امتحان بود باحوال هواخواهان آن عزیز کردهٔ حضرت عزت و برگزیدهٔ نظر عنایت آن حضرت راه یافت ـ و درین ضمن نقد سره اخلاص خالص این صافی سریرت بدان والا حضرت سنجیدهٔ میزان امتحان شده صاف و بی غش برآمد ـ و از بدهنجاریهای روزگار ناهموار بسی فراز و نشیب و بلند و پست پیش آمده ـ و امور ناملایم نامناسب و قضایای ناشایسته صورت بست ـ و مصافهای قوی و رزم های مهیب اتفاق افتاده از طرفین سرداران معتبر نامور کشته گشتند ـ و جابجا در معارک ارباب مناصب گوهر گرانمایهٔ جان عزیز نثار خاک راه ولی نعمت جاوید نموده نیکنامئی ابد که نهایت نیکو سرانجام سپاهی است اندوختند ـ الحمدلله که آن حضرت در

ضمن آنمایه تغیرات احوال از یساقهای شاق و ترددهای دشوار و حرکات عنیفه همه جا بکشاده روئی و ثابت رائی بی گره پیشانی و چین جبین چون سالکان طریقهٔ طریقت طی ادوار و اطوار نمودند ـ

بیان ارتحال جنت مکانی جهانگیر بادشاه بدارالنعم جاودانی و باعث واقعئ این واقعهٔ ناگهـانی

خردپردازان کارآگاه که از رنگ آمیزیهای نیرنگ ابداع اطلاع دارند نیکو می دانند که مادامی که سرابستان خلافت کبریٰ از جوئبار عدل و احسان آبخورد هرآئینه اشجار برومندش مانند نهال سدره سرسبز و بارور بماند ـ و طوبیٰ مثال سایهٔ اقبال بر نزدیک و دور افگنده بی برگان گیتی را ثمرهٔ مقصود بکام رساند ـ اگر خدانخواسته ازو خلاف ارادهٔ الٰہی بعمل آمده نقشی دیگر که موافق رضامندیٔ آنحضرت نبوده باشد بروی کار جلوه نماید بنابر آنکه به پشتیبانئی عدل زمین پا بر جا و آسمان بر پاست یکدم اساس دولت بل بنای بقای خداوندان آن نیز ثابت قدم نماند ـ درین صورت تا غرض صاحب کارخانه به یکبارگی فوت نشود کارپردازان عالم بالا که پیوسته در پی سرانجام مصالح این جهان اند اورا بجهانبانئی عالم دیگر خوانند ـ و لباس حیات مستعار ازو انتزاع نموده خلعت خلافت والا بصاحب دولتی دیگر بپوشانند ـ و افسر سروری بر سر فرخنده فر و تارک مبارک تاجوری دیگر نهاده اورنگ بادشاهئی رویٔ زمین را از برکت قدم خجسته مقدم او زیور بخشند ـ و مؤید این اجمال صدق اشتمال ارتحال جنت مکانی و فروغ یافتن گوهر افسر جهانگیری و جهانبانی است از پرتو تارک مبارک والا حضرت شاه بلند اقبال ـ و وانمود ایهام سیاق این مقام آنست که چون حضرت جنت مکانی بسبب ارتکاب تناول مغیرات و بنابر افراط محبتی که به نورجهان بیگم داشتند سررشتهٔ جمیع معاملات باو تفویض نموده بودند ـ و بحکم علاقهٔ

قوی پیوند که از رهگذر کمال پاسبانی و خدمت گذاری او قلادهٔ خواهش خاطر اقدس شده بود مطلقاً از گفتهٔ او تجویز تجاوز ننمودند - و این مساهله تا جای کشید که رفته رفته از رهگذر ارخاء عنان او بسی مفاسد عظیمه بمصالح دولت رسیده فتور عظیم بمعاملات ملکی و مالی راه یافت - و هر یک از خویشان که نسبت یا سببی باو داشتند منزلت های والا یافته بصاحب صوبگئی صوبهای کلان لوای استقلال برافراشته چون خاطر از عدم مواخذه جمع داشتند هرچه خواستند بی محابا بعمل آوردند - و این معنی باعث فساد نظام عالم و شورش اوضاع و احوال دارالخلافهٔ آدم گشته - لاجرم بحکم مقدمهٔ مذکور آن حضرت را باجابت دعوت داعئی حق خوانده این عنایت پروردهٔ حضرت ذوالجلال و دست نشان قدرت را بجای آن حضرت نشاندند - درین صورت معنئی مثل مشهور که حق بمرکز حقیقی قرار گرفت درست نشین آمده گیتی از جلوس همایون آن حضرت بتازگی آرام پذیرفت - و ایزد تعالیٰ قبل از آنکه حضرت جنت مکانی جهان فانی را وداع نمایند و روزگار بدهنجار را خیرباد گویند لطیفهٔ چند غیبی انگیخت که بعضی ناخلفان که بزعم ناقص تباه اندیشان سد راه پیشرفت این مطلب بودند درد سر از میان برده بپای خود راه ادبار سپردند - و بی تحریک کسی تخفیف تصدیع بسعئی خویش از پیش برخاستند - و حقیقت معامله آن بود که چون شهریار ناشدنی در کشمیر بعارضهٔ داءالثعلب گرفتار شده موی روی و محاسنش فرو ریخت - و همه تن پیکرش از تف آتش آتشک آبله زده دود از نهاد او برآورد - و بقبح این معنی رسیده اینقدر فهمید که بآن رو از حجاب اختفا بدون وساطت نقاب بیرون آمدن نهایت بیروئی است - و خانه نشینی هم خالی از قباحتی نیست - لاجرم بسلسله جنبائی ادبار در آن نزدیکی که رایات اقبال بصوب دارالسلطنت لاهور ارتفاع یافت باآنکه بیگم بجدائی او راضی نبود باکمال کراهیت خواهی نخواهی با او درین باب همراهی نموده و از حضرت جنت مکانی رخصت گرفته اورا راهئی لاهور ساخت - و از جمله لطایف آسمانی

که امارت ظهور اقبال اولیای دولت و علامت ادبار شهریار بود درینوقت از پردهٔ غیب بعالم شهود جلوه‌گر آمد - آنکه نورجهان بیگم ازین راه که شاید کار او روی برکند مدتی پیش ازین محافظت داوربخش پسر سلطان خسرو را که ببولاقی اشتهار داشت نامزد مردم شهریار نموده اورا نظربند می داشتند - و از آنجا که حکمت الٰهی ارادهٔ دیگر داشت چنانچه سر حقیقت آن عنقریب بر اصحاب بصیرت از سیاق کلام ظهور خواهد نمود او را درینوقت از شهریار گرفته حوالهٔ ارادتخان میربخشی نمودند - و چون مصلحت دولت روز افزون شاه بلند اقبال در بازداشت او بود - و منع قضا و دفع قدر در مثال این احوال قفل دهان زبان آوران و بند زیردستان میشود نورجهان‌بیگم باوجود آنمایه اعتبار و اقتدار و تصرف در مزاج مبارک و تملک عنان اختیار آن حضرت مطلقا درین باب راه گفت و گو بل مجال نفس کشیدن نیافت - در وقتی که شهریار براهمنونئی ادبار و عنان کشئی شوربختی روانه لاهور شد در آن نزدیکی حضرت جنت مکانی نیز در عین شدت عارضهٔ ضیق‌النفس که مدت آن بامتداد کشیده بود و گاه گاه عوارض آن اشتداد می نمود متوجه دارالسلطنت لاهور شدند - و بتاریخ روز یکشنبه بیست و هشتم صفر سنه هزار و سی و هفت مطابق پانزدهم آبان ماه الٰهی سال بیست و دوم جلوس در عین راه از سرمنزل چنگترهتی (۱) بعالم بقا شتافته در سرمنزل قدسیان مقام گزیدند - بیگم بنابر مقتضای ارادهٔ فاسد که همواره مکنون خاطر داشت و اکنون بی اختیار باظهار آن لاچار شد باخود قرار داد که نخست بولاقی را فرادست آرد - و چندی از دولتخواهان را که ازیشان پیوسته پر حذر بود به بهانهٔ کنگاش طلبیده بعضی را زندانی و برخی را آنجهانی سازد - و ازین رو سرمایهٔ جمعیت خاطر اندوخته یکباره فارغ البال بکار خود پردازد - واتفاقاً یمین‌الدوله آصف خان

---

(۱) در اقبالنامهٔ جهانگیری چنگس هستی و چنگس هسی نوشته شده - ببینید صفحه ۲۴۱ - طبع ایشیاتک سوسائیتی بنگاله -

که همواره در صدد دولتخواهی و مقام مدد دولتخواهان بود و پیوسته سعی در استحکام قواعد ابد پیوند مینمود چون درین ایام بقرارداد خاطر او پی برده بر این معنی بی صورت آگاهی یافت لاجرم از راه خیراندیشئی عالمیان و مقتضای مصلحت ملک و ملت نخواست که باوجود چنان صاحب سعادتی سزاوار خلافت و بادشاهی چنین ناخلفی نامزد مرتبهٔ ظل الهی گشته برین سر عالمی بفساد رود - در حال اولیای دولت نامدار را ازین معنی خبردار ساخته بولاقی را از ارادتخان طلبیده در قید خود نگاهداشت - و بخاطر آورد که درین هنگام که نزول اجلال موکب جاه و جلال شاه بلند اقبال دور دست افتاده از فرط ضبط و ربط نورجهان بیگم دست بدامان دولت شاهزادهای نامدار نمی رسد - و بنابر مقتضای رسم دیرینهٔ روزگار دست نشانی نامزد این امر عظیم‌القدر نامی درمیان باشد تا باعث گرمئی هنگامهٔ اجتماعی ضروری گشته باحوال سپاهی و رعیت که اینان در حقیقت بی سرور حکم رمه بی شبان دارند پراگندگی راه نیابد - و نیز دست آویزی برای استیصال شهریار در دست داشته باشد - لاجرم باین مصلحت اورا بدین معنی نامزد ساخته در حال بنارسی مشرف فیلخانه را تعین نمود که بسرعت باد و سحاب بیملاحظهٔ مانعی بر آب و آتش زده خود را بخدمت شاه بلند اقبال رساند - و چون تنگئی وقت اقتضای عرضداشت نویسی نمی نمود - حقیقت معامله را زبانی عرض دارد - و بجهت مزید اعتبار مهر خود را بدو داد که از نظر انور آن حضرت بگذراند - و بالجمله تا خبردار شدن بیگم بولاقی را همراه گرفته با افواج خاصه خود و جمعی از دولت خواهان که اعتماد کلی بر ایشان داشت بدین قصد متوجه لاهور شد که پیش از استواریٔ بنای معاملهٔ شهریار در قلع و قمع سپاه او مساعئی جمیله مبذول داشته بخواست الهی دمار از روزگار و گرد از بنیاد همگنان برآرد - چون بیگم ازین معنی آگاهی یافت دید که از رنگ آمیزیهای نیرنگ قضا معامله رنگی دیگر برکرد - و از بازیچهای روزگار منصوبه بین نقش طور

دیگر نشست - درینحالت بفکرهای دور و دراز افتاده باوجود تباه اندیشی قطعاً حرکت ناهنجاری ننموده نفسی برنیاورد - و بپاس مرتبهٔ خویشتن قناعت نموده نگاه داشت سررشتهٔ کار خود را غنیمت شمرد - و بحکم این اندیشهٔ صواب نما چون در حقیقت از هیچ رو مهم صورت نمی بست بناکامی ساخت - و هر سه شهزادهٔ نامدار را با خویشتن در حوضهٔ فیل جا داده جمعی از سپاهیان که پاس نمک منظور می داشتند و هنوز از بیم او ایمن نبوده از چشم داشت قطع نظر ننموده بودند بدور دایرهٔ فیل خود درآورده باین طریق نعش اقدس را همراه گرفته آهسته آهسته از دنبال راهی گردید - چون موضع بهنبر محل نزول همگنان شد یمین الدوله نخست جمعی از امرای عظام را که پیشتر روانه بهنبر شده بودند خصوص خواجه ابوالحسن را که همواره در باطن از داعیان دولت آن حضرت بود با خود متفق ساخته در جمیع ابواب دولتخواهی خصوص استیصال شهریار و دیگر منتسبان با همگنان عهد و پیمان به غلاظ ایمان بسته خاطر ازین ممر جمع ساخت - آنگاه متکفل تجهیز و تکفین آن حضرت جنت مکانی شده سامانی که درخور آن بادشاه والا جاه باشد مهیا و آماده گردانید - و بآئین شاهانه نعش مبارک آن سرور را روانهٔ لاهور نمود - و سرافرازان مناصب والا را همراه نعش والا که همدوش مغفرت الهی بود داد که دوش‌بدوش به لاهور رسانیده آنروی آب در باغی جنت آئین برحمت جاوید سپارند -

چون خبر بآن دستور اعظم رسانیدند که نورجهان‌بیگم درین حال نیز خیال محال از خاطر بیرون نه کرده ترک اندیشهای دور از راه نمی دهد - و در خفیه نامها بشهریار نوشته راهنمونئی سرانجام مهمات می نماید لاجرم آن خیرخواه عباداللہ بنابر آنکه این معنی سبب خلل عظیم می شد ناچار حسب المصلحت روزگار و رعایت صلاح دارین او بیگم را از محل بادشاهی برآورده در منزل خویش جا داد - بمقتضای حزم و احتیاط نهایت مبالغه در ضبط و محافظت خواجه سرایان را ممنوع ساخته بجز خادمهٔ چند که محل اعتماد

بودند کسی را نزد او راه نمی داد - درینصورت سلطان داراشکوه و شاه شجاع و سلطان محمد اورنگ زیب را ازو جدا نموده خدمتگاری و پرستاریٔ ایشان را بصادق خان تفویض نمود - و این معنی بنابران بود که خان مذکور سابقاً بعلت اتفاق بارباب خلاف و عناد و مخالفت با یمین‌الدوله بنفاق بندگان حضرت شهنشاهی متهم بود - بدین سبب کمال توهم داشت - لهذا درینوقت که یمین‌الدوله توسل نموده بود آن گسسته امید را که پیوند خویشی و عمزادگی داشت پذیرای این سعادت ساخت تا این معنی رفع زلات و محو تقصیرات او شود - و بدین دست آویز متین نوشتهای واقعی یا غیر واقع باغماض عین پایمال گردد -

مجملاً شهریار در لاهور نخست بخزائن امراء و اصحاب وفاق که در دولتخواهئی این حضرت با یمین‌الدوله اتفاق داشتند دست درازی آغاز نهاده اسپ و فیل و جنس هر کس که بدست می افتاد بر نوکران مجهول خود قسمت میکرد - و بنابر عدم ضبط و ربط بی تمیزی او فتنه جویان روزگار کد چنین روزی را از خدا می خواستند درین قسم وقت که این نوع هنگامه یافته بودند اسپ و فیل مردم خصوص از طوایل بادشاهی بخودسر می‌کشیدند - آن کوتاه نظر خود عیال و ناموس را در منزل خود جای داده نظربند نگاه می داشت - و براهنمونئی ناهنجار چندی از غرض پرستان ابواب خزاین بادشاهی را نیزکشوده سپر سپر زر را چون خاک رهگذر خوار و بی‌اعتبار شمرده بیشمار و بیدریغ بمردم خود و بجمعی روشناس که درآنولا بر سر او اجتماع نموده بودند میداد - و مردم نامناسب را بمناصب عالی نامزد نموده بخطابهای بی نسبت مرتسم می ساخت - بتصور آنکه از دستیاریٔ کوشش همدستان پنجه در پنجهٔ قضا و قدر میتوان کرد - غافل از آنکه ناداده نتوان گرفت - و نانهاده نتوان برداشت - خاصه شهباز نشیمن دولت که بفریب دانه بدام در نیاید و باشیانهٔ عنقای قاف عزت و رفعت دست اقتدار و مکنت نرسد - مجملا بی رعایت ضوابط محاسبان و ملاحظهٔ قوانین دیوانیان درین

چند روز قریب هفتاد لک روپیه نقد از خزانهٔ عامرهٔ بادشاهی و مخازن معمورهٔ امرا بمردم بی اعتبار مجهول که همدرین ایام سر از کوچهٔ خمول برآورده در پی او افتاده بودند داد - چنانچه تا حال باوجود کمال تفحص و تجسس ضابطان اموال قریب چهل و پنج لک روپیه ازین مردم بازیافت شده باقی از میان رفت - و هنوز ارباب کفایت بانداز اینکه خام طمعان در امثال این احوال اقدام باین مواد ننموده دلیر نشوند و پا از اندازه بیرون نه نهند پیوسته در پی پیدا کردن این طایفهٔ گمنام هستند - چنانچه هر جا نشانی از ایشان یافته گمان می برند دست از پی برده تحصیل می نمایند -

کیفیت مقابلهٔ عسکر ادبار آثار سلطان شهر یار با بادشاهزاده داور بخش مشهور ببولاقی و خان عالیشان آصف خان و غلبهٔ داوربخش و خان مشارالیه بر لشکر شهریار

چون شهریار ناکرده کار زیاده از پایهٔ خویش معامله پیش گرفته بعلت عدم بصارت و بصیرت منصوبهٔ صائبی ندید و تدبیر درستی نیندیشید خود بـه نـاونوش مشغول گشته معاملات را بناآزموده‌کاری چند بـازگذاشت - و گـروهـی را کـه از فـرسـودگی روزگار و دیدن عرصهٔ کارزار حرمان نصیب بوده گوشمال و تادیب ادیب خرد ندیده بودند و گرم و سرد و تلخ و شیرین گیتی نه چشیده بکارگذاری بازداشت - از جمله بایسنغر پسر شاهزاده دانیال را که از حبس خواجه ابوالحسن گریخته نزد او آمده بود بسرداری فوج خود نامزد ساخت - و همراه لشکر تفرقه اثر قدیمی و جدیدی خود که بهمه جهت درآنولا زیاده از پانزده هزار سوار بی سر و پا بر سر او جمعیت نموده بودند بمقابلهٔ موکب اقبال فرستاد - و سایر اسباب محاربه از توپخانه و قورخانهٔ سرکار بادشاهی که هنگام توجهٔ کشمیر در لاهور گذاشته بودند همراه داد - و یمین‌الدوله آصف‌خان باوجود قلت

اولیا و کثرت اعدا و عدم وجود اسباب کارزار بفرونشاندن آتش این فتنه برخاست ـ و امرای عظام همگنان بجهت قید اهل و عیال خود از شهریار رمیده دل و رنجیده خاطر شده درباب مخالفت او بیشتر از پیشتر ساعی و داعی گردیده دربارهٔ هلاک او بجان و دل کوشیدند ـ و افواج منصوره را که از همه جهت بده هزار تن نمی کشید توزک شایان و ترتیب نمایان داده روز شنبه یازدهم ربیع الاول سنه هزار و سی و هفت هجری مطابق بیست و هشتم آبان ماه در سه کروهی لاهور نزدیک پل دیک[1] راوی در برابر مخالفان باین دستور صف مصاف و یساق قتال آراست ـ هراول خواجه ابوالحسن ـ مخلص خان ـ اللهویردی خان ـ راجه جگت سنگه ولد راجه باسو ـ شرف الدین حسین ولد نیکنام مخاطب به همت خان ـ تربیت خان با دیگر بهادران کار طلب التمش ـ شایسته خان ـ شیر خواجه ـ خواصخان با مردم جلو سید هزبر خان ـ سید جعفر ـ سید عالم و دیگر راجپوتان برانغار ـ ارادتخان ترکمان ملا مرشد مهابتخان ـ حکیم جمالا ـ بهادر بیگ با سایر احدیان جرانغار ـ صادق خان ـ خان زمان ـ میر جمله ـ شاهنواز خان ـ معتمد خان ـ راجه روزافزون و چندی دیگر ـ و شاهزادهای بلند اختر فیل سوار در فوج جرانغار ـ و خود با داور بخش در فوج قول ـ و موسویخان صدر و

---

(۱) دیک اسم دیگر آب راوی است ـ ملاحظه کنید بادشاهنامهٔ عبدالحمید لاهوری ـ صفحه ۶۰۸ ، جلد دوم ، طبع ببلیوتهیکا اندیکا ـ

یہ نالہ علاقۂ جموں سے نکلتا ہے ، جہاں اس کا نام دیوکاندی ہے ، پھر علاقہ سیالکوٹ میں آکر ڈیک کہلاتا ہے ، تحصیل ظفر وال و پسرور کے علاقے سے گزر کر تحصیل رعیہ میں ، وہاں سے شرقپور سے گزر کر جنوبی موضع جہانبرہ علاقہ سیدوالہ دریائے راوی میں جا گرتا ہے ـ لاہور اور گوجرانولہ کے درمیان اس ندی پر ایک پل پل شاہ دولہ کے نام سے موجود ہے ـ (مخزن التواریخ ، مفتی غلام سرور لاہوری صفحہ ۱۷۱ - ۱۷۲) ـ (وحید قریشی) ـ

اصالت خان و خلیل خان و ذوالفقار خان را نزدیک خود جا داده بود ـ و هوشنگ و طهمورث را نیز در همین فوج مقرر ساخت ـ چون آئین ستودهٔ سرداران عظیم الشان هندوستان آنست که در امثال این احوال فیل سوار بعرصهٔ پیکار می آیند ـ تا سوار و پیاده و دوست و دشمن را نظر بر ایشان افتاده باعث نیروی اولیای دولت و سستئی عزم و شکست قلب اعدا گردند ـ و بر همگنان شجاعت و جلادت و ثبات و تمکین ایشان آشکار گشته بدین منصوبهٔ صائب عرصهٔ کارزار را قایم نگاهدارند ـ بنابرین درین روز ظفر اندوز بر فیل سوار شده اطراف معرکه را بنظر دوربین درآورده بهادران کار طلب را سرگرم پیش برد مطلب نمود ـ و همگنان را بکارگزاری اقبال ازلی و دولت لم یزلی قوی دلی داده نیروی قلب و زور بازو افزود ـ تا آنکه در ضمن اندک فرصتی بکارگزارئی اقبال بی زوال بادشاهی که کار امضای حکم قضا و نفاذ امر قدر میکند ـ مخالفان را شکست فاحش داده پراگنده ساخت ـ و شهریار قبل از استماع خبر شکست لشکر خویش از فرط تحریص صبیهٔ نورجهان بیگم که در منزل او بود سوار شده باتفاق مخدرهٔ مذکوره از قلعه برآمد که خود را بنابایسنغر برساند ـ افضلخان که در آن وقت در لاهور استقامت داشت همه جا بمقتضای دولتخواهئی شاه بلند اقبال اسباب استیصال شهریار مهیا می نمود ـ و دغدغه آن داشت که مبادا سپاه مقهور او از حضور استظهار و اعتضاد اندوخته مصدر کاری گردند لاجرم او را بلطایف الحیل فریفته چندان در راه نگاهداشت که خبر تفرق آن فرقهٔ تفرقه آئین بدو رسید ـ و ناچار از دستیاری آن مشتی نابکار که در سرپله بکار او نیامدند دست شسته قرار بر فرار داد ـ و با هزار گونه خوف و رعب معاودت نموده خود را به حصاربند لاهور افگند ـ و یمین الدوله مظفر و منصور متوجه دارالسلطنت لاهور گردیده روز دیگر بطرف باغ مهدی قاسم خان که در ظاهر شهر واقع است منزل نمود ـ درین منزل افضل خان که در آن آوان خدمت میرسامانی داشت و پیش از وقوع سانحهٔ ناگزیر جنت مکانی کارخانجات بادشاهی را

به لاهور رسانیده بود بملاقات یمین الدوله شتافت - و مساعی جمیلهٔ او که در مدت اقامت لاهور و فترت شهریار که همه جا در دولتخواهی شاه بلند اقبال بلباس نصیحت آن بیخرد بجا آورده برهمزن هنگامهٔ افسردهٔ او شده بود مشکور افتاد - و همدرین روز باستصواب آصف جاهی شایسته خان و ارادتخان میر بخشی بدرون قلعه رفته ضبط خزاین و کارخانجات بادشاهی نمودند - آنگاه فیروز خان و خدمت خان خواجه سرا را بجهت کفایت کردن مهم شهریار که اهم مهمات بود فرستادند - و آن دو معتمد دولتخواه آن دراز امل محال پژوه را که از فرط کوته اندیشی درون محل بگوشهٔ خزیده بود برآورده بجای استوار محبوس ساختند - روز دیگر یمین‌الدوله کوچ کرده بشهر درآمد - و نخست بناگزیر وقت پرداخته دربایست حال بعمل آورد - چه آن دستور العمل دیوان کائنات که صلاح دید ضمیر منیرش همانا اشارهٔ مبشر تقدیر بود چون درینوقت صلاح حال عالم کون و فساد در افساد مادهٔ بصارت آن ناقص بصیرت دید لاجرم بدستوریٔ دستور قضا و قدر دیدهای آن کوتاه نظر را میل کشیده ازین راه ابواب فتنه بر روی مردم مسدود ساخت - و ارباب خبرت ازین تماشای هوش افزای اعتبار امور بسرمهٔ بینائی رسیده کحل عبرت کشیدند - یمین‌الدوله بعد از وقوع این سوانح حقیقت واقع را بپایهٔ سریر اعلیٰ عرضداشت نموده التماس توجه خیل اقبال نمود *

رسیدن بنارسی در مقام جنیر بآستان بوس والا و رسانیدن خبر رحلت حضرت جنت مکانی و نوید قوت عهد خلافت بشاه بلند اقبال

چون وقت آن رسید که زمام بست و کشاد معاملات دارالخلافهٔ آدم بدست اختیار این والا اقتدار سپارند - و کارهای آن تربیت پرورد عواطف ازلی را که ساخته و پرداختهٔ پیشکاران کارخانهٔ ابداع است در نظر حقیقت نگرش بجلوه درآرند در حال سامان

طرازان دارالصنع ایجاد دولت و اقبال را دو اسپه باستقبال موکب
جاه و جلال آن شهسوار عرصهٔ وجود فرستادند - و بنوید استعجال
قدوم خیل اقبال و طلوع اختر دولت بی زوال آن مظهر موعود
زمین و زمان را سرمایهٔ آرام داده از مناسب خوانئی مضمون این بیت :

* بیت *

کای شهسوار معرکـــه آخرالزمان آمد بدست معرکه ها در رکاب کن

وام حق مقام ادا نمودند - مجملا روز یکشنبه نوزدهم ربیع الاول سنه
هزار و سی و هفت هجری مطابق ششم آذر ماه سال بیست و دوم
جلوس جهانگیری که در عرض بیست روز از موضع بهنبر مانند
شاهین تیز پر بمقصد پیوسته بود خبر شنقار شدن حضرت جنت
مکانی بمقام دارالخیر جنیر که در آنولا نشیمن جاه و جلال شاهباز
چرخ پرواز اوج رفعت یعنی والا حضرت شاه بلند اقبال بود رسانید -
و چون از راه رسید نخست بمهابتخان که در آن نزدیکی از فوز سعادت
ملازمت آن حضرت استسعاد یافته بود بشارت رسانیده او را بر این معنی
آگاهی بخشید - و بوسیلهٔ آن خان رفیع مکان در حال شرف ملازمت یافته
حقیقت واقع را بعرض اقدس رسانید - و خاتم دستور آصف صفات
را از نظر سلیمان روزگار گذرانیده مصداق قول خود نمود - آن حضرت از
استماع خبر این سانحهٔ غم اندوز و اندوهناک غمگین گشته دیدهٔ مبارک
را اشکبار ساختند - و از کمال بیتابی و بیقراری بتهیهٔ لوازم این
مقام و اقامت مراسم عزاداری و سوگواری پرداختند - درین حال
مهابتخان و سایر دولتخواهان از روی نیاز سرها بر زمین گذاشته
بعرض عالی رسانیدند کـه ایـن قسم وقتی خاصه در ولایت غنیم
باوجود قلت اولیا و کثرت اعدا اظهار این امر موافق صلاح دولت
نیست - چون الحال مصلحت کلئی سلطنت که نظام کل عالم و انتظام
مهام جمله عالمیان بدان منوط است اقتضاء پرداختن بامثال این
جزئیات نمیکند - مناسب وقت آنست که موکب جاه و جلال بدولت
و سعادت بر سبیل استعجال متوجه قرارگاه اورنگ خلافت شود - تا

بزودی راه فتنه و فساد بر ارباب بغی و عناد مسدود گردد - و رعایا
و زیردستان از آسیب شورش پرستان در امان باشند - از آنجا که
که همواره منظور نظر آن حضرت امری بود که رضامندی و
خرسندیٔ خالق و خوشنودیٔ خلائق در ضمن آن مندرج باشد
درخواست آن دولتخواهان را بعز قبول مقرون گردانیده بیست و
سیوم ربیع‌الاول سنه هزار و سی و هفت هجری روز پنجشنبه در
ساعتی مسعود ماهچهٔ آفتاب شعاع لوای والا ارتفاع یافته از راه
صوبهٔ گجرات توجه اردوی جهانپوی بصوب دارالخلافهٔ عظمیٰ اتفاق
افتاد - و همان وقت امان‌الله و بایزید را که از معتمدان دیرین
بمزید پرستاری و خدمت گذاری از اقران امتیاز تمام داشتند
برسانیدن فرمان عاطفت نشان متضمن خبر رسیدن بنارسی و ابلاغ نوید
نهضت و مژدهٔ توجه موکب اقبال از راه گجرات نزد یمین‌الدوله
فرستادند - و جان‌نثارخان از بندهای تربیت یافتهٔ جانسپار که بکمال
مزاجدانی و معامله فهمی و طرز شناسی روشناس بود فرمان جهانمطاع
بر انواع عنایات سرشار و برقرار داشتن صاحب صوبگئی کل دکن
و خاندیس و برار بدستور سابق نزد خانجهان لودی دستوری یافت -
و موکب مسعود منزل بمنزل متوجه مستقر اورنگ اقبال شد - و چون
جان‌نثارخان به برهانپور رسید آن نفاق آئین از غلظت و خشونتی
که داشت قطعاً بملایمتی که مناسب اینوقت و ملایم این مقام
باشد بجا نیاورد - و مطلقاً پاس مرتبهٔ خود نداشته موافق دستورالعمل
خرد دوربین ادب آئین کار نکرد - چون خان مذکور از سخنان
او که رایحهٔ بی اخلاصی و ناسپاسئی تمام ازان استشمام می شد
بر مکنون ضمیر و قرارداد خاطر او اطلاع و اشراف حاصل نمود
حسب الامر اشرف مراجعت نموده حقیقت احوال بعرض اقدس رسانید -
و خانجهان با این بی‌ادبیها اکتفا ننمود - و بعد از برآمدن جان
نثار خان با نظام‌الملک هم عهد شده پیمان را بایمان تاکید داد
و بجمیع تهانه داران و کارگذاران اعمال متعلقهٔ بالا گهات نامها نوشت
که ولایت را واگذاشته به برهانپور آیند - و آن کوته اندیشان

او را دولتخواه انگاشته بنوشتهٔ او ملک خالی کردند ـ الّا سپهدار خان که از سعادت منشی و مقتضای ارادت درست نیت صالح را کار بسته مشرب صافئی حق شناسی را بآلایش ناسپاسی مکدر نساخت ـ و جای خود را قائم نگهداشته در احمدنگر باستقلال تمام نشست ـ چون این حرکت ناملایم ازآن حقیقت ناشناس معامله نافهم بوقوع پیوست و برین سر تمام ولایت بالاگهات بتصرف نظام‌الملک درآمد عیال خود را با افغانان معتمد خویش سپرده با مردم خود و دریای(۱) شور بخت که قبل از قضیهٔ ارتحال حضرت جنت مکانی از خیل سعادت جدائی اختیار نموده در چاندور که داخل محال نظام‌الملک است اقامت گزیده درینولا بخانجهان پیوسته تحریک سلسلهٔ شورش و آشوب می نمود ـ و همچنین چندی دیگر که با او گوشهٔ اتفاق بظاهر داشتند مثل راج گیج سنگه و جی سنگه و غیر اینها بنابر آهنگ تصرف تمام ولایت مالوه بمندو شتافت ـ و در آخر کار پاداش این حرکات ناهنجار که بتحریک شوربختی و تیره رائی ازو سرزد او را فروگرفت و سزای کردار خود یافت ـ چنانچه بر سبیل تفصیل انشاء الله تعالی در ضمن احوال جلوس همایون این نگارین نامهٔ نامی بزبان کلک وقایع نگار خواهد آمد *

بالجمله چون سرحد گجرات سرمنزل موکب اقبال و مرکز رایات جاه و جلال شد عرضداشت ناهرخان از تعیناتیان آن صوبه که در آخر خطاب شیرخانی یافت معروض رای اقدس گردید ـ و رای جهان آرای بر حقیقت مضمون آن که مشتمل بر نسبت بی اخلاصئی سیفخان صوبه دار بود پرتو اطلاع افگند ـ و توهمی که آن خان ناعاقبت اندیش از انتقام آن حضرت نسبت وقوع امری ناملایم داشت آن خود مؤید این معنی بود ـ و نرسیدن عرضداشت او از راهگذر بیماریٔ صعب و ضعف مفرط نیز مقوی و موکد شد ـ بنابرین شیر خان بانواع مراحم و عواطف بادشاهانه که سر همه

(۱) از دریا این جا دریا خان مراد است *

سرافرازی بصاحب صوبگی گجرات بود مشمول گردید - و مامور شد که ولایت را بتصرف خود آورده بمردم معتمد کاردان سپارد - و بی توقف سیفخان را نظربند بموقف خلافت آرد - چون فرمان قضا جریان باین مضمون صدور یافت نواب مهد علیا ممتازالزمانی بنابر آنکه به همشیرهٔ مکرمهٔ خویش که در حبالهٔ ازدواج سیفخان بود محبتی از سرحد افراط متجاوز داشتند درخواست بخشایش زلات او نمودند - و حسب الشفاعت نواب قدسی القاب رضا بهادر که از غلامان خاصه بود متعاقب آن فرمان پذیر شد که بر سبیل استعجال باحمد آباد شتابد و سیف خان را از گزند تعرض شیرخان حمایت نموده مستظهر و مستمال بملازمت اشرف سرافراز سازد -

چون اردوی جهانپوی که کوچ در کوچ می شتافت بساحل دریای نربده رسیده از گذر بابا پیاره عبور نمود - در مقام قصبهٔ سینور که بر کنار آن دریا واقع است بسعادت منزل گزیدند - و بتاریخ یازدهم شهر ربیع‌الثانی مطابق بیست و هشتم آذر ماه جشن وزن مبارک قمری سال همایون فال سی و هفتم از سن اقدس به خجستگی و فرخنده فالی آرایش پذیرفت - و از تقسیم یک عالم نقود که بجهت برآمد کار محتاجان هم وزن آن کوه تمکین و شکوه آمده مقصود آرزومندان گیتی موافق دلخواه صورت بست - درین روز طرب آموز سید دلیرخان بارهه بسعادت زمین بوس رسیده از دریافت شرف کورنش و تسلیم سر رفعت بآسمان رسانید - و از سرافرازیٔ تفویض منصب چهار هزاری ذات و سه هزار سوار پایهٔ اعتبارش بوالائی گرائید -

از سوانح ایام عرضداشت شیر خان است از گجرات باین مضمون که از نوشتهٔ مهاجنان چنان ظاهر شد که یمین‌الدوله آصف خان سپه سالار به نیروی همراهئی اقبال بادشاهی با شاهزادهای آسمان جاه در سواد شهر لاهور با شهریار تیره رای جنگ صف کرده منصوبهٔ فتح اولیای دولت که منجر بکسر اعدای خلافت شده درست نشین

گردید - و آن ناشدنئی مقهور مخذول و مکحول در مطمورهٔ قلعهٔ لاهور بزندان پاداش اعمال گرفتار آمد - و چون مضمون این عریضه بعرض همایون رسید بمژدگانئی آوازهٔ فتح اولیای دولت نوای گورکهٔ سلطنت آویزهٔ گوش منتظران که از دیرباز ترصد ورود برید ظفر و وصول نوید نصرت داشتند گردید - و درین نزدیکی یک بیک از تعیناتیان گجرات از به اندیشی بر یک دیگر پیشی جسته منزل بمنزل دریافت شرف ملازمت می نمودند - و همدرین ولا خدمتپرستخان که بحمایت سیفخان دستوری یافته بود در چهار کروهی دارا ملک گجرات شیرخان را از ایصال فرمان جهان مطاع و سروپای خاصه سربلندی بخشیده سیف خان را بدرگاه آورد - نواب ممتازالزمانی ضعف و ناتوانی سیف خان را که عمده بواعث تقصیرات شده بود بهانهٔ شفاعت ساخته از سطوت قهرمان قهر نجات بخشیدند - شیر خان دوازده کروهی شهر بموضع محمود آباد سعادت ملازمت دریافته هزار اشرفی بصیغهٔ نذر از نظر اشرف گذرانید - و سایر بندها مثل میرزا عیسیٰ ترخان و میرزا والی نیز از زمین بوس انجمن حضور سعادت جاودانی یافتند -

هفدهم ربیع‌الثانی پنجم دی ماه سنه هزار و سی و هفت سرزمین کنار تالاب کانکریه که در ظاهر شهر واقع است از پرتو قدوم موکب جاه و جلال تارک رفعت بآسمان رسانید - و هفت روز آن موضع مستقر سریر خلافت بوده معاملات آن صوبه نظم و نسق شایان و احوال کومکیان پرداخت نمایان یافت - شیر خان بمنصب پنج هزاری ذات و سوار و صوبه داریٔ گجرات بسعادت اندوز گردید - و میرزا عیسیٰ بخدمت صاحب صوبگئی تته و منصب چهار هزاری ذات دو هزار و پانصد سوار امتیاز یافته بدان صوب دستوری یافت - و سید دلیرخان بارهه با جمعی از بندها بهمراهئی رکاب سعادت سربلند پایهٔ عزت شد - و شیرخان از نواحئی شهر برحمت خلعت و شمشیر مرصع و اسپ و فیل کامیاب مراد گشته رخصت مراجعت یافت - و سیزدهم دیماه موکب سعادت کوچ درکوچ متوجه دارالخلافه شد -

روز یکشنبه بیست و دویم جمادی‌الاولیٰ سنه هزار و سی و هفت موافق دهم بهمن ماه بعد از رسیدن امان الله و بایزید و برسانیدن بشارت قرب وصول موکب اقبال و قبول که مسبوق ورود فرامین عاطفت آئین برسبیل تواتر و توالی به یمین‌الدوله و سائر دولتخواهان بود مشتمل بر عنایت تمام خدیو انفس و آفاق نسبت باهل وفا و وفاق آن عضدالدولة به اتفاق سایر موافقان در جامع دارالسلطنت لاهور خطبه را بالقاب مستطاب کامل نصاب نمود ـ و منبر را برین سرمایهٔ والا کار بالا شد ـ آنگاه بولاقی نظربند را که فی‌الحقیقت بر تخت نیز محبوس مطمورهٔ سیاه حال تیرگئی بخت بود جای دیگر محبوس ساخت ـ چنانچه در معنی از زاویهٔ زندان بزاویهٔ دیگر منتقل شده ـ بیست و چهارم جمادی‌الاولیٰ مذکور خدمت‌پرستخان مشهور برضابهادر رسید ـ و فرمان مشتمل بر اشارهٔ قتل بولاقی وغیره که دست پیچ فساد کوتاه‌نظران بودند به یمین‌الدوله رسانید ـ آن خان والا شان بعد از اطلاع بر مضمون فرمان سلطان داور بخش، معرف به بولاقی و شهریار مکحول و طهمورث و هوشنگ پسران سلطان دانیال و گرشاسپ برادر بولاقی هر پنج نفر را که بصوابدید وقت نظربند بل محبوس بودند بدست رضابهادر داد - و در شب چهارشنبه سیزدهم بهمن ماه بیست و پنجم جمادی‌الاولیٰ سنه هزار و سی و هفت از تنگنای ساحت گیتی خلاص داده به فسحت آباد عدم راهی ساخت ـ

ورود موکب جاه و جلال شاهجهان بسرحد ملک رانا و سرافرازی یافتن او از آستانبوس درگاه والا و احوالی که در طی این ایام رو نمود

چون سایهٔ اقبال همای چتر فرخندهٔ آن همایون فال بسروقت حدود رانا افتاد بمجرد اینکه نواحئی آن ولایت مرکز اعلام نصرت اعتصام شد رانا کرن که بر جای پدر متمکن شده بود از ارادت منشی و اخلاص اندیشی باستقبال موکب اقبال شتافته در مقام

کوکنده که پدرش نیز درین مقام شرف ملازمت دریافته بود بتاریخ چهارم جمادی‌الاول سنه هزار و سی و هفت پیشانی بخت را از پرتو سجود آستان قدسی مکان فروغ دولت بخشیده پیشکش نمایان کشید ـ و از عنایت خلعت گرانمایه و کمر خنجر مرصع و شمشیر مرصع و دهگدگی لعل قطبی بدخشانی نژاد که سی هزار روپیه قیمت داشت و فیل خاصگی بساز نقره و اسپ عراقی مزین بزین طلا استمالت و استظهار یافته و محال جاگیرش بحال و برقرار مانده مرخص گردید ـ

نهم ماه مذکور مطابق بیست و هفتم دیماه الٰهی سنه الیه بر کنار تالاب ماندل آذین جشن وزن مبارک شمسی سال سی و ششم از عمر جاوید پیوند زینت پذیر گشته آرایش بزم بهجت و سرور و پیراستگی انجمن حضور نظاره فریب و دلپسند آمد ـ و آنحضرت را بطریق معهود بانواع نقود سنجیده جمیع آنها بر فقرا و ارباب نیاز قسمت پذیر گردید ـ و از آنجا بمبارکی کوچ نموده هفدهم جمادی الاولی پنجم بهمن ماه سرزمین خطهٔ پاک اجمیر از یمن قدوم مبارک نورانی گشته عمارات دلکشا و منازل نزهت آئین کنار تال رانا ساگر از نزول همایون روکش قصور جنت گردید ـ و همانروز بنابر پیرویٔ روش جد بزرگوار پیاده بروضهٔ شریفهٔ حضرت خواجه معین‌الملة و الحق و الدین نوراللہ مرقده توجه فرموده آداب زیارت و وظایف این مقام که عبارت است از اعطاء صلاة و صدقات و نذور بجا آوردند ـ چون نذر نموده بودند که بعد از فتح رانا مسجدی رفیع اساس درخور این روضهٔ متبرکه بنا نهند و درین مدت از عدم مساعدت روزگار فرصت نیافتند بنابرین درینولا که کریاس سپهر اساس دولت جاوید قرین از پرتو اقبال آن حضرت استحکام بنیاد چرخ برین یافت حکم به بنای مسجد عالی بنیاد از سنگ مرمر بدرجهٔ نفاذ رسید ـ و صوبهٔ اجمیر در جاگیر مهابتخان قرار پذیر گردید ـ در اثنای راه جمیع بندها مثل خان عالم و مظفر خان معموری و بهادر خان اوزبک و راجه جی سنگه و انی‌رای و راجه بهارت و

سید بهوه و غیر آنها در هر منزل خود را بسعادت ملازمت رسانیده کامیاب دولت صورت و معنی می گشتند -

ورود موکب مسعود شاه بلند اقبال قرین دولت و سعادت بظاهر دارالخلافهٔ اکبرآباد و انداختن پرتو نزول بر باغ دهره

آنانکه به نیروی سعادت ازل آورد در روزی خانهٔ روز نخست از دولتی بزرگ بهره مند شده اند و از یاوریٔ بخت خداداد در دارالقسمت ازلی بنصابهای کامل و نصیبهای شامل کامیاب گشته اگر چند روزی بنابر مقتضای ارادهٔ قضا و حکم مصلحت تقدیر حجاب تعویق سنگ راه مراد آمده مانع تاخیر و باعث سد باب ایشان گردد لیکن باندک روزگاری و کمتر فرصتی روزی درآید که آن حجاب بسر خویش از پیش برخیزد - و آن دولت روزی شده بپای خود استقبال بخت آن خداوندان اقبال مادرزاد نماید - بدانسان که فتح و کسر بر عسکر آن سرور بحسب اختلاف اوقات طاری گشته بسی امر ناملائم سد باب مقصد عالی گردید - و از بدهنجاریهای روزگار قضایای ناشایسته صورت بسته یساق های شاق و ترددهای دشوار پیش وقت آمد - اما الحمدلله که آخرکار بی پایمردیٔ سعی و دستیاریٔ طلب بر وفق مدعا و حسب استدعا شاهد مطلب درکنار و بر آرزو آمده نقد تمنای دیرینه در جیب و دامن نیاز دست قدرت ریخت - و کاروبار دین و دولت بوجود گرامی رونق و رواج تازه یافته کارخانهٔ جهان را زیب و زینت بی اندازه پدید آمد - و ساکنان ربع مسکون با کام دل سایه نشین ظلال عدل و احسان این بلند اقبال گردیده از فرط داد و دهش گیتی بمراد خاطر رسیدند - امید که تا بقای جهان و جهانیان :

بیت

درگهش کعبه صفت قبله گه عالم باد

کشت امید جهان از کف او خرم باد

مجملا بتاریخ شب پنجشنبه چهاردهم بهمن ماه مطابق بیست و ششم
جمادی الاولی سنه هزار و سی و هفت ورود موکب مسعود بساحت
بهشت فسحت باغ دهره که از پرتو انتساب بحضرت جنت مکانی
نورالدین محمد جهانگیر بادشاه طاب ثراه بنورمنزل موسوم است
اتفاق فتاده مژدهٔ وصول این غید قدوم مسرت لزوم سامعة افروز
عموم مردم آن مرز و بوم گردید - خورد و بزرگ و اسافل و اعالی
از اهالئی دارالخلافهٔ علیا و نواحی و حوالئی آن بر سبیل مژدگانی
ورود اقدس باندازهٔ دسترس سرگرم جانفشانی شده استقبال موکب
اقبال نمودند - و قاسم خان حارس قلعه و خزاین علی الفور بر سبیل
پذیره آمده از دریافت ملازمت و شرف زمین بوس درگاه سعادت دو
جهانی اندوخت - و بامداد روز پنجشنبه مذکور موکب منصور
که همواره بامداد آسمانی قرین سعادت یزدانی است متوجه قرارگاه
سریر خلافت ابدی گشت - و بادشاه دین و دنیا پناه همعنان بخت
و همرکاب اقبال بآئینی که درخورد والا خداوندان این دودمان
جاوید توامان باشد فیل سوار داخل عرصهٔ دارالخلافهٔ گیتی مدار
شده همه راه سرافرازان در رکاب برکت نصاب پیاده و سران در
اطراف بدین آئین رو براه نهاده - ملاء اعلی بهمدستئی کف الخضیب
دست بدعای دوام عمر و دولت ابد منتها کشاده - و نظارگیان عالم
بالا از مناظر هفت طبقهٔ گردون محو تماشا افتاده حیران آن کوکبه
و دبدبهٔ عزت بودند - از باغ نور منزل تا هنگام نزول در دربار
دولتخانهٔ سپهر نشانهٔ ایام بادشاهزادگی از هر دو سو بحرین کف
در بار چون سحاب گهر ریز بر اهل کوی و بازار کشوده بسرپنجهٔ
زرفشان چون شاخ شکوفه روی زمین را در افشان سیم و زر
گرفتند - و باین روش نمایان و آئین شایان ظل ظلیل نزول فرخنده
بر ساحت سعادت منزل مذکور گسترده بنابر آنکه تا ساعت مختار مسعود
بجهت جلوس همایون بر سریر خلافت ابد مقرون دوازده روز درمیان
بود در همان دارالبرکت اقامت نمودند -

انعقاد انجمن جلوس همایون خدیو زمین و زمان ثانئی صاحبقران حضرت شاه جهان بادشاه غازی در دارالخلافهٔ اکبرآباد سعادت بنیاد

بمقتضای حکمت کامله سنت الهی بر آن رفته و مجاری عادت‌الله برین جاری گشته که در خلال هر صد سال که اساس مبانئی دین و دول اندراس پذیرفته خلل در نظام امور عظام و انتظام سلسلهٔ نظام دارالسلطنت آدم در مشیمهٔ مشیت بر وجه اتم صورت بندد هر آئینه در آنحال زمینیانرا در کنف حمایت و کهف رعایت آسمان تمکینی جای دهد که بشایستگئی تمام لیاقت مرتبهٔ جانشینی نایبان مناب جناب رسالت مرتبت صلی الله علیه و سلم و صحبه داشته باشد - و بفضل الطاف عام حضرت باری که دربارهٔ اهل روزگار خاص گشته سلطان دیندار عدالت شعار بر روی کار آرد که روی زمین را بزیور عدل و احسان آراسته طرح انصاف پروری نهد و داد دادگستری دهد - آری نسخه پیرائئی کتاب عالم که بهین صحیفهٔ صنع الهی است و منشاء دقایق نامتناهی از یمن همت فرمانروایی سرانجام پذیرد که خط بینش کارنامهٔ اقبال باشد و جوهر تیغش سرمشق فیروزی - و نقش نگینش دیباچهٔ اجلال و خطوط دستش نسخهٔ بهروزی - پنجهٔ خورشید نزد شکوه بالادستش پشت دست بر زمین گذارد - و سپهر برین پیش کوکبهٔ قدرش از هلال انگشت زینهار برآورد :

بیت

ازو گردد درین فیروزه گلشن چراغ طالع فرخنده روشن

چون ذات فرخنده صفات این بادشاه سکندر آئین که سعادت آئینه دار بخت اوست مرأت این اوصاف بود در مبادیٔ حال دقایق جهانبانی ازخط ناصیهٔ اونمایش می پذیرفت - و درآغاز کار آثار کاردانی از لوح پیشانئی اوظهور می یافت - و از روی او می بارید که این ابر نیسان کرم چمنستان شهریاری را طراوت خواهد بخشید - و از جبهه او روشن

میشد که این اختر اوج اقبال آفتاب سپهر جهانداری خواهد بود ـ اختر شناسان کامل نظر از زانچه طالع همایونش که عنوان نامهٔ سعادت است احکام گیتی ستانی فرا می گرفتند ـ و روشن ضمیران نیکو خیال از آئینه بخت والایش که آئینهٔ رونمای شاهد دولت است صورت امل و امانی مشاهده میکردند ـ لاجرم فرخنده روزی که روزگار در آرزوی آن شبها بروز می آورد جلوه‌گر شد ـ و خجسته صبحی که چشم آفتاب از شوق آن هوس می پخت بردمید ـ امیدی که اختر فرخنده فالی آرزوی آنرا شگون می دانست برآمد ـ و مرادی که بخت اقبال فال تمنای آن می زد بحصول پیوست ـ یعنی طرازندهٔ اورنگ اقبال فرازندهٔ اکلیل اجلال عزیز کردهٔ حضرت عزت برگزیدهٔ عنایت آن حضرت سرمایهٔ آرایش جهان و جهانیان باعث امن و امان زمین و زمانیان مظهر فضل عمیم ربانی ظل ظلیل جناب سبحانی بادشاه دیندار دین پرور شهنشاه داد ده داد گستر اوج ده کوکب نیک اختران شاه جهان ثانی صاحبقران بیست و پنجم بهمن ماه الهی مطابق هفتم جمادی الثانی سنه هزار و سی و هفت هجری در روز سعادت افروز دوشنبه که از فیض ورود معنئی بیت رسالت در غزل هفت بیتئی هفته شایسته انتخاب گردیده ـ و از یمن ظهور خاتم انبیا بهزاران دست سعادت انگشت نما گشته بعد از گذشتن سه و نیم گهری که بحساب دقیقه سنجان ساعت شناس یکساعت و بیست و چهار دقیقه باشد بطالع فرخنده فال و ساعت سعادت سگال از منزلی که در ایام شاهزادگی از اقامت آن والا اختر اوج شاهنشاهی رشک فرمای منزل قمر بود بتائید آسمانی و کوکبهٔ صاحبقرانی بر کرهٔ فلک رفتار سوار گشته و خانه زین را مانند خانهٔ طالع سعادت آمود ساخته بخت کمر پرستاری بر میان بسته در پیش و دولت غاشیهٔ فرمانبرداری بر دوش گرفته در پس تیغ گذاران صاحب جوهر تیغ مانند در یمین و نامداران والا گوهر خاتم کردار در یسار در دولتخانهٔ ارک دارالخلافهٔ اکبرآباد که چون قلعهٔ بی در سپهر اوج گرای گردیده و بروج ثاقبش باوج فلک ثوابت رسیده ـ مانند معنی در شاه بیت و خورشید در

بیت‌الشرف نزول فرموده - و در فرخنده ساعتی که سرمایهٔ سعادت روز افزون و پیرایهٔ بخت همایون بود :

بیت

ساعتی آنچنان همایون فال　　　که سعادت ازو شگون برگیرد

کلاه سروری را که جوهر انجم در ترصیع او بکار رفته بود همسری بخشیده - و قبای خسروی را که اطلس سپهر والا استر او گشته بود تن بهم آغوشی داده کمر لعل طراز را که از منطقهٔ آفتاب گرد میبرد بر میان بسته - تیغ گوهر نگار را که نقد فیروزی در قبضه داشت دستگیری کرده پای سعادت پیرای بر سریر سپهر نظیر گذاشت - و با طالع تیموری و بخت بابری بر فراز تخت دولت اکبری برآمده دامن امید خلایق را از گوهر مقصود لبریز ساخت - تخت بر مسند کامگاری چرا مربع نه نشیند که نقش مدعایش درست نشسته - و تاج سر مفاخرت چرا باوج نرساند که از فرط سعادت سرآمد گردیده :　　　* مصراع *

تاج گو بر خود بناز و تخت گو بر خود ببال

سپاس جهان خدای را که سرانجام حرف تخت بر کرسی نشست و سخن افسر بالا شد - پایهٔ سریر بر آسمان رسید و درجهٔ اکلیل بالا گشت - تاج را از تفاخر سر بآسمان فرود نمی آمد - و تخت را از شادمانی پا بر زمین نمی رسید - پایهٔ اورنگ از کرسی گذشت و کوکبهٔ دیهیم باکلیل رسید - چون آن والا پایه بر تخت خسروی آرمید چتر همایون سایه بر گرد سرش گردید - چتر زرین خورشید وار از شادی بچرخ آمد و از بلندی کوکبه سر باوج سپهر سود - تعالی الله فرخنده چتری که از یمن سعادت گرد سر آفتاب گردیده و هالهٔ ماه را در دائرهٔ خجالت کشیده - ریشهای زر تار از وی چون خطوط شعاعی از جرم خورشید نمودار - و عقدهای گوهر نگار ازو چون رشتهای باران از گل ابر آشکار - سحابیست که لولو می بارد و سپهریست که انجم می نگارد - نی نی غلط گفتم فلک تدویر قمر است که حامل سعادات جاودانی گردیده -

یا مردمک چشم اهل نظر است که فروغ انوار الهی گزیده - چرا از والا گوهران بر سر نیاید که پیوند بیاقوت و گوهر کرده - و چگونه سر باسمان نساید که سایه‌داری آفتاب سر کرده - پنداری گرد نامهٔ فیض است که سعادت گم گشته را پیدا ساخته - گوئی گرداب نور است که بر سر دریای فیض طرح اقامت انداخته :

مثنوی

سایهٔ حق کرده جا در سایه اش　　زان بود نور سعادت پایه اش

بر سر شاهنشه از حسن قبول　　چون گل ابراست بر فرق رسول

بالجمله چون آن خسرو والامنش بر اورنگ کامرانی نشست و بمدعا فهمی آمال و امانی پیوست خاتم را فر سلیمانی دست داد و قلم را بسارنامه در سر افتاد - خطبه بلند آوازگی یافت وسکه نام بردار شهرت گردید - تیغ گوهر مقصود در مشت گرفت - کوس از شادی در پوست نگنجید - علم نشان بلندبختی یافت - کمان سرمایهٔ فتح در قبضه آورد - تیر پی بسهم السعادت برد - سلطنت را دولت قوی گشت - اقبال را بخت جوان گردید - آسمان زمین بوس شکر بجا آورد - روزگار فال نیک روزی زد - فتنه از شرم سر تا پا غرق عرق گردید - بیداد داد شرمساری داد - ارباب تیغ و قلم زبان به تهنیت جوهر نگار و گوهر نثار ساختند - و اصحاب دولت وحشم در ادای مبارکباد طرح سعادت سگالی و فرخنده فالی انداختند - مقارن جلوس همایون اول خطیب فصیح زبان از مراتب حمد الهی و نعت حضرت رسالت پناهی صلوات‌الله وسلامه علیه مدارج منبر را بلند پایه گردانید - و بعد آن بادای محامد سلاطین این دودمان والا که شخص دولت را بمنزلهٔ حواس عشره اند پرداخته از بهر آرائش نظم اقبال اسم سامئی صاحبقران اول را مطلع و نام نامئی صاحب قران ثانی را حسن مطلع گردانید - و بنابر رسم معهود بهنگام ذکر اسم هریکی از بزرگان این بادشاه بزرگ منش بعطای خلعتی گرانمایه بشرف جاودانی مخصوص گشته چون از فیض القاب همایون و ذکر نام نامئی حضرت سلیمان مقامی بعنوان شاهجهان بادشاه غازی سلمه الله و ابقاه که مجموع این عبارت وافی

بشارت را در عهد فطرت محاسبان دیوان قضا و قدر با عدد کریمهٔ انی جاعل فی الارض خلیفه برابر گرفته اند دقایق نصاحت را به نهایت درجهٔ بلاغت رسانیده زبانرا موج چشمهٔ آبحیات ساخت بتشریف خلعت فاخرهٔ زرنگار که از همه گرانمایه تر و پیرایهٔ روزگار بود والا پایه گردید - بر سر ذکر نام مبارک آنقدر خوانهای زرین و مالامال از انواع زر و گوهر نثار شد که صفحه روی زمین زراندود و گوهرآمود گشته روکش چرخ برین افتاد - همدرین ساعت مسعود چهرهٔ زر از سکهٔ مبارک که متن یک روی آن بکلمتین طیبین و حواشی باسماء سامیهٔ چهار یار باصفا نور و ضیا اندوخته و روی دیگر از نام نامی والقاب گرامئی آنحضرت زیور یافته رشک افزای مهر انور شد - زرگرد نامش گردید و نقش سکه برخود بالید - درهم که از گمنامی درهم بود از نام هایونش خود را گردآورد - و دینار که از سرگردانی دلتنگ شده بود از سکهٔ والایش سرخط دولت یافت - سیم را سفیدبختی حاصل آمد - و زر را سرخ روئی دست داد - درست مغربئی خورشید از شوق سکه‌اش بیتاب گردید - و دینار ناقص عیار ماه از فر نامش شکستهٔ خود را درست ساخت - اگر اهل نظر سیم و زر را از شرف نام هایونش نرگس وار بدیده جا دهند محل نظر نیست - و اگر اهل سخن رقم سکه را از فر این اسم خجسته سوسن کردار بر زبان نقش کنند جای سخن نیست - کنیت آن سرور ابوالظفر و لقب فرخنده شهاب‌الدین محمد صاحبقران ثانی از آن مقرر شده که تیغ جهاد آن بادشاه سلیمان دستگاه دیو فتنه و فساد از روی زمین رانده - و باوجود مشابهت و مناسبت اوضاع و اطوار پسندیدهٔ آن برگزیده بحضرت صاحبقران اعظم بینات لفظ صاحبقران که سه صد و شصت و پنج است با حروف شاه جهان مساوی آمده - جمهور انام ازخواص وعوام مراسم مبارکباد و تهنیت و دعای ازدیاد عمر ودولت بجا آوردند - شعرای بلاغت دثار قصاید رنگین و تواریخ بدایع آئین بجهت تعین وقت آن در رشتهٔ نظم انتظام داده بعرض رسانیدند - از جمله حکیم رکنای کاشی مسیح تخلص این تاریخ بسمع عالی رسانیده از انواع عنایات صوری خدیو صورت ومعنی برخورداری یافت :

ابیات

بادشاه زمانه شاهجهان خرم و شاد و کامران باشد
حکم او بر خلایق عالم همچو حکم [۱][خدا] روان باشد
بهر سال جلوس شه گفتم در جهان باد تا جهان باشد

و همچنین سعیدای گیلانی مخاطب به بی بدل خان که در انواع صنایع و اصناف هنر بی بدل روزگار است این تاریخ بدیع یافته : مصرع

جلوس شاهجهان داده زیب ملت و دین

و زینت شرع و خدا حق بحقدار داد نیز باین تاریخ موافق آمده ـ نوئینان دولت از نواختن گورکه و تبیره و امثال آن خم روئین و طاس سیمین سپهر را پرطنین ساختند ـ و رامشگران و سرود سرایان نیز باهنگ ساز عیش نوای عشرت بر وفق مقتضای وقت و حق مقام راست کردند ـ در آن نوروز بهروزی و عید فیروزی عالمیان بجهت بهجت جلوس اقدس جشنی نوآئین و بزمی نگارین صورت آراستگی یافت کـه تا سرور انجم بر سر چهارپایهٔ انجمن چارم نشسته و ستارگان و ثوابت سپهر هشتم از عقب آن مثمن پنجره تماشائی و سیارگان ازین هفت منظره نظارگی اند نظیر این بزم بهشت آئین در جلوس هیچ بادشاه عالیجاه خاصه سلاطین این سلسلهٔ فلک بارگاه که از همگی طبقات اعیان ملوک ماضیه مانند مردم دیده از سایر حواس بر سر آمده اند بنظر درنیامده ـ از بسط بساط طرب و نشاط عقدهٔ قبض خواطر خورد و بزرگ و چین جبین خواص و عوام کشاده گشت ـ و از ریزه چینی خوان احسان دیده و دست گرسنه چشمان لبریز گوهر و در گردیده هیچ گسسته امیدی را مقصدی نماند که بحصول نه پیوست :

مثنوی

در آن جشن فرح بخش طرب خیز [۲][همه روی زمین] ازعیش لبریز
نه تنها ساز عشرت شد نوا ساز که برگ عیش عالم شد خداساز
جهان آنروز داد خرمی داد ز مادر گوئی آندم خرمی زاد

---

(۱) ع [قضا] بادشاه نامه ـ صفحه ۹۵ ـ جلد اول

(۲) ع [جهانرا (کذا) شد زمین] صفحه ۳۹۶ ـ حصه اول ـ منتخب اللباب ـ

چون انجمن خاص و عام بانجام رسید پرتو حضور پرنور برحریم حرم سرای خلافت گسترده شبستان سلطنت را نورستان ساختند ـ نخست مسند آرای خلافت انجمن پیرای مشکوی دولت صفیهٔ وفیه صفات سعیدهٔ حمیده سمات یگانهٔ روزگار برکت لیل و نهار آیهٔ مصحف عز و جلال موجهٔ بحر فر و اقبال مهد علیا ارجمند بانو بیگم مخاطب به ممتاز محل بیگم خوانهای سیم و زر لبالب از لعل و گوهر بدست نیاز بر فرق همایون آن سرکردهٔ بادشاهان افشاندند ـ آب گوهر از سرآن بحر افضال گذشت وخط پیشانی آن کان لعل اقبال خط یاقوت گشت ـ چندان مروارید انبار شد که در دریای اخضر فلک گوش ماهی صدف لآلی گشت ـ چندان لعل بالای هم ریخته شد که کمر جوزا لعل طراز گردید ـ بعد آن پیشکش نمایان از نفایس و نوادر عدنی و معدنی و جواهر زواهر عمانی و شرایف هندی و ایرانی که دیدهٔ روزگار آنچنان ندیده و گوش آسمان نشنیده از نظر انور گذرانیدند ـ آنگاه بادشاهزادهٔ عالم و عالمیان ولیهٔ نعم جهانیان ملکهٔ معظمه صاحبهٔ مکرمه یکتا گوهر محیط خلافت کبری قرةالعین سلطنت عظمی نظریافتهٔ عنایت بادشاهی عزیز کردهٔ حضرت خلیفهٔ الهی جهان آرا بیگم مخاطب به بیگم صاحب که بافزونی رای و هوش نظر بدیگر شاهزادهای والا نظر که عیون انور دولت اند بیشتر منظور نظر بادشاه دیده ور اند هم بآئین مادر والا فرمهین نثار گوهر زیب و بهین پیشکش نظر فریب بنظر گیتی خداوند درآوردند ـ و دیگر پردگیان حریم عصمت و عصمتیان پردهٔ عفت باندازهٔ دسترس زر و سیم نثار نموده بجهت ادای مراسم و لوازم مبارکباد پیرامون آن روشن جبین چون هاله گرد ماه حلقه بستند ـ و بادای دعای مزید دولت جاوید بنیاد پرداخته ازآن مرکز دایرهٔ دولت نوازشها یافتند ـ و همدران محفل والا آن گنج بخش بذل آفرین که خطوط کفش موجهای دریا و عروق دستش رگهای کانست دو لک مهر و همین قدر روپیه به بانوی حرمگاه سلیمانی و یک لک مهر و یک لک روپیه به بیگم صاحب و یک لک روپیه بسلطان مراد بخش و موازی این مبلغ بروشن آرا بیگم و مساوی آن به ثریا بانو بیگم عنایت فرموده ـ سالیانهٔ مهین بانوی عظمی ممتاز محل ده لک روپیه و سالیانهٔ بادشاهزادهٔ جهان وجهانیان بیگم صاحب شش لک

روپیه مقرر نموده - و چهار لک روپیه که برسم انعام شاهزادهای کامگار نامدار سلطان دارا شکوه و شاه شجاع و سلطان اورنگ زیب معین شده بود بنواب مهد علیا سپردند که چون از دارالسلطنت لاهور رسیده بسعادت ملازمت دریابند میان ایشان قسمت نمایند - و هزار روپیه بشاهزاده کلان و هفصد و پنجاه روپیه بشاهزاده محمد شجاع و پانصد روپیه بشاهزاده محمد اورنگ زیب و دویست و پنجاه روپیه بسلطان مراد بخش بعنوان یومیه میداده باشند - امید که جلوس همایون این بادشاه سکندر نشان که باعث آرام زمین و زمان است بر آن مربع نشین سریر سلطنت ربع مسکون مبارک ومیمون وخجسته فال بو فرخنده شگون ودوران این بادشاه کام بخش کامران مانند ادوار چرخ برین به ثبات و قرار مقرون و بدوام مدار قرین گردد -

حلیۀ مبارک آنحضرت که ید قدرت بخامۀ صنع باکمال دقت آن خلق قویم و پیکر مستقیم را بر اجمل صور واحسن تقاویم نقش بسته و ازآنرو نقش مراد ابداع بوجه احسن بر لوحۀ اختـــراع درست نشسته

چهره پرداز صور موجودات و نقش طراز صفایح کائنات که خامۀ نیرنگ ساز صنعت تقدیرش بمقتضای قدرت کامله و حکمت بالغه گوناگون اشکال بدیعه در کارگاه ابداع برلوحۀ هستی به بهترین وجهی جلوه داده و بر صفحۀ وجود هر موجود جداگانه نقش مستغنی از ادراک بالغ نظران والا فطرت به نیکوترین صورتی نگاشته منشور خلقت انسان را بطغرای غرای لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم مزین و مطرز ساخت - و ازآنجا که تمامی نقاط و دوایر و خطوط وجود از نوک پرکار کن برسطوع[1] شهود بحکم فعل الحکیم لا یخلوعن الحکمت مبنی بر مصلحت است - و هیچ لفظ از دایرۀ صلاح خارج و هیچ خط گرد مرکز بدون کار بعبث دایر نیست - صورت خط و خال جسمانی و پیکر هیولانی را بر خصایصی که در ذات هر فردی از

۱- سطوح ؟ سطوع ؟ (وحید قریشی)

افراد بنی نوع انسان مضمر و مزمن است مشعر گردانید ـ بدانسان که اکابر علما و حکما از چگونگی حالات آثار بر کیفیت احوال اعیان کما ینبغی استدلال توانند نمود ـ و از نیروی شمایل و مخایل ظاهری پی به خصایل باطنی توانند برد ـ بتخصیص در نظر دقایق نگر رموز خوانان علم قیافه و رازدانان فن تشریح بدایع اسرار طبایع که از خصوصیات سیمای انسان چهره نما است مانند عکس شخص در آب و آئینه ظاهر تر است ـ بالجمله درین مقام بیان حلیهٔ مبارک آنحضرت بجهت رفع حرمان نصیبئی محرومان هفت کشور است از سعادت ادراک لقای انور آن سرور به بیان کیفیت شمایل مخبر آن فرشته محضر خورشید منظر بمقتضای صدق مصدوقهٔ السماع احدی الرویتین همانا استماع اوصاف نوعی از معاینه است و وجه اثبات دعوی اتصاف آنحضرت بسایر فضایل نفسانی و کمالات ملکی و انسانی :

چون از حلیهٔ شه سخن سر کنم ... سخن را حلی بند زیور کنم
دهم زیب و آرایش این نکته را ... طرازم سخن را ز سرتاپا

نخست کلک معنی نگار از وصف قامت با سعادت آن حضرت که الف آفتاب دولت و برجسته مصرعهٔ دیوان مکرمت است ـ و بخت از بالای او والا گشته و دولت از پهلوی او فیض اندوخته ـ سخن را از معانئی والا پایهٔ دوبالا می بخشد ـ معتدل بودن آن بر دانش دوبالا اوصاف خجسته دلیل است ـ سر هوش پرور که در والا شکوهی برسر آمده و جهانی از سایهٔ آن سر همایون فر در سایهٔ مرحمت الٰهی جا کرده در خردی و بزرگی میانه است ـ و آن بربیدار مغزی و پر خردی و اعتدال اخلاق ستوده دلیل است ـ لوحه پیشانئی نورانی که سرلوح کتاب نامداری و پیشانئی روزنامهٔ فرمان گذاری است ـ و از روی سهو و خطا نیز روی چین ندیده ـ شایانئی کار جهانبانی و سزایش شغل گیتی ستانی دارد ـ و آن بر اندازه سگالئی انبساط و قاعده دانئی اختلاط مشعر است ـ و بر یسار آن دیباچهٔ مجموعهٔ اقبال نزد رستنگاه مو خالیست مشکین که آنرا نقطهٔ خط پیشانی توان گفت ـ مانند سویدای دل جانب چپ جا ساخته ـ و چون بلال بحفظ آیات مصحف رویش پرداخته :

بیت

شہنشہ کہ خیل ملک فوج اوست   سپہر است و این نقطۂ اوج اوست

ابروی عنبر بو کہ در نیکوئی طاق است و بخوبی شہرۂ آفاق شاہ بیتی است که بقلم قدرت بر ورق آفتاب نوشته - و زیبا هلالیست از عنبر سرشته - بسم الله سورۂ فتح است و سرلوح کتاب صنع - نی نی محراب طاعت ارباب قبول است و پیش طاق منظر سعادت و نور - توسط آن در فراخی و کشادگی علامت دولت های فراخ و اقبال فراوان است - چشم مردمی گزین که نظر یافتۂ ناظر حقیقی است و نظر هیچ آفریده نظیر آن ندیده در تنگی و فراخی برابر افتاده و در سیاهی و سفیدی معتدل دلالت میکند بر علم خداداد و پاکئی نژاد - و مردم چشم که از مفاخرت نظر جز بر نور سیاه نمیکند قرة العین نور بصر است و نور دیدۂ اهل نظر شعار عباسیان گزیده و آئین خلافت اختیار نموده پیرایه بخش آزرم است و بهی مایه دار شرم - و آن دلیل است بر افزونئی هنگ و بیشئی فرهنگ و فروغ اندوزئی خدانش و نگاه افروزی بینش - و بر پشت چشم راست خالیست مشک سگال در نهایت حسن و جمال - همانا سیاهی است برای دفع عین الکمال بر پشت چشم چون مهر نبوت بر پشت نبی صلعم جا کرده - بینی از روی راستی بر چهرۂ فیض بار چون الف در دل ماه جا ساخته - یا موجی بر چشمۂ آفتاب برخاسته - زهی انفی که آبروی داده است استواری آن راستی را - نشان جاویدئ کردار و پایندگی کار است - و دلیل پیش بینی و خیر اندیشی - پیوسته بدان در زیر چشم چپ بجالی گوشتین اتفاق افتاده - بینی از آن خال مشک آفشان بطلان هیچ نداشتن الف را روشن تر از آفتاب ساخته بر روی روز افگنده - و آن آثار دولت ابدی و امارت اقبال جاودانی است - گوش معنی نیوش که صدف لجۂ معانی و محرم سرگوشئی فیض جاودانی است مانند نظر انور روبروی منظرۂ عالم عقول عشرہ دریچۂ حق جوئی و حقیقت پژوهی کشوده در خوردی و کلانی بحد اعتدال است که بقوت حافظه و تیزئ فهم بر آن استدلال نموده اند - روی دل آرای و عارض و خد آن صورت هیولائی فهم و خرد که انوار فر ایزدی ازان فروزانست در سایر صفات بسیار متوسط و باعتدال گراینده است - و آن بحکم وجوه و دلایل

این فن علامت خصایل حمیده و شمایل پسندیده است ـ لون بشرهٔ نور افروز
که سرچشمه آبروی نوع بشر است اسمر واقع شده ـ دانشوری و هوش
پروری ازان رنگ میدهد ـ و همرنگئی قایل انا املح نیز ازین رنگ گل
میکند - همانا رنگ مبارکش مایهٔ مردمی است که معنئی آدمیت ازان پدید
گشته ـ و از شرم ملاحتش رنگ بر روی صباحت مهر انور شکسته ـ دهان
گوهر افشان که سرچشمهٔ فیض جاودانی و درج جواهر اسرار معانی است
در جنب طیب تبسم و صدق تکلمش شهرت نفحات غنچهٔ شیرین تبسم و
راستئی دم صبح دوم حرفی است ـ افواهی معتدلست در تنگی و فراخی و
آن دلیل نشان مردانگی و فرزانگی است ـ لبهای مبارک که از شرم ملاحت
تکلم دهان غنچه را از تبسم بسته و آبحیات از خجلت لفظ روانش تر گشته
در مطبوعی و باریکی میانه است و ازان دقت فهم و لطافت طبع پدیدار
میشود ـ دندان مبارک که گوهر حریف آب دندان اوست و اختر از جمهور
مهر پسندان مانند مرسلهٔ جوزا نورافشان است ـ و چون رشتهٔ لآلی
شاهوار و در آبدار درخشان ـ رشته‌اش محل سودای جانها است ـ و دل
عالمی ازین دندان فریفته آن رشک عقد ثریا ـ در خوردی و بزرگی در
نهایت اعتدال و چون گوهران هم سن در نهایت اتفاق و اتصال ـ این
نشان پاک کرداری و راست گفتاریست ـ آواز معجز ساز در هنگام لطف
بجان پروری بلند آوازه است ـ و در وقت عتاب جگرشگافی داستان ـ گاهی
به تکلف مهر سامعه را فیضیاب نسیم حیات میسازد ـ و گاهی باقتضای قهر
پردهٔ گوش را پرنیان شعله پیچ مینماید ـ گاه از سخط برعد ابر نسبت درست
میکند ـ و گاه از نرمی بزمزمهٔ آب حیوان نسب می رساند ـ کلام سلاست
نظام آنحضرت مانند سلک مروارید غلطان مسلسل و منتسق‌الانتظام ـ و
همچنین عبارت تحریر که همانا بمقتضای مؤادی الخط لسان الید گفتار دست
و بیان بنانست ـ تقریر آنحضرت با نهایت بلاغت و سلاست و ایراد صنایع
بدایع بری از تکلف و تصنع است چنانچه اگر بمثل در کلام پارسی نیز اعجاز
روا بودی توانستی گفت که از دست خارق عادت است ـ آن خطه کشای
قلمرو فصاحت بیشتر بفارسی تکلم مینماید ـ و چراغ دل افروز سخن را که
فروغ بخش شبستان روح است بآتش فارسی می افروزد ـ و بعض اوقات

بهندی نژادان که فهم شان فارس جولانگاه فارسی نتواند شد در اثنای حرف بمحاورهٔ هندی تیغ زبان را گوهر آمود میسازد ـ چون نواب جنت مآب خدیجة الزمانی رقیه سلطان بیگم که در هنگام نوخیزی به پرورش آن زیبا نهال چمنستان بادشاهی از گلشن سعادت گل میچیدند ترکی زبان بودند و با سایر پرستاران مشکوی والا بزبان ترکی سحر پرداز بیان میگشتند بنابران آنحضرت از فرط نیوشائی بسیاری از الفاظ این زبان می فهمند ـ و بدیدهٔ دل حسن معانی را در جلباب عبارت این کلام مشاهده می نمایند ـ و بر نمایش صور بعض مطالب درمرآت الفاظ این زبان توانائی گفتار نیز دارند ـ اما از ممر قلت استعمال بلکه از رهگذر عدم ذوق بمحاورهٔ این زبان کمتر چاشنی پذیر گفتار می گردند ـ چه در صغر سن طبع فیض آفرین را که زبان دان سخن است بیاد گرفتن این زبان گرایش نبود ـ و نواب خدیجة الزمانی از افزونئی مهر باین مهرسپهر اقبال در آموختن این زبان مبالغه نمی نمودند ـ وقتی حضرت جنت مکانی از روی طیبت مشکین نفس گردیده فرمودند که اگر خطا اندیشی از من بپرسد که این نافه کشای استعداد چه آهو دارد خواهم گفت همین که ترکی نمیداند ـ و با آنکه از قرار واقع درک جواهر الفاظ آن لغت مینمایند کمتر بآن تکلم می فرمایند که مبادا از روی قلت ممارست انتظام سلک تسلسل سخن خلل پذیر گردد ـ

شارب و محاسن آن والا مشرب که پیرایهٔ محاسن صوری و معنوی است توگوئی مو بمو تفاسیر آیات سورهٔ حسن صورت و لطف سیرت است که قلم قدرت بخت ریحان بر حواشی صفحهٔ مصحف جمال با کمال آنحضرت نگاشته ـ دقیقه سنجان موشگاف که در باریک بینی سر موی فرو گذاشت نمی کنند برسبیل امارت این معنی را مشعر بر اعتدال اخلاق و کمال شعور میدانند ـ شارب همایون همانا دو مصرعهٔ برجسته است که معانئی آن از مو باریک تر است ـ و محاسن اشعاریست که اگر باریک طبعان خواهند یک شعر نمودار آن بیارند زنخ زده باشند ـ و آن در تنگی و انبوهی و نرمی و درشتی میانه است ـ حضرت بادشاه اسلام پناه چون یکسر مو در پیروی سنت نبوی کوتاهی نمی ورزد ـ پیوسته شارب را بر سنت صاحب ناموس الهی قصر میکنند ـ و محاسن را یک قبضه نگاه میدارد ـ گردن مبارک که ناموس

بادشاهی و شغل شاهنشاهی را بگردن گرفته در نهایت فر و کمال و متصف بحسن اعتدال است ـ مالک رقاب گردن کشان است و سرور سروران زمان ـ اگر بادشاهان جهان بگردن باجش آرند بجاست ـ و اگر خسروان گیهان به نزدش تاج از سر گذارند سزاست ـ و این دلیل رسائی رای و روشنئی ضمیرست ـ سینهٔ‌معنی خزینه که صدر ارباب قبول است و گنجینهٔ حقایق و معارف عقول همانا آئینهٔ صفا است و گنجینهٔ مدعا ـ صندوق اسرار الٰهی است و نهانخانهٔ فیض نامتناهی ـ در سایر صفات متوسط که دلیل توسط اخلاق است مخلوق شده ـ

دست بذل پرست که دست نشان یدالله است و همه چیزش از عالم بالا دست رو داده آثار دولت در مشت اوست ـ و امارات سعادت در هرانگشت او بر جمیع ایادی دسترس تمام دارد ـ و از پنجهٔ آفتاب دست می برد ـ در بذل پیرائی ید بیضا می نماید ـ و در فیض گستری ید طولی دارد ـ جود را از دستی پیش گرفته که ابر نیسان پیش دست او گردید ـ و تیغ را بدستوری در قبضه آورد که زبردستان را پشت دست بر زمین گذاشته ـ هم صاحب تیغ است و هم صاحب قلم ـ و هم خداوند جود است و هم صاحب کرم ـ در کوتاهی و درازی میانه است و این علامت حد وسط است در محامد صفات ـ و دلالت بر دستگیری لطف و دستیاریٔ قهر و داد و ستدی که نه از دست دستان باشد ـ بحرین کف اشرف که حاصل بحر و کان به بخشش او کفایت نمی کند و نقد روزگار را بکفهٔ همت نمی سنجد بحر را از رشکش جنون دست داده ـ و یط را از انفعال او کف برلب آمده ـ در کشادگی و نرمی معتدل افتاده ـ و آن برهان افزونئی مهر و بلندیٔ خرد است ـ اصابع و انامل آن خداوند جود کامل و فیض شامل که با پنجهٔ آفتاب همدستی می کند ـ و شخص جود را بمنزله حواس خمسه اند ـ و دیده امل را شابهٔ پنج گنج ـ ریاض آمال و امانی را رگهای ابر و شاخهای آب است از بحر سخاوت بیرون آمده ـ و جویهای زر ناب است از چشمهٔ خورشید روان گردیده ـ سخاوت را پنج آبست و صبح دولت را خطوط شعاعئی آفتاب ـ مخمسی است از دیوان سخاوت که هر مصراع برجستهٔ آن کارکشای فروبستگان است ـ و پنج آیهٔ مصحف جود است

که تفسیر هر یک آن هادی گم گشتگان حساب ـ بخشش های بیحساب با او عقد بسته ـ و بحر از رشکش سرانگشت موج در دهان گرفته ـ در درازی و کوتاهی و نرمی و درشتی و تنگی و سطبری در کمال اعتدال است ـ و از آن شمار تاجوری و جهانگیری میگیرند ـ و از غرائب اتفاق بر هریکی از چهار انگشت سوای ابهام که از آنها دورتر افتاده خال فرخنده فال نمود پذیرفته ـ و این چهار نمونه دلیل تسخیر چهار رکن عالم میتواند بود ـ همانا بر هر مصراع رباعئی قدرت صاحب دیوان ازل بقلم صنع خویش نقطهٔ انتخاب گذاشته ـ یا ازین رباعی هر مصراع حکم چهارم مصراع رباعی داشته ـ هر خالی بخجسته فالی انگشت نما گشته ـ پنداری حساب جهان کشائی بدستور عقد انامل بانگشتان گرفته ـ مانا بر چهار جوی بهشت سخاوت بلال بصور متنوعه متمثل شده ـ یا بر هر انگشتی سویدای دلهای اهل نظر جا گرفته ـ نی نی غلطم از صورت هر انگشت و خال الف و صفر جلوهٔ ظهور گرفته ـ و این مبنی بر آن است که دستگاه این بادشاه بمقتضای دولت روزافزون از یکی ده خواهد شد ـ یا مشعر است بر آنکه این دست در آئین سخاوت از ممر کمال بذل چار دانگ دنیا را معموره نموده چار و ناچار دامان آمال را گوهر آما خواهد ساخت ـ و بر کفدست فیض سرشت از قلم صنع خطی افتاده که اگر دستخط ایزد پاکش خوانند بجاست ـ همانا طغرای منشور سعادت است و بسملهٔ سورهٔ کرامت ـ یا عنوان نامهٔ اقبال و سطر کارنامه جلال تعویذ گردن آرزو است و حرز بازوی مراد ـ برات عمر جاوید است و نقش بقای ابد ـ

پای جهان پیما در نهایت توسط است ـ و خطوط آن که خط پیشانی اقبال است ـ و سطر کارنامهٔ اجلال نشان بلندئ پایه است ـ زهی پای فرخنده که از سر سروران پای کم نمی آرد ـ و پایگاه او پایه ایست که زیاده ازآن در خیال نیاید ـ اگر بلند پایه‌اش خوانند رواست ـ و اگر سران سر در پای او نهند سزاست ـ دولت در قدم او بمراد میرسد ـ و سعادت بپای بوس او می شتابد ـ قلم به طریق وصفش عجز می پیماید ـ و معنی در اوصافش بپای قلم می افتد ـ بالجمله سراپای آن خلف‌الصدق آبای علوی و امهات سفلی که مظهر اتم قدرت آفریدگار است در کمال

توافق و تناسب اتفاق افتاده ـ قیاس گرفتن و قرار قدر و مقدار دادن آن یارای ادب آداب دان و حد خرد مرتبه شناس نیست ـ لاجرم خامهٔ خویشتن کامه زبان گزیده به بیان این نکته و ایراد همین دقیقه یمنی خواص خال مشکین و مسه عنبرین که فی‌الحقیقت نقطهٔ پای تم الکتاب صنع بر کف پای مبارک آنحضرت افتاده واقع است ـ بر طبق ختامهٔ مشک ختم سخن نموده سررشته بیان حلیه مقدس بپایان می آرد ـ بی مبالغه مشک بوی نسیم خلق او شمیده از ممر پاک اعتقادی به پای مقدس افتاده و بخال مشکین اشتهار یافته ـ چون بر پای چپ واقع شده دلالت بر یسار میکند ـ و روی سریر سروری البته از پای فرقدسای صاحب این خال روکش رفعت چرخ چنبری گردد ـ آنچه ازین نمودارهای شگرف حیرت افزای والا نظران دقیقه شناس است ـ و دانشوران سواد اعظم هند که در فن قیافه بصورتی پی بمعنی برده‌اند که هیچ گروهی را از اصناف ایشان دست نداده فراگرفته اند پذیرای نگارش گردد حوصلهٔ نامه کوتاهی کند ـ چند سال پیش از اورنگ طرازی این خسرو شیرگیر در نخچیرگاه که مقام عیش و نشاط و محل عشرت و انبساط شیرافگنان بی آهوست یکی از تجرد منشان روشن ضمیر که فروغ ایزد شناسی از ناصیه اش میتافت و نور تجلی از جبین بینش می درخشید بی دست آویز آشنایی بملازمت این بادشاه بلند اختر رسیده جبه افروز سعادت گردید ـ از آنجا که سوادخوان صحیفهٔ غیب بود و اسرار ازلی را ازبر کرده از مطالعهٔ خطوط دست و پای بخت پیرای این والا دستگاه بلند پایه رشک فرمای درس خوانان دبستان ملاء اعلی گردید و به نکتهای ژرف سواد خوانئی دست و پای مقدس که چهار کتاب اسرار دولت تواند بود نموده بزبان وحی بیان راند که در اندک روزگاری و کم مایه فرصتی ازین خطوط دیباچهٔ اقبال و ازین سطور مقدمهٔ اجلال جلوه پیرای ظهورگردد ـ و در دیدهٔ تماشاگران جلوه‌گاه صنع بنمود گراید ـ و فرمانروائی سواد اعظم هندوستان که قلمرویست وسعت آمود بر چندین اقلیم اشتمال دارد یک قلم بی انبازی دیگری بناصیه سایان این آستان والا بازگردد ـ و از فر اورنگ نشینئی آن سزایش گزین تخت روزگار از شادمانی بر خود ببالد ـ

بیان مصارف اوقات سعید و ساعات عمر شریف انتظام بخش سلسلهٔ نظام روزگار و باعث قیام قوایم استقامت لیل و نهار اعنی شاه جهان بادشاه غازی

از اوقات فرخنده آیات این گیتی خدیو لختی به پرستش ایزدی و نیایش الٰهی که دیباچهٔ کارنامهٔ سعادت جاودانی و بسملهٔ مصحف فیض آسمانیست میگذرد - و برخی باستراحت بدن و نظام امور عالم صغیر که ناگزیر نشاء عنصریست وغرض کلی ازآن نگهداری آلت کسب کمالات معنویست بسر میرود - و بهری به نخچیر سازی و صید پردازی که در نظر ظاهربینان موجب انتعاش طبیعت و انبساط خاطر است - و نزد اصحاب باطن وسیلهٔ صید دلها و ذریعه عبرت نمودارهای شگرف تواند بود بانجام میرسد - و در خواب و خور که شهرنشینان خطهٔ امکان را ازآن گزیر نیست آن سیر چشم خوان دانشوری و بیدار مغز ملک خرد وری حد اعتدال را رعایت میفرماید - روشن است که والانظری که مشاهدهٔ شاهدان جلوه‌گاه صنع ایزدی تواند نمود چگونه خواب را در چشم خود جا دهد - و اگر بقدر یکسر مژگان با خواب گرایش کند چشم دلش همیشه بیدار است - پس نظر باین معنی خواب بیدار بخت حکم بیداری دارد - و پیداست که دانش گستری که زله بند نعیم جاودانی تواند گشت چسان اندیشهٔ خورش را با مذاق همت آشنا سازد - و اگر باندازهٔ یکسر دندان بخورش مایل گردد لب و دهان فطرتش همان ناهار است - پس باعتبار این مقدمه خورش آن چاشنی گیر مایدهٔ فیض بی خورشی است - بالجمله اوقات سعادت سمات آن قدسی صفات از آلایش غفلت منزه است - و ساعات فرخی آیات از لوث عطلت مبرا - و اوقات شبانروزی بدین نمط پذیرای قسمت گردیده که آن سرور نیک اختر چون اختر شب زنده‌دار قریب بدو ساعت پیش از طلوع فجر از خواب برمیخیزد - و در سحرخیزی بر آفتاب روشن ضمیر سبقت می جوید - همدرآن وقت که خلاصهٔ ازمنهٔ

شبانروزی و منتخب مجموعهٔ ایام و لیالیست و هنگام فیض لایزالی
وضو را آبی بر روی کار آورده آمادهٔ پرستش معبود حقیقی میگردد ۔
و روی توجه بمسجدی که در خلوتگاه خطهٔ اکبرآباد تعمیر پذیرفته آورده
تا رسیدن وقت نماز رو بقبله بر سجادهٔ طاعت می نشیند ۔ و با هزاران
گونه نیاز زانوی ادب نزد ایزد فیاض برزده هنگام نماز نخست بر سنت
قدسی نژادان ادای سنت نموده بگذارش فرض که بر ذمهٔ همت طاعتیان
واجب است می پردازد ۔ بعد از فراغ قیام جمیع ارکان از اوراد گل
می چیند ۔ وبپای مردی نیاز بگلگشت مصلا پرداخته بدسته بندیٔ گلهای
ادعیه می نشیند ۔ و از سبحه سررشتهٔ مدعا بدست آورده از سجاده پای
در جادهٔ مقصود می نهد ۔ آنگاه آن تقدس نژاد بحرم سرای متوجه شده
آن جلوه گاه قدس را رشک بیت‌المقدس می سازد ۔ و چون خسرو انجم
سر از غرفهٔ خاور برمی آرد و پیشگاه آفاق از پرتو فروغ صبح فروغ اندوز
می گردد از دریچهٔ محاذی دریچهٔ مشرق مشرف بر آب جون سر برآورده
بر آفاقیان معنی دو آفتاب و دو مشرق روشن‌تر از روز میگرداند ۔
و جهانیان در آن عرصه که چون پیشگاه اقبال پیش آن دریچهٔ منظر دولت
واقع است از استحصال کورنش شرف جاوید دریافته جبههٔ سجود بر زمین
ادب میگذارند ۔ و ستمدیدگان پریشان احوال بخاطر جمع بی مزاحمت
احدی دادخواهی نموده درد دل بعرض میرسانند ۔ و همدرین فضای
عریض بوساطت عارضان لشکر ظفر اثر سپاه ستاره شمار انجم سان معروض
نظر انور گشته بشمار در می آید ۔ و اکثر فیلان مست عربده آئین که از
بدمستئی آنها حذر نموده بصحن خاص و عام حاضر نمی سازند درین
فسحت گاه از نظر اقدس میگذرند ۔ و بیشتر اوقات جنگ فیل که از
تفرجهای بدیع و غریب و تماشای دلپسند خاطر فریب است درین
میدانگاه اتفاق می افتد ۔ و درین روز بنابر چندین وجه علامت قیام قیامت
آشکار گشته آشوب عرصهٔ محشر و شور رستخیز بوقوع می پیوندد ۔ و بکثرت
هجوم مردم و انبوه خلقت چنانچه کسی بحال کسی نمی پردازد ۔ و از
فرط غریو و غلغله و نفیر و ولوله همانا نفخ صور بعرصهٔ ظهور می آید ۔
و همدرین محشر عام اکثر اعیان فیلان نامور تنومند را از دنبال اسپان تیز

رفتار میدوانند تا در جای که نطع نبرد گسترده اند دستبرد نمایند و خصم
را ببازی فیل مات سازند - و در جهروکه درشن آنحضرت اکثر دو گهری
وگاهی باقتضای قلت و کثرت مهات و کمی و افزونئی انبساط طبیعت
کمتر یا بیشتر می نشینند - و این طرز بار از مخترعات حضرت عرش
آشیانی است - چون این انجمن عام بانجام میرسد از مطلع جهروکه
والای خاص و عام طلوع فرموده پرتو حضور پرنور بآن فرخنده انجمن
می اندازند - وآن بارگاهی است درکمال نمود و شکوه و عظمت - از رفعت
اساس سر بایوان سپهر کشیده - و بر حسب فرمان آن اوج‌گیر فرمانروائی
پذیرای تعمیر گردیده تبارک الله ازآن انجمن آسمان نشان دلنشین که
بهشتی محفلی است در غایت توره و توزک و ادب و اندام و اجلال
و اعظام - چنانچه از فرط شکوه و هیبت و وفور شان و شوکت که از در
و دیوار آن پرتو ظهور میدهد بهرام و کیوان دلیر بر زبر آن بلند ایوان
گذر نمی توانند کرد - مجملاً آن نشیمن رفعت و انجمن عزت که در اصل
احداث کردهٔ این حضرت است مشتمل است بر چهل ستون در کمال
رفعت و زینت سقف و جدار منقش و مصور بصور گوناگون و نقوش
بوقلمون - و در سه جانب آن محجری که بهندی کتهره خوانند از سیم‌ناب
بارتفاع قامت آدم متوسط کشیده - و سه جا راه آمد و شد گذاشته - و بر
در هر کدام حاجبان سراپا مهابت ایستاده هیچ احدی را آن حد نیست که
بی رخصت تصور گذر در خاطرش گذار یابد - درین بارگاه خاص از
امرای عظام گرفته تا دو صدی منصب و اهل خدمت دیگریرا راه
نمی دهند - و در خارج این ایوان ساحتی در کمال فسحت و بر دور
آن کتهره از سنگ سرخ بطول پنجاه گز و عرض پانزده گز برنگ پذیرائی
رنگ گشته که مشجر رنگین سخنان در برابر آن رنگ ندارد - و برآن
سائبانهای مخمل و زربفت و مظلهای دیبای زرتار کشیده - و بر سه راه
درآمد این نیز دربانان ایستاده سوای جمعی از ارباب منصب که مراتب
ایشان کمتر از دو صدی باشد و احدیان ترکش بند و برقندازان و بعض مردم
روشناس از تابینان امرا موافق پایگاه خویش قیام می نمایند - و سایر
سپاه و پیاده‌ها و جمیع نوکران امرا در خارج این می ایستند - و درون

کتهره نقره امرای عظام درخور تفاوت درجات و مقدار قرب و منزلت
پهلوی ستونهای بارگاه که قرارگاه مقرر ایشانست می ایستند - و ارباب
تصدی مهمات ملکی و مالی یک بیک مطالب کلی و جزوی بعرض مقدس
می‌رسانند - و آنحضرت شقوق و اطراف سوال را در حال بخاطر مقدس
جا داده جوابهای کافی و شافی که خردوران دانشور و عملداران دقیق‌النظر
را با کمال تدبر و تفکر و تردد و اندیشهٔ ثانوی بخاطر خطور نکند
علی البدیهه در آن قسم انجمن بر طبق سوال میفرمایند بنحوی که ارباب
مهمات در هیچ باب بعرض ثانوی محتاج نمی شوند - و بسیار این معنی
رو میدهد - در اثنای عرض مطالب مختلفه بحسب اتفاق در معاملهٔ
ضروری مطلبی بخاطر یکی از بندها میرسد که از مهم عرض دیگری اهم
باشد ناچار بعرض میرساند - و آن حضرت بر طبق مراد و وفق صواب
جواب می‌فرمایند که هر دو را تشفیٔ خاطر حاصل می شود - و مجمل
ابواب مطالب که بعرض مقدس می‌رسد اینست که از یک طرف بخشیان
عظام مراتب ارباب مناصب و مقاصد و مطالب مختلفهٔ ایشان را
بعرض می‌رسانند - و فرخنده پاسخی که پیرایهٔ حکمت می باشد می
نیوشند - در همین موقع جمعی از بندگان سعادت یاب باضافهٔ عام
میگردند - و مشتی از والادستگاهان به پذیرائی خدمت از هر دست که
باشد بشرف ابدی انگشت نما می شوند - و از جانب دیگر میرسامان
هرچه می خواهد بعرض رسانیده سامان می بخشد - و دیوان بیوتات هر
مدعای که دارد معروض داشته دیباچهٔ دیوان سعادت حاصل می نماید -
و هم چنین بخشیان احدیان و میرآتش و اصحاب اشراف منسوبان خود
را از نظر اشرف گذرانیده باضافهٔ مرسوم و مشاهره بمنتهای مطلب فایز
میگردانند - و برین دستور متصدی خدمت عرض مکرر یادداشت مناصب
و جاگیرها و برات نقد و سایر مهمات ابواب‌المال و ارباب التحاویل
و جمیع احکام مطاعه و امثال اینها را بتکرار عرض اقدس مینماید - و
برین قیاس مشرف ارباب وظایف و رواتب حقیقت استحقاق این طبقه‌را
معروض می‌دارد - و احداث وظایف و روزیانه و افزایش مرتبه و مناصب
قرار می یابد - و همدرین اثناء داروغها و مشرفان اصطبل و فیل خانه

طوایل اسپان و حلقهای فیلان را برسم معتاد هر روزه طویله طویله و حلقه حلقه بترتیب دفعات در برون کتهرهٔ سرخ بنظر انور در می آورند - و آن حضرت بدقت نظر از دور کیفیت فربهی و لاغری آنها را ملاحظه فرموده مطابق ضابطه بازخواستی درمیان می آرند - و بازخواست زری که بجهت خوراک دواب از سرکار فیض آثار می شود بر تقدیر زبونی و لاغری این جانداران از مصنوعات حضرت عرش آشیانی است - و ازین باب متصدیان داغ و تصحیحه اسپ و سوار تابینان امرا که تازه بداغ و تصحیحه رسانیده باشند منظور نظر اشرف می نمایند - و در عرض این احوال عرایض صوبه داران و دیوان و بخشی و سایر اصحاب تصدی مهمات هر صوبه و سرکار با پیشکشهای ایشان بمعرض عرض در می آید - و بیشتر عرایض اعیان سلطنت را که اهتمام تمام بشان ایشان یا ضرورهٔ کلی بجواب مضامین عرایض مذکور باشد خود بدولت باوجود انبوهئ مردم و کثرت مشاغل بنظر مطالعه در آورده بی توقف بدستخط خاص جواب می نویسند - تا ازان منشور سعادت و نشرهٔ اقبال که بدان نیک بختان ارسال می یابد اولاد و احفاد ایشان را تا روز نشور سجل اعتبار و افتخار و بارنامهٔ تفاخر و مباهات در دست باشد - چون مقاصد خواص و عام درین محفل همایون بانجاح مقرون میگردد و جلوس اقدس درین محفل به پنج گهری میکشد تشریف اشرف به نشیمن خاص که معروف به غسل‌خانه است میفرمایند - و سبب اشتهار این محفل والا باین نام آنست که حضرت عرش آشیانی اکبر بادشاه در خلوت‌گاهی نزدیک بحرم حریم خلافت غسلی بر می آوردند و درین نشیمن جز برخی از مقربان حضرت دیگری را بار نبود - وگاه گاهی دیوان و بخشی نیز برای عرض مطالب راه می یافتند - و رفته رفته اکثر اعیان دولت درین محفل حاضر شدند - و بمجرد این نسبت این خلوتخانه از آن وقت باز باین نام نامزد شد - اوقات عالی درین مهبط انوار و سعادت برین جمله میگذرد که دیوانیان عظام خلاصهٔ معاملات اعمال محال خالصه و تنخواه طلب جاگیرداران را بعرض اشرف می رسانند و همگی بجواب میرسند - و برخی از معتمدان که خدمت مطالعهٔ عرایض متصدیان خدمات صوبجات و سرکارها بایشان مفوض است زبدهٔ مضامین آنها را معروض داشته جوابهای مطالب برسالت سرافرازان پایه والای وزارت

و وکالت حسب‌الصدور از موقف خلافت بمنشیان بلاغت نشان ابلاغ میرود - ایشان بر طبق فرموده فرامین قضا آئین را که متضمن مضامین معهوده است انشا نموده از نظر انور می گذرانند - و آن حضرت از روی حزم بنظر ملاحظه درآورده اگر از منشی بطریق سهوالقلم که لازمهٔ بشریت است خطای سرزده باشد از سر عنایت بی عتاب و خطاب بشرف حک و اصلاح می‌رسانند - آنگاه شاهزادهٔ ولیعهد ضمن آن فرامین را بزیور توقیع وقیع خود موشح و مزین می‌سازد - صاحب دیوان کل نیز نشان معرفت خویش در تحت توقیع وقیع ایشان ثبت می نماید - آنگاه از پرتو نور مهر اوزک[1] اشرف غیرت انوار مهر انور می‌گردد - و همدرین نشیمن همایون صدرالصدور سایر نیازمندان و اصحاب حوایج را که در خاص و عام از نظر ارفع نگذشته باشند دفعه دفعه میگذرانند - و فراخور حال و قدر احتیاج و استحقاق هریک مدد معاش از وظایف و رواتب نقدی و غلات و دههای دربسته عطا می شود - و برخی را دم نقد از خزاین وزن جیب و کنار آز و نیاز بنقود آمال مالا مال میگردد - و بعد از فراغ اکثر مطالب مهات دین و دولت گاهی ترطیب خاطر و تصفیهٔ دماغ باستماع نغات طیبه و تجلیهٔ مرآت الضیاء نظر انور بتماشای نوادر جواهر نفیسهٔ بحری و کانی می‌فرمایند - و چون طبع اقدس آن معار معمورهٔ قلوب اصحاب دل و بانئی تعمیر عالم آب و گل بعمارت بسیار مایل است اکثر احیان امر بوضع اساس بنیانهای غریب و اختراع ابنیهٔ خیر و ابداع بقاع فیض می‌نمایند - و در اندک مدتی با زیب و زینت تمام باتمام می رسانند - چنانچه مشاهده شاهد است و معاینه بتعیین و تبیین نیازمند نیست که تا غایت در هیچ قرنی از قرون پیشینه این عمارات دلفریب دیدهٔ هیچ بیننده در زیر چرخ برین ندیده - بنابر آنکه این پایه توجه و این مایه دست و دل در صرف زر بیدریغ از دیگران کمتر دست می‌دهد - و خصوص این مرتبه دقت نظر و این درجه تصرف طبیعت در فنون

---

(۱) در بادشاه نامه نوشته که مهر اوزک حوالهٔ نواب ممتازالزمانی بود و در محل سرا فرامین بمهر می رسید - صفحه ۱۴۰۸ - جلد اول -

و صنایع عمارات بعد از آن حضرت دیگر بنظر روزگار در نیاید - و ازین
گذشته ساعتی رایضان چابک سوار حسب‌الامر جهانبانی در ساحت این
بارگاه سلیمانی بر بادپایان صرصرتگ صبارفتار بر می آیند - و آن پریزاد
چهرگان دیوان نژاد را که با براق برق‌تگ نسبت خویشی دارند
و بر ابرش برق رفتار ابر و بادپای تیزتگ صرصر هزار پایه سبقت و
بیشی میجویند پری وار به پرواز در آورده در نظر انور سلیمان زمان
تعلیم جلوه گری می نمایند - بعد از فراغ این مجلس که بچهار پنج گهری
میکشد بخلوتکده اقدس شاه برج مقدس که مخصوص شاهجهان‌آباد و لاهور
و اکبرآباد است تحویل مبارک می فرمایند - و از آنجا که برج جز جای
مهر انور باکواکب سعادت اثر نباشد درین خلوت کده که بغایت
تنگبار است جز شاهزادهای والا اختر دیگری جا ندارد - مگر یک دو
از مقربان حضرت که بجهت عرض مهمات کلی بطریق ندرت داخل شده
لمحهٔ بقدر ضرورت درنگ می‌نمایند - درین اوقات با وزیراعظم اظهار
مضمر و مکنون ضمیر انور که اعلان آن در محافل منافی مصلحت دولت
است با آن وزیر عطارد تدبیر و مشیر خرد پیر می فرمایند - و آن کامل
خرد را بر خفایای خاطر اشرف اطلاع و شرف می دهند - آنگاه در
نزدیکی‌های دوپهر محل معلیٰ از سعادت حضور اعلیٰ بحلیهٔ نور ظهور محلیٰ
میگردد - و بعد از تناول شیلان خاصه و قیلوله بادای سنن و فرایض
ظهر پرداخته بوسیلهٔ جمیلهٔ نواب مهد علیا زنان بی شوی و عجایز بیکس
و کوی بانعام نقد و جنس و عطای اراضی مزروعه و قرار وظیفه و
روزیانه کامروا میگردند - چنانچه هیچ روزی نیست که دوشیزگان و
و ارامل که از پریشان روزگاری کسی بخواستگاری ایشان رغبت نمی
کند خواه از کرایم دودمان کرام خواه از عفایف احاد عوام بآن
وسیلهٔ ارزاق محتاجان بمعرفت ستی‌النسا خانم متوسل نشوند و آن آیهٔ
رحمت پروردگار بتجهیز جهیز ایشان نپردازد - و ایشان را از انواع حلیٰ
و حلل حتی‌زیور و زر و گوهر و پیرایه گرانمایه باعلیٰ پایهٔ تمنا نرساند -
چنانچه مبلغ های گرانمند هر روزه باین رهگذر که بهین طریق خیرات
و مجاری مبرات است صرف میشود - و اکثر اوقات متصدیان این خدمت

ایشانرا بامثال و اقران ایشان حسب‌الامر اشرف در سلک ازدواج منتظم میگردانند ـ بالجمله آنحضرت بعد از نماز عصر باز بغسلخانه تشریف آورده اهل چوکی را تسلیم قور می‌فرمایند ـ و درآن خجسته انجمن که بعد از نماز شام مرتبهٔ فوقانیش از پرتو انوار شمعهای مرصع لگن کافوری فروغ بخش طارم چهارم است و مرتبهٔ تحتانی از اشتعال مشاعل زرین و سیمین روی زمین را چون چهرهٔ شب زنده داران نورانی دارد تا چهار گهری بعد از انقضای وقت مغرب اوقات اشرف بکار دین و دنیا صرف می‌نمایند ـ وعرض این جلوس فرخنده گاهی از راه تحصیل انبساط طبع اقدس وترطیب دماغ مقدس باستماع نغمات طیبهٔ مطربان هندی و رامشگران عراق طرب اندوز و سامعه افروز گشته حق التذاذ این حاسهٔ شریفه ادا مینمایند ـ و بنابر خواهش طبع مبارک منش باستماع الحان نغمه پردازان و سرودسرایان این کشور که در واقع نشاط افزاتر و بر سامعهٔ لطیف مزاجان گواراتر است بیشتر متوجه می شوند ـ و راستی سخن و حق مقام آنست که موسیقای هوش ربای این طائفه از راه لطافت طرز و نزاکت روش و وسعت دستگاه نغمه و بر شعبگئی طرق داستان و راستئی آهنگ و درستئی الحان نسبت بموسیقای یونانیان و ایرانیان که در عهد باستان صفاهان درین باب مورد ضرب مثل بود و درین زمان خراسان بلند آوازه است از زمین تا آسمان تفاوت دارد ـ همچنین رامشگران این کشور چه این طبقه در واقع بحسب ربخت ایقاع و اصول و تری نغمه و ترانه با پیچاک و مرغول و ابداع تراکیب خاطر فریب و اندازهای رسای غریب و قصدهای دلپسند و خوشنما و تصرفات زیبا و بجا از ایشان کمال امتیاز دارند ـ خصوص در فرود آمدن از اوج رفعت صوت و شدت شد که عرب آنرا رفع عقیره خوانند بحضیض بلاغت و نرمئی مد و بدین دستور توافق و تناسب اصوات چندین قوال هم آواز که همان صوت یک نغمه پرداز است این امر غریب از خصایص جادوفنان هندی نژاد است ـ و نیز باعتبار معانئی خاطرخواه و دلربا و اداهای نازک و رسا که از زبان معشوق عاشق نما در لباس این گونه نغمه که هزار یک حق توصیفش درین مقام ادا نشده جلوه میدهد ـ و بادعای ایشان که از اهل آن لغت اند جز ایشان که

ارباب دقایق خصایص هرلغت اند لطف آنرا دیگری در نمی یابد هوشرباتر می شود - و چون ازین انجمن هم فراغ خاطر رو میدهد نماز عشا بجماعت ادا نموده بمحل تشریف می برند - وبهنگام آسایش خواه شب خواه روز مجلسیان فصیح بیان خوش تقریر شیرین زبان در پس پردهٔ خوابگاه داستانهای پیشینیان و احوال گذشتگان از روی کتب سیر و تواریخ معتبر مثل قصص انبیا و مقامات اولیا و اطوار ملوک و وزرا و اخلاق حکما و علما و امثال این طایفه که دستورالعمل کلی و قانون شافئی کردار وگفتار ارباب خرد است و باعث عبرت و خبرت اصحاب بصیرت و بصارت میشود بسمع شریف آن قبلهٔ مقبلان می رسانند - پاکیزگئی طبیعت اشرف بمرتبه ایست که از غایت لطافت غریزی و لطافت طبیعی مساس شی ممسوسهٔ غیر را مکروه می دارند - و تا ممکن دست همایون بدان نمی رسانند - و اگر احیاناً مساس واقع شود اگر همه جواهر که لطیف ترین اشیاء است فی الحال دست می شویند - و میل خاطر همایون بعطریات روح بخش بمثابه ایست که شمه ازآن در حیز بیان نگنجد - و در مجلس خلد طراز پیوسته اقسام عطریات و انواع بخور مهیا و موجود می باشد - و رخت همایون آن خدیو زمان آنچنان عطر آگین است که اگر احیانا براهی اتفاق عبور والا افتد آن شارع رشک افزای عرصهٔ ختن میگردد و بمددگاری نسیم مشام جهانی معطر میشود -

توجه خاطر اشرف دربارهٔ استحکام بنیان معدلت بغایتی است که باوجود فسحت مملکت هندوستان که سه طرف آن بدریای شور پیوسته در کل ممالک محروسه احدی ارادهٔ ظلم بخود مصمم نمیتواند ساخت - و مهمات روایان صوبجات بمقتضای مزاجدانئی همایون سر مو بخلاف عدل نتوانند پرداخت - و اگر احیاناً بی سعادتی بیکی از امور ردیه ارتکاب نماید و صاحب تائیدی مرتکب ستمی گردد بمجرد خبر رسیدن حقیقت سزای عمل بکنار خویش می بیند - و اگر در صوبجات بمقتضای عمل ناصواب کسی مستوجب سیاست گردد تا بعرض مقدس نرسد احدی از متصدیان آنجا به سیاست آنکس مبادرت نتواند نمود - این معنی از بس خدا شناسی و خدا آگاهی است - تا بجرم اندک عقوبت بسیار بحال

هیچکس عاید نگردد - و کسی که مستحق سیاست نباشد از رهگذر عدم غور بیجرم معذب نشود - اگر احیاناً از سفاکی و ناپاکئی سلاطین تراکمه و اتراک در محفل عدالت سرشت مذکور میشود از آنجا که معدلت و انصاف در طینت مقدس مضمر است طبیعت اشرف از اصغای آن منغص میگردد - و مکرر بر زبان فیض ترجمان گذشته که بادشاه علی‌الاطلاق گروه قدسی شکوه سلاطین را بر سایر طبقات انسانی ازآن برگزیده و عنان اقتدار جهان درکف اختیار ایشان سپرده که جمیع خلایق که ودیعت کبرئ خالق اند در مهد امن و امان مرفه‌الحال باشند - بدون نصفت و معدلت ازینها بوجود آمدن سزاوار آن مرتبه والا نیست - و پسندیدهٔ درگاه ایزدتعالیٰ نه - اگر جمیع صفات پسندیده و خصایل برگزیدهٔ آن خداوند علی‌الاطلاق و خلاصهٔ انفس و آفاق بقید تحریر درآید سلاطین روزگار و فرماندهان ربع مسکون را در قوانین ملک داری و آئین فرمان‌گذاری مهین دستورالعملی باشد - و هدایت طرازان بچارسوی فیض یزدانی و عنایت سبحانی راه یابند - لیکن خامه را چه یارا که متکفل تسطیر صفات همایون و محامد مناقب معالی تواند شد - لاجرم مجملی ازآن به بیان آمد - امید که قوایم اورنگ خلافت استقامت بنیادش مانند قواعد عدل و قوانین داد محیط ثبات و مرکز درنگ شود - و روزگار دولت باستقرارش بصبح روز نشور پیوند یابد -

طرح اساس و وضع بناء تاریخ سعادت بنیاد شاهجهانی که مبتدا از مبداء بی منتهای جلوس همایون صاحبقران ثانی است امید که بقای بنای آن با قرون روزگار مقرون باد

خردوران بالغ نظر بکارفرمائی فطرت ازل آورد و رهنائی خاطر الهام پرورد در تسهیل کارها و تحصیل آسانئی اعمال که بهمه حساب ناگزیر جهان مجاز و ضرورت عالم صورت است بدانگونه استنباط غرایب و ابداع بدایع نموده اند که بهیچ طریق پی بروشی و راه بهنجاری نتوان برد که

پی سپر نظر آن پیش قدمان و طی کردهٔ اندیشهٔ آن پیش آهنگان نشده باشد - ازانجمله وضع بنای تاریخ است که مشخص زمان و مقیاس تقدیر و تعیین مقدار است - چنانچه ضبط مقادیر اعمار و تشخیص وقایع مبهمه در خصوص اوقات و همچنین سرانجام جزئیات نظام کل خاصه معاملات و مصالحات و امثال آن بدون این معنی دست نمی دهد - چون وجه حاجت بدان از آن ظاهرتر است که بروشنگری تبیین حجت محتاج باشد لاجرم بآن نمی پردازد - و مجملاً معنی تاریخ بحسب لغت قرار دادن وقت است - و حد اسم زمانی است معدود از مبداء معهود تا بوقت مفروض بجهت تعین ازمنه و آوان مابین سابق و لاحق آن - چنانچه مبداء آن موقع سنوح امری عظیم‌الشان منتشرالذکر مثل ظهور ملتی یا حدوث دولتی یا حربی عظیم و طوفانی عمیم شده باشد - و طریق و وضع آن درمیان اکثر ارباب دول و ملل مختلف اتفاق افتاده - چنانچه بعضی آغاز آن از قیام صاحبدولتی نموده انجام آنرا فرجام روزگار او ساخته اند - وعلی‌ٰ هذالقیاس از جلوس دیگری تا وفات او - مثل فارسیان که تا خاتمهٔ یزدجرد بن شهریار بدین شیوه عمل می نمودند - وازآنوقت باز تاریخ یزدجردی از هلاک او مسطور است - و نزد اهل کتاب تاریخ یونانیان معتبر است که بسکندر منسوب است - با آنکه از جلوس اسکندر و فوت او نیز ابتدا نشده - چه بعد از وفات سکندر چار تن از غلامان او مملکت مفتوحهٔ او را قسمت نموده - و در مبادی سال سیزدهم از رحلت سکندر از جمله[1] انطیاخوس و سولوقس و بطلیموس و اریداوس چهارم غلام سولوقس بعنوان تفرد و تغلب بلاد مشترکه را بدست آورد - و فسحت دستگاه سلطنت او عرض عریضی یافته بر اکثر ملوک عهد غالب آمد - چنانچه به نیخاطور یعنی قاهر به یونانی زبان ملقب شده بنا برآنکه استیلای او از امور عظیمه بود ابتدای تفرد او را تاریخ گرفتند و بتاریخ اسکندری اشتهار یافت - و تواریخ دیگر نیز درمیان جمعی معمولست - مثل تاریخ آدم

---

۱ - انطیاخوس (Antigonus, or Antiochus I), سولوقس (Seleucus), اریداوس (Arrhidaeus), بطلمیوس (Ptolemy).

و طوفان نوح علیه‌السلام و غرق فرعون و بنای حضرت سلیمان علیه‌السلام هیکل اورشلیم یعنی بیت المقدس و تخریب بخت نصر آنرا - و عرب در ایام جاهلیت قدیم از وقایع مشهوده و حروب عظیمه که درمیان ایشان واقع شدی ابتدا می نمودند - چون حبشیان بر یمن استیلا یافته در سالی که بعام‌الفیل معروف است قصد کعبهٔ معظمه نمودند مبداء آن امر عظیم تاریخ شده - وتا هنگام ابداع هجرت آن تاریخ معمول بود - وهنود بنابر قول ابو ریحان درکتاب تفهیم تواریخ مختلفه دارند و مشهور ترین تاریخ شک کال است یعنی زمان شک که ظالمی بوده برین کشور مستولی و از مبداء زمان قتل او این تاریخ معتبر را اعتبار نمودند - و اهل بنگاله بتاریخ لچهمن سین عمل مینمایند - و گجراتیان و دکنیان بتاریخ سالباهن و در اوجین و دهلی تاریخ بکرماجیت معتبر است - مطلب از تطویل این مقدمه آنست که چون در عهد اکبر بادشاه بنا برآنکه درین کشور تواریخ مختلفه معمول بود - و تاریخ هجرت از مدت امتداد طویل‌الذیل شده و ضبط آن بر هنود اشکال داشت - لاجرم آنحضرت بجهت آسانئی ضبط ایشان خواهش وضع تاریخی نمودند - چون این معنی منافاتی با تاریخ هجری نداشت - چون آن تاریخ مانند دین قویم آنحضرت صلی الله علیه وسلم تا زمان قیامت پایدار و مستدام خواهد بود لهذا دانشوران عهد مثال علامهٔ دهر امیر فتح‌الله شیرازی و علامه شیخ ابوالفضل و دیگر خردوران مبداء جلوس آن حضرت تاریخ گرفته بتاریخ الهی موسوم ساختند - و بنای ادوار آنرا بروش ترک وایغور بر مینارهای[1] دوازده گذاشته هر سالی را بنام یکی از شهور دوازده گانه شمسی که فارسیان بزبان دری نامیده اند موسوم نمودند - چنانچه به بسط تمام در اکبرنامه مشروح است - درینولا که جلوس اقدس این پیکر قدسی بر سریر عرش وکرسی رو نموده و آب و رنگی تازه بر روی کار عالم باز آمده سر تا سر فرسوده رسمهای باستانی از میان برافتاده - آن مجدد عالم دین و دول که بمقتضای لطافت طبع عالی و نزاکت منش ارجمند همه چیز را دلآویز خاطر پسند میخواهند بآن کهن وضع ترکانه که پایمال ابتذال و

---

۱ - مبنای - قلمی (وحید قریشی) -

دست فرسودهٔ انتحال است پسند ننموده - چون از راه دینداری تسمیهٔ سنین باسامئی مغانه مشهور پارسیان مرضئی خاطر عاطر اسلام پرور نبود لاجرم بتازگی رقم نسخ برآن آئین کشیده بناء ادوار این تاریخ را بر وفق عدد کامل عشره که عقد اول است از عقود اعداد نهادند - چه شرافت این عدد بسیار است و اکثر عظایم امور عالم امکان را حضرت واجب الوجود موافق این عدد کامل نصاب و عقد شرافت انتساب آفریده - مثل عقول عشره و مقولات عشره و حواس ده گانهٔ انسانی و امثال اینها - و از همه شریف‌تر عدد عزیز کردهای الهی و برگزیدهای عواطف نامتناهی یعنی این سلسلهٔ دولت و دین که سر حلقهٔ آن صاحبقران نخستین و همین حضرت صاحبقران دومین است - چنانچه بوجود کامل آنحضرت مصداق تلک عشرة کامله و همعدد عشره مبشره اصحاب حضرت خیرالبشر شده - اول جمادی الثانی سنه هزار و سی و هفت هجری را مبتدای این تاریخ بی منتها اعتبار نمودند - و قرار دادند که هر ده ساله احوال سعادت مآل در اقبالنامه که حسب الحکم اشرف نگاشتهٔ قلم سخن سنجان بلند قدر مثل وزیر اعظم سعدالله‌خان و وحیدالدوران شیخ حمید گشته - و خامهٔ تقدیر از نام نامئی آن حضرت بپادشاهنامه تعبیر نموده در دفتری جداگانه ایراد نمایند - چنانچه بدستور مذکور وقایع هر سال که از سوانح سال دیگر جدا شده یکجا سمت ذکر پذیرفته از آغاز جمادی‌الثانیه آن سال ابتدا یافته باین عنوان مثلاً معنون و معین گردید که آغاز سال اول از دور اول - آغاز سال دوم از دور اول - و همچنین تا آخر آن دور که سال دهم است - و برین قیاس دور دوم و ادوار دیگر که نهایت آن آخر زمان و منتهای عدد باد - چون این ضعیف را نظر بر نگارش حقایق احوال آن ملک الملوک ملک خصال بود و مقصد اصلی جز به تحریر خصوصیات مآثر و مکارم خصوص کارنامهای آن خدیو کامگار که شیخ حمید و عزیزان دیگر متعهد بیان و متکفل اتیان نموداری ازان شده اند لا جرم خامهٔ وقایع نگار درین خردنامهٔ ادب آئین راضی بنگارش ده ده ساله احوال جدا جدا نشده از آغاز جلوس مبارک تا انجام روزگار فیض آثار و خاتمهٔ عهد سعادت مهد آنحضرت یکجا باندازهٔ دسترس پذیرای تحریر ساخت - و بدستور

آثارنامهای باستان و تواریخ پیشینیان در معرض بیان خصایص آنحضرت بظهور رسانید -

بیان نخستین امری که ازان قدوۀ سلاطین اولی‌الامر صدور یافت و ذکر ارسال فرامین و احکام قضا نفاذ به سایر اعیان دولت و ولات و حکام هر ولایت

سزاوارمرتبۀ الهی سرافرازی بود که چون بپایۀ سلطنت رسیده پای بر مدارج رفعت و دولت نامتناهی نهد هرآئینه پاس حدود و احکام نوامیس الهی کماهی حقها بدارد - حفظ مراتب اوامر و نواهئی شریعت حضرت رسالت پناهی صلوات الله و سلامه علیه و علی آله و اصحابه بدانسان که شاید و باید بجا آرد - چنانچه درین طریقه بنحوی از راه ادب و اندام و طریق تعظیم و احترام در آید که بهیچ وجه امری از امور که مشعر بل موهم دلیری و گستاخ روئی باشد ازو سرنزند - و ارتکاب شیوۀ که شبیه بل مشتبه به بیروشی و بیطریقی باشد بهیچ باب تجویز ننماید - خصوص قوانین ناپسندیده نما که در ظاهر نظر و بادی رای اشتباه آن باوضاع و اطوار مبتدعه نکوهیده آئین باشد - تا عموم مردم که در سلوک طریق شریعت و طریقت حقیقت مذهب ملوک میدارند بدستوری که سابقاً مذکور شد ببهانۀ پیروی ایشان رفته رفته بیراهۀ انحراف پیش نگیرند - چنانچه اکثر انواع بدع در باستان روزگار باین نوع ابداع شده - المنة لله تعالی و تقدس که اعلی حضرت ظل سبحانی صاحب قران ثانی از مبداء احوال فرخنده فال تا الحال پیوسته بر وفق احکام کتاب و سنت اطاعت و طاعت پیشه کرده اند - و طریقۀ متابعت پیروی حضرت رسول صلی الله علیه و علی آله و صحبه و سلم پیش گرفته درین باب بمثابۀ اهتمام دارند که همدرین روز سعادت افروز که روی سریر شاهنشاهی از پرتو جلوس فرخندۀ آنسرور زیور فر الهی گرفت نخستین امری که از موقف خلافت پیرایۀ صدور پذیرفته حلیۀ نفاذ یافت

نهی سجدۂ تعظیم است که از عهد حضرت عرش آشیانی مقرر و معهود
شده بود - چنانچه هرگاه بندهای درگاه از ادراک سعادت ملازمت امتیاز
می یافتند یا باحراز نوعی از عنایات سرافراز می گشتند از روی تعظیم
براه تکریم درآمده سجده بجا می آوردند - و این دستور تواضع در ملل
سابقه بمنزلۂ سلام بود و همدست دستبوس - و سجدۂ قدوسیان آدم
علیه السلام را و سجدۂ حضرت یعقوب و اولاد امجاد بطریق تعظیم و تکریم
حضرت یوسف صدیق را ازین دست بوده - چون فروغ ناصیۂ رسالت
جبهه افروز ظهورگردید - آیتهای سابق صورت نسخ پذیرفت درینوقت که
حضرت شاهنشاهی سایۂ اقبال بر سر تخت و تاج انداختند بنا برآنکه از
راه کمال تقوی و پرهیزگاری در اکثر امور مباحه نیز نهایت خویشتن
داری می فرمایند چه جای امور منهیه راضی باین معنی نشده عموم
مردم را ازان ممنوع فرمودند - و شبستان هند را از سر نو به پرتو چراغ
شریعت محمدی نورآگین ساخته بجای سجده و زمین بوس چهار تسلیم
حکم فرمودند - و پاک گوهران دودۂ سیادت و منتخبان اهل بیت
ناظم دیوان رسالت را و مسند آرایان محفل علم و مرحله پیمایان جادۂ
فضل و پیوندگسلان علایق و درویشان کامل که بپایۂ حقیقت شتافته اند از
ممر آنکه سزایش تعظیم و شایستگی تکریم دارند ازین دست تواضع که
باعث شکسته رنگئی شان این طبقه است معاف فرموده مقرر نمودند که
در وقت دریافت ملازمت بسلام نماز ادب را تمام نموده هنگام وداع
مصحف اخلاص بر فاتحه ختم نمایند - زهی عنایت ایزدی که ما
مشتی دست خوش حوادث دهر ناپایدار و مفتون آخرالزمان را در عهد
چنین جهانبانی اسلام پرور دیندار دادگر بادشاهی کامل سخا تمام جود
رعیت پرور در عرصۂ وجود جلوه‌گر نموده که ورع و پرهیزگاری آن حضرت
درین مرتبه وسایر مکارم اخلاق در مرتبۂ که اگر بمثل تا روز شمار بل تا
نقطۂ آخر ابد مراتب کیف و کم آن بشمار در آید عقود انگشتان از عقد آن
بفرساید - و درجات اعداد نامتناهی از فرط تعداد بپایان برسد هنوز هیچ
از مراتب آن بحساب درنیامده باشد - فحمداً لله ثم حمداً له - و امر
جلیل القدر از موقف خلافت درباب ارسال احکام جهان مطاع باعیان

دولت که درینولا درصوبجات ولایات دور دست بوده هنوز سعادت حضور در نیافته بودند عز ورود یافت - و عنوان آنها بطغرای غرای ابو المظفر شهاب الدین محمد صاحبقران ثانی بادشاه غازی موشح و مزین شده بمهر اوزک اشرف مختوم و مشرف گردیده - و آن خاتمی است معظم که سجده گذاران دولت و اقبال را مهر نماز است - و سپهر فرخی و فرخندگی را آفتاب فروغ پرداز - گرداب دریای حشمت و اجلالست و عینک دیدهٔ دولت و اقبال - خاتم سلیمان زیردست اوست و نگین آفتاب مهر پرست او - هم صاحب دستگاه است و هم صاحب یسار - بر ایادی دسترس تمام دارد - امروز دستیکه او دارد ببالادستی انگشت نماست و چون خورشید نامور و نور پیرا - چرا دست از پنجهٔ آفتاب نبرد که نام همایون بادشاهی خط جبین او گشته - و اسم فرخندهٔ شاهنشاهی سرنوشت او گردیده - چشم بد دور که شخص اقبال را بمثابهٔ چشم است و شاهد منشور را دیدهٔ سرمه ناک - همانا نقش آن آبحیات است که در سیاهی جا میکند - یا کعبه که تن بسیاهی در میدهد - یا نور دیده که بسیاهی در می‌آید - نقش او با فرخ فالی درست نشسته - و عکس او بر فرمان مرحمت عنوان هیکل آیات رحمت گشته - تا بنام جنت مکانی و اسامئی هشتگانهٔ اجداد پاک نژاد زینت داشت بنه سپهر در آفاق اوج گرای شهرت بود - و درین ایام که از نام نامئی حضرت سلیمان مقامی که بعنایت الهی از روی آثار عظیمه وسط حقیقئی آن نگین سعادت قرین شبیه خاتم جم گشته بانتظام این اسم سامی در سلک اسامئی آباء والا گهر مظهر عقول عشره و معنئی زر ده دهی صورت پذیرفت و خطاب عشره مبشره یافت - و در معنی آفتابی در نه سپهر جلوه‌گر گردیده که نام افلاک که آبای علوی اند روشن کرده است - و در سلسلهٔ مقولات عشره جوهر که مطلب بالذات اوست پدید آمد - و حکم گردید که بر یک روی روپیه و مهر کلمه طیبه که آرایش حاشیهٔ خاطر کامل عیارانست نگارش نمایند - و در حاشیه نام نامئی خلفای راشدین که اربعه متناسبهٔ حساب خلافت اند طرازش دهند - و در روی دیگر اسم سامی و القاب نامئی بادشاه نامدار آرایش بخشد - زهی فرخنده نامی که آسمان بزرش میگیرد و از شادی چون نقش سکه

بر خود می بالد - درست مغربئی آفتاب و مهر تمام عیار بدرکه سال و ماه در رشتهٔ بروج صرافان قضا و قدر روانست از رشک یکی قلب و دیگری غیر سال برآمده - سخن در وصف او درست گفته می آید - و معنی در ستایش او تمام عیار گفته میشود - اگر سخنور را چون نام همایون خویش بزر بر کشد می سزد - الحمدلله که زر نیز درعهد مبارکش چاریاری گردیده بکردار قلب سره ارباب قبول بذکر کلمهٔ طیبه و اسامئی خلفا می پردازد - وکیمیا ساز سپهر صنعت اندیش که پیوسته عمل شمسی و قمری در پیش دارد از تمام عیاری آن زر و سیم مسکوک در حیرت افتاده هر شام و صبح زر و سیم ماه و مهر را در کیسهٔ خود پنهان می سازد - اشرفی از نام اشرف چندین مایه شرف گردآورد - و روپیه از القاب اقدس بهزاران سعادت روشناس گردید - درست مغربئی آفتاب چون از شرف سکه محروم است هر شب مانند زر لئیمان خاک بر سر میکند - و زر تمام عیار ماه چون از نام او مایوس است باوجود تمامی هر ماه گداختن میگیرد -

بالجمله اول فرمان که صدور یافت منشور افتخار ابدی و اعتبار سرمدی یمین‌الدوله عضدالخلافت آصف خان بود که از روی عاطفت و عنایت بدستخط خاص که آفتاب از رشک آن تافته گردد نگاشته آثار مهربانی را بر روی روز افگندند - و هر سطری از آن فرخنده منشور که نسخهٔ سورهٔ نور بود سرمه سای چشم اقبال گشته از بهر پرواز مفاخرت آن همای اوج سعادت شاه بالی گردید -

نقل فرمان مذکور

دانای رموز سلطنت عظمیٰ ، واقف اسرار خلافت کبریٰ ، سرخیل یکرنگان وفادار ، سلالهٔ یکجهتان حق گذار ، کارفرمای سیف و قلم ، مدبر امور عالم ، زبدهٔ خوانین عالیشان ، قدوهٔ امرای بلند مکان ، عضدالخلافت یمین‌الدوله ، عموی بجان برابر آصف خان در امان حضرت ملک منان بوده بدانند که در چهارم گهری روز مبارک دوشنبه بیست و پنجم بهمن ماه موافق هشتم جمادی الثانی سنه هزار و سی و هفت هجری بمبارکی

و فیروزی در دارالخلافت اکبرآباد جلوس میمنت مانوس بر تخت سلطنت و سریر خلافت واقع شده ـ و بدستوری که معروض داشته بودند لقب را شهاب‌الدین قرار دادیم ـ چنانچه نام مبارک ما را بعنوان شهاب‌الدین صاحب قران ثانی شاهجهان بادشاه غازی در خطبه که درین روز بلند آوازه گردانیدند درج نمودند ـ و سکه هم بهمین نام مبارک زده شد :

بیت

لله الحمد که آن نقش که خاطر میخواست
آمـد آخـر ز پس پـردهٔ تقدیـر بـرون

امیدواریم که الله تعالیٰ بادشاهئی کل هندوستان را که بمحض کرم خود بما عنایت نموده بر بادشاه شما و شما که شریک غالب این دولت اید مبارک گرداند ـ و روز بروز فتوحات تازه و نصرتهای بی اندازه نصیب ما شود ـ و شما هم بعمر طبیعی رسیده از دولت ما دولت های عظیم یابید ـ

آنگاه از راه دقیقه سنجیهای قدر شناسی و مرتبه دانی القاب هر یک از عمدهای دولت و اعیان حضرت را خود بعبارت خاص مقرر فرمودند که منشیان بلاغت نشان در فرامین مطاعه و امثال آن بجنس بنویسند ـ تا حق مرتبهٔ هر یک از بندهای خاص بموقع خود ادا شده باشد ـ و ارباب انشا القاب زیاده از قدر و کمتر از پایهٔ همگنان ننویسند ـ از جمله القاب یمین‌الدوله بهمین عبارت مقرر شد ـ اعتضاد خلافت و فرمانروائی، اعتماد سلطنت و کشور کشائی ، فص خاتم ابهت و بختیاری ، آب گوهر حقیقت و جان سپاری ، طراز آستین ابهت و جلال ، گوهر سریر دولت و اقبال ، مقدمة‌الجیش معارک جهانستانی ، تقدمة‌العیش کام بخشی و کامرانی ، مونس وحدت سرای حضور ، محرم خاص‌الخاص سرایر سرور ، ذوی‌الخصایل الرضیه و الشمایل المرضیه ، صاحب الکمالات الصوریه و المعنویه ، مستشار دولت خاقانی ، موتمن بارگاه سلطانی ، انجمن آرای محفل انس ، صدر نشین بساط قدس ، همدم دلکشای مجلس خاص ، محرم خلوت سرای وفا و اخلاص ، دقیقه یاب سرایر بادشاهی ، رمز شناس عالم مزاجدانی و آگاهی ، مورد الطاف شاهنشاهی ، مرجع عواطف ظل الهی ، جوهر مرأت حقیقت و وفا ،

فروغ شمع یکرنگی و صفا، مشعله افروز فطرت اشراقیان ، دانش آموز طبیعت مشائیان ، قدوۀ خوانین بلند مکان ، مبارزالملت یمین‌الدوله آصفخان ـ

و چون آن عضدالدوله در عهد حضرت جنت مکانی هفت هزاری هفت هزار سوار دو اسپه سه اسپه منصب داشت ، غایبانه به هزاری ذات و هزار سوار دو اسپه سه اسپه اختصاص بخشیدند ـ

فهرست اسامی جمعی از سعادت‌مندان ارادت کیش که بنا بر سلسله جنبانی دولت جاودانی در رکاب ظفر انتساب این برگزیدۀ عنایات حضرت ذوالجلال از مبادی ایام فترت تا هنگام جلوس سریر خلافت مصیر همه جا حاضر بودند

چون این نیک اختران سعادت بار بحکم بهبود جوئی همت والا نهمت و کار طلبئی عقل به اندیش در رکاب سعادت همه جا همراهی گزیده دقائق جانفشانی و سربازی باقصی درجات امکان رسانیده ـ خاصه آنانکه بکارفرمائی طالع ارجمند و رهنمائی بخت بلند از نقطۀ اول شاهزادگی تا انجام کار که محیط چرخ دوار بکام اولیای دولت گردید ـ و از جلوس ابد پیوند پایدار حق بمرکز خود قرار گرفت ـ پرکار وار پای از سر ساخته در هر مقام گام ثبات و استقرار بر جا داشتند ـ چنانچه از گردشهای ناملایم روزگار و تقلبات بی پرکار لیل و نهار ملول نگشته کسل و تهاون را سنگ راه نساختند ـ و از بلندی و پستئی مسالک طلب فتور و سستی بخود راه نداده رخنه در سد روئین رسوخ عزم متین نینداختند ـ لاجرم امروز بر مطلب خویش فیروز گشته و کار بکام و گردش روزگار بر وفق مرام ایشان شده بمناصب و مراتب والا رسیدند ـ و صاحب صوبۀ ولایات گردیده

دقایق رتبهٔ قدر و منزلت و درجات فرحت شان و شوکت بعالم بالا رسانیدند۔ بالجمله اسای جمعی ازاعیان این وفاکیشان بنابر آنکه سرمایهٔ مباهات و افتخار جاودان اولاد ایشان باشد درین فهرست خردنامهٔ آداب ثبت می‌نماید برین موجب :

سید مظفرخان ۔ اسلام‌خان ۔ وزیرخان ۔ قلیچ‌خان ۔ بهادرخان روهیله ۔ معتقدخان ۔ صفدرخان ۔ دلاورخان بریج ۔ سردارخان ۔ راجه بیتهلداس کور ۔ یوسف خان تاشکندی ۔ راجه منروپ کچهواهه ۔ میرزا مظفر کرمانی ۔ میر شمس ۔ رضا بهادر ۔ جان نثار خان ۔ یکه تازخان ۔ اخلاص خان ۔ خواجه جهان خوافی ۔ اعتاد خان خواجه سرا ۔ احدادخان مهمند ۔ زبردست خان ۔ ترکتازخان ۔ نوبت خان ۔ رشید خان خواجه سرا ۔ شرزه خان ۔ یکدل خان خواجه سرا ۔

الحق این حقیقت شناسان سپاس‌گذار و پرستاران وفا آئین جانسپار استحقاق اینگونه عنایات گوناگون که در حق ایشان بظهور رسیده دارند ۔ و این مایه مرحمت نمایان و این پایه عاطفت بی پایان که دربارهٔ این گروه پا بر جا ثابت قدم که در عرصهٔ جانفشانی و سربازی هیچ جا سرموی پای کم نیاورده اند بسیار بجا و بغایت بموقع واقع شده ۔ و چگونه چنین نباشد که شاهنشاه حق آگاه وفا طلب حقیقت خواه بمقتضای مرتبهٔ ظل الهی مراتب داد و دهش را بجای رسانیده اند که بخشش آنحضرت را سبب و موجبی درکار نیست ۔ چه جای آنکه درین مقام این گونه بهانه و دست پیچی که عبارت است از ادای حقوق ثابت قدمان عرصهٔ وفا و حقیقت و حق شناسان نمک و حق عنایت در دست بود ۔ هرگاه نقد اخلاص درست مرشد پرستی از خلاص آزمون بیغش و خالص برآید ۔ اگر از پرتو عنایت نمایان چون زر ناب چهرهٔ امید بسرخروئی و روشناسئی جاوید برافروزد بجا ۔ و قدر و مقدار اعتاد و اعتبار وفاداری بمیزان امتحان و اختیار سنجیده آید اگر از فیض عاطفت سرشار مانند در شاهوار ارجمندی ابد و اعتبار سرمد اندوزد سزا ۔

فهرست برخی از عنایات صوری بادشاه عالم صورت و معنی که در عنفوان جلوس اقدس نسبت بامرای حضـــور بظـــهور آمده سوای صوبه‌داران و امثال ایشان که در دربار جهـــان مـــدار حاضر نبودنـــد

خدیو مالک رقاب اعظم سایهٔ پایندهٔ آفریدگار عالم عظم شانه و سلطانه که بنا بر اقتضای عنایت ازلی و لطف جبلی بسایر صفات آراسته خاصه بفیض و جود مفیض الجود - امید که از لطف کامل آن حضرت متصف بدوام و خلود نیز گردند - پیوسته بمقتضای ذات کامل صفات در افاضهٔ فیوضات نسبت بفقیر و غنی و سایل و مستغنی با وسایل و بی وسایل بریک نسبت و یک حال آمده - درین احیان که جلوس اقدس رو داده وسایل بخشش و بخشایش مهیا و آماده شد - و دست آویز داد و دهش بدست آمد - کف جود مالند درهای خزاین عامره بل ابواب مخازن و معادن کشاده مخزونات کان و مکنونات دریا را نیز بعموم عوام و خواص عطا فرمودند - از جمله امرای عظام را باحداث مناصب و افزایش درجات آن و خطاب‌های مناسب و خلعت فاخره و سلاح گرانمایه مثل شمشیر و خنجر مرصع و امثال آن و علم و نقاره و تومان و طوغ و اسپ با ساخت زرین و فیل با یراق سیمین و انعام نقد و نظایر اینها بتفاوت مراتب کمیت و کیفیت فراخور حال هر یک نواختند - بنا بر آنکه تفصیل این مراتب چون بآسانی دست نمیدهد - و ظرف تقریر و تحریر از قرار واقع متحمل آن نمیتواند شد - و مراحم بی پایان که نسبت باحاد سپاه و اکثر خدم و حشم و ارباب استعداد و استحقاق از انعام نقد و اضعاف مراتب به ظهور رسیده آن خود امریست بیرون از احتمال احاطهٔ دائرهٔ امکان - لاجرم درین مقام عنایاتی که نسبت بامرای عظام تا هزاری منصب واقع شده بقید تحریر درآورده باق را ناچار از قلم می اندازد -

مهابت خان از مرحمت خطاب والای خان خانانی و سپه‌سالاری و خلعت خاص با چار قب طلا دوزی و خنجر مرصع و شمشیر مرصع و علم و نقاره و تومان و طوغ و اسپ خاصه مزین بزین طلا و فیل خاصگی با یراق سیمین و پوشش مخمل زربفت و ماده فیل و چهار لک روپیه نقد و منصب هفت هزاری هفت‌هزار سوار دو اسپه سه اسپه سرافراز صورت و معنی گشت - خان عالم بخلعت و خنجر مرصع و علم و نقاره و اسپ و فیل و منصب شش هزاری ذات پنج هزار سوار رایت افتخار برافراشت - قاسم‌خان بخلعت و خنجر مرصع و علم و نقاره و فیل و منصب پنجهزاری ذات و سوار ازآنجمله دو هزار سوار دو اسپه سه اسپه و تسلیم صوبه دارئی بنگاله بتازگی اعتبار یافت - لشکر خان بخلعت و خنجر مرصع و علم و نقاره و اسپ و فیل و منصب پنج هزاری ذات [1][...]ن نوازش پذیرفت - وزیرخان بعنایت خلعت و خنجر مرصع و علم و نقاره و اسپ و فیل و منصب پنج هزاری سه هزار سوار و انعام یک لک روپیه مرحمت پذیر شد - سید مظفر خان بخلعت و خنجر و شمشیر مرصع و نقاره و اسپ و فیل و منصب چار هزاری ذات و سه هزار سوار و هشتاد هزار روپیه نقد مدعا در کنار و بر مدعا یافت - و هر کدام از راجه جی سنگه و میرزا خان بن شاه نواز خان ولد خان خانان عبد الرحیم بمنصب چار هزاری ذات و سه هزار سوار و خلعت و خنجر مرصع و علم و نقاره و اسپ و فیل بلند پایگی اندوختند - و بابو خان بریج بعنایت خلعت و خنجر مرصع و علم و اسپ و فیل و منصب چار هزاری ذات و دو هزار و پانصد سوار و پنجاه هزار روپیه نقد کامروائی یافت - راوسور بهوریته زمیندار بیکانیر خلعت و خنجر مرصع و علم و نقاره و اسپ و فیل و منصب چار هزاری دو هزار و پانصد سوار - و دلیر خان بارهه خلعت و خنجر مرصع و علم و نقاره و فیل و منصب چهار هزاری ذات و دو هزار و چهار صد سوار - بهادر خان روهیله خلعت و خنجر مرصع و علم و نقاره و اسپ و فیل و منصب چهار هزاری ذات و دو هزار سوار و پنجاه هزار روپیه نقد - میرزا مظفر کرمانی خلعت و خنجر مرصع و علم و اسپ و فیل و منصب چهار هزاری ذات و هزار و

(۱) ن [و سوار و انعام یک لک روپیه] ل

پانصد سوار و سی هزار روپیه نقد - راجه بهارت بندیله خلعت و خنجر مرصع و نقاره و منصب سه هزاری ذات و دو هزار و پانصد سوار - مصطفی‌ای خان ترکمان مخاطب به ترکمان خان خلعت و خنجر مرصع و علم و نقاره و اسپ و منصب سه هزاری دو هزار سوار - سردار خان خلعت و خنجر مرصع و علم و نقاره و اسپ و فیل و منصب سه هزاری ذات و دو هزار سوار و سی هزار روپیه نقد - بهار سنگه بندیله خلعت و خنجر مرصع و منصب سه هزاری دو هزار سوار - راجه بیتهلداس ولد راجه گوپال داس کور از جمله بندهای معتبر جانسپار خلعت و خنجر مرصع و علم و اسپ و فیل و منصب سه هزاری هزار و پانصد سوار و سی هزار روپیه نقد - صفدر خان خلعت و خنجر مرصع و علم و اسپ و فیل و منصب سه هزاری هزار و پانصد سوار و بیست و پنج هزار روپیه نقد - قلیج خان خلعت و خنجر مرصع و اسپ و علم و فیل و منصب دو هزار و پانصدی هزار سوار و بیست و پنج هزار روپیه نقد - سید بهوه مخاطب بدیندارخان خلعت و خنجر مرصع و علم و اسپ و منصب دو هزاری هزار و پانصد سوار - احمد بیگ خان خلعت و اسپ و منصب دو هزاری ذات و هزار و پانصد سوار - بابوخان کررانی خلعت و خنجر مرصع و منصب دو هزاری هزار و پانصد سوار - مختار خان خلعت و منصب دو هزاری ذات و هزار و دویست سوار - رضا بهادر مخاطب بخدمت پرست خان از جمله غلامان خاصه بعنایت خلعت و خنجر مرصع و اسپ و فیل و بیست هزار روپیه نقد و منصب دو هزاری ذات و هزار و دویست سوار و خدمت والای میر توزکی و مرحمت عصای مرصع انگشت نما گشت - علی قلی درمن بخلعت و علم و منصب دو هزاری هزار و دویست سوار - یوسف محمد خان خلعت و خنجر مرصع و علم و اسپ و فیل و پانزده هزار روپیه نقد و منصب دو هزاری هزار سوار - جان نثارخان خلعت و خنجر مرصع و علم و اسپ و فیل و دوازده هزار روپیه نقد و منصب دو هزاری هزار سوار احداد خان مهمند خلعت و خنجر مرصع و علم و اسپ و فیل و ده هزار روپیه نقد و منصب دو هزاری [1] [ششصد]ع سوار - نورالدین‌قلی خلعت

---

(۱) ع [هشتصد] ل -

و منصب دو هزاری[1] [پانصد]ع سوار - ملا خواجه خوافی بخطاب خواجه جهان خلعت و اسپ و منصب دو هزاری ششصد سوار - اعتماد خان خواجه سرا خلعت و منصب دو هزاری پانصد سوار - سید یعقوب بخاری خلعت و منصب هزار و پانصدی ذات و هزار سوار - ستر سال کچواهه خلعت و علم و منصب هزار و پانصدی ذات و هزار سوار - جگمال راتهور خلعت و منصب هزار و پانصدی ذات و هفتصد سوار - سید عالم بارهه خلعت و منصب هزار و پانصدی ششصد سوار - زبردست خان خلعت و منصب هزار و پانصدی ششصد سوار و هشت هزار روپیه نقد - حیات خان ولد علی خان ترین از بندهای روشناس خلعت و منصب هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار و شش هزار روپیه نقد - جهان خان کاکر خلعت و منصب هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار و پنج هزار روپیه نقد - نوبت خان خلعت و منصب هزار و پانصدی چهار صد سوار و پنج هزار روپیه - یکه تاز خان خلعت و منصب هزار و پانصدی چار صد سوار و پنج هزار روپیه نقد - معزالملک خلعت و منصب هزار و پانصدی ذات و ششصد سوار - هردی رام کچهواهه خلعت و منصب هزار[2] [و پانصد پانصدی سوار]ع ابراهیم حسین مخاطب برحمت خان خلعت و منصب هزار و دو صدی پانصد سوار - میرزا خان ولد زین‌خان کوکه خلعت و منصب هزار و دوصدی ذات و پانصد سوار - عثمان خان خلعت و منصب هزار و دو صدی ششصد سوار - راجه دوارکاداس کچهواهه خلعت و منصب هزاری هشت صد سوار - بهگوان‌داس خلعت و منصب هزاری ششصد سوار - راجه رامداس خلعت و منصب هزاری ذات و پانصد سوار - کرم الله ولد علی مردان خان بهادر خلعت و منصب هزاری پانصد سوار - مغل خان ولد زین خان خلعت و منصب هزاری پانصد سوار - اکرام خان ولد اسلام خان شیخ زاده خلعت و منصب هزاری ذات و پانصد سوار - جیت سنگه خلعت و منصب هزاری ذات و پانصد سوار - سزاوار خان ولد لشکر خان خلعت و منصب هزاری

۱ - ع [هفتصد] ل -

۲ - ع [و دو صدی شش صد و پنجاه سوار] ل -

پانصد سوار۔ شادی خان اوزبک خلعت و منصب هزاری چهار صد سوار۔ خنجر خان چوره آقاسی خلعت و منصب هزاری چهار صد سوار۔ اهتمام خان خلعت و منصب هزاری دو صد و پنجاه سوار و چهار هزار روپیه نقد۔ شیخ فرید خلعت و منصب هزاری چار صد سوار۔ شیرزاد خویش خان‌عالم خلعت و منصب هزاری ذات و چهار صد سوار۔ ترکتاز خان خلعت و منصب هزاری دو صد و پنجاه سوار و چهار هزار روپیه نقد۔ رشیدخان خواجه سرا خلعت و منصب هزاری دوصد سوار و چهار هزار روپیه نقد۔ بالجمله عنایات آن حضرت که در روز جلوس مبارک نسبت بامرای صدر وقوع یافت بدستور تفصیل مذکور است۔ و انواع عواطف که بامرای نامور وسایر بندهای روشناس بعد ازین تاریخ سمت بروز و ظهور خواهد یافت در مقام خود مذکور خواهد شد۔

بیان عزل و نصب بعضی از امرای عظام که هنگام جلوس مبارک به نگاهبانی صوبجات و فوجداری سرکار اشتغال داشتند و برقرار داشتن باقی ایشان

جهاندار عدل پرور که از تمیز رای عالم آرای و بصیرت ضمیر گیتی پیرای میزان پله سنج و معیار عیار شناس در دست گرفته پایهٔ مقدار هر گرانقدر و سبک سنگ می سنجند۔ و مرتبهٔ هر سره و ناسره از یکدیگر باز میدانند۔ هم در مبادی جلوس که در حقیقت خورشیدوار پرتو ظل الهی بر روی زمین گستردند بحکم مقتضای وقت و حال بنا بر آنکه پایهٔ قدر بعضی ولایت از ولایاتی که آن ولا در عهدهٔ پاسبانی داشتند والاتر بود۔ یا آنکه سر کردن آن خدمت کما ینبغی از دست ایشان بر نمی آمد۔ یا نظر بدیگر جزئیات امور متصور ارباب تائید که اصحاب عقل کل اند میباشد۔ و عقول ضعیفهٔ سایر احاد الناس بکنه نکتهٔ آن نمی رسد رقم عزل بر صحیفهٔ احوال برخی از صوبه داران کشیده باقی را گذاشتند۔ همچنین بعضی از حکام و فوجداران را بتازگی بر نگاهبانیٔ سرکارها مامور

فرموده مابقی را با جمیع متصدیان خدمت صوبجات مثل دیوان و بخشی و سایر عمال اعمال دیوانی یک قلم بدستور سابق مقرر داشتند - تا آنگاه که فرصت اقتضا کند از حساب همه بهمه حساب شمار بردارند - و بروزنامچهٔ اطوار و اوضاع فرد فرد گذشته استیفای اعمال کلی و جزوی هریک نمایند - صوبهٔ بهار از تغیر میرزا رستم بخان عالم و صوبهٔ بنگاله از تغیر فدائی خان بقاسم‌خان که درین آوان بحراست اکبرآباد قیام داشت مرحمت شد - و صوبهٔ کابل و بنگش از تغیر ظفر خان که به نیابت خواجه ابوالحسن پدر خود بپاسبانی آن حدود مقرر بود به لشکرخان رجوع یافت - و دارالملک دهلی از تغیر مختارخان به قلیچ خان بازگشت - اما باقی صوبها باین تفصیل بر امرای عظام بطریق معهود قرارگرفت - صوبهٔ پنجاب و ملتان بدستور سابق بر گماشتگان دستورالاعظم یمین‌الدوله امین‌الملة آصف خان مقرر گشت - و بندر لاهری برسم انعام بآن خان عالیمقام مرحمت شد - صوبهٔ دکن بخان جهان لودهی و صوبهٔ مالوه بمظفر خان معموری و صوبهٔ کشمیر باعتقاد خان و صوبهٔ اودیسه بباقرخان و صوبهٔ الهآباد بجهانگیر قلی خان ولد خان اعظم برقرار ماند - و چون صوبهٔ تته بشهریار تعلق داشت و بعد از سانحهٔ او چنانچه در آخر دفتر اول ایام بادشاه زادگی حضرت مذکورگشت میرزا عیسی ترخان را از گجرات بآن صوب رخصت فرموده بودند بهمان قرار برو مقررشد - و همچنین صوبهٔ گجرات که در وقت توجه از جنیر بدارالخلافه از تغیر سیف خان به شیر خان تفویض یافته بود همچنان بحال ماند - اما فوجداری سرکارها مرزا خان نبیرهٔ خان خانان عبدالرحیم بتقدیم فوجداری سرکار قنوج اختصاص یافت - دلاور خان بفوجداری سرکار میوات و صفدر خان بفوجداری سرکار سرونج و سید بهوه بسرکار میان دوآب و ممتاز خان به مونگیر و جان نثار خان بمندسور نامزد شدند - اما تفویض خدمت مالی صوبجات همین که خواجه جهان را خدمت دیوانی صوبهٔ احمدآباد فرمودند - باقی صوبجات و سرکارها چنانچه مذکور شد بهمان مثابه بر متصدیان سابق مقرر گشت - و آنچه بعد ازین درین باب سانح گردد بجای خود بر وفق توفیق مدیر و منتشر امور مذکور خواهد شد -

سوانح این احیان بیست و هشتم بهمن ماه الهی که چارمین روز جلوس ابد قرین شهنشاه دین پناه بود خان زاد خان مهین خلف مهابت خان خان خانان از دارالسلطنت لاهور خود را باستلام رکن و مقام بادشاه اسلام که قبلهٔ حاجات انام است رسانیده از همه پیشتر احراز این سعادت عظمیٰ نمود - در همین تاریخ بصوبه داری مالوه و منصب پنج هزاری پنج هزار سوار و خطاب خان زمانی اعتبار گرفت - و بخلعت خاصه و خنجر مرصع و شمشیر مرصع و انعام یک لک روپیه و مرحمت علم و نقاره سربلندی و بلند آوازگی یافته روانهٔ آن صوب شد - و پنجم اسفندار راجه گج سنگه ولد راجه سورج سنگه که به نسبت خالوزادگی این آبروی آبای علوی و امهات سفلی او و اولادش درمیان راجها و رایان این سرزمین بل روی زمین تا دور دامان قیامت سربلند خواهد بود از جودهپور وطن خود رسیده جبین بخت بزمین سائی عتبهٔ سدره مرتبه رسانید - و بمنصب پنج هزاری ذات و سوار و عنایت خلعت خاصه و کمر خنجر مرصع با پهولکتاره و شمشیر مرصع و علم و نقاره و اسپ و فیل سرمایهٔ مزید کامگاری اندوخت - و همدرین روز ارادت خان از لاهور رسیده بملازمت سعادت اندوز گشت - و بعنایت خلعت گرانمایه و خنجر مرصع و شمشیر مرصع و علم و نقاره و اسپ و فیل و تفویض منصب پنج هزاری ذات و خدمت میر بخشیگیری برکام خاطر فیروز گشت - همچنین مقرب خان و مسیح الزمان بملازمت استسعاد یافتند - چون مقرب خان مشرف بر انجام عمر بود از عنایات صوری خدیوعالم بمرحمت خلعت مشرف و مخلع و از خدمت معاف گشت - و منصب مسیح الزمان سه هزاری ذات و پانصد سوار قرار یافت - چون ابراهیم عادل خان فرمانروای بیجاپور صورت حسن مآل این جلوه پیرای شاهد سلطنت را در آئینهٔ پیش بینی معاینه کرده از خط سیهای این پیر تعلیم خرد آیات بهروزی خوانده بود برهنمونی هدایت این سدهٔ والا را که کعبهٔ سلاطین روزگار است مقام ابراهیم دانسته احرام توجه می بست و همواره به تفسیر سورهٔ اخلاص پرداخته آیات عقیدت مندی را بظهور می آورد درینولا که بعالم بقا شتافت و خبر آن جهانی شدن او بمسامع علیه در جنیر رسید لاجرم بنابر ادای حقوق ارادت و اخلاص او و اظهار

کمال عنایت نسبت به محمد عادل خان پسرش مفخر سادات عظام میر عبدالسلام مخاطب باختصاص خان را به تفقد و دلجوئی او ارسال داشته بودند - عادل خان در برابر این مایه عنایت کبریٰ نهایت تعظیم و تکریم آن رسول عظیم القدر بجا آورده پیشکشی گرانمند از انواع نفایس جواهر وغیره سامان نموده بپایهٔ سریر آسمان نظیر ارسال داشت - و آن سید جلیل النسب بر سبیل تعجیل معاودت نموده درین روز از ملازمت سعادت اندوز گشت - و پیشکش مذکور را از نظر اشرف گذرانیده بمنصب چهار هزاری دو هزار سوار و خدمت بخشی گرئی دوم و عرض مکرر و مرحمت خلعت و خنجر مرصع و علم و نقاره و اسپ و فیل و قلم و دوات مرصع و خطاب اسلام خان از سر نو مفتخر و مامور شد - چون بعرض مقدس رسید که رانا کرن آنجهانی شد - و جگت سنگه پسرش از مدتها در دکن و کشمیر ملازم رکاب ظفر انتساب بود - و فروغ اطاعت و ارادت از ناصیهٔ اخلاص و اعتقادش پرتو ظهور میداد - بنابر آن بعنایت آن حضرت از سرنو جبههٔ بختش بداغ عبودیت یعنی تیکه که بهندی زبان عبارت از قشقهٔ راجگی است زینت پذیرفت - و به تجویز اشرف بر بساط جانشینی پدر تمکن یافته بمنصب پنج هزاری پنج هزار سوار و سایر ولایاتی که در تصرف پدرش بود برو مسلم گشت - و بمرحمت سروپا و گهپوهٔ مرصع و شمشیر مرصع و اسپ و فیل که ضمیمهٔ مراحم عمیمه شده بود مصحوب راجه بیرنراین ارسال یافته سرافرازی جاوید پذیرفت -

چهاردهم اسفندار افضل خان که از فضل پروران فضیلت کدهٔ شیراز است و در هوش گزینی و فنون علوم رسمی از سایر اهل روزگار امتیاز تمام دارد به دارالسلطنت رسیده بمنصب چهار هزاری ذات و دو هزار سوار و خلعت گرانمایه و خنجر مرصع و اسپ و فیل سر افتخار برافراخت - و از پرتو تفویض میرسامانی برقرار معهود چهرهٔ اعتبار برافروخت - و در همین روز راو دودا که از وطن بملازمت شتافته بود بدربار سپهر رسیده چراغ دودهٔ خویش از پرتو نظر عنایت اشرف بتازگی برافروخت و بمرحمت خلعت و خنجر مرصع و علم و منصب هزار و پانصدی ذات و هزار سوار سربلند گردید - و حسب الالتماس نواب ممتاز الزمانی ازسرنو رقم عفو بر

صحیفهٔ جنایت و جریدهٔ جرم سیف خان کشیده منصب او که چهار هزاری ذات و سوار بود برقرار ماند - و چهار هزار روپیه سالیانهٔ حکیم رکنائی کاشی متخلص به مسیح مقرر گشت -

استسعاد یافتن شاهزادهای جوان بخت بسعادت ملازمت اشرف و کامگاری پذیرفتن عضدالخلافت آصف خان باین موهبت عظمیٰ دررکاب سعادت آنشهسواران عرصه نامداری

ای خوش آنروز که مترصد سالها محنت انتظار برآمده دیدهٔ امید بر روی شاهد مقصود باز کند - و حبذا طالع بلند چشم بر راهی که بعه از روزگار بر تمنای خاطر فیروز گشته بدولت دلخواه رسد - مصداق این سیاق انجاح مراد شاهزادهای بلند اختر والا نژاد و کامروائی خان آصف صفات آصف است که عمرها گرامئی عمر نقد صرف برآمد این مطلب اعلیٰ و تحصیل این کام نامی نموده بود - و قرنها بدعای شام و سحر این مراد خداخواه از خدا درخواسته - اتفاقاً در آخر کار مدعای خاطرش بر وفق استدعا برآمده سهم‌السعادت دعوتش بر هدف اجابت کارگر آمد - چنانچه همین ولا در دارالسلطنت لاهور آوازهٔ توجه قبلهٔ سعادت و وجه ارادتش یعنی موکب اقبال حضرت ظل الٰهی بقرارگاه سریر بادشاهی که آویزهٔ گوش ماه تاه بماهی شده بود گوش زد و هوش ربای او گشت و ازسرنو تارک دولت افروخته و چهرهٔ اقبال برافروخته در ملازمت بادشاهزادهای کامگار باهنگ دریافت سعادت بساط بوس با سایر سپاه نصرت پناه و جمیع خیل و حشم بتاریخ نوزدهم اسفندار مطابق غره شهر رجب سنه هزار و سی و هفت هجری از لاهور روان شده - چون کوکبهٔ جاه و جلال آن فرخنده کوکب بروج اجلال را در نزدیکیهای دارالخلافه اتفاق نزول افتاد - و خبر قرب وصال و وصول آن یوسفان کنعان اقبال و قبول که در مدت دوری صوری از ملازمت قبلهٔ حقیقی و خدای مجازی خویشتن حرمان نصیب

و بی شکیب بودند بنواحئی آن مصر عزت رسید حضرت مہد علیا ممتازالزمانی بحکم استیلای شدت اشتیاق که لازمهٔ بعد عهد فراق و مقتضای قرب مدت وصال است به نواب قدسیه القاب بیگم صاحب و نوردیدهٔ خلافت سلطان مراد بخش و دیگر بیگمان عالی مکانت والا مکان حسب الاجازة سلیمان زمان بقصد استقبال والدین مکرمین و دریافت لقای فرخندهٔ شاهزادهای همایون قدم عیسی دم متوجه شدند ـ و از آن سو خان جمشید مکان آصف خان در خدمت شاهزادهای اقبال مند از سرزمین فردوس آئین بهشت‌آباد که چون قطعهٔ بهشت سرمشق ارباب عشرت است پا در رکاب سعادت آورده در اثنای راه در سرا پردهٔ که بجهت این مطلب بر یک سمت جاده ایستاده نموده بودند اقتران نجوم سعادت لزوم فلک دولت و اقبال و اجتماع سعود آسمان جاه و جلال اتفاق افتاد ـ چون اسباب مواصلت دور افتادگان در آن وقت مسعود و ساعت سعادت آمود دست بهم داد ـ شاهزادهای عالیمقدار کامگار از لقای فرخندهٔ آن ولیهٔ عصر که در حقیقت برکت روزگار بودند سعادت اندوز شده از پرتو ملاقات نیرهٔ برج عصمت و درهٔ فاخرهٔ درج عظمت یعنی همشیرهٔ ستیره و سایر بیگمان و شاهزاده مراد بخش خاطر افروز گشتند ـ و آن حمیده ستیری چند فرشته محضر خصوص ملکهٔ عهد بر مراد خاطر فیروز شده از ذوق ملاقات اولاد قدسی نژاد و والد والا قدر و والدهٔ ماجده تا بوقت شام خوش وقت و شاد کام بوده چون صدر نشین طارم چارم آهنگ شبستان مغرب نمود و شاهد زمانه برقع مشک فام ظلام بر رو فروهشت نواب مهد علیا با سایر حجاب گزینان نقاب عصمت مسند نشین عماری های زرکار و محفهای گوهرنگار گشتند و بدولت سرای خلافت معاودت فرموده برقرار معهود بانوی مشکوی دولت و شمع شب افروز شبستان سلطنت شدند ـ

روز دیگر که عبارت از پنجشنبه بیستم اسفندار موافق دوم رجب است سایر ارکان دولت و اعیان حضرت از وزرای رفیع مکان و امرای عظیم‌الشان حسب‌الحکم باستقبال آن شهسواران عرصهٔ دولت شتافته بعد از دریافت سعادت ملازمت در رکاب دولت روانهٔ درگاه گیتی پناه شدند ـ و

شاهزادهای کامگار و سپه سالار نامدار بآئین شایان و توزک نمایان داخل دولتخانهٔ دارالخلافه گشته خواستند که سعادت استلام عتبهٔ کرسی مرتبه اندوزند ـ خدایگان عالم و خدیو روزگار مانند آفتاب جهانتاب بدستور هر روز از مشرق جهروکهٔ عام و خاص والا طلوع فرخنده فرموده بتازگی عالم آرا و جهان افروز گشتند ـ و نخست نخستین گوهر سحاب خلافت کبری گزین نوباوهٔ حدیقه سلطنت عظمی بادشاهزادهٔ نیکو محضر بلند اخترشاهزاده دارا شکوه آداب معهود بجا آورده یکهزار مهر و یکهزار روپیه بعنوان نذر و موازی این مبلغ بطریق تصدق از نظر انور گذرانیدند ـ بعد ازان شاهزادهٔ عالی قدر والا مقدار شاه شجاع مراسم کورنش و تسلیم و لوازم تعظیم و تکریم سدّهٔ خلافت بتقدیم رسانیده هشت صد و پنجاه مهر و هشت صد و پنجاه روپیه برسم نذر و مساوی مبلغ مذکور بصیغهٔ تصدق پیش کردند ـ آنگاه شاهزادهٔ والا جاه سراپا خرد بالغ فرهنگ کامل نصاب تام النصیب سلطان اورنگ زیب از روی کمال ادب اندیشی و سعادت منشی وظایف احترام و اکرام این عالی مقام کماینبغی بجا آورده هفت صد مهر و هفت صد روپیه بعنوان نذر و موافق این مبلغ باسم تصدق بنظر اقدس درآوردند ـ چون نظرانور آن منظور انظارعنایت آفریدگار از دیدار شاهزادهای والا مقدار نور افروز گشت ـ بحکم غلبه افراط محبت و اقتضای استیلای شدت شوق خویشتن داری را درمیانه راه نداده بیخودانه از جا درآمده یک یک را تنگ در آغوش کشیده مدتی مدید از معانقهٔ آن تازه گلهای گلبن امید رایحهٔ مزید حیات جاوید بمشام آرزو میرسانیدند ـ بعد ازان دستور اعظم ارسطوی عهد آصف وقت آصف خان مراسم بندگی و لوازم پرستاری زیاده از وظایف معهوده بجا آورده هزار مهر و هزار روپیه بعنوان نذر و موازی این بصیغهٔ تصدق و خوانی مالامال از اقسام نوادر جواهربرسم نثار از نظر انورگذرانید ـ شاهنشاه مهربان قدردان از راه جوهر شناسی گوهر کمیاب وفا و جواهر گران قدر حقیقت آن درست ارادت صافی عقیدت را ببالای جهروکهٔ والا که معراج ترقی بخت بلندان و اوج رفعت سعادت مندان است طلب فرموده بعنایت رخصت قدمبوس اقدس اختصاص دادند ـ و از روی کمال عنایت و نهایت اعظام و اجلال سر آن سپاه سالار

را که سرشار نشۀ هواخواهی بود بهر دو دست اقدس برداشته سربلندئی صوری و معنوی بخشیدند ـ و بمقتضای افراط شفقت و مرحمت قطع نظر از رعایت جانب ظاهر و حفظ مرتبۀ صورت نموده آن شایسته مراحم بی پایانرا بآغوش نوازش و عاطفت درآوردند ـ و انواع دل جوئی و تفقدی گوناگون بجا آورده درباب آن خان والا شان مراعات جانب بجای رسید که باعث حیرت نظارگیان شد ـ پس ازان بسروپای خاص اختصاص بخشیده آنگاه چارقب مرصع بقیمت یک لک روپیه و خنجر مرصع با پهولکتارۀ قیمتی و دو سر اسپ عراقی و عربی مزین بزین و لگام مرصع و فیل خاصه شاه آسن نام که سر حلقۀ فیلان ایام شاهزادگی بوده با ماده فیل محلی بساز نقره و شمشیر با پردلۀ مرصع بقیمت یک لک روپیه که حضرت جنت مکانی برسم جلدوی فتح دکن بحضرت خلافت منزلت مرحمت فرموده بودند ضمیمۀ مراحم بادشاهانه شد ـ و تسلیم منصب هشت هزاری ذات و هشت هزار سوار دو اسپه سه اسپه فرموده صاحب صوبگئی پنجاب و ملتان بقرار معهود بر آن نامدار مسلم داشتند و بعنایت علم و نقاره و تومان و طوغ سر افتخارش باوج عیوق بر افراشته بپایۀ وکالت مطلق که بالاترین مناصب است و رفیع ترین مراتب سرافراز و ممتاز ساختند ـ مهر اوزک که همانا باعتبار نام اکرم و اسم اعظم حضرت سلیمان مکانی هم عصر خاتم معظم سلیمانی است ـ و مدار تنفیذ مناشیر و تمشیت امور کلی و جزوی ملکی و مالی این کشور اکبر بدان آصف عهد سپرده بتازگی مرتبه آصفی صوری و معنویش بخشیدند ـ مجملاً مراتب عنایت بجای رسانیدند که از مبداء آفرینش تا الحال از هیچ بادشاهی بنسبت به هیچ دولت خواهی خاصه درین دولت کدۀ همایون بمنصۀ شهود جلوه نمود ننموده ـ و سر جملۀ آن عواطف بیکران اختصاص بخشیدن آن والا جناب است بخطاب عمو که تاج جمیع اسامی و سر همه القاب است ـ و الحق ازین عنایت خاص نصاب اعظام و اجلال آن عضدالخلافت به نهایت مرتبۀ کمال رسید و بدین مایۀ سرشار سرمایۀ مباهات ابدی و مادۀ افتخار سرمدی این سلسله تا روز نشور آماده گردید ـ

بعد آن شایسته خان خلف آن خان منیع مکان سعادت بساط بوس پذیرفته

بمنصب پنجهزاری ذات و چهار هزار سوار و عنایت خلعت و خنجر مرصع و شمشیر مرصع و علم و اسپ و فیل بلند آوازگی یافت - آنگاه صادق‌خان بمنصب چهار هزاری ذات و سوار و خلعت و خنجر مرصع و علم اعلام امتیاز برافراشته بعنایت نقاره نوازش پذیرفت - و خواجه باقی‌خان مخاطب به شیرخواجه بمنصب چهار هزاری ذات و سه هزار و پانصد سوار و خلعت و خنجر مرصع و علم و نقاره و اسپ و مرحمت صوبهٔ تته سعادت پذیر گشت - و میر حسام الدین انجو بمنصب سه هزاری ذات و دو هزار سوار و مرحمت خلعت و خنجر مرصع و اسپ و فیل و علم تارک افتخار بچرخ دوار رسانید - و شاه نواز خان ولد میرزا رستم صفوی بمنصب سه هزاری هزار و پانصد سوار و عنایت خلعت و خنجر مرصع و اسپ و علم گران قدریٔ والا مقدار یافت - میر جمله بمنصب سه هزاری هزار و دویست سوار و عاطفت خلعت و خنجر مرصع و اسپ و علم ارجمندیٔ ابد و سربلندیٔ سرمد اندوخت - معتمدخان بمنصب سه هزاری هشت صد سوار و مرحمت خلعت و اسپ سرافراز شد - موسوی‌خان بمنصب سه هزاری هفتصد و پنجاه سوار و تفویض منصب جلیل‌القدر صدارت برقرار معهود فرق عزت بفرقدان افراشت - خواص‌خان بمنصب دو هزاری هزار و پانصد سوار و خلعت و اسپ و فیل اختصاص یافت - مخلص‌خان بمنصب دو هزاری ذات و سوار و مرحمت خلعت و خنجر مرصع و اسپ و فیل و علم امتیاز پذیرفت - الله‌ویردی‌خان ترکمان مخاطب به معتقد خان بمنصب دو هزاری ذات و سوار و خلعت و خنجر مرصع و اسپ و فیل سعادت پذیر شد - چون میر مکی از قدم خدمت و صفای عقیدت درینولا بخطاب معتقدخان سرافراز گشته بود لهذا مشارالیه خطاب الله‌ویردی خان یافت - آتش‌خان حبشی بمنصب دو هزاری ذات و هزار سوار و مرحمت خلعت سربلندی یافت - حکیم ابو القاسم گیلانی بمنصب دو هزاری ذات و پنجاه سوار و خلعت و خطاب حکیم الملک و پنجهزار روپیه نقد برسم انعام اکرام پذیرفت - بهاریداس کچهواهه بمنصب هزار و پانصدی ذات و سوار و مرحمت خلعت و راجه روز افزون هزار و پانصدی ذات و شش صد سوار و خلعت و حکیم خوشحال

ولد حکیم همام بمنصب هزاری سه صد سوار و راجه گردهر بمنصب هزاری پانصد سوار و خلعت و میر ظهیر الدین برادر میرمیران هزاری ذات و چهار صد سوار و خلعت وسه هزار روپیه نقد و میرزا شجاع ولد میرزا شاهرخ هزاری چهار صد سوار و خلعت و شریف خان هزاری ذات و دو صد سوار و خلعت و فخرالدین احمد هشت صدی سه صد سوار و خلعت و خطاب تربیت خان و مروت خان ترکمان هفتصدی ذات و دو صد سوار و خلعت و ملتفت خان ولد ارادت خان شش صدی صد سوار و خلعت سرافرازی یافتند -

ذکر باقی سوانح این ایام جانسپار خان ترکمان از دکن آمده بدریافت ملازمت اشرف سعادت دوجهانی اندوخت - و بمنصب چهار هزاری سه هزار سوار و مرحمت خلعت و کمر خنجر مرصع و اسپ و فیل و علم و نقاره و صوبه داری اله آباد لوای اقبال افراخت - راؤ رتن هاده با پسران و خویشان از وطن خویش رسیده جبههٔ اخلاص را بغبار سجدهٔ آستان آسمان نشان صندل دولت کشیده بمنصب عالی پنجهزاری ذات و سوار و عاطفت خنجر مرصع و اسپ و فیل و علم و نقاره آوازهٔ عزت و رایت رفعتش به بلندی گرائید - و در همین روز ارادتخان میربخشی بسلسله جنبانئی اقبال آسمانی بدیوانئی کل که عبارت از وزارت کل ممالک محروسه است و عنایت خلعت و قلم و دوات مرصع امتیاز تمام پذیرفت - و صادق خان از تغیر مشارالیه بخدمت میربخشی و مرحمت خلعت مقرر گشت -

سر آغاز نوروز و سر سال اول جلوس مبارک که تا قیام قیامت به تمکین و استقامت قرین و مقرون و از زوال و تزلزل محروس و مصؤن باد

سرمایه ده انوار ذرات کائنات و پیرایه بخش حیات اموات عالم نبات نه گهری و سی و شش دقیقه از روز دوشنبه سیزدهم رجب سنه هزار و سی و هفت هجری سپری گشته تشریف تحویل اشرف از کاشانهٔ

حوت بطرب خانهٔ حمل مبذول داشته بجهت ادای مراسم شادی و مبارکباد سال اول جلوس اقدس خود بنفس نفیس همت بر اهتمام آذین جشن نوروزی گماشت - و بام و در هفت کشور را در پرند زربافت نور گرفته آرایش فضای باغ و بستان و تزئین صفحهٔ زمین و زمان را به سبزکاری قوای نامیه تفویض نمود - حسب الامر قرة العین نیر اعظم چشم و چراغ دودمان صاحبقران معظم صحن خاص و عام دارالخلافهٔ اکبرآباد از آذین جشن نوروزی سرمایهٔ آرایش روزگار و پیرایهٔ تزئین لیل و نهار آمد - و بارگاه دلبادل که همانا نسخهٔ فلک اطلس است - و بسعی و تلاش سه هزار فراش چابکدست ترفع آن با ضم هزار گونه جر ثقیل و نصب صد منصوبه و حیل دست بهم میدهد برپای شد - و در سایهٔ آن خرگاه‌های عالی که مشبکهای سیم ناب در شبکهای آن بجای چوب بکار رفته بود ایستاده کرده آنرا به پوششهای مخمل زربفت و زردوزی آراستند - و جابجا چترهای مرصع بجواهر گرانمایه و مزین بسلسله های لالئی آبدار و علاقه های در شاهوار برافراخته روکش قبهٔ فلک ثوابت و مرسلهٔ مجرهٔ خوشهای عقد ثریا و نثره ساختند - و چندین جا تخت های مرصع و سریرهای زرین گذاشته زمین بارگاه فلک اشتباه را به بساطهای مصور و رنگارنگ روپوش نموده غیرت نگارخانهٔ چین گردانیدند - و در و دیوار انجمن همایون را بانواع اقمشهٔ هر دیار پیراسته نمودار بارگاه بوقلمون بروی کار آوردند - خدیو عالم درین روز سعادت اندوز که عید امید روزگار بود مانند خورشید جهان‌آرا از مشرق جهروکهٔ والا طلوع نموده زبان بحمد و سپاس یگانه دادار و دست بخشش و بخشایش برکشودند - اول بخان عظیم الشان آصف خان خلعت گرانمایه و فیل خاصه با یراق و ماده فیل با پوشش مخمل زربفت مرحمت نموده لشکرخان را بصاحب صوبگی کابل و مرحمت خلعت خاصه سرافراز فرمودند - و فوجی آراسته از سادات بارهه و مغول و افغان از بندهای بادشاهی که عدد شان با تعیناتیان کابل بپانزده هزار سوار میکشید بهمراهی او تعین گشتند - و چون از جمله ده لک روپیه که در ایام بادشاه‌زادگی از حویلئی خان مذکور بتصرف درآمده صرف مصارف شده دولک روپیه روز جلوس مرحمت گشته بود هشت

لک روپیه باقی درین روز عنایت نمودند - و همدرین روز بهادر خان روهیله بجاگیرداری کالپی مخلص خان بقلعه‌داری و فوجداری نرور و راجه بهارت بندیله بفوجداری اتاوه و مغول خان به نگاهبانی کاویل[۱] و احمد بیگ خان بجاگیرداری سیوهان امتیاز پذیرفتند - میر فاضل بمنصب هزاری ششصد سوار و ملا مرشد شیرازی بخطاب مکرمتخان و خدمت دیوانی بیوتات و منصب هزاری دو صد سوار اختصاص پذیرفتند - دیوانی سرکار نواب مهد علیا بحکیم جالا و منصبش از اصل و اضافه هشتصدی ذات دو صد سوار قرار یافت - و از جمله عطای بیکران که درین روز نشاط آمود در محل مقدس بسایر مسند گزینان حرم‌سرای خلافت از جواهر و مرصع آلات و زیور بظهور آمد سوای آنچه در روز مبارک جلوس مرحمت شده بود بتفصیل مذکور میگردد - موازی پنجاه لک روپیه جواهر به نواب مهد علیا و بیست لک روپیه جواهر و زیور به بیگم صاحب و پنج لک روپیه جواهر بجمیع شاهزادهای والا گهر لطف فرمودند - مجموع آنچه از روز جلوس فرخنده تا روز شرف اشرف عنایت شد از جواهر و مرصع آلات و خلعت و خنجر و شمشیر مرصع و فیل و اسپ و نقد از اشرفی و روپیه بیک کرور و شصت لک روپیه کشید - چنانچه ازین جمله سی لک روپیه بامرا و سایر بندها و باقی به نواب مهدعلیا و سایر شاهزادها انعام شد -

نوزدهم فروردی ماه که روز شرف آفتاب بود ارکان دولت و اعیان حضرت و سایر امرا و ارباب مناصب عالی بدرجات متعالی رسیده از انواع احسان و انعام سرافراز گردیدند - از جمله هزاری هزار سوار دو اسپه سه اسپه بر منصب آصف خان که سابق هشت هزاری هشت هزار سوار دو اسپه سه اسپه بود افزایش پذیرفت - و خواجهٔ والاقدر عبدالرحیم که برسم رسالت از جانب امام قلی خان والئی توران بخدمت حضرت جنت مکانی آمده بود و از عظمت مکانت در خدمت آنحضرت بجای رسیده که

---

۱ - در بادشه نامه این مقام بسهو کابل نوشته شده [صفحه ۱۹۱ حصه اول - جلد اول] -

بسعادت رخصت جلوس در مجلس اقدس امتیاز داشت ـ از دارالسلطنت لاهور آمده بشرف ملازمت اشرف سعادت اندوز گردیده بخلعت و چار قب زردوزی و انعام پنجاه هزار روپیه نقد اختصاص یافت ـ و انواع انعام و تکریم و اعزاز و تعظیم که درین سلسلهٔ علیه نسبت بهیچ یک از اکابر دین بظهور نیامده بود دربارهٔ خواجهٔ مذکور که از سلسلهٔ خواجگان بزرگوار جویبار است و بسی و دو واسطه به علی بن امام جعفر صادق معروف به علی عریض می رسد ـ و این جمع ذی شان که نسبت عالی و حسب والا دارند دقایق اعتبار ایشان در ولایت ماوراءالنهر بدرجه ایست که سایر خواجگان سلسله‌های دیگر به پیشوائی ایشان اقرار دارند ـ مجملا درین روز بمقتضای عفو ذاتی که لازمهٔ شیمهٔ کریمهٔ آنحضرت است حسب التماس خواجهٔ مذکور بخشایش جریمهٔ عبدالله خان فیروزجنگ که از دیرباز در زندان پاداش کردار پای بند قید مکافات اعمال ذمیمه بود مورد مراحم بادشاهانه گشت ـ و یاقوت خان حبشی از اعیان نظام‌الملک که در پایهٔ اعتبار با عنبر که نظام الملک دست نشان او بود یکدرجه داشته با او دم از برابری و همسری میزد و چندی پیش ازین داخل بندگئی درگاه شده بود بعنایت خلعت و اسپ و مرحمت علم و نقاره بدرجهٔ والا پایگی رسید ـ و رایسنگه ولد راجه بهیم مخاطب به مهاراج که بالاترین خطابهای عمدهٔ راجپوتانست از وطن آمده ملازمت نمود ـ بنابر سوابق خدمات پدرش از صغر سن او قطع نظر فرموده بخطاب راجگی و منصب دو هزاری هزار سوار و عنایت خلعت و سرپیچ مرصع و اسپ و فیل و پانزده هزار روپیه پایهٔ قدرش افزودند ـ

سی و یکم فروردی ماه به چهاردهم شهر عظمت بهر شعبان که شبش بلیلةالبرات معروف است و از شبهای متبرک سال بکمال عظمت و برکت امتیاز دارد مطابق افتاد ـ و بنابر آنکه مظنه اجابت دعاست و بتقدیر مهندسان قدر و محاسبان قضا قسمت مقدار عمر و مبلغ رزق سایر خلایق درآنشب تفصیل می یابد نزد صلحا و اتقیا قدر و منزلت لیلة القدر دارد و سحرخیزان پرهیزگار و خورشید سواران شب زنده دار این شب میمنت افروز را بعبادت و احیا بروز می آورند مبلغی گرانمند بمستحقان مرحمت

فرمودند - و حسب الامر اقدس آن شمع شبستان روزگار و چراغ دودمان لیل و نهار صحن خاص و عام و تمام در و بام قلعه دارالخلافه چراغان شد - چنانچه در برابر فروغ آن چراغان گیتی افروز نور ماه انور مانند شمع روز افسرده بود - و در جنب ضیای آن پرتو انوار روشنان چرخ اخضر چون چراغ مفلس دل مرده مینمود - چندانکه از فرط روشنی آنشب کچهٔ نور عاریتی ماه تابان گل کرده - بلکه از پرتو اشعهٔ آن مشعل های نورافشان بخیهٔ تیره دلئی خیطالشعاع مهر جهان افروز بر روی روز افتاد -

چهارم اردی بهشت ماه قاسم خان و راجه جی سنگهه با فوجی نمایان از بندهای بادشاهی بتادیب زیاده سران مهامن و مضافات آن حدود نامزد گشتند - و در همین روز راجه ججهارسنگهه بندیله از وطن آمده بشرف زمین بوس آستان آسمان نشان فرق رفعت برافراخت - و هزار مهر و هزار روپیه بصیغهٔ نذر و یک زنجیر فیل کوه شکوه بر سبیل پیشکش از نظر انور گذرانیده بمنصب پنجهزاری ذات و چهار هزار سوار و عطای جمدهر با پهولکتارهٔ مرصع و علم و نقاره اختصاص یافت -

هفتم ماه مذکور مطابق بیست و سیوم شعبان سنه هزار و سی و هفت آفت خزان سوءالمزاج بطبیعت قدسیهٔ شگفته بهار گلشن جاه و جلال وگزین ثمرهٔ نهال اقبال ثریا بانو بیگم رسیده از تاب تب عوارض و تف سموم اعراض آن آبله برآورد - و از شدت آن عارضه در سن هفت سالگی به گلگشت ریاض هشت بهشت خرامید - و از غبار انگیزی اندوه و ملامت که لازمهٔ اینحالت است گرد کلفت و کدورت بر حواشئی صفوتکدهٔ خاطر اقدس نشسته آخر برشح فشانئی سحاب فیض تائید ربانی و تمکین آسمانی برخاست - و بجلا کاریٔ صیقل مواعظ و نصایح حکیمانهٔ خدیو زمانه زنگ وحشت و الم این مصیبت از مرات ضمیر انور مهین بانوی هفت کشور زدوده گشت - رشید خان انصاری از جا گیر بسعادت ملازمت رسیده به عنایت خلعت و منصب سه هزاری[۱] [هزار]ع سوار و علم رایت افتخار برافراشت -

---

۱ - ع [هزار و پانصد] ل -

یازدهم سید هزبر خان از بارهه آمده بمنصب سه هزاری هزار و پانصد سوار کامیاب مراد آمد - و اسد خان معموری از برهانپور رسیده چهارده زنجیر فیل پیشکش گذرانید - و بمنصب دو هزار و پانصدی ذات و هزار و پانصد سوار معزز گردید -

سیزدهم مهابتخان خانخانان از تغیر خانجهان لودهی به صاحب صوبگئی دکن و خاندیس و برار و سرداری افواج منصورهٔ کومکیان آن بلاد سرافراز گشت - و مقرر شد که خان زمان از مالوه بدانجا رفته تا رسیدن پدر بپرداخت مهام نسق و نظام امور آن صوبه پردازد - و میرزا عیسی ترخان که بصوبه داری تته تعین گشته چون حسب الاقتضای وقت ضبط و ربط آن ولایت به شیر خواجه تفویض یافت از راه معاودت نموده بمنصب چهار هزاری سه هزار سوار سرافرازی یافت - و مخلص خان ولد احمد بیگ خان کابلی بخطاب افتخار خان مفتخر گشت - و زین العابدین ولد آصف خان جعفر بمنصب هزار و پانصدی هزار سوار بلند مرتبه شد -

از سوانح این ایام خواجه عبدالرحیم جوئباری که بسبب طغیان مرضی که از قدیم داشت از جهان گذران درگذشت - حضرت جهانبانی از روی قدردانی و نوازش و مهربانی علامی افضل خان را به پرسش و دلجوئی خلف الصدق خواجهٔ مرحوم صدیق خواجه دستوری دادند - و آن دستور اعظم بعد از ادای مراسم تعزیت مشار الیه را همراه خود بانجمن اشرف آورد - آنحضرت بزبان مبارک نیز مراسم پرسش و لوازم تفقد بجا آوردند -

درآمد شهر برکت بهر رمضان المبارک سال اول جلوس و وضع خیرات بتازگی درین ماه و بیان برخی سوانح دیگر

پادشاه دین و دنیا پناه که پیوسته با خلق خدا بعدل و احسان

معاش کند و ابواب داد و دهش بر روی روزگار ایشان کشاده عالمی را
از میامن بخشش کمال آسایش بخشد - المنت لله که بشیوهٔ ستودهٔ سخا و جود
که ذات کامل الصفات آن وسیلهٔ ارزاق کائنات پیوسته در خصوص این
ماه مانند جود حضرت واجب الوجود بالذات اقتضای عموم و شمول عطا
میکند - و در باب احسان از فیض سحاب دست نیسان مثال عمان نشان
همواره در ایصال انواع مواهب بالطبع بهانه جو میباشد چنانچه باید
آراسته و پیراسته بی تکلف قطع نظر از ادای حق اخلاص و ارادت که
لازمهٔ خداوند شناسی و مرشد پرستی است میگویم که سوای آنچه بعنوان
یومیهٔ ضعفا و عجزه و ایتام و عجایز و سپاهیان سالخورده روزگار فرسوده
مقرر گشته و ورای آنچه نقد از خزانهٔ عامره عمرهاالله‌تعالی به نیازمندان
هفت کشور که احرام طواف این قبلهٔ اجابت دعوات و محراب استدعای
مرادات از ته دل بسته بمنتهای مطالب فایز میگردند بر سبیل انعام عطا
می شود اگر از روی تخمین و قیاس گویم عشر ولایت هندوستان که
خراج ایران و توران برابری میکنند بعنوان اقطاعات و سیورغالات علما
صلحا و ارباب عمایم و اصحاب سعادت و ائمه مقرر گشته نزدیک است
که هنوز دور از راه سخن کرده باشم - مجملا درین ماه مبارک به
موسویخان صدرالصدور از سر نو حکم با مبالغه و تاکید تمام زیور صدور
یافت که همواره فقرا و مساکین و ارباب وجوب رعایت و استحقاق
را از نظر انور بگذراند - که اگر بالفرض پریشان روزگاری بنا بر
بی طالعی و حرمان نصیبئی خود از عموم و شمول فیض این دولت جاوید
نومید مانده باشد - درخور حال آنکس نقد و روزیانه و سالیانه و قری
و مزارع بعنوان مددمعاش تجویز یابد - درین ماه خصوصاً و شهر رمضان
هر سال عموماً شبهای جمعه حاجتمندان پریشان حال را دفعه دفعه بدرگاه
والا حاضر ساخته سی هزار روپیه بر ایشان بخش کنند - و هم چنین در ایام
مولود مسعود دوازده هزار روپیه بهمین وتیره و در شب برات شامل‌البرکات
و نیز لیلة المعراج همین قدر مبلغ بر ارباب استحقاق انفاق نمایند - و
سال‌بسال این دستور را مرعی دارند -

روز چهار شنبه پنجم این ماه مبارک مطابق بستم اردی بهشت

جشن عید قدوم سعادت لزوم شاهزادهٔ فرخنده مقدم سلطان دولت افزا بعرصهٔ عالم‌وجود زینت افزای انجمن شهود گشت ـ حسب الامر حضرت خلافت مرتبت بجهت افزایش سرمایهٔ عیش و عشرت جشنی عظیم و طوی بزرگ بزیب و زینت خاطر فریب ترتیب یافت ـ

انتقال شاهزاده لطف‌الله ازین دار فانی به سرای جاودانی

دیرینه آئین این کهن دیر بی بقاست و رسم معهود این پیغولهٔ رنج و بلا که لذت هر عافیتی را عاقبت الم و مصیبتی در پی میباشد ـ و انجام هر سور این غمکده البته بسوگواری می پیوندد ـ و ازین راه در عین اینحال که گزند چشم بد روزگار از روی بخت بیدار نیکخواهان این دولت پایدار دور بود و آسیب دست برد حوادث گیتی بر بد اندیشان ایشان مقصور ناگاه قضیهٔ نامرضیهٔ شاهزادهٔ جهانیان سلطان لطف‌الله بتاریخ بیست و پنجم اردی بهشت مطابق دهم شهر رمضان‌المبارک از قضا روی نمود ـ اگرچه بحسب ظاهر صفوتکدهٔ باطن انور خدیو هفت کشور از الم مکدر گردیده جمعیت حواس شرافت اساس به تشویش گرائید ولیکن بنابر آنکه در تشیید مبانئی ثبات و قرار آن سرور به نیروی تائید آسمانی با خویشتن داری و تمکین صاحبقرانی یاور افتاده لاجرم در عین این سانحهٔ ملالت افزا تحفظ و تمکین ورزیده با کمال ملال خاطر به صبر گذرانیدند ـ

هفتم خرداد میر حسام‌الدین انجو بخطاب مرتضی خان و عنایت خنجر مرصع و فیل و انعام پنجاه هزار روپیه نقد سربلندی یافته بمنصب چهار هزاری ذات و سه هزار سوار از اصل و اضافه و صوبه داری ولایت تته که سابقاً به شیر خواجه مفوض شده بود و او در اثنای طی راه مرحله پیمای وادئ رحلت گشته سرافراز گردید ـ

شب یکشنبه یازدهم خورداد هلال خجسته فال شوال بمبارکی جمال نموده بشارت قدوم طرب لزوم عید سعید رمضان به منتظران رسانید ـ و از

روی تحریک طرب و نشاط بگوشهٔ ابروی دلجوی روزه داران و پرهیزگاران را بافطار و شادخواران همگی انتظار را بعیش و عشرت پایدار اشارت نمود - بامدادان که جهانی بکشاده روئی جبین مبین صبحدم و شگفتگئی پیشانئی نورانی نیراعظم روی امید بدرگاه گیتی پناه نهاد - و روزگار چون باریافتگان دربار گردون اعتبار و کامروایان دیدار مفیض‌الانوار صاحب روزگار داد نشاط و طرب داد - بادشاه دنیا و دین پناه بعد از ادای مراسم این روز بهجت افروز احیای سنت سنیهٔ حضرت سید المرسلین و متابعت طریقهٔ انیقهٔ خلفای راشدین و ایمهٔ دین متین نموده بقصد ادای نماز عید آهنگ عیدگاه فرمودند - و خوانهای مالامال زر در تمام راه بر اهل زمان افشاندند - چون عیدگاه را حضور پرنور آن امیدگاه عالم و عالمیان آذین تشریف بست دوگانهٔ نماز عید ادا نموده معاودت فرمودند - و در باز گشتن نیز از کثرت درهم و دینار که از طرفین بر خلایق نثار میگشت عالمی سیرچشم فوز تمنا شده نقد مراد در جیب و کنار آرزو کردند - شرف‌الدین حسین بخطاب همت خانی و شاه‌بیگ اوزبک نیز بخطاب خانی سرافرازی یافتند - چون خواجه قاسم بخطاب صفدرخانی اختصاص یافته بود - بنابر آن صفدرخان رضوی را که لشکری نام داشت و پسر میرزا یوسف خان است بخطاب صف شکن خان نامزد فرمودند - دریاخان روهیله که از تربیت یافتهای ایام شاهزادگی بود در جنیر از سعادت ابدی رو تافته جدائی گزید و باین بیوفائی کفایت نکرده در برهانپور به تشیید مبانئی خلاف و نفاق با خان‌جهان لودهی اتفاق نموده - باوجود این مایه تبه رائی و سیاه روئی اعتماد بر عفو جرایم شاهنشاه دین پرور کرده رو بدین درگاه آورد - چون درین روز در مقام معذرت خواهی و عفو طلبی درآمده درمیان زمرهٔ اهل عصیان شرمنده و سر افگنده ایستاده بود لهذا آنحضرت جرمهای جنایات بی اندازهٔ او را بباد بی نیازی از انتقام برداده کردهای او را نا کرده انگاشتند - و بعنایت خلعت و منصب چهار هزاری سه هزار سوار سرافراز فرمودند - و خواجه ابوالحسن از لاهور آمده ملازمت نمود و بمنصب پنجهزاری ذات و سوار و مرحمت خلعت و خنجر مرصع و علم و نقاره و اسپ و فیل عز افتخار یافت -

و سی و دوم خورداد ججهار سنگه بندیله توهم بیجا بخود راه داده به سلسله جنبانئی واژون طالعی و تیره روزی از سعادت جاودانی یعنی بندگی درگاه روگردان شده بی سبب ظاهری سر به وادی فرار نهاده رو بمفر و مقر خود نهاد - و بتحریک کج اندیشی و سفاهت منشی ابواب شقاوت و ادبار بر روی روزگار خود کشاده یکباره رو از درگاه عالم پناه برتافت - و ازین حرکت ناهنجار سزای کردار نابکار خود یافته رسید بدانچه رسید - چنانچه در مقام خود عنقریب زبان زد خامهٔ وقایع پرداز خواهد گشت -

بیان ترکتاز نذر محمد خان والئی بلخ بحوالئی کابل و معاودت نمودن به کمال نومیدی و خجالت و ذکر سر جمله احوال او و برادرش امام قلی خان والئی توران

چون حضرت جنت مکانی ازین جهان گذران درگذشته اورنگ جهانبانی را بدین صاحبقران سعادت قرین و سر و سرگروه سرداران روی زمین بازگذاشتند - و درینوقت آنصاحب وقت و خدایگان زمان در جنیر دکن تشریف داشتند - و هنوز عالم از جلوس اقدس آنحضرت قرار نگرفته بود - بنابر آن بسبب وقوع هرج و مرج که خاصیت ایام فترت و لازم ماهیت امثال این اوقات است - خلل کلی بحل و عقد جزئیات امور خلافت راه یافت - و رفته رفته از زیاده سری و پیش طلبئی غرض پرستان نظم و نسق معاملات سرحدها مختل گشته کار بدان کشید که رتق و فتق مهات ملکی و مالی مهمل و معطل شود - در خلال این حال نذر محمد خان والئی بلخ چون گمان آن نداشت که باین زودی جلوس پایدار سرمایهٔ قیام قواعد سریر خلافت و قوام امور کارخانهٔ سلطنت خواهد گشت - لاجرم ناعاقبت اندیشی که لازمهٔ افراط شرب مسکرات و تناول مغیرات است اضافه علت شده از سستئی خرد بخاطر آورد که چندانکه عرصه خالیست فرصت وقت غنیمت شمرده بر سردارالملک کابل و مضافات آن ترکتاز آورد - و باوجود آنکه امام قلی خان والئی توران مهین برادر او بمنع کوشیده درین باب

مبالغه و تاکید بجا آورد ممنوع نشده راه ابا و امتناع سپرد - در همان زودی با لشکر خذلان اثر مشتملبر الهنجی و نوکر که عدد ایشان به پانزده هزار سوار میکشید راه کابل پیش گرفت - چون در اواخر عهد میمنت حضرت جنت مکانی خدمت صاحب صوبگئی کابل بخواجه ابوالحسن نامزد شده بود ظفر خان پسر او به نیابت پدر در کار نظم و نسق امور صوبه قیام و اقدام مینمود - درینولا باندک مایه مدتی قبل از آنکه قضیهٔ ناگهانی رو دهد بحسب اتفاق بر سر پسر احداد بدنهاد سرگروه افغانان لشکرظفر اثر کشیده در درهٔ خرمانه از اعمال تیراه کار برو تنگ ساخته او را در مضیق قبل داشت - و نزدیک بود که یکبارگی مستاصل سازد که ناگاه خبر شنقار شدن آنحضرت رسید - لاجرم ظفرخان بحکم مقتضای وقت دست ازو بازداشته همت بر ناگزیر حال گماشت - و باوجود آنکه از بندهای معتمد بادشاهی که در کابل بودند خاطر جمع داشت از روی عاقبت اندیشی چندی از امرای کارآزموده مثل یعقوب خان و شمشیرخان و سعادت خان و عبدالرحمان ترنابی و معین خان بخشی وغیرایشها را بنگاهبانئی قلعه فرستاده خود به پشاور آمد - و برسم معهود هر ساله که حکام آن ولایت در ایام بهار و زمستان بطریق ییلاق و قشلاق در کابل و پشاور بسر می‌برند درینولا ارادهٔ کابل نمود - چون افغانان مکرر ازو مالشی بسزا یافته بودند درین صورت بحکم غرور که خاصیت این نوع امور و لازمهٔ امثال این احوال است و جز بمیامن تائید حضرت ذوالمنن از غایلهٔ آن ایمن نتوان بود گمان آن نداشت که من بعد هوای عصیان و سودای طغیان در دماغ پریشان آن تباه اندیشان جا کنند - چه جای آنکه حرکتی ناهنجار از ایشان سر تواند زد - ازین راه خاطر جمع ساخته و بواجبی رعایت طریقهٔ احتیاط ننموده باندک مایه مردمی از راه گریوهٔ تنگ خیبر که لشکر گران سنگ را بهیئت اجتماعی و توزک شایسته عبور از آنجا میسر نیست بآهنگ کابل راهی شد - چون افغانان واقعه طلب خصوص آفریدیان اهرمن سرشت که همواره در تنگئی کار اظهار اطاعت می نمایند و بهنگام فرصت بر سر کار خود رفته جوهر بدگوهرئ خویش ظاهر می سازند ازین معنی اطلاع یافته فرصت وقت غنیمت دانسته

بمقام انتقام درآمده بخاطر آوردند که در تنگنای آن گذرگاه راه بر مردم بگیرند - اتفاقاً در وقتی که ظفر خان با مردم کار آمدنی از راه کوتل گذشته بود بدنبالهٔ لشکر برخوردند - و خود را بر بازماندگان و گرانباران از پیادگان سپاه و عمله و فعلهٔ اردو زده برخی از احمال و اثقال را بتاراج بردند - خان مذکور با حال تباه و دشواریٔ تام به پشاور مراجعت نموده تلافی و تدارک این معنی بر وقت دیگر حواله نمود - خبر این چشم زخم وقتی بمسامع علیه رسید که از استقرار حضرت خدیو روزگار بر سریر سلیمانی عالم قرار یافته بود - و از جلوس اقدس آن قیام قایم جانشینان حضرت خیرالانام غبار آشوب و شورش برخاسته فرو نشسته - بنابر آن خواجه ابوالحسن [١][مهمندی]ع مخاطب به لشکرخان را که بقدم خدمتگاری و وفاداری امتیاز تمام داشت بتقدیم این خدمت اختصاص بخشیدند چنانچه پیشتر مذکور شد - هنوز او بکابل نرسیده بود که درین اثنا خبر آمدن نذر محمد خان بولایت کابل و محاصره نمودن قلعه از عرایض منهیان آنصوبه گوش زد اشرف گردید - از آنجا که مراعات حزم و احتیاط و ملاحظهٔ عاقبت بینی رکن اعظم امور جهانبانی است سپه سالار مهابت خان بهادر خانخانان را بتادیب اوزبکان سست خرد نامزد فرمودند - و چندی از امرای دیگر مثل راؤ رتن و راجه جی سنگه و راؤ سور و سردار خان و شیروی روهیله و سید هزبر خان و سید عالم و نظربهادر خویشگی و راجه روزافزون و امثال اینها مشمول عواطف بادشاهی گشته با جمعی کثیر از منصبداران و احدیان که عدد آنها زیاده بر بیست هزار سوار جرار بود بهمراهی آن سپه‌سالاراعظم تعین پذیرفتند - و معتقد خان به بخشیگری و واقعه نویسیٔ این لشکر ظفر اثر سعادت اندوز گشته بعنایت خلعت و خنجر مرصع و اسپ و فیل و نقاره بر کام خاطرفیروز شد - و چون مهابتخان خانخانان با همراهیان بنواحیٔ سهرنه رسید و خبر فرار اوزبکان تیره روز شنید از همانجا حقیقت بدرگاه آسمان جاه عرضداشت نموده از موقف خلافت بمعاودت مامور شد - و معتقد خان بنابر فرمان جهان مطاع بلاهور شتافت که بیگمان و سایر پردگیان حرم سرای خلافت حضرت جنت مکانی

---

(١) ع[مشهدی] ل

را بدارالخلافه رساند - حقیقت فرار نذر محمد خان بی نیل مقصود برین نهج
بود که چون آن ناامعامله فهم بنابر عدم تدبیر و تامل در عواقب امور
بسرحد ولایت کابل رسید نخست بنواحئی ضحاک و بامیان درآمده تسخیر
قلعه ضحاک که حصاری بدان سختی و دشواری در آن سرزمین کمتر
نشان میدهند پیشنهاد خیال محال پژوه ساخت - و عبدالعزیز خان پسرخود
را با عبدالرحمان بی دیوان بیگی و اتالیق او و حاجم توقیای با چندی از
بهادران کار آزموده روزگار فرسوده برای محاصرهٔ حصار پیشتر راهی ساخت
و خود نیز از عقب روانه شد - خنجر خان ترکمان قلعه دار ضحاک وقتی
خبر یافت که قشونها و لشکر منقلا خود را بدروازهٔ اول رسانیده بودند -
باوجود عدم تهیهٔ اسباب قلعه داری بر عون و صون الٰهی و بتائید اقبال
بادشاهی توکل نموده شجاعت ذاتی را کار فرموده با معدودی چند از
خویشان و برادران خویش بمدافعه و مقابله پرداخته داد مقاتله و مجادله
داد - وبضرب بادلیج[1] و زنبورک و ضرب زن مرد افگن روی آن تباه
رایان نگاهداشت - چنانچه در یک نفس بیدرنگ بمحض دمدمه و افسون
دم گیرای تفنگ خیل ارواح صد تن از بهادران نامی اوزبک طاغی باغی
را از دارالملک بدن باغی نموده باقی را زخمدار و شکسته برگردانید -

روز دیگر نذر محمد خان بقرارداد طمع خام ترتیب و توزک افواج
مقهوره داده نیت تسخیر بست - و آهنگ یورش نموده سرپنجهٔ سعی بدار
و گیر کشاد - درین مرتبه نیز اثری بدان مراتب مرتب نگشته از مقابلهٔ
عسکر منصور مغلوب و مقهور مراجعت نمود - و چون خود به تهیهٔ
اسباب پیشرفت کارزار و تجهیز عساکر خذلان آثار برخاسته بود خائب و
خاسر برگشته بنابر رفع کمال خجالت و انفعال امرا و بهادران لشکر
منکوب را بسرزنش و ملامت مطعون داشته بگرمئی عتاب و تندئ خطاب
سرگرم ساخت - و مقرر نمود که سلطان زاده و عبدالرحمان و جاجم
توقیای و تنگر قلی حاکم قندوز با جمعی کثیر از بهادران بجانب دروازه
متوجه شوند - و اورازبی و [2][محمد قلی]ع قلماق از طرف درهٔ آب

---

(۱) بادلیج معرب بادلش است - که قسمی از توپ است -

(۲) ع [محمد باقی] -

یورش کنند - و یلنکتوش بی و نذر بی پروانچی را از طرف بالای حصار فرستاد -

بامداد روز سیم اردی بهشت موافق پانزدهم رمضان امرای مذکور با سایر سران الوسات از میران هزاره گرفته تا صده همگی در پیشرفت کار یکدل و یکجهت گشته بیکبار از هر چهار جانب آهنگ یورش نمودند - و سلطان زاده وغیره کرنا کشیده دلیرانه خود را بدروازه [۱] [اول] ع رسانیدند - خنجر خان به نیروی ذاتی و کارگری اخلاص خالص از همگنان حسابی برنداشته باندک فرصتی چندی از مقهوران را بر خاک هلاک انداخته باقی را زخمی و مغلوب ساخته از پیش برداشت - و افواج دیگر نیز که از سایر اطراف شتافته بودند از هر سو مالشی بسزا یافته چندی از امرای نامور مثل تنگر قلی خویش نذر محمد خان برادر عبدالرحمان کشته گشته و نذر بهادر میر آخور را زخمی از معرکه بیرون بردند - دیگران چون دانستند که کاری از پیش نمیرود هزیمت را غنیمت شمرده با خاطر افسرده و دل مرده باز گشتند - چون نذر محمد خان دالست که این قلعه بآسانی بدست نمی آید بخاطر آورد که تا افواج قاهره نرسیده و عرصه بظاهر خالیست دمی چند را که مغتنم است غنیمت شمرده فرصت از دست ندهد و خود بهر کیف بکابل رسیده بمحاصرهٔ قلعه پردازد - چون راه غوربند و چاریکاران را طرفداران آنجانب مضبوط نموده بودند ناچار از راه سیاه سنگ آهنگ کابل نموده بشتاب تمام روانه شد - و بنواحی پمغان رسید - و سنگر پمغان و للندر را که عبارت است از سدی که در تنگنای کو هسار بسنگ استوار نموده پناه گاه میسازند بهر طریقی که ممکن بود شکسته به آنولایت درآمد - و متعرض مال و ناموس ملتجیان مذکور و سایر اهالئی آن سرزمین که همگی مسلمانان پاکیزه دین و صاف اعتقاد اند شده آتش جور و طغیان در خاک پاک اعمال دارالایمان برافروخت - و هرچه از صامت و ناطق یافت به تحت تصرف در آورده خاک آن عرصه را نیز بباد غارت و نهب برداده اسیر بیشمار گرفت - و خود را بدین مهلکه انداخته در دنیا و عقبیٰ نکال و وبال ابدی و بدنامئی سرمدی اندوخت - بعد از فراغ

---

(۱) ع [عالی] ل -

لوازم اسر و تاراج متوجه کابل شده در پنجکروهئی شهر فرود آمد ـ
و از راه توهات دور از راه نخست از در مکر و تزویر درآمده مکاتیب
مشتمل بر انواع وعد و وعید و سخنان بیم آور سهمگین به بندهای
بادشاهی و اهالی و موالی نوشته همراه نظر خواجه و گل بابا و چندی
از چاپلوسان چرب زبان راهی ساخت ـ چون فرستادگان رسیده نامه و
پیغام رسانیدند یعقوب‌خان بدخشی و شمشیرخان و معین خان و
عبدالرحمان ترنابی از اولیای دولت و قاضی زاهد و چندی از اعیان
مملکت در صفهٔ بیرون دروازهٔ دهلی انجمن ساخته رسولان مخذول را بدان
محفل طلب داشتند ـ و بمقتضای عقیدهٔ راسخ و ارادت درست که لازمهٔ
حقیقت کیشی و حق اندیشی است متفق الکلمه جواب باصواب آن تزویر
نامها بر وفق ارادهٔ او نه داده فرستادها را بی نیل مدعا باز فرستادند ـ و
بجمعیت خاطر تمام تکیه بر تائید نامتناهی الهی و همراهئی اقبال کار ساز
بادشاهی نموده از قلت جمعیت اولیا و کثرت لشکر تفرقه اثر اعدا
نیندیشیدند ـ و به تهیهٔ اسباب قلعه داری پرداخته یکباره برج و باره را
مستحکم ساختند ـ و چون نذر محمد خان را از همراهی و اتفاق ارباب وفا
و وفاق یاس کلی دست داد نخست نیت محاصرهٔ قلعه را با خود درست
ساخته از پنجکروهئی شهر کوچ کرد ـ روز پنجشنبه نوزدهم خوردادمطابق
پنجم شوال سنه هزار و سی و هفت هجری بنواحی شهر و قلعه آمده از
جانب پشتهٔ نهر فتح و پشتهٔ بی بی ماه رو در آمد ـ و قراولان موکب
اقبال بر پشتهٔ ده افغانان و مقبرهٔ سید سهدی خواجه برآمده رو بمقابلهٔ
ایشان آوردند ـ و دلیرانه بمجادله و مقاتله درآمده تا شب بانواع
مواجهه و مدافعه روی آن تباه اندیشان تیره رای را نگاهداشتند ـ و نماز
شام که عسکر منصور نور پشت ثبات و قرار بدار غروب نموده از عالمیان
رو تافت ـ و افواج سپاه سیاه درون ظلام عرصه را خالی دیده داد کم
فرصتی و تباه سگالی دادند ـ درینحال موافقان بمعسکر اقبال و سعادت
معاودت نمودند ـ و مخالفان نفاق آئین در اطراف و اکناف حصار فرود
آمده روز دیگر رو به سوی قلعه نهادند ـ و چهار جانب آنرا محاصره نموده
جا بجا مقام گزیدند ـ چنانچه نذر محمد خان در خانهٔ عبد الرحمان ترنابی و

عبدالعزیز پسرش در خانهای معین خان و عبدالرحمان‌بی در مدرسهٔ خواجه عبدالحق و یلنگتوش بی در مقبرهٔ خان دوران و سلطان زاده کاشغری در گلکنه و اوزاربی در خانهٔ قاضی زاهد جای گیر گشته و چند روز به تهیه اسباب احاطهٔ حصار گذرانیده بفراهم آوردن آلات کارزار پرداختند ـ و گاه بیگاه بدستبازی در آمده از دستبرد صدمهٔ بهادران جان نثار سر میباختند ـ چون تمام ساز یورش باعتقاد ایشان مهیا شد و ملچارها پیش رفت و جواله دمدمها بسرکوبی در آمد دایرهٔ محاصره را به پرکار احاطه تنگ ساخته مرکز دولت یعنی قلعهٔ کابل را نقطهٔ وار درمیان گرفتند ـ و هر روز یورش نموده از کشش و کوشش بهادران موکب اقبال سرها به تیغ تن ها بزخم نمایان داده بی نیل مدعا و فوز مراد مراجعت می نمودند ـ درین اثنا روزی میر موسیٰ قورچی مشهور به میر گل از تابینان خواجه ابوالحسن که سابقاً از طرف او فوجدار پشاور بود باتفاق چندی از احدیان آزرم جوی ناموس دوست و سپاهیان رزم جوی کار طلب طلبگار پیش برد کارگشته از قلعه برآمد ـ و روی به ملچار باقی قلماق و نذرچی[۱] و منصور حاجی از بهادران نامدار مخالفان نهاد ـ و همگنان باستظهار یاوری یگانه ایزد دادگر و اعتقاد همدستئی یک دیگر یکدل و یکجهت شده چون شیران یله ازان گلهٔ روباهی چند پروا و محابا نکردند ـ و باوجود کثرت آن ددرویان دهدله بخاصیت صدق نیت و حسن عقیدت دلنهاد نصرت گشتند ـ و بداروگیر آمده از آنجا که اغلب اوقات قلت عدد علت غلبه میگردد ـ در آخر امر به مدد و تائید الٰهی مظفر و منصور شدند ـ و قریب پنجاه تن ازان مقهوران را بیسر ساخته سرکوبها را بخاک رهگذر برابر ساختند ـ و سایر اسلحهٔ ایشان را با سرها که بریده بودند بقلعه بردند ـ و از موافقان جز میر موسیٰ که با دوازده احدی زخمی گشت هیچکس کشته نشد ـ بالجمله درین مدت سه ماه که قلعه را محاصره نموده بودند باوجود وفور آن گروه مقهور و قلت افواج قاهره همه روز بعنایت الٰهی و اقبال نامتناهی غلبه از جانب اولیای دولت عالیه بود و اعدا همیشه مغلوب گشته مخذول و منکوب بازگشتند ـ

---

(۱) از نذرچی نذر پروانچی مراد است ـ

چون در اثناء طی راه خبر آمدن نذر محمد خان و لشکر اوزبک به لشکرخان رسید با عزیمتی جازم و دلی قوی و همتی راسخ تکیه بر میامن اقبال روز افزون نموده بی اندیشه از کثرت اعدا ارادهٔ پیش رفتن پیشنهاد همت ساخت ـ و بنابر مقتضای مصلحت وقت بمقام عجلت و سرعت حرکت درآمده کوچ در کوچ متوجه شد ـ چون به پشاور رسید سزاوار خان پسر خود را با فوجی از بندهای بادشاهی که در آن سرحد بودند پیشتر از خود راهی ساخت ـ و ظفرخان که حسب الصدور فرمان قضا نشان از موقف خلافت تا هنگام انصرام این مهم بتوقف مامور بود اونیز از پشاور بافواج خود و پدرش بنا بر استصواب لشکر خان بطریق منقلا از عقب سزاوار خان روانه شد ـ و خود متعاقب کوچ کرده ازان مقام راهی گشت ـ چون بچارباغ جلال آباد که در یک منزل موضع نیمله واقعست اتفاق نزول افتاد باوجود آنکه صواب گویان تا رسیدن مهابت خان صلاح در پیش رفتن نمی دیدند ـ از آنجا که پیشرفت کار موقوف بر اظهار تجلد و جلادت است با اکثر عساکر کابل که بانتظار لشکر کومکئی دربار از همراهئی ظفر خان تخلف ورزیده در چارباغ توقف گزیده بودند از آنجا روانه شد ـ و از کتلهای صعب المرور عبور نموده در گندمک که یک منزل بالای نیمله است منزل گزید ـ چون خبر مسارعت لشکرخان به لشکر اوزبک رسید ازین رو کمال وهم و هراس که دربن مقام جای آن و بالاتر ازان بود در دلهای ایشان راه یافته از جا رفتند ـ و لشکر خان بعد از دو روز که برای سرانجام غله و سایر مایحتاج راه در مقام گندمک اقامت نموده بود موکب نصرت را کوچ فرموده از راه انچرک که عبور ازان در نهایت دشواریست راهی شد ـ و هشت کروه از گندمک گذشته فرود آمد ـ و درین منزل باوجود مبالغهٔ امرا درباب توقف و انتظار کومک صلاح وقت ندیده متوجه منزل پیش شد ـ و از روی عجلت بپای سرعت یکسر بارگی تاخته موضع باریک آب را که دوازده کروهئی خطهٔ پاک کابل است معسکر گروه سعادت ساخت ـ چون نذر محمد خان ازین معنی آگاهی یافت ـ و بیشتر خبر تعین عساکر ظفر آثار از دربار سپهر مدار بسرداریٔ سپه سالار اعظم مهابتخان خانخانان بدو رسیده بود لاجرم بخاطر

آورد که چون خلج امواج بحر افواج از دریای لشکر بی پایان خدیو بحر و بر منشعب شده پی در پی میرسند و در آن صورت که او را در برابر روی ستیز و پای گریز نماند و کار از کارگری چاره و تدبیر در گذرد و در عین غرامت ندامت سودی نخواهد داد ـ بنابرین هنوز که عنان اختیار در قبضهٔ اقتدار است انسب آنست که موافق صوابدید خرد عمل نماید ـ و ازین مهلکه مخوفه بسلامت برآید ـ بالجمله چون ازین اندیشهٔ خردمندانه دلباخته دست از خویشتن داری برداشت ـ و از غایت اضطرار و اضطراب بیخودانه انجمن کنگاش آراسته بعد از رد و قبول مصلحت ها آخرکار رای همگنان برین معنی قرار گرفت که چون درینصورت بدین طریق بازگشتن را به هیچ وجه راه و روی نمانده صلاح وقت آنست که ناچار از راه تهور در آیند ـ و رو بمقابلهٔ لشکر آورده آغاز دستبازی نمایند ـ و بنابرین عزیمت ناصواب که در معنی علت سرانجام اسباب هزیمت بود به کارفرمائی ادبار از دور قلعه برخاسته در موضع بگرامی فرود آمدند ـ و لشکرخان از استماع این خبر دلیرانه با بهادران موکب اقبال ازان مقام باستقلال تمام کوچ نموده رو به بگرامی نهاده روانه گشت ـ و به سردار خان و مبارز خان روهیله و ظفر خان و سعید خان و دیگر بهادران که هراول لشکر بودند بتاکید تمام نوشت که در ساعت متوجه غنیم شوند ـ چون خبر رسیدن افواج قاهره به نذر محمد خان رسید بنابر دلیر پیش آمدن دلاوران که در معنی طلیعهٔ سپاه فتح و نصرت بود وهن و سستی تمام بحال او راه یافت ـ و معلهذا چون اکثر لشکرش الانجی و یغائی بودند در مدت سه ماه محاصرهٔ کابل بتدریج پراگنده [شده] زیاده از هفت هشت هزار سوار باو نمانده بود ـ این معنی نیز باعث فتور عزم و تزلزل ثبات قدم او گشت ـ لاجرم در تاریخ هفدهم شهریور مطابق نهم محرم سنه هزار و سی و هشت هزیمت را بحساب غنیمت شمرده رو بوادی فرار نهاد ـ واز راه غوری در عرض سه روز طول مسافت پانزده روزه طی نموده خود را بنواحئی بلخ رسانید ـ و چون این فتح نمایان که باعث کسر سطوت و رفع شوکت عسکر مخالف گردید بتائید ربانی و ضم هجوم فوج رعب که از اعاظم جنود آسمانی آست روی نمود ـ لاجرم لفظ لشکر فتح که طالبای کلیم به تعلیم

الهام در هنگام تعین موکب اقبال همایون فال از روی شگون یافته بود با تاریخ آن فتح آسمانی موافق آمد ـ لشکر خان مظفر و منصور روز جمعه بیست و چهارم شهریور مطابق شانزدهم محرم الحرام سنه هزار و سی و هشت هجری داخل شهرکابل شد ـ حقیقت این فتح نمایان و کیفیت احوال عجزه و مساکین اهل شهر و حوالئی کابل را در طی عرضداشت بپایهٔ سریر والا عرضداشت ـ شاهنشاه دادگر و خاقان معدلت گستر رعیت پرور بغایت مؤثر گشته امر فرمودند که مبلغ یک لک روپیه از خزانهٔ عامرهٔ آنصوبه حسب‌الاستصواب قاضی زاهد بر غارت زدگان و ستمدیدگان آن ولایت بتفاوت درجات استحقاق قسمت نمایند ـ و باینطریق جبر کسر آن خاطر شکستگان نموده مراهم راحت بر ناسور جراحت آن دل خستگان گذارند ـ

چون خامهٔ بدایع نگار و وقایع پرداز از گذارش جزئیات این سانحه فراغ بال کلی یافت اکنون بر آن سر است که در ذیل این عنوان حقیقت بیان چنانچه سنت سنیهٔ ائمهٔ سخن و آئین گزیدهٔ ارباب این فن است که بعنوان تقریب گذارش گفتگو را آرایش تازه میدهند ـ از طول سخن نیندیشیده سر جمله از احوال و انساب این دو برادر که بالفعل ایالت سر تا سر ماوراء النهر بایشان باز گشته می پردازد ـ و همچنین طرفی از خراج آن ولایت را نیز زبان زدکلک وقایع نگار میسازد ـ بالجمله ایشان خلف دین محمد خان مشهور به یتیم سلطان بن جانی سلطان بن یار محمد خان اند ـ که عمزادهٔ حاجم‌خان والئی اورگنج دارالملک خوارزم است ـ مشارالیه از حاجم خان مذکور بسبب سلوک ناهنجارکه ملایم طبع و موافق مزاج او نبود رنجیده از خوارزم برآمد ـ و چون بولایت ماوراءالنهر درآمد سکندر سلطان پدر عبدالله خان نظر بنجابت و قابلیت او کرده کریمهٔ خود را که همشیرهٔ حقیقئی عبدالله خان بود باو در سلک ازدواج کشیده ـ و ثمرهٔ این پیوند ارجمند زود بعالم شهود پیوسته جانی سلطان بعرصهٔ وجود آمد ـ و از جانی سلطان چهار پسر و یک دختر بهم رسید ـ پسر مهین یتیم سلطان پدر امام قلی خان و نذر محمد خان است ـ و سه دیگر باقی محمد خان و ولی محمد و پاینده محمد سلطان اند ـ و این چهار برادر مدتها بتفویض عبدالله خان در حکومت تون و قاین وسایر ولایات

قهستان گذرانیدند - و یار محمد جد ایشان چندی در بلخ با عبدالمومن خان پسر عبدالله خان بسر می برد - بعد از آن عبدالمومن خان از غایت بی آزرمی و لجاجتی که لازمهٔ سرشت آن ناحفاظ بود با خان مذکور تیز دستی و بدسلوکی آغاز نهاده آخرالامر او را از بلخ اخراج کرد - و مشارالیه نخست بدرگاه عرش آشیانی چندی در ظل رعایت و حمایت آنحضرت آرمیده آنگاه به نیت زیارت مکه معظمه مرخص گشته از راه خشکی متوجه مقصد شد - و چون بقندهار رسید درین اثنا خبر یافت که عبدالمومن خان ناگهان هدف تیر قدراندازان تقدیر گردید - و از واقعهٔ آن شریر شرانگیز سر تا سر توران زمین فتنه بار و آشوب خیزگشته از هر سو گرد شورش عظیم برخاست درین میانه یتیم سلطان عرصه خالی دیده هوای سروری در دماغ خودسری جا داد - وتمنای ریاست که از دیرگاه باز در کانون سینه مکنون داشت سر برزده نقد فرصت را غنیمتی بزرگ شمرد - و در همان گرمی از تون و قاین برآمده هرات را که تختگاه خراسان است بتصرف درآورده دم از استقلال زد - دارای دارالملک ایران شاه عباس که روزگاران در انتظار این معنی بوده فرصت مساعدت وقت و یاوری روزگار از دست نداده لشکر بر سر او کشید - و در ظاهر هرات تلاقی فریقین روی نمود و کارزاری عظیم از طرفین دست داد - یتیم سلطان درین جنگ کشته گشته کالبدش نیز ناپدید شد - چنانچه هیچکس بر آن پی نبرده و نشانی دلنشین ازو ندادند - پارهٔ مردم را دربارهٔ او این عقیده است که بعد از شکست زخمی خود را بیکی از الوسات رسانیده درگذشت - و دیگران گمان می برند که پس از کسر عسکر زخمدار و از کار رفته به پناه سیاه خیمهٔ یکی از هزارجات رسید - و صحرانشینان چون نه شناختند کماینبغی بحالش نه پرداختند - و آخر کار از بیم انتقام فرصتش نداده کارش را تمام ساختند - مجملا برادرانش که در عرصهٔ پیکار ازو جدا افتاده بودند هر یک سر خویش گرفته پی کار خود رفتند - چنانچه باقی خان با ولی محمد خان به بخارا آمده بر مسند حکومت نشست - و در اندک مدتی بر تمام آنولایت استیلا یافت - و کهین برادر ایشان پاینده خان در آن دار وگیر از لشکر شکسته جدا گشته راه قندهار پیش گرفت - و چون

در آنجا رسیده خود را آشکارا ساخت - شاه بیگ خان صوبه دار او را بدست آورده محبوس بخدمت حضرت عرش آشیانی فرستاد - آن حضرت او را مصحوب حسن بیگ شیخ عمری نزد قلیج خان بلاهور فرستادند - و بعد از یکسال در پنجاب خرمن عمرش بباد فنای طبیعی رفت - یار محمد خان در قندهار خبر سلطنت باقی خان را شنیده عزم مکه را پس سر انداخته راه توران پیش گرفت - باقی خان خیرمقدم گویان جد خود را باعزاز و اکرام تلقی نموده در حال باستقبال شتافت - و باقدام ادب گذاری پیش آمده بعد از تقدیم لوازم تعظیم و تکریم او را به شهر درآورد - و مسند خانی را بدو گذاشته خطبه و سکه بنامش کرد - چون دو سال بدین وتیره گذشت یار محمد خان با باقی خان نبیرهٔ خود بی لطفی آغاز نهاده در مقام تربیت پسران خود عباس سلطان و ترسون سلطان و پیر محمد سلطان که اعمام باقی خان بودند در آمد - و در خفیه بمقام استمالت امرا و ارکان در آمده خواست که ایشان را از خود کند - درین اثنا باقی خان از معامله خبر یافته پیش ازانکه زمام اختیار از قبضهٔ اقتدار او بیرون رود دست جد از کار کوتاه ساخته جانی محمد خان پدر خود را بسلطنت موسوم نمود - و پس از چندی که یار محمد خان و جانی محمد خان و باقی خان جملگی آنجهانی شدند معامله بولی خان باز گشته جای جد و پدر و برادر بدو رسید - آی خانم حریم باقی خان که دختر عبدالله خان بود و سابقاً در سلک ازدواج عبدالمومن انتظام داشت و بکمال حسن و جمال درمیان اوزبکیه مشهور و در افواه خاص و عام بیمن قدوم مذکور بود بحبالهٔ نکاح خود درآورد - و حکومت سمرقند را بامام قلی خان و نذر محمد خان برادرزادهای خود داد - و هنوز ایشان تمکن تام نیافته بجست و جوی دولت روزی شده برخاستند - چون اکثر امرای اوزبک و اعیان بخارا از بدسلوکی های ولی محمد خان بجان آمده بودند - در ظاهر باو اظهار وفا و وفاق نموده در باطن بایشان نفاق بهمرسانیدند - و رفته رفته از در اعلان عصیان و طغیان درآمده بزرگ و کوچک شهر و نواحی بیکبار موسیقار آسا دم از ترانهٔ مخالفت زدند - ولی محمد خان از طور نشست نقش و طرح و وضع منصوبه چینئی روزگار و انحراف سپاهی و رعیت مجال توقف

محال دانسته بی اختیار از قرشی بآهنگ استمداد و استعانت شاه عباس رو بعراق نهاد ـ و از کم فرصتی های وقت و روزگار ناچار آی خانم را به پسر خورد سال در قلعه چارجوی گذاشته خود با دل پرخون چون باد از آب جیحون گذشت ـ امام قلی خان بی توقف روی توجه به بخارا نهاد ـ و سایر اهالئی آن ملک و امرای اوزبک که از ولی محمد خان روگردان شده بودند باستقبال برآمدند ـ و او بی مزاحمت مانعی بر مسند ریاست توران زمین مستولی شده بجهت دست آوردن متعلقان ولی محمد خان بقلعهٔ چارجوی رفت ـ و چون معامله با نامه و پیغام راست نیامد و بوعده و وعید و بیم و امید از پیش نرفت بمحاصره پرداخت ـ قلعه دار بعد از سعی بسیار و نومیدیٔ کومک حصار را با متعلقان ولی محمد خان باو سپرد ـ امام‌قلی‌خان به آی خانم میلان خاطر متجاوز از حد افراط بهم رسانیده بعنایت قاضی حلیلهٔ عم خود را در حیات او بی وقوع طلاق‌شرعی بحبالهٔ ازدواج درآورده ازین رو بدنامیٔ دنیا و ناکامیٔ آخرت اندوخت ـ چون ولی محمد خان بسرحد ایران رسیده شاه عباس ازین معنی خبر یافت ـ از آنجا که بزرگداشت بزرگان لازمهٔ بزرگی است در مقام تعظیم و احترام خان شده استقبال نمایان بجا آورد ـ و مراعات لوازم مهمانداری و استمالت بجای رسانید که مزیدی بر آن متصور نباشد ـ بعد از چند روزی که ولی محمد خان معزز و مکرم در ایران بسر برد اوزبکانی که ازو برگشته بودند مکرر عرایض مشتمل بر اظهار ندامت فرستاده التماس استعجال در توجه توران بدو نمودند ـ و او چون بزعم خود شاه را در مقام امداد خود نیافت ـ لاجرم باندک مایه مردمی از اوزبک و قزلباش بیخویشتن رو به توران نهاده بعد از ششماه که از ولایت خود مفارقت گزیده بود باز بماوراءالنهر آمد امام قلی خان دانست که باوجود مخالفت ایشان مقابله با ولی محمد خان محال است ـ بلکه یمکن دیگر معانی نیز صورت پذیرد ـ ناچار شهر را خالی کرده با برادر متوجهٔ سمرقند شد ـ و ولی محمد خان بی مزاحمت غیری در بخارا متمکن گشت ـ و از غایت غرور و کمال استعجال طبع عجول در مقام کینه توزی و انتقام کشئی برادرزادها شده اصلا تمکینی نورزید ـ و بکارفرمائی عجلت بزود از جا درآمده از راه ناعاقبت اندیشی بی توزک شایان

و تجهیز لشکر نمایان رو بتعاقب ایشان آورد ـ و چون مواجهه فریقین روی نمود از آنجا که سنت سیئهٔ روزگار است آن مرحوم محروم را در آن کارزار ناکامی باسیری داده باشارهٔ امام قلی خان بقتل رسید ـ درین وقت که کار بکام و روزگار بر وفق مرام امام قلی خان گشته او را مخالفی و همچشمی که مدعئی شرکت ملک باشد نماند ـ بخاطر جمع و مقضی المرام بر مسند ایالت آن ولایت تکیه کرده شروع در تصرف سر تا سر توران زمین و قبض و بسط و عزل و نصب و قسمت ملک نموده از جمله حکومت ملک بلخ و بدخشان و مضافات آن به نیابت خود به نذر محمد خان داد ـ و تا حالت تحریر که سنه هزار و پنجاه و هفت است همچنان در تصرف ایشان است ـ

اکنون چون مجملی از احوال حکام آن ولایت نگاشتهٔ کلک حقایق نگار آمد خامهٔ خودرای هوای ذکر خراج توران زمین در سر جای داد ـ لاجرم حقیقت آنرا از قرار واقع زبان زد ساخته بر سر مطلب اصلی میرود ـ الحاصل محصول جمیع ولایات بلخ و بدخشان و اعمال آن و سر تا سر ماوراء النهر و ترکستان که در تصرف این دو برادرست از روی نقل دفاتر ایشان بهمه جهت خصوص مال وجوهات و سایر جهات نقدی و غله و جمیع خراج ارتفاعات و زکواة قریب یک کرور و بیست لک خانی رایج آن ولایت است که سی لک روپیه هندوستان باشد ـ ازین جمله شانزده لک روپیه مداخل امام قلی خان و چهارده لک روپیه حاصل نذر محمد خان است ـ و این مبلغ که درآمد هر دو برادر است برابر حاصل جاگیر خان‌دوران بهادر نصرت‌جنگ صاحب صوبهٔ مالوه است که یکی از بندهای درگاه گیتی پناه است ـ و جمعی کثیر از امرای عظام درین دولت کدهٔ ابد انجام برابر هر کدام ازین دو برادر بلکه بیشتر درآمد جاگیر دارند ـ چنانچه از جاگیر یمین الدوله آصف خان هر ساله پنجاه لک روپیه حاصل میشود که از مداخل هر یک ازین دو برادر بعنوان سه و نیم برابر است بلکه زیاده ـ چون این مبلغ نسبت به جمع اقلیم اکبر هندوستان که هشت ارب است ـ که عبارت از هشت صد کرور دام باشد ـ و بیست کرور روپیه حاصل آنست قدر محسوس ندارد ـ لهذا نسبت دادن

بیوجه و بیحساب است - امید که مواد تزاید جاه و جلال این دولت کدهٔ بی زوال لمحه به لمحه در ازدیاد و سررشتهٔ بقای این خلافت ابد مقرون به اطناب و اوتاد خیام اقبال روز افزون تا انتهای مدمدت عمر روزگار پیوسته بامتداد وابسته باد -

مجملا خامهٔ زبان آور از نگارش این جملهٔ معترضه باز پرداخت - و ذمهٔ همت از ورود اعتراض خلاف وعده بری ساخته باز بر سر گفتگوی پیشینه میرود و بتقریب سوانح ایام فرخنده فرجام خدیو روزگار دیگر پاره سررشته سخن بدست بتان جادوفن میدهد - غرهٔ تیر سلالهٔ سادات فرخنده فال سید جلال[1] نبیرهٔ قدوة الواصلین حضرت شاه عالم از احمد آباد و میرزا رستم صفوی با دو پسر خرد میرزا مراد و میرزا حسن از صوبهٔ بهار رسیده شرف ملازمت اندوختند - میرزا چون بعلت عارضهٔ نقرس مزمن بل بسبب کبر سن که در حقیقت ام المرض و راس الامراض است زمن شده بود - و بطریقی از رفتار رفته که کرسی نشین بپای پرستاران نقل و تحویل ضروری مینمود - حضرت جهانبانی از روی قدردانی او را از ملازمت معاف داشته یک لک و بیست هزار روپیه برسم مدد خرج سالیانه مقرر فرمودند که در هر جایگاه که دلخواه او باشد اقامت گزیده روزگار بفراغ خاطر بگذراند - و به سید بزرگوار والا مرتبت میر سید جلال خلعت و ده هزار روپیه نقد مرحمت شد - ابراهیم حسین کاشغری بمنصب دو هزار و پانصدی ذات و هزار و شش صد سوار مقرر شده ده هزار روپیه نقد انعام یافت - چون حسب الالتماس عبدالرحیم خواجه زلال عنایات سرشار خدیو روزگار نقش زلات و جنایات عبدالله خان را از صفحهٔ کردار ناشایست محو ساخته بود درین روز بمنصب پنجهزاری ذات و عنایت شمشیر مرصع و نقاره و علم و تومان و طوغ و فیل امتیاز یافته انعام مبلغ پنجاه هزار روپیه نقد و تیولداری سرکار قنوج ضمیمهٔ عواطف و تمیمهٔ عنایات تامه آمد - اعتماد خان خواجه سرا بیست هزار روپیه انعام یافته رخصت مکه معظمه گشت - به میر محمد اسفراین که از نزد قطب الملک آمده بود هزار مهر مرحمت گشت -

---

۱ : احوال سید بزرگوار در خاتمهٔ کتاب به شرح و بسط رقم شده -

جای دادن خواص و عوام خصوص ایستادگان پایهٔ سریر سلیمانی در سایهٔ عنایت و ظل مرحمت یعنی اساس نهادن ایوان چهل ستون در صحن خاص و عام

بحمدالله که عنایات خاص بادشاه جهان بعوام و خواص از جمیع وجوه اقتضای عموم و شمول نموده به صنفی از اصناف و شخصی از اشخاص انسان اختصاص ندارد - چنانچه ظلال عاطفش که شامل حال عالمی است مانند جود حضرت واجب الوجود همه را فرو گرفته - و آثار نیسان احسانش که بر خشک و تر و بحر و بر بارانست چون فیض باران رحمت همه جا رسیده - لهذا پیوسته همت والا در ظاهر و باطن بر تحصیل اطمینان قلب و فراغ خاطر اهل گیتی بسته اند - چنانچه هیچ لحظه از روزگار سعادت آثار نمی گذرد که آسایش و آرامش عالمیان منظور نظر نباشد - و عزیمت ملوکانه بر بسیچ سرمایهٔ امن و امان اهل زمین و زمان مقصود نبود - از جمله شواهد صدق این دعوی احداث بارگاه چهل ستون همایونست که درین ایام در فضای کریاس خاص و عام اساس یافته - و سبب بنیاد این نسخهٔ سبع شداد و دیوانکدهٔ عدل و داد که رو کش بارگاه سلیمان و ایوان نوشیروان بود اینست که چون همه را از همه سو روی امید بدین جناب است - و عالمی را بقصد عرض مقاصد و رفع مطالب و برآمد حوایج و مآرب بدین مرجع عالمیان بازگشت است - ازین جهت که هنگام عرض و مجریٰ از زحمت بارش برسات و آسیب تف تموز حجابی و پناه گاهی نبود - لاجرم بمقتضای مرحمت نامتناهی فرمان قضا جریان بدین مضمون توقیع نفاذ یافت - که در دارالخلافهٔ کبریٰ و همچنین در اکثر اعاظم بلاد ممالک محروسه هر جا که دولت سرای بنیاد یافته باشد - خاصه در دارالسلطنت لاهور در پیشگاه جهروکهٔ خاص و عام که محل انجاح حاجت جهانیان است ایوانی مشتمل بر چهل ستون بطول هفتاد ذراع و عرض بیست و دو ذراع طرح افگنده زود باتمام رسانند - تا سایر بندهای درگاه بیزحمت

تابش آفتاب و تشویش بارش سحاب فارغ‌البال بعرض مطالب اشتغال توانند نمود - مجملا بامر ارفع بدینسان بارگاه رفعت پناه مشتمل بر چهل ستون به عظمتی اساس یافت که رفعت آستانش باعث کسر شان ایوان کسری گشته - و ازین دست والا بنیاد مقصورهٔ که از رشک متانت اساسش قصور در بنای قصر قیصر راه یافته در عرض چهل روز با این طول و عرض و وضع غریب و هندسهٔ بدیع خاطر فریب باتمام رسیده باعث حیرت نظارگیان گشت :

ابیات

در روزگار ثانئی صاحب قران که دهر
یکره ندیده است قرینش بصد قرون
عالی اساس بارگهی شد بنا که راست
از کوه بی ستون بود افزون بچهل ستون
از رشک تابش در و دیوارش از شفق
در خون نشسته تا بکمر چرخ نیلگون

چون این فرخنده بنا بهمه معنی سمت اتمام و صورت انجام پذیرفت اخترشماران سطرلاب نظر ساعتی بری از نحوس و قرین سعود در تاریخ بیست و پنجم ذی حجه سنه هزار و سی و هفت هجری برگزیدند - شاهنشاه فلک بارگاه بعد از انقضای بیست گهری روز در ساعت مختار اندیشه رسای دقایق رسان درین محفل بهشت آئین که بانواع زیب و زینت تزئین داشت اورنگ نشین سریر اقبال و اکلیل گزین افسر جاه و جلال گشتند - و جمهور انام را در آن بارگاه خاص بار عام داده زبان سپاس گزار بستائش آفریدگار انس و جان و دست حق پرست به بخشایش و بخشش گنهگاران و محتاجان برکشادند - و سایر ثنا گستران و همچنین سرود سرایان و نغمه پردازان را ساز عیش جاویدی آماده نموده طالبای کلیم را که این رباعی بوصف آن بارگاه سلیمانی در سلک نظم کشیده بعرض مقدس رسانید صلهٔ شایسته مرحمت فرمودند :

رباعی

این تازه بنا که عرش همسایهٔ اوست
رفعت حرفی ز رتبهٔ پایهٔ اوست

باغیست که هر ستون سبزش سرویست
کآسایش خاص و عام در سایهٔ اوست

همدرین روز قاسم خان بعنایت خلعت و اسپ خاصه بلند پایگی یافته بصوبه داریٔ بنگاله مرخص گشت و دریا خان روهیله بمرحمت خلعت و جمدهر مرصع و فیل و اسپ و انعام بیست هزار روپیه نقد کامیاب آمده داخل تعیناتیان دکن شد - و سید جعفر بارهه بخطاب شجاعت خان و تفویض خدمت فوجداریٔ ترهت و نواحیٔ صوبهٔ بهار و منصب سه هزاری ذات و دو هزار سوار و انعام خلعت و اسپ و فیل و پانزده هزار روپیه نقد امتیاز پذیرفت - محمد قلی ایلچیٔ شاه عباس که از طرف شاه عباس برسم رسالت نزد قطب‌الملک رفته بود بعد از مراجعت بسجدهٔ آستان آسمان نشان رسیده سر رفعت بگردون رسانید - و بمرحمت خلعت و پانزده هزار روپیه سرافرازی یافته بایران مرخص شد - و میر جمله بانعام بیست هزار روپیه سرافراز شد - و قلیج خان از عنایت نقاره بلند آوازه گشت - کهیلوجی بهونسله از عمده‌های دولت نظام‌الملک بکارفرمائی طالع والا آمده خان‌زمان را دید و حسب‌الالتماس خان مذکور بعنایت ورود فرمان عالیشان و خلعت و جمدهر مرصع و اسپ و فیل و نقاره و منصب پنجهزاری ذات و سوار سربلند گردید - عرایض محمد عادل خان که در هژده سالگی و قطب‌الملک عبد الله در دوازده سالگی جانشین آبای خود شده بودند مشتمل بر تهنیت جلوس مبارک با پیشکش نمایان از آنجمله قطعهٔ نیلمی بود بابت عادل خان که نظیر آن در آب و تاب بسیار کمیاب بود سی هزار روپیه قیمت داشت از نظر انور گذشت -

درین ایام روز جمعه بیستم امرداد فرخنده عید سعید اضحیٰ اتفاق افتاده بشارت میمنت و فرخندگی باولیای دولت جاوید پیوند رسانید - خدیو هفت کشور بادشاه دین پرور بآهنگ احیای سنت حضرت خیرالبشر مانند خورشید خاور دولتخانهٔ زین زرین را شرف خانه ساخته فضای عیدگاه را از نور حضور اقدس رشک پیشگاه طارم چهارم و غیرت بارگاه سپهر اطلس نمودند - و ادای عبادت معهودهٔ این روز نموده هنگام مراجعت بدستور تشریف روی زمین را در افشان و زر ریز ساختند -

سبب افتتاح ابواب مراسلات بدین آستانهٔ سپهر نشانه از طرف سایر ملوک خصوص امام قلی خان

خاصیت دولت خداداد و سعادت بخت مادرزاد آنست که در ساحت هر دیار صاحب سعادتی که بار کشوده رحل اقامت افکند عالمی بآهنگ آن عالی مقام بار رحلت بربندد ـ و لازمهٔ بخت و مقتضای اقبال آنست که بهرسو که رو آورد جهانی آن را قبلهٔ آمال و امانی دانسته روی توجه بدان سو کند ـ چنانچه خصوصیات احوال والا حضرت شاهنشاه خلافت پناه است ـ خاصه درین ایام خیر انجام که سریر سروری از جلوس همایون رشک کرسئی هشتمین گردون گردید امام قلی خان والئ توران همواره خواهش داشت که از سر نو سررشته توثیق وثایق محبت بدست آورده تجدید عقد مواخات و تمهید روابط موالات نماید ـ و بتازگی حلقهٔ اظهار دوستی بر در دارالامان ولا و وداد و امن‌آباد یگانگی و اتحاد زده ابواب مکاتبه و مراسله را کشایش دهد لیکن از رهگذر بیراهی و بیروشی که از نذر محمد خان برادرش سرزده بود چنانچه سبق ذکر یافت محجوب مانده این معنی موجب سد این راه و حجاب این باب شد ـ و انتظار معاودت خواجه عبدالرحیم نیز سبب تعویق و تاخیر آن عزیمت گشت ـ و مضمون مراسله که مصحوب او بخدمت حضرت جنت مکانی ارسال داشته بود آنکه چون شاه عباس فرصت وقت غنیمت شمرده قلعهٔ قندهار و مضافات آنرا بتصرف درآورد اگر درین ولا فوجی از افواج عساکر بحر امواج در رکاب سعادت شاهزادهٔ والا اختر که اهل هفت کشور از ضرب شمشیر شعله تاثیر آن سرور در تب و تاب اضطراب اند و از اصابت تدبیر آفاق‌گیر آن والا جناب در حساب به تسخیر قلعهٔ قندهار تعین فرمایند ما دو برادر نیز بمقتضای دولت خواهی و خیراندیشی که لازمهٔ خیرخواهی و به اندیشی است به لشکر ظفر اثر پیوسته بعد از کشایش حصار قندهار و قطع و فصل آن دیار متوجه خراسان شویم ـ و عهد و پیمان موکد بایمان بر طبق این مضمون می بندیم که از بلاد مشهورهٔ آن ولایت بعد از فتح

هر شهری که او لیای دولت دست تصرف ازان بازدارند تعلق بما داشته باشد ـ چون حضرت جنت مکانی بعد از مطالعهٔ مضمون نامه در مقام تجهیز عساکر و صدد مدد ایشان گشته هنوز ترتیب مقدمات شهود شاهد مقصوذ از خفا خانهٔ غیب بجلوه گاه نمود نیامده بود قضا را آن سرور بمقتضای احکام قدر محتوم و قضای مقدر متوجه تسخیر عالم دیگر گشتند ـ و بعد از جلوس مبارک خواجه عبدالرحیم رسیده در نوروز سال حال بملازمت استسعاد پذیرفت و همدران نزدیکی از اشتداد مرض دیرینه بعالم بقا شتافت ـ آنگاه حضرت خلافت پناهی بمقتضای مکافات این خیراندیشی و نیکوخواهی که از امام قلی خان بظهور رسیده بود خواستند که حجاب مذکور مرتفع سازند ـ لاجرم در مبادی ایام جلوس خیر انجام بمقام ارسال جواب مراسله درآمده بیست و دوم آبان ماه نخستین سال جلوس میمنت مانوس حکیم حاذق را نامزد این خدمت نمودند ـ و موازی یک لک و پنجا هزار روپیه از انواع نوادر و جواهر و مرصع آلات و نفایس و امتعهٔ هندوستان برسم ارمغان و بیست هزار روپیه بجهت مجاوران و ارباب استحقاق و خدمهٔ روضهٔ منورهٔ حضرت صاحبقران مصحوب او ارسال داشتند ـ و خواجه محمد صادق خلف خواجه عبدالرحیم را بمرحمت خلعت و کمر خنجر مرصع و انعام سی هزار روپیه نواخته بهمراهئی حکیم مذکور مرخص ساختند ـ و ده هزار روپیه برسم انعام بحسن خواجه برادر کلان خواجه مرحمت نمودند ـ

نقل نامهٔ نامی و مراسلهٔ سامئی حضرت صاحبقران ثانی بامام قلی خان والئی توران

تا رشحات کلک بدایع نگار و نفحات خامهٔ مشکبار در اظهار روابط دوستی و ولا و بیان مراتب صدق و صفا طراوت بخش چمن خلت و وداد و عطر افزای محفل صداقت و اتحاد باشد دیباچهٔ آمال و امانی و حدیقه حشمت و کامرانی سلطنت مآب معدلت قباب نصفت ایاب شوکت انتساب عنوان صحیفهٔ ابهت و کامگاری طغرای منشور دولت و بختیاری فارس مضمار

فتوت جوهرمرآت صفا و صفوت زیبندهٔ افسر خانی شایستهٔ سریر کشور ستانی سلالهٔ دودمان اعالی شعبهٔ شجرهٔ مفاخر و معالی گوهر بحر عدل و احسان مجدد قوانین آبادی عالی مکان الموید بالتائیدات الازلیه من الله المعین المستعان دامت ایام اخوته و سلطنته و زادت اعوام خلته و محبته بتوقیع سعادت جاودانی موشح و برشحات سحاب کرامت دوجهانی مرشح باد - حقیقت کیفیت اتحاد معنوی و مرابطات صوری که بواسطهٔ موانع ظاهری چند مدت در حجاب خفا محجوب و مخفی بود از ارسال مراسلهٔ سامی و مفاوضهٔ نامی مشحون بجواهر زواهر مصادقت و محتوی بدرر غرر موافقت که بوساطت نقاوهٔ اصفیای کرام عمدهٔ نجبای انام ناهج مناهج دین قویم خواجه عبدالرحیم در باب مهام خیریت انتظام این برادر نیازمند درگاه الهی و دیگر مقدمات پسندیده باعلیٰ حضرت قدسی مرتبت رضوان پناه خلد آرامگاه انار الله برهانه به نسبت قرابت سابق بی تجدید جهات لاحق رقم زدهٔ خامهٔ عنبرین شامه شده بود سمت اظهار و اعلان یافته محرک سلسلهٔ موالات و مصافات قدیم گردید - و از مطاویٔ آن رقیمهٔ کریمه روایح و شمایم محبت بمشام صداقت انجام رسید - از روی وفور مرابطات صمیمی مرکوز خاطر اقدس آن بود که در اول جلوس میمنت مانوس بر اورنگ سلطنت و فرمانروائی خواجه مشارالیه را با یکی از معتمدان درگاه رخصت فرمائیم تا آمده مجدد رابطهٔ صوری و معنوی و مذکر مناسبات قدیمی و جدیدی گردد - سنوح دو مقدمه سبب توقف و تراخی گردید - یکی فوت خواجه عبدالرحیم مرحوم که بعد از دریافت عز مجالست میمون بساط حیات عارضی درنوردید - دوم آمدن نقاوهٔ اصلاب کرام ندر محمد خان از روی بی فکریها و بی تجربگیها که لازمهٔ شباب است بکابل - اگر بدلالت عقل رهنما ازین اندیشهٔ بیحاصل و پندار دور از کار که باغوای جمعی از کوته اندیشان بیخرد بادی آن شده بود تقاعد نمی ورزید فرستادن جیوش منصوره از درگاه ضرور بود - بعد ازانکه افواج قاهره پی در پی میرسید ملاحظهٔ آن بود که غبار وحشتی درمیان برانگیخته شود - و علاقهٔ دوستی و روابط چندین ساله بفساد و افساد آن کوته‌بینان فرومایه خلل پذیر گردد - چون شیوهٔ ستودهٔ ارتباط و التیام از قدیم‌الایام

الی الآن فیمابین این دودمان رفیع‌الشان و سلسلهٔ علیهٔ خوانین ولایت توران متحقق بود - و آئین صدق و سداد بین‌الجانبین صورت انتظام و انعقاد داشت درین ایام سعادت فرجام که بمیامن تائیدات الٰهی و یمن مواهب نامتناهی دولت روز افزون آناً فاناً بانواع فتوحات غیبیه و اصناف فیوضات لاریبیه مقترن و مقرونست - و شاهد هر مدعا و مقصود که بر صفحهٔ خاطر خیراندیشان این سلطنت ابد مقرون مرتسم میگردد باتم وجوه بر منصهٔ حصول جلوهٔ ظهور مینماید - منظور نظر حق بین حقیقت گزین آنست که شیوهٔ فرخندهٔ اتحاد و یگانگی بیشتر از پیشتر ملحوظ ضمایر قدسی سرایر در انتظام قواعد مودت و اتساع عرصهٔ صداقت که مستلزم انبساط خاطر دوستان و انتظام اوضاع جهان و جهانیان است زیاده تاکید رود تا وثاقت اخوت که ابدالاباد در تزاید باد مشهود همگنان گشته نتایجی که بران مترتب است عنقریب بر وفق ارادهٔ اولیای دولت طرفین بعرصهٔ ظهور آید - بالفعل بجهت تشیید مبانی وداد و وفاق که انتظام بخش انفس و آفاق است بسیادت مآب مرتضوی انتساب خواجه محمد صدیق خلف الصدق خواجهٔ مغفور از روی عاطفت رخصت انصراف ارزانی داشته حکمت مآب نتیجة الاماجد والاعالی لایق العنایت السلطانیه حکیم حاذق را که از خانه زادان معتمد و محرم راست گفتار درست کردار درگاه والاست بخدمت آن گوهر اکلیل جلالت و فارس میدان شهامت فرستادیم که بعد از ادراک سعادت ملازمت بابلاغ مقدماتی که در هر باب بتقریر او تفویض یافته مبادرت نماید - شیمهٔ قویمهٔ مواخات آنکه همیشه بهمین طریق بمراعات نسبت سابقه و قرابت قریبه بارسال مفاوضات منیفه و مراسلات شریفه که احسن مکارم اخلاق ارباب وفاق است بیشتر محرک سلسلهٔ خصوصیت و جهت مندی گشته همواره بواردات ذات لازم‌الکرامت و باظهار مرغوبات طبع موالات سرشت که مستلزم رابطهٔ یگانگی و رافع غایلهٔ بیگانگی است مسرت پیرای ضمیر عطوفت اشراق گشته خوشوقت میساخته باشند - مسند ابهت و خانی مخلد و سریر سلطنت و کامرانی مشید باد -

توجه موکب نصرت شعار شهنشاه کشورکشا بصیدگاه باری و تعین پذیرفتن امرای نامدار بر ججهار بندیله

چون نرسنگه دیو پدر ججهار سنگه بسلسله جنبانی طالع موافق در مبادی ایام پادشاهزادگی حضرت جنت مکانی جهانگیر بادشاه بملازمت پیوسته خود را در سلک بندهای درگاه کشید و همدران ولا مصدر خدمات پسندیده گردیده و خویشتن را سزاوار مراحم بیکران و عواطف بی پایان ساخت آنحضرت هنگام جلوس همایون بحکم التزام حق گزاری حقیقت کیشان وفا اندیش بحال او پرداختند ـ و او را از اکثر اقران و امثال برگزیده فرق اعتبارش بفرقدین برافراختند ـ چندانکه رفته رفته بمراتب عالی و مناصب والا رسید ـ و سرمایه اقتدار و قدرت از جمعیت و ثروت وخیل و حشم و اجتماع لشکر بجای رسانید که دقایق درجات و مقدار از پلهٔ امثال و اقران بل از مرتبهٔ راجهای کلان درگذرانید ـ و در آخرکار و پایان روزگار دولت جهانگیر پادشاه که از فرط استیلای امراض مزمنه قطعاً بنظم و نسق معاملات ملکی و مالی نمی پرداختند لاجرم او درمیانه فرصت غنیمت دانسته از حد خود تجاوز نموده دست تطاول بملک و مال زمینداران اطراف و نواحئی سرزمین خود بل طرفداران محل دور دست دراز کرده اموال بسیار بتعدئ بیحساب فراهم آورده بدان مثابه که از حیز قیاس قدر و مقدار بیرون رفته از مراتب حساب و شمار درگذشت ـ و در عرض آن ایام بنابر عدم اهتمام اولیای دولت در امثال این امور کسی بحال او نپرداخت ـ و به هیچ باب بازخواستی نشد ـ تا آلکه روزگار او بپایان رسید ـ و اندوختهٔ گران سنگ دیرینه‌اش که گنج در گنج و خزینه در خزینه بود بتحت تصرف این سبکسر درآمد ـ چون ظرف تنگ آن ناآزمون‌کار گنجای تصرف این گنج خالهٔ مالامال نداشت یکباره از جا رفته سرمایهٔ خودسری آماده ساخت ـ و چون روی سریر خلافت مصیر از جلوس مقدس حضرت صاحبقرانی زینت گرفته کار ملک و ملت و امور دین و دولت بر نهج استقامت جاری گردید ـ آن نامعامله فهم بفکر روزگار خویش افتاده

باستواریٔ حصار و انبوهیٔ جنگلهای دشوار گذار که پدرش آنرا سرمایهٔ استظهار خود پنداشته همت بر حفظ و تربیت اشجار آن گماشته بود پشت گرم گردیده در سی و دوم خورداد سال جلوس مبارک روگردان شد - و نیم شب از دارالخلافه برآمده رو براه فرار نهاد - چون دولتخواهان از این معنی آگاهی یافته حقیقت را بعرض باریافتگان انجمن رسانیدند که آن اهرمن نژاد وحشی نهاد بمجرد فرار در پی سرانجام سهام بغی و فساد و بر سر اظهار عصیان و عناد است - و همت پست نهمت برجمع لشکر تفرقه اثر گماشته - و بوادی استمالت و دلاسایٔ سرکشان آن بوم و بر که با او در مقام نفاق بودند افتاده بر سر استحکام بارها و بستن گریوها و گذارها پا افشرده بلکه در صدد مداخل و مخارج دور دست نیز شده - لاجرم فرمان قضا نشان به پروانگیٔ قهرمان خدیو روزگار که مظهر بطش قهار علی الاطلاق است بطغرای امضا و توقیع قضا نفاذ رسید که از حاضران دربار ده هزار سوار جرار بسرداریٔ مهابتخان خانخانان سپه سالار با دو هزار بندوقچی و پانصد بیلدار از راه گوالیار روانه ولایت او شده سزای کردار ناشایست در کنار و برآن زیاده سرگذارند - و سید مظفر خان بارهه و اسلام خان و دلاور خان بریج و سردارخان و راجه رامداس و نظر بهادر خویشگی و راجه روز افزون و حبیب خان سور و بهگوانداس بندیله و دیگر بندهای روشناس درگاه عالم پناه به عنایت بادشاهی مفتخر و مباهی گشته بهمراهیٔ آن عمدة‌الملک تعین یافتند - و در وقت رخصت به سپه سالار خلعت با نادری و کاکی مرصع و یک لک روپیه نقد ضمیمهٔ این مراحم ساخته - و خدمت بخشگیری به کفایت خان و فیل و نقاره به دلاور خان مرحمت فرمودند - و خان جهان صوبه دار مالوه با سایر کومکیان آن محال و صفدر خان جاگیردار سرونج و انی رای سنگدلن و راجه بیتهلداس کور و ستر سال کچهواهه و بلبهدر سنگهاوت و پیر خان میانه و شادیخان اوزبک و راجه گردهر و خنجر خان جوره آقاسی و دیگر منصبداران از راه چندیری که بجانب جنوب اوندجهه واقع است با پانصد بیلدار بمحال متعلقه آن مخذول درآید - و بخشی گریٔ این فوج و دو هزار بندوقچی به نور الدین قلی تفویض یافت - و بهارت سنگه بندیله که زمینداریٔ آن ملک از

دیرباز بآبای او بود و حضرت جنت مکانی از جدش انتزاع نموده به نرسنگدیو داده بودند و ازین راه میانهٔ ایشان نزاع بود نیز بهمراهئی فوج خود از جانب کالپی روانه آن سمت گردد - بهادر خان روهیله و راو سورج سنگه بهورتیه و بهار سنگه بندیله و رشید خان و شهباز خان افغان و کشن سنگه و شاه بیگ خان امثال ایشان با هفت هزار سوار کارآزموده و دو هزار بندوقچی و پانصد بیلدار از جانب مشرق رویهٔ آن سرزمین روی توجه باستیصال آن خذلان مآل آرند - و سوای این بهادران دو هزار سوار از جمله ملازمان یمین‌الدوله امین الملت آصف جاهی بسرداریٔ محمد باقر از نوکران عمدهٔ آن خان والا مکان بکومک این فوج مقرر شدند - سلطان نظر به بخشی گری و واقعه نویسئی این فوج سرفرازی اندوخت - آنگاه وزیر خان را به نگاهبانئی دارالخلافهٔ اکبر آباد بازداشته بعد از انقضای یازده گهری از روز دو شنبه آبان ماه سال اول از جلوس متوجه صیدگاه باری شدند - و بدو کوچ از باغ نورمنزل معروف بدهره که روز اول منزل آنجا شده بود بفتح پور رسیده محفل وزن قمریٔ سال سی و نهم از عمر ابد پیوند ترتیب دادند - و کیفیت وزن بدین منوال است که چون خوی مقدس پیوسته در پیدا کردن سایل بجست و جوی وسایل است و طبع فیاض همواره در اقضای حوایج اصحاب مطلب بهانه طلب است للهذا سالی دو نوبت در انجمن وزن شمسی و قمری مانند خورشید خاوری در کفهٔ میزان لیک اختری متمکن میگردند - و هر سال دو مرتبه بحساب شمسی و قمری جشنی عظیم و طوی بزرگ حسب‌الامر آنحضرت مرتب میشود - و هموزن مبارک طلا و نقره بر بینوایان و نیازمندان روزگار بقدر نصاب و استحقاق و احتیاج قسمت می یابد - اگرچه این نوع تصدق در شریعت وارد نه شده لیکن چون دانشوران این کشور همگی بر این معنی اتفاق دارند که اینگونه صدقه برای دفع بلیات و عاهات جسمانی کامل ترین اقسام صدقات است للهذا این طریقهٔ پسندیده را حضرت عرش آشیانی که بنای منش آنحضرت چون آفتاب جهانتاب بر فیض رسانئی محض نهاده بودند اختیار فرموده این قاعدهٔ ستوده قرار دادند که در وزن شمسی دوازده مرتبه اول با طلای خالص و مراتب دیگر با سایر

اجناس و در وزن قمری هشت نوبت نخست به سیم ناب و باقی مراتب با سایر اجناس معهود هموزن می آیند - و بدین وسیله فقرا و مساکین کامیاب مقصود میگردند - و فی الحقیقت سنت عقیقه که در طریقت صاحب شریعت صلی الله علیه وسلم و اصحابه امریست مقرر و معهود باین طریق که در روز هفتم از ولادت بوزن موی ستردهٔ مولود نقره تصدق نموده و قربانی را چند پارهٔ معدود ساخته بر فقرا قسمت نمایند راه تجویز این معنی کشاده - چنانچه مضمون دعای ماثور که وظیفهٔ امر مسنون مذکور است که لحمها بلحمه و عظمها بعظمه و دمها بدمه و شعرها بشعره و جلدها بجلده برین معنی دلالت دارد - بالجمله از آنوقت باز این حمیده آئین درین دولت کدهٔ عظمیٰ معهود و مستمر گردیده - و بجهت شاهزادها همین یک وزن شمسی مقرر شده - لاجرم روز دو شنبه ششم آذر ماه سال اول جلوس موافق ربیع الثانی سنه هزار و سی و هشت هجری قریب به نصف النهار جشن وزن قمری سال سی و نهم عمر ابد قرین حضرت صاحبقران ثانی آراستگی بهشت جاودانی پذیرفت - و سایر لوازم این روز از اقسام آرایش و پیرایش و داد و دهش و بخشش و بخشایش بنحویکه تفصیل آن شرح و بیان بر نتابد و زبان خامه از عهدهٔ تحریر آن بر نیاید بظهور آمد - و بعد از فراغ این کار بیست و ششم آذر ظاهر قصبهٔ باری مضرب خیام دولت شد - پنجروز در آن مکان به نشاط صید و صید نشاط پرداختند - روز جمعه دوم دی ماه از آن سرزمین بآهنگ سیر و شکار حوالئ گوالیار و تفرج آن قلعهٔ سپهر مدار کوچ فرموده متوجه گوالیار شدند-

درین ایام خیر انجام اعجوبهٔ چند از غرایب حوادث گیتی و بدایع وعجائب عالم ابداع که از بوالعجبی های تقدیر در صوبهٔ کشمیر اتفاق افتاده بود از مضامین وقایع آن صوبه به عرض والا رسید - نخست آنکه جمعی کثیر از سکنهٔ پرگنهٔ اولربا حسن محمد نامی از اهل همین موضع در حضور اعتقاد خان حاکم آن صوبه باتفاق این کلمه مذکور نمودند که صبیهٔ حسن محمد مذکور چون هفت روز از میلاد او منقضی شده بود بزبان در آمده بعد ادای کلمهٔ طیبه گفت که اهل این ولایت باید که امسال خیرات بسیار بظهور آرند تا از آسیب بلیات محفوظ مانند - دیگر در

خانهٔ باقر کشمیری پسری متولد شد که مخرج معتاد نداشت ـ و در منزل میر حسین سه پسر بیک شکم آمد ـ و از زن شمس کشمیری دو پسر و یک دختر متعاقب به یکدیگر بعرصهٔ وجود آمدند ـ و اهلیهٔ اسمعیل نام فراش کشمیری دو دختر و یک پسر آورد ـ و از منکوحهٔ ابراهیم کشمیری فرزندی تولد یافت که لب زیرین نداشت ـ

ذکر نزول اجلال در اثنای سیر و شکار به قصبه گوالیار و تفرج قلعه نمودن و آزاد ساختن زندانیان و فیصل یافتن مهم ججهار سنگه بندیله و در آمدن او در شفاعت بوسیلهٔ اظهار اطاعت

اگرچه این حرکت والا که بتحریک کارفرمایان عالم بالا روی نموده بحسب ظاهر در لباس لهو و لعب و صورت نشاط و طرب از صید و امثال آن بجلوه گاه شهود در آمده لیکن باعتبار معنی مشتمل بر دوست نوازی و دشمن گدازی بلکه مصلحت عالم در ضمن آن مندرج بود ـ علت آگاهی و موجب تنبیه ججهار سنگه بندیله گشته آن غنوده هوش را از گران خواب نخوت و پندار و از مستئ سبکسری و بیخبری هوشیار ساخت ـ و همچنین اصناف زمینداران آن سرزمین که از دست تطاول و دست اندازئ آن زیاده سر بجان آمده بودند بمحض توجه اشرف از سر نو جانی تازه یافته از جور و تعدی او ایمن گشتند ـ و نیز جمعی کثیر از محبوسان قلهٔ گوالیار از قید گرفتاری زندان که در حقیقت دفنی است در حیات نجات یافتند ـ شرح این مقال آنکه چون بیست و چهارم دیماه سواد گوالیار از گرد موکب همایون خط غبار پیدا کرد و همین که ظاهر آن قلعه جلوه‌گاه تجلئ ورود آن مظهر انوار لطف جلئ حضرت پروردگار گردید مشاهدهٔ خصوصیات آن والا حصار که از دیرباز مکنون ضمیر انور آن سرور بود محرک آمده همان روز تماشای آن بارهٔ دیرین بنیاد که بر فراز کوهسار رفعت آثار اساس یافته در سرتاسر این کشور اکبر حصاری بمتانت رفعت و فسحت ساحت آن حصن منیع‌الشان نشان نمی دهند اراده

فرمودند - و خورشیدوار از افق آن کوهسار طلوع نموده پرتو نظر دقت اگر بر پای تا سر آن سرزمین آسمان نشان گسترده از روی تحقیق و تدقیق در وارسئی خصوصیات قلعه و ملاحظهٔ جزئیات آن ذرهٔ فروگذاشت نه نمودند - بر ارباب صفا روشن است که جنبش بادشاهان پاک روان که چهار باغ دنیا را بمثابهٔ آب اند و حرکت شاهنشاهان روشن دل که سپهر جهانداری را بمنزلهٔ آفتاب خالی از حکمت نیست - و مصداق این معنی سیر خورشید اوج گیتی ستانی است بگوالیار و عروج آن بلند کوکب باوج کوه فلک، شکوه - چه بسیاری از مردم که شمار شان چون شمار مژگان دشوار است از روزگار دراز درآن حصار نظربند بوده مانند تمثال از حبس آئینه رهائی نداشتند - و از هیچ رو خیال خلاصی در آئنهٔ خاطر شان نقش نمی بست - چون این ابر رحمت بر فراز قلعهٔ آن کوه سایه افگند خواست تا حقیقت حال اینان که مانند نسیم در حباب از شدت حبس نفس شان گرفته بود بر روی آب آید - لاجرم خود به نفس نفیس به تفحص احوال زندانیان پرداخته اندیشهای ژرف را کار فرموند - از آنجا که دریای بخشش و بخشائش این محیط مکارم پیوسته در جوش است چندی از اهل فتنه و فساد که صلاح کار بلاد و عباد بل خیریت نفوس ایشان نیز در محبوس بودن بود پای بند سلسلهٔ قید گذاشته دیگر تمامی گرفتاران را که روزگاران در تنگنای سیه خانهٔ روزگار به تیره روزی و تنگ عیشی و بدحالی گذرانیده روی زمین و آسمان ندیده بودند یک قلم آزاد فرمودند - و رقم عفو بر جراید عصیان شان کشیده برات عمر دوباره بنام هر یکی نوشتند - تا همگنان سر بر خط فرمانبری گذاشته مانند نال از حصار نای قلم از حبس ابد رها گردیدند -

بالجمله افواجی که برای سرزنش ججهارسنگه مانند جوهرهای تیغ پیهم تعین شده بودند با لشکریان آهنین دل تیغ شده دست امید همگنان را از زندگانی منقطع گردانیدند - تمامی قوم بندیله را از آوازهٔ نهضت همایون بمقام گوالیار ساز و نوای توانائی گسسته بآئین خر طنبور از غم خشک بر جا ماندند - امرای عظام ناگهانی از هر طرف چون قضای آسمانی بدان سرزمین درآمده سر تا سر حدود آن ناحیت را پامال نعال

مراکب موکب اقبال گردانیدند - و از همه سو راه بر ججهار گمراه
بسته عرصهٔ کارزار و ساحت کار را برو از مضیق حوصله تنگتر ساختند -
و مهابتخان از گوالیار و خان جهان لودی از برار و عبدالله خان از
کالپی جلوریز شتافته با دیگر تیغ زنان نبرد آزما ومرد افگنان رزم پیرا
داد مردانگی دادند - و پای جرأت بر دم شمشیر نهاده بازار تیغ زنی را
تیز و هنگامهٔ نبردسازی را گرم گردانیدند - خود بر سر رزم آشنایان
از باد حمله حکم حباب پیدا میکرد - و تیغ بر کف رزم آزمایان از پیچ و
تاب جوهر خاصیت موج بهم رسانید - خنجر در جوشن به آبی فرو میرفت
که ماهی در آب فرو میرود - و تیر در دل بر نمطی جا میگرفت که خار
در ماهی جای گیرد - گوهر خنجر حلقه در گوش بهادران می انداخت -
و آب تیغ از سر رزم آشنایان در میگذشت - خدنگ دلدوز سپر
را چنان می شگافت که بدر را انگشت نبی - و ناوک جگر شگاف دو تن
را چنان بهم می دوخت که دو پیکر را تیر چرخ - بعضی را بکمان اسیر
میساختند و زه کمان شان کار زه گریبان میکرد - و مشتی را بر تیغ خون می
ریختند و دم تیغ شان جای دم حیات میگرفت - چاشنئی کمان دلاوران
شربت مرگ آماده میساخت - و سنان در دست یلان شمع وار از گرمئی
جنگ میگداخت - تیر از نایرهٔ غضب خدنگ افگنان فتیله کودار در
قندیل می افروخت - و زهر آب پیکان جان شیرین را تلخ میگردانید -
پرچم علم دولت ریش خند زندگانئی اعدا میگردید - و سوفار تیر نصرت
پردازان را از خنده دهن باز نمی آمد - تیر از ترکش در پوست پوستی
بود و زه از کمان در خاله بدوشی - آب رزم آزمایان از آب تیغ روشن می
شد و نبرد آزمایان را از خون خویش سرخروئی حاصل می آمد - شاخ کمان
را از پیکان تیربرگ می دمید و گل سپر را از ناوک خار دست میداد -
بالجمله چون ججهارسنگه برگشته روزگار را از تیزئ لشکر تیغ زنان
پای اریز بریده شد - و از نیروی موکب صف شکن دل از دست داده
پای ثبات و استقرارش از جای رفت ناچار برهمنونئی خرد پیش بین که
آئنهٔ اسرارنما است روی ارادت باولیای دولت آورد - و خیال نافرمانی را
از دل دور ساخته زنگ کدورت از مرأت اعتقاد برزدود - و بدرگاه گیتی
پناه توجه نمود تا از هیچ رو سنگ حوادث شیشهٔ ناموس او را نشکنند -

و صورت مدعایش باحسن وجوه جلوه‌گری نماید - عرضداشت که اگر بآب دجلهٔ عفو دامان گناه من شست و شو یابد و بشگفتن گل بخشایش شاهنشاهی خارخار هراس از دلم بیرون رود بدرگاه والا که گلزار جاوید بهار دولت سرمدیست مانند آب روان با دل صاف قطره زن گردم - و دیگر آبی بر زندگانی کنم که از چمن اعتقادم گل نافرمانی نروید - و بهر منصب و جاگیری که هواداران چمنستان این دولت والا من خار گشته را نهال سازند سپاسداری نموده از شاخسار امید گل چینم - در اثنای این حال از نوشتهٔ واقعه نگار لشکر عبدالله خان بعرض همایون رسید که آن کوکبه آرای ظفر با بهادر خان روهیله و جمعی دیگر از مهر گزینان این آستان فلک نشان بیست ویکم دیماه حصار ایرج را که حصاریست استوار و هر برجش از کمال ارتفاع سر باوج فلک می ساید از تصرف ججهار زحل سیما برآورد و آنچنان حصار بلندی گرای را که توسن اندیشه در ادراک رفعتش سم افگنده در سر سواری گرفته غنایم از هر دست سپاه فیروزی دستگاه را دست افتاد - تفصیل این مقدمه آنکه عبدالله خان با محمدباقر بخشی آصف خان از سوی مشرق و بهادر خان از جانب شمال آهنگ یورش نموده رو به تسخیر قلعه نهادند - درونیان از روی تهور تمام به برج و بارهٔ آنوالا حصار که ججهار مقهور آنرا استحکام تمام داد بود برآمده بمدافعه و مقابله درآمدند - خان فیروزمند بعد از تگ و تاز بسیار در عرصهٔ کارزار بقصد جوهر نمائی با جمیع هم‌گوهران خویش از پشت توسنان که چون گوهر در رشته در راهای باریک قطره توانند زد فرود آمده پیاده شد - تا آن حصار را که مانند صدف قلعه بیدر بود بزور تیغ بشگافد - با آنکه آب تا کمر بود بهادران از خندق گذشتند - و از آن میان جمعی از رزم شناسان از ژرفئی خندق چون گوهر در آب غرق گشته آب خود را ازین ر روشن ساختند - و جمعی دیگر در اندک فرصتی باقبال بادشاهی کار یورش پیش برده رفته از خندق گذشتند - و ازین جهت لوای نیکنامی در عرصهٔ نام آوری برافراختند - بالجمله در آن جهاد که نمونهٔ جهاد خندق بود همین که غزا پیشگان بعزم تادیب هندوان کفر پرست از خندق متوجه پیش گشتند در تن هندوان چون بید لرزه افتاد - و آن سنگ

پرستان باوجود آنکه در حصار سنگین جا داشتند بی سنگ شدند ـ و مانند زنار پیچ و تاب خورده بکردار ناقوس ناله کشیدند ـ از طرف دیگر بنابر آنکه استحکام تمام داشت بر بهادر خان از غنیم هجوم بسیار اتفاق افتاده دار و گیر بهادرانه از هر دو سو رو داد ـ آخر کار خان مذکور بافواج خود از عقب فیلی صف شکن مصاف آزموده پیکار فرسوده رو بسوی دروازه نهاد بیاوریٔ آن اهرمن نهاد در آن قلعه را چون فیل بند منصوبه ناشناسان درهم شکست ـ و با برادران و تابینان‌خویش که همه یکرنگ بودند مانند گلهای پیاده پیاده گردید ـ و در آن حصارکه مانند غنچهٔ لاله از سیاه دلان پر بود و از کثرت هجوم باد صبا را در آن راه نه مانند آب بسرعت تمام قطره زنان آمد ـ و هندوان سیاه فام را به تیغ سوسنی برنگ داغ لاله در خون نشانیده گلگونهٔ فتح بر روی اقبال کشید ـ و نزدیک بسه هزار کس از لشکر خصم دربن جنگ از زندگانی بی برگ گشتند ـ بادشاه والا مقدم در جایزهٔ این فتح و شکست مخالفان بهادر خان و پهار سنگه بندیله را بنوازش نقاره بلند آوازه ساختند صفدرخان و ۱ [نثار خان] ع را بعنایت علم سر برافراختند ـ و بموجب درخواست هواخواهان بتازگی از سر تقصیر ججهار سنگه درگذشته معاذیر نادلپذیر او را پذیرفتند ـ

دهم بهمن ماه الهی روز دوشنبه سوم جمادی الاولی سنه هزار و سی و هشت هجری جشن وزن مبارک شمسی سال سی و هشتم از عمر ابد قرین حضرت صاحب قران ثانی به آراستگی تمام ترتیب یافت ـ و محفلی ارم آئین که یاد از بهشت برین میداد بوضع غریب و روش تازه دلفریب زینت و زیب پذیرفت ـ و در ساعت مسعود برسم معهود بار دیگر آن روح مجسم و جوهر مجرد که برداشت والا مقدار در حوصلهٔ سپهر نهم نگنجد و مقدار نیم جو وزن تمکینش را کفین مهر و ماه نه سنجد برای برآمد کام نیازمندان و حصول آرزوی کام جویان تن بهم سنگی گوهر شاهوار و لولوی شاداب داده مانند آفتاب جهانتاب ترازو نشین گشت ـ و بجهت توسیع ارزاق اهل استحقاق و فسحت ساحت معیشت تنگ عیشان

۱ـ ع [جانسپار خان] ل ـ

سر بهمسری مهر انور فرود آورده تحویل اشرف به برج میزان فرمود ـ و مجموع اجناس و نقود که هموزن آمده بود بر فقرا و مساکین قسمت یافت ـ سعید خان ولد احمد بیگ خان از تعیناتیان کابل از اصل و اضافه بمنصب دو هزاری هزار و چهار صد سوار سر بلند گردید ـ خدمت پرست خان و خواصخان بسرافرازی عنایت علم سر اختصاص برافراشتند ـ

بیست و نهم بهمن ماه رایات ظفر آیات قرین سعادت و اقبال از گوالیار بسمت دارالخلافه سمت ارتفاع یافت ـ دهم اسفندار از باغ نور منزل که درینولا مطرح اشعهٔ انوار ماهچهٔ لوای والا شده بود در ساعت مسعود بدولت و سعادت سوار شده همعنان بخت و اقبال مانند نیراعظم از افق مشرق جاه و جلال یعنی چاردیوار دارالخلافهٔ عظمیٰ طلوع فرمودند ـ مهابت خان خانخانان مظفر و منصور از مهم بندیله معاودت نموده ججهار سنگه مقهور را همراه به قرارگاه سریر خلافت مصیر آورد ـ و نخست خود با سران لشکر ظفر اثر ملازمت نموده آنگاه از روی تضرع و زاری بمقام شفاعت درآمده درخواه بخشایش گناه آن گسسته امید نمود ـ حضرت شاهنشاهی عفو جبلی را کار فرموده بجهت مراعات خاطر خانخانان آن بندهٔ فراری عفو جوی زینهاری را که گرانبار خجالت و شرمساری بود در دربار سپهر مدار راه دادند ـ و در حق آن باطل کیش که مستحق سیاست و انواع عقوبت بود عفو جبلی را کار فرمودند ـ و بالکلیه از تقصیرات او در گذشته و فروگذاشت جنایات او نموده بحضور طلب فرمودند ـ و بخشیان عظام بعنوان گناهگاران بخشایش طلب ایستاده نموده آنگاه اذن کورنش داده زمین بوس فرمودند ـ آن زیان دیدهٔ پاس جاوید بدین شکرانه هزار مهر بصیغهٔ نذر و پانزده لک روپیه نقد بطریق جرمانه و چهل فیل برسم پیشکش از نظر اشرف گذرانید ـ حکم معلیٰ صادر شد که از جمله محال که سابقا به تغلب در تصرف او و پدرش بود موافق تنخواه منصب چهار هزاری چهار هزار سوار بحال شود ـ و مابقی در طلب خانجهان لودی و عبدالله خان و رشید خان و سید مظفر خان و راجه پهار سنگه بندیله نمایند ـ و مامور شد که متعرض

زمینداران نگشته با [۱][دو هزار سوار و دو هزار پیاده] همواره در یساق دکن حاضر باشد ـ

سر آغاز دو یمین سال همایون فال جلوس فرخنده آئین سعادت قرین حضرت ظل سبحانی صاحبقران ثانی

درین روز شادی افروز که عبارت است از غرهٔ فروردی ماه موافق سه شنبه بیست و چهارم رجب المرجب سنه هزار و سی و هشت هجری وعنفوان عهد شباب‌روزگار و آغاز موسم استقامت‌لیل و نهار است حسب‌الامر سلطان السلاطین روی زمین ثانئی صاحب قران سعادت قرین بآئین هر ساله در صحن خاص و عام دارالخلافهٔ کبریٰ جشنی رنگین بزینت و زیب تمام ترتیب داده رشک بهشت برین ساختند ـ و تا روز شرف آفتاب که موسم ربیع عمر شیخ و شاب بود عالمیان روز و شب بعیش و طرب گذرالیدند ـ و خورد و بزرگ و پیر و جوان گرو از عمری گرامی گرفته سرمایهٔ بهجت و شادمانئی جاودان اندوختند ـ از جمله عزل و نصب که درین روز مبارک وقوع یافت این بود که ارادتخان از تغیر مهابتخان خانخانان که به نیابت او پسرش خان زمان در دکن بود بصوبه داریٔ دکن و انعام خلعت با چارقب طلا دوزی و شمشیر مرصع و دو اسپ و فیل و ماده فیل سرافراز گشته منصبش از اصل و اضافه پنجهزاری پنجهرار سوار دو اسپه سه اسپه قرار یافت ـ و خدمت دیوانئی کل که بخان مذکور مفوض بود بدانشور خرد پرور دستور اعظم علامی افضل خان که از اوسط ایام شاهزادگی تا آغاز روزگار فتوت سرانجام مهات دیوانئی سرکار والای آنحضرت بدو تفویض یافته بود مرجوع گشت ـ و خدمت خانسامانی از تغیر افضل خان به میر جمله مرحمت شد ـ مهابتخان خانخانان بخلعت فاخره و دو اسپ از طویلهٔ خاصه سر مباهات برافراخته بصاحب صوبگئی دهلی سرافراز شده دستوری یافت ـ معتقد خان از اصل و اضافه بمنصب چهار هزاری سه هزار سوار

۱- ع [ده هزار سوار] ل ـ

و بصوبه داریٔ اجمیر سرافراز گشته رخصت یافت - چنگیز ولد عنبر حبشی بنابر رهنمونئی بخت به اندیش روی نیاز و امید به قبلهٔ امیدواران آورده بعنایت خلعت و خنجر مرصع و تفویض منصب دو هزار و پانصدی هزار سوار امتیاز پذیرفت -

بیستم رمضان‌المبارک سنه هزار و سی و هشت هجری روزگار دل آزار سپهر بد روش ناهنجار از روی بیراهه رویٔ معهود خویش بتازگی طریقهٔ جفاپیشگی گرفته نهال وجود شاهزادهٔ عالمیان سلطان دولت افزا را از پا درآورد - و ازین راه خزان افسردگی و پژمردگی به بهارستان امید عالمیان نهاد - آنحضرت بتائید آسمانی و تمکین صاحبقرانی تمکن ورزیده شعار صبر و شکیبائی گزیدند - و به نصائح هوش افزا و پندهای دل پسند در تسلیٔ خاطر اندوه مند نواب مهد علیا کوشیدند -

غرهٔ شوال مبارک فال بادشاه دیندار اسلام پرور که روزه ماه صیام را بنابر متابعت صاحب شریعت بدستور هر ساله از روی کمال طوع و رغبت گرفته بودند سنت افطار بعمل آورده از مطلع جهروکهٔ والا طلوع فرخنده فرمودند - و منتظران رویت جمال خورشید کمال در عین روز هلال ابروی خجسته با بدر رخسار مبارک بهم پیوسته مشاهده نمودند - و چون متعطشان زلال دیدار فیض آثار که از کمال تشوق و خواهش ملازمت که از روزی شدن حرمان یکروزه ناشی شده بود همانا روزهٔ وصال بل صوم دهر داشتند از زلال لقای همایون فال که هم‌خاصیت آب بقاست روزه کشودند - حضرت بادشاه دین و دنیا پناه از راه پیروی سنت سنیهٔ حضرت رسالت مرتبت تشریف قدوم اشرف به عیدگاه ارزانی داشته بعد از ادای نماز عید بدولت و سعادت ارادهٔ معاودت نمودند - و بنابر عادت معهود که عبارت است از درم‌ریزی و زرپاشی بر زن و مرد و فقیر و غنی **از** اهالی کوی و برزن و حوالی و حواشئی راه گذر امر عالی صادر **فرمودند** - چنانچه درین حالت نیز از بالای فیل فیل بالا زر بر سر زر و درهم بر روی درهم ریختند -

از سوانح دولت خدیو زمانه که غائبانه در سرحد کابل چهره‌نما

گشته بود و نوید آن همین ولا در ضمن وقایع آن صوبه بعرض اعلی رسید اینکه خنجر خان و عوض بیگ قاقشال بحکم دولتخواهی و کارطلبی انداز بدست آوردن قلعهٔ بامیان که میانهٔ بلخ و کابل واقع است نموده بآن سرحد ترکتاز نمودند - اوزبکان از روی عدم ثبات قدم طاقت مقاومت نیاورده راه فرار پیش گرفتند - و ایشان آن قلعه را که از دیرباز در تحت تصرف اولیای دولت بود و درین نزدیکی اوزبکان بر آن استیلا یافته بودند بخاک رهگذر برابر کرده قرین ظفر باز گشتند -

رسیدن بحری بیگ برسم رسالت از جانب شاه عباس و رسانیدن اتحادنامه مشتمل بر ادای مراسم تهنیت جلوس همایون و بیان مجملی از احوال شاه

بحکم آنکه مرأت الصفاء خاطر آگاه صاحبدلان و ضمیر منیر مقبلان خاصه رای حقیقت آرای سلاطین مانند آئینه انطباع پذیر صور اسرار نهفتهٔ قضا و قدر است - چنانچه این معنی بمقتضای مودای ارباب الدول ملهمون ازان روشن‌تر است که بجلاکاری صیقل تفصیل محتاج باشد - لاجرم هرچه بخاطر خطیر این طبقهٔ والا پرتو خطور افگند خصوص صورتی که از دل بزبان قلم دهند البته بظهور پیوندد - شاهد این معنی است حال شاه عباس والی ایران که از اکثر سلاطین عصر به تدبیر عواقب امور و وفور عقل پیش اندیش امتیاز تمام داشت - چه مکرر این معنی را که هاتا از عالم بالا بزبان صدق بیانش داده بودند مذکور میساخت که اساس دولت کدهٔ حضرت صاحبقرانی از تائید بخت و دولت و هوشمندی و کاردانی این بادشاهزادهٔ والا مقدار تشیید جاودانی خواهد یافت ، و ازین رو همواره در محافل آثار حمیده و اطوار پسندیدهٔ این برگزیده ستوده صفات مذکور می‌ساخت - و اکثر اوقات غائبانه محبت تمام نسبت بدین حضرت اظهار می‌نمود - و بنابر آن مکرر راه مکاتبه و مراسله کشاده داشته ازین طرف نیز ارسال مفاوضه و رسول دست داده - درینولا که جلوس همایون

بفرخندگی وقوع یافت نوید آن در فرح آباد مازندران بسمع شاه رسید۔ بنابر
اصابت آن حکم صایب بتحریک فرط اهتزاز و انبساط از جا درآمده فی الحال
بحری بیگ نامی از اهل اعتماد خود را برسم رسالت و ادای مراسم
مبارکباد و ایصال تهنیت نامه بدرگاه والا بر سبیل استعجال ارسال داشت ۔
و او را باین طریق مامور ساخت که مسافت این راه دور و دراز در عرض
سه ماه طی نموده بعد از رسانیدن مراسله بزودی درخواست رخصت کند ۔
و در همان موازی مدت خود را رسانیده شاه را از دقایق حقایق احوال خیر
مآل آگاه سازد ۔ و قضا را در همان نزدیکی شاه والا جاه رخت ارتحال از
دار فنا بعالم بقا کشید ۔ چنانچه این خبر مقارن ورود بحری بیگ بحدود
ممالک محروسه بدو رسید ۔ و او بر طبق فرموده عمل نموده وهن و سستی
درمیان سرعت بسر راه نداده و بزودی ایلغار نموده خود را بنواحی
دارالخلافه رسانید ۔ و بمجرد ایصال خبر وصول او بپایهٔ سریر اعلی
فی الحال بندگان حضرت خلافت مرتبت معتمد خان را برسم پذیرهٔ او
ارسال داشتند ۔ و چون پذیرای این سعادت گشته بدین سرمایه قدر
و مقدارش از مرتبهٔ اقتدار امثال و اقران خود درگذشت ۔ روز بیست
و پنجم تیرماه همراه معتمد خان بدرگاه گیتی پناه رسیده از بساط بوس
درگاه والا سر رفعت بعالم بالا رسانید ۔ و بعد از ادای مراسم آداب معهوده
در ضمن تقدیم کورنش و تسلیم نخست از روی ادب مفاوضهٔ شاه را گذرانید ۔
آنگاه معروض باریافتگان بارگاه شاه سلیمان جاه داشت که همان وقت که
شاه استماع بشارت جلوس همایون نمودند بغایت خرمناک و خوشوقت
گشته در دم منشیان بدیع بیان سریع رقم را بانشاء تهنیت نامهٔ نامی نامور
ساختند ۔ و بنابر عدم تجویز اهمال و تاخیر در ارسال بادای رسوم معهوده
نه پرداخته به هیچ امری از امور متوجه نشدند ۔ و این درم خریده را بر
سبیل تعجیل جریده راهی ساختند ۔ و عنقریب یکی از عمده های را با
تحف و هدایای لایق ارسال خواهند داشت ۔ مجملاً بحری بیگ در
همین محفل همایون مورد الطاف گوناگون گشته بخلعت فاخره و جیغهٔ
مرصع سرمایهٔ افتخار ابدی اندوخت ۔ و بانعام بیست هزار روپیه نقد نیز
نوازش یافته اکرام پذیرفت ۔ اکنون مجملی از خصایص شاه عباس

و برخی از خصوصیات احوال شاه صفی والئی حال ایران خصوص کیفیت سلوک با عموم خلق خدا نگارش مییابد - بعد آن کمیت خوش خرام یعنی خامهٔ خودکام را به مهمیز سرعت انگیز اشارهٔ بعضی دوستان در عرصهٔ کمیت خراج آن اطراف که نسبت بکمیت عرصهٔ این کشور نسبت نقطه ایست بدایره بی سر و پا گرم پویه میسازد - مجملاً ولادت شاه عباس در شب دو شنبه غرهٔ رمضان المبارک سنه نه صد و هفتاد و هشت هجری اتفاق افتاده - و در نه صد و هشتاد و نه یازده ساله بر مسند حکومت خراسان متمکن گشته - چون هفت سال در سلطنت آن حدود که بیمن محض نامی بود گذرانیده بسن هژده سالگی رسید در سنه نه صد و نود و شش بر سریر دارائی عراق نیز استیلا یافت - و در سر تا سر بلاد ایران قریب بچهل و دو سال در عین اشتداد و استقلال فرمانروا بود - و کمال نفاذ امر و روائی فرمان و نهایت امن و امان زمان و ضبط و ربط مهمات دولت و نظم و نسق کارخانهٔ سلطنت و درستی تدبیر و ملاحظهٔ عواقب امور داشت - خصوص درباب سیاسات و اجرای عقوبات که همانا مظهر بطش شدید الهی بود و بنا بر آن باوجود این مراتب مذکوره بعضی اوضاع شاه با سیر مرضیهٔ سلاطین ماضیه موافقت نداشت - چنانچه از فرط غلبهٔ قوت غضبی در وقت خشم مطلقاً بهیچ چیز مقید نه شده سیاست های عظیم بکارفرمائی قهر بظهور می آورد - و با اینکه از کمال بی تکلفی حفظ صورت سلطنت و مرتبه خویشتن داری نمی نمود - از آن رو سطوت و مهابت شاه بمثابهٔ در دلهای خواص و عوام راه یافته بنحوی تمکن پذیرفته بود که اکثر مقربان درگاه از بیم ترک سر گفته و قرار قتل بخود داده قدم به مجلس میگذاشتند - و چون بر می آمدند این معنی را فوزی عظیم دانسته غنیمتی بزرگ می شمردند - و از همه عظیم تر آنکه بمقتضای افراط سیاست معظم سلسله های قدیم و خاندانهای دیرین را بمحض اندک جریمه مستاصل ساخت - چنانچه اکثر از بیم جان و عرض دل از خانمان خود بر کنده پراگنده شدند - وترک وطن مالوفهٔ خود نموده جمعی کثیر به هندوستان که از برکت این دولت کدهٔ جاویدمان خصوص از یمن عهد خدیو زمین و زمان امن آباد امان است

پناه آوردند ـ و دیگران بنا بر آنکه التجای ایشان بدین کشور اکبر میسر نشد باطراف اقالیم دیگر رفتند ـ فی‌الواقع این آئین ناستوده از خردمندان بغایت بعید است ـ خصوص این صورت یعنی افراط در عقوبت و تعدی از حد سیاست و اجرای حدود که بضرورت عقلی منافی مقتضای معنی بادشاهی است و لازمهٔ مرتبه ظل اللهی ـ چه مالک الرقاب حقیقی فرمانروائی عالم مجاز به سلاطین عظام تفویض نموده که در هر وقت و هر حال فیض عواطف ایشان به سایر عباد و بلاد رسد ـ و با جمیع خلق خدا خصوص عموم رعایا بعنوان رعایت خاطر دستورالعمل حسن سلوک معمول گردانیده بر سایر زیردستان خود نظر مرحمت خاص مبذول دارند ـ و دربارهٔ هر یک دادگری و نیکوکاری بکار برده رقم عفو و صفح بر صحایف جنایات و جریدهٔ جرایم کشند ـ نه اینکه با همگنان اصلا رفق و مدارا آشکارا ننموده بی تامل بحکم عنف و شدت کار کنند ـ و بی مشورت دبیر تدبیر و مشیر خرد پیر دست و بازو بخون ریزی کشوده نخل بن وجود نوجوانان رسیده که تازه نهال دست کشت دهقان آفرینش اند از پای در آرند ـ الحمدلله والمنة که درین کشور پهناور که با فسحت آباد عالم رحمت دم از برابری میزند بیمن توجه این بادشاه درویش نهاد بر هیچ خاطر باری نیست و در هیچ دلی از هیچ رهگذر غباری نه ـ رعیت و سپاهی در کنف حمایت و رعایت والایش آرمیده در کهف امن و امان اند ـ و از برکت حسن سلوک و معاش پسندیدهٔ آنحضرت هندوستان معدن روح و راحت و موطن عدل و احسان است ـ

بالجمله شاه والا جاه در اواخر سن شصت و یک سالگی صبح روز شنبه بیست و چهارم جمادی الاولی سال هزار و سی و هشت در بلدهٔ اشرف مازندران بامراض مختلفه مثل خفقان و استسقا و اسهال و اعراض آن داعی اجل را لبیک اجابت گفت ـ اعیان آن دولت کده بنابر بیروشئی مشهور که گماشتهای عبدالمومن خان اوزبک در مشهد مقدس در باب نعش و قبر شاه طهماسپ بظهور آورده بودند ترتیب سه نعش نمودند ـ و شاه را بعد از تجهیز و تکفین خفیه در یکی از آنها گذاشته هر یکی را بیکی از مشاهدهٔ متبرکه مثل نجف اشرف و کربلای معلی و مشهد مقدس ارسال داشته مدفون

ساختند - و درین سه روضهٔ منوره سه قبری آشکارا نمودند تا آنکه هیچکس را اطلاع نباشد که مدفن حقیقی کدام است - و آن شاه والا جاه را سه پسر رسیده بود - یکی صفی میرزا دوم سلطان محمد میرزا و سیوم امام قلی میرزا - صفی میرزا که از روی خلق بهترین شهزادهای سلسلهٔ صفویه بود در سن بیست و هشت سالگی در بلدهٔ گیلان وقتی که از حمام برآمده بمنزل خود میرفت بنابر فرمودهٔ شاه بی سبب ظاهری از دست بهبود نام غلام چرکس از پای درآمد - و دو روز هیچکس را از بیم شاه یارای التماس تجهیز و تکفین او نبود - چه جای آنکه بی اجازت تجویز تصور او نماید - تا در سوم روز بدستوری شاه مدفون گشت - و سلطان محمد و امام قلی دو پسر دیگر را در عنفوان شباب حسب الامر شاه میل در دیده کشیده نابینا ساختند - و از صفی میرزا دو پسر ماند یکی سلیمان میرزا از دختر شاه اسمعیل دوم سام میرزا از بطن سریه - بنابر دستور معمول شاه میرزا سلیمان را نیز در سن طفولیت باجازت او نابینا ساختند - و چون تقدیر ازلی بامری دیگر تعلق پذیر گشته بود سام میرزا درمیانه سالم ماند - و بعد از ارتحال شاه والا جاه چون فرزندی شایستهٔ این امر نماند - و فرزند زادهٔ صحیح و سالم همین سام میرزا بود - لاجرم ارباب حل و عقد از اعیان دولت مثل زین خان که بعنوان حجابت باینجا آمده آخر بمرتبه سپه سالاری رسیده بود و عیسلی خان قورچی باشی و خلیفه سلطان وزیر و یوسف آقا خواجه سرا و محمد علی بیگ بصوابدید زینت بیگم عمهٔ شاه قرار دارائی آن مملکت بر سام میرزا دادند - و درین باب عهدنامه نوشته همگنان خط و مهر خود بران گذاشتند و در حال بدست اله وردی بیگ نامی داده به صفاهان ارسال داشتند - متصدیان مهمات آن بلده بمجرد رسیدن عهدنامه میرزا را از منزلی که با سایر میرزایان بطریق نظربند در آنجا نگاه داشته بودند بر آورده در ماه جمادی الثانی سنه هزار و سی و هشت بر مسند فرمانروائی ایران جلوس دادند - و تغیر نام ایام شاهزادگی نموده بشاه صفی موسوم ساختند - چون از روی استقلال بدارائی آن کشور رسید وهم در مبادئ امر بنابر آنکه در طفولیت حسب الامر شاه بتناول افیون معتاد شده بود بشرب مدام اقدام نمود -

و بعد از ترک افیون بنابر مضرت آن ترک شرب نیز داده روزی چند تائب بود - بعد از چندی بر سر همان کار رفته پیمان توبه شکست - و با دست سبو عهد بیعت درست کرده عقد همدمئی جام بنت العنب بست - و باز آغاز پیمانه کشی و قدح نوشی نموده بحکم کارفرمائی بادهٔ هوش ربا و راهنمائی حریفان هم بزم جرعه پیما به خونریزی راغب شد - و از در هدم بنیان الرب یعنی هیکل انسانی را که در معنی طلسمی است که آن حضرت باسم اعظم خود بسته که دیگریرا شکستن آن به هیچ باب رخصت نیست درآمد - و کمال عدم مبالات درین باب بجای رسانید که در نخستین سال سلطنت خود بوقتی که خسرو پاشا سردار دوم با لشکری گران سنگ از راه کردستان متوجه تسخیر ایران شده بود در عین مقارنهٔ فریقین زین خان سپه سالار مذکور را به قتل رسانید - باین گناه که بالیاس پاشا در صحرای مهربانی مابین همدان و شهر رود بمواجهه روآورده شکست خورد - و شیلی سلطان حاکم شوستر و پنج شش هزار قزلباش در آن جنگ کشته شده بودند - مجملاً هم در مبادیٔ سلطنت بنابر کارفرمائی قهر و غضب بصدور اندک جریمه و فی الجمله توهمی خصوص با ضمیمهٔ آتش افروزیٔ عمر و نمیمهٔ ساعیان تیغ سیاست را کار فرموده بسیار کس از اعیان دولت و امثال ایشان را به قتل آورد - مثل عیسیٰ خان قورچی باشی را که نسبت دامادیٔ بادشاه عباس داشت با سه پسر او بی سر ساخت - و پسر میرزضی صفاهانی صدر را که دختر زادهٔ شاه بود با دو پسر میر محسن و میر رضوی که ایشان نیز نبیرهٔ شاه بودند نابینا نمود - و ابو طالب میرزا برادر شاه عباس را که شاه او را نابینا ساخته بود با چندی از شاهزادهای سلسلهٔ صفویه از فراز بارهٔ قلعهٔ الموت که آنجا محبوس بودند بفرموده‌اش بزیر انداختند - طالب خان پسر حاتم خان وزیر شاه که بجای خلیفه سلطان مقرر شده بود با حسن بیگ یساول داماد او بی سبب ظاهری به قتل رسانید - و در همین مجلس قاضی محسن پسر قاضی معز را که نسبت مصاحبت با طالب خان داشت و در آنوقت آنجا حاضر بود کشت - و بجای طالب خان ساروتقی نامی را که از نوکران محمد خان زیاد اوغلی که باوجود کمال مهابت خلقت

بکمال تنگ خلقی معروف است و شاه عباس بسبب صدور امری ناشایست او را خصی ساخته بود بر مسند وزارت تمکن داد - و توخته خان پسر شیخ احمد آقا را که در زمان شاه عباس اعتبار تمام داشت بقتل آورد - و چراغخان قورچی باشی را بی سابقهٔ تقصیر سر از تن جدا ساخت - یوسف آقا اخته چرکس که در زمان شاه بسیار معزز بود بمحض حرفی بی ادبانه که ازو نقل کردند امر بقتلش نمود - و بعد از چندی امام قلیخان حاکم فارس ولار و هرمز و بحرین و کوه کیلوبه و آن اطراف را که در دولت صفویه ازو عمده ترین نبود با صفی قلیخان پسر شید و دو پسر دیگر در قزوین کشت - و چند پسر و پسر زادهٔ او را که در آن ولا در ولایت شیراز بودند میل در چشم کشید -

مجملاً چون مجملی از احوال فرمانروایان ایران مذکور شد حاصل آن ولایت نیز نگارش می یابد - خراج کل ایران بنا بر قول جمعی از محاسبان که بر کماهی مداخل و مخارج آن ملک آگاهی داشتند مجموع هفت لک و پنجاه هزار تومان تبریزی که رایج آن ملک است که قریب به دو کرور و بیست و پنج لک روپیه میشود - و جمع جمیع ممالک محروسهٔ هندوستان که بتصرف اولیای دولت ابد قرین درآمده چنانچه سبق ذکر یافت هشت ارب دام است که هر اربی صد کرور باشد و هر کروری صد لک - و حاصل هر کرور دام دو نیم لک روپیه میشود - باین اعتبار کل ممالک ایران نهم حصهٔ این اقلیم اعظم میشود - هرچند بحساب جمع و فاضل تفاوت درین مرتبه است ولیکن بحسب فسحت دستگاه سلطنت و اثاث دولت و شان و شوکت و کثرت خدم و حشم تفاوت بسیار است - سپاس ایزد را که بمحض عنایت بخشندهٔ بی منت و وهاب بی ضنت این مایه نعمت بیکران نصیبهٔ این دودمان شده - چنانچه امروز در روی زمین دولتی باین عظمت باهیچ سلسله نیست - چه حاصل ملک ایران نسبت باین کشور بدرجه ایست که مذکور شد تا به توران چه رسد - اما دولت خوندگار روم چون حقیقت مداخل ولایت او از قرار واقع معلوم نیست ازین رو نسبت دادن وجهی ندارد - آنچه از روی کار و اخبار مترددین بظهور پیوسته یقین که باین دولت خداداد رابری

نمیتواند نمود ـ امید که تا روز نشور دم نفخ صور روز بروز عظمت مکانت و رفعت مکان این دولت عظیم الشان که اساس بقای آن چون بنیان عدل و احسان پایدار و استوار خواهد بود در تزاید باد بلطفه و فضله ـ

از عنایت نمایان امروز که عید قربانست بخشش لغزش و حرکت ناهنجار خواجه صابر است ـ و وانمود این ابهام آنکه خواجه مذکور سابق در سلک بندهای معتبر درگاه گیتی پناه انتظام داشت و بخطاب نصیری خان مفتخر بود ـ بنابر رعایت نسبت خویشی و دامادی عبدالله خان که از راه عدم استقامت طبع در دکن امور ناپسندیده ازو بظهور رسید مشارالیه نیز قطع نظر از مراحم سرشار آنحضرت نموده شرم این خطاب هم نگاه نداشت ـ و محرومی از سعادت ملازمت بر خویشتن پسندیده به نظام الملک درپیوست ـ و چندی در دکن بوده مدتی بیهوده روزگار بپایان آورد ـ چون روی سریر سروری بل صفحهٔ جبین زمین و زمان از پرتو جلوس همایون فروغ سپهر چارمین یافت باعتماد عفو جرم‌بخش خطاپوش آنحضرت در ضمن عرضداشت های پی در پی ندامت و عذر خواهئ جنایت خویش عرضداشته استعفا از زلات بی پایان نمود ـ آنحضرت بمقتضای کرم ذاتی و مروت جبلی معاذیر او را دلپذیر انگاشته بخلعت و منصب سه هزاری دو هزار سوار و خطاب سابق سرفراز ساختند ـ

از بدایع وقایع که درین احیان سعادت بی پایان رو نمود بدست آمدن فیل سفید است بی دستیارئ سعی ـ و پیدا شدن این جانور فرخنده منظر که بغایت میمون و مبارک است و داشتن آن بی نهایت شگون دارد دلالت تام بر کمال بلندئ اقبال میکند ـ چه فیل سفید بغایت کمیاب و عزیزالوجود بل نایاب است ـ و سرمایهٔ مباهات و افتخار راجه پیگو بر سایر راجهای این دیار همین است که آن حیوان مبارک لقا در فیلخانهٔ او موجود است ـ و از زمان باستان تا الحال هیچ بادشاهی نداشته مگر آنکه در تواریخ ملوک عجم داشتن فیل سفید را از خصایص کسری و پرویز شمرده اند ـ حضرت عرش آشیانی در مدت پنجاه و دو ساله بادشاهی باوجود آن مرتبه سعی در فراهم آوردن فیلان نامی چنانچه بعد از رحلت آنحضرت شش هزار زنجیر فیل در فیلخانه موجود بود ـ همواره در پی

پیدا کردن فیل سفید بودلد دست بهم نداد - و کیفیت این حسن اتفاق آنکه چندی ازین پیش وکلای خواجه نظام سوداگری نامی بجهت سودای سودمند آن بلاد به بنادر پیگو و چین و امثال آن تردد میکردند - چاوهٔ فیلی بغایت کم سال و لاغر و زبون که هنوز مشخص نبود که چه رنگ پیدا کند و در بندر پیگو بمعرض بیع درآمده بود بگمان آنکه شاید در کلان سالی سفید لون ظاهر شود آنرا خریداری نموده برای او آوردند - و او بنابر امیدواری در مقام آن بود که چندی آن چاوه را نگاهدارد - اتفاقاً درین اثنا حضرت جنت مکانی او را بجهت خرید یاقوت به پیگو فرستادند - بمقتضای سوابق معرفتی که با سید دلیر خان داشت آن چاوه را در جاگیر خان مذکور گذاشت - و بحسب اتفاق خواجه مشارالیه بنا بر منع حاکم آنجا از برآمدن ممنوع شده مدتی نظربند بود - چاوهٔ مذکور دوازده سال در آن پرگنه مانده تربیت یافت - و رنگی بغایت سفید در کمال صفا برآورد - آنگاه خان مذکور از راه ندرت وجود بدربار معلی فرستاد - و دوازدهم شهریور از نظر اشرف گذشت - چون مطلوب بود بغایت مستحسن افتاد و به گج پتی موسوم شد - وطالبای کلیم که از جمله شعرای سرآمد پای تخت است درین باب این رباعی در سلک نظم کشیده به صلهٔ گرانمند گرامی گشت : رباعی

بر فیل سفیدت که مبیناد گزند شد بخت بلند هر که او دیده فگند
چون شاه جهان برو برآمد گوئی خورشید شد از سپیدهٔ صبح بلند

از سوانح غریبهٔ این ایام غره مهر یمین الدوله آصف خان دو برهمن ترهتی که آوازهٔ هنرپروریهای بندگان حضرت شنیده از روی چشمداشت نظر عنایت راه دور و دراز آمده بودند از نظر انور گذرانید - و معروضداشت که هنر هر یک ازین دو هنرور آنست که ده بیت شعرای هندی زبان در حضور بدیهه گفته بر ایشان خوانند - چنانچه گمان آن نباشد که پیشتر شنیده باشند - بمجرد یک نوبت خواندن بر وتیره و ترتیبی که استماع نموده اند بازمیخوانند - و بر بدیهه ده بیت برهمان وزن و قافیه درهمان باب جواب میگویند - چون حضرت شاهنشاهی مکرر ایشانرا بمعرض آزمایش درآوردند و تجربه موافق حقیقت معروضه افتاد هر دو منظور نوازش

شده بخلعت و انعام گرامند سر افرازی یافتند - و بمقدمئ موضع ترهت که موطن ایشان بود امتیاز یافته کامیاب و مقضی المرام بوطن خود مراجعت نمودند -

روز دوشنبه نهم ماه مذکور بمنزل یمین الدوله آصف خان با سایر بادشاهزادها و نواب مهد علیا تشریف فرموده دو روز در آنجا نشاط اندوز و طرب افروز بودند - پانزدهم ماه چنگیز پسر عنبر حبشی بخطاب منصور خانی و انعام ده هزار روپیه امتیاز جاودانی یافت -

گذارش داستان غیرت بخش عبرت آموزکه عبارت است از شرح احوال خانجهان لودی ازمبدا تا مآل و رو تافتن او از قبله اقبال ابدی و شتافتن بوادئ ادبار سرمدی از روی نادانی و بیخردی

بر ارباب دانش دوربین و صاحب خردان حقیقت آئین حقیقت این معنی چون روز روشن است که هر بیراهه روکه گام بروش نه نهد و پای بدرستی و راستی نگذارد آن نقش قدم در حقیقت چاه راه او گردد - خاصه آنکسی که بترک شکر منعم و فروگذاشت سپاس محسن اکتفا ننموده احسان را باسأت تلقی نماید علی الفور مجازات آن تفریط که در شریعت کفر معنوی و شرک باطنی است در کنار روزگار خویش بیند - از شواهد صدق این دعوی مشاهدهٔ آغاز و انجام روزگار پیرخان افغان مخاطب به خانجهان لودی است که از دولت این خانهٔ جاودانه کارش بکجا کشیده بود - در آخرالامر بدلالت نادانی و جهالت افغانی از شاهراه هدایت کجگرای گشته ببلیهٔ پاداش اعمال سئیه گرفتار گردید - شرح این مقال علی الاجمال آنکه در مبادی امر او منظور نظر و مقبول عاطفت حضرت جنت مکانی گردیده بیامن تربیت آنحضرت از زاویه پس کوچهٔ گمنامی و نوکری عبدالرحیم خانخانان باوج عزت و شهرت رسید - و رفته رفته دقایق کارش بدان درجه

بالا گرفت که به منصب والای هفت هزاری ذات و هفت هزاری سوار و
خطاب خانجهانی سرافراز شد - آنگاه بعد از ارتحال آن حضرت قبل از جلوس
مبارک حضرت صاحبقران ثانی چون مواد زیاده سری یعنی هوای جاه و
سودای ریاست پیوسته در سر بیهوش او جوش میزد از روی کافر نعمتی
و ناسپاسی بتحریک چندی از افغانان مثل بهلول و سکندر قطع نظر ازین
همه مراتب نموده و چشم از سایر این عنایات پوشیده حق نمک احسان
فراموش کرد - و یکبارگی هنگامه آرای خروج و طغیان گشته بوساطت
رسل و رسایل با نظام الملک کارفرمای دکن وثایق عهد و پیمان بمیان آورد
قرارداد را در متن عقد بیعت بعلایق ایمان غلاظ و شداد موکد گردانید که
آن بد عهد سر تا سر ولایت بالا گهات را که تا این غایت در تحت و
تصرف اولیای دولت قاهره بود به بی نظام باز گذارد - و او بمقام اعانت
و امداد آن بدنهاد درآمده در همه جا و تا همه جا همراه باشد - درین
حال بعد از استماع سانحهٔ ناگزیر حضرت جنت مکانی حضرت صاحبقران ثانی قبل
از نهضت والا بسوی مستقر سریر جهانبانی از دارالخیر جنیر جان نثارخان
را با فرمان جهانمطاع که از فاتحه تا خاتمه بخط خاص بود - بجهت استمالة او
ارسال فرمودند - آن برگشته اختر مطلقا باقدام آداب و اندام پیش نیامده و
به لوازم این مقام اقدام نه کرده تقدیم مراسم معهوده نه نمود - و از راه
ستیزهٔ سعادت اصلا استقبال فرمان قضا لشان و تعظیم و تکریم رسول کریم
بجا نیاورده در برابر آن مایه مهربانی و پیغامهای عنایت آمیز از روی
خشونت طبع سخنان ناملایم و کلمات غیر مناسب بر زبان راند - و بعد از
معاودت جان نثار خان در مقام وفای عهد معهود با نظام الملک درآمده
به سایر جاگیرداران وعمال اعمال متعلقهٔ بادشاهی نوشت که چون درینولا
خدیو جهانیان ازین مرحلهٔ پر ملال رخت ارتحال بآهنگ ارتقاء عالم بالا
بربسته - و ازین راه شیرازهٔ جمعیت دفتر روزگار که بی سرور حکم تن
بی سر دارد از یک دگر گسسته - و هنوز خداوند وقت و خدیو زمانه که
جلوس اقدسش سرمایهٔ رفع تفرقهٔ گیتی است سایه بسر وقت بخت تاج وتخت
نیفگنده و ازین جهت چهار حد این کشور اکبر را که دو ثلث ربع
مسکون است از همه سو غبار شورش و آشوب فرو گرفته - خصوص ملک

دکن که سر تا سر بلا انگیز و فتنه خیز است ـ و اهل آنولایت وقت یافته در مقام انتقام در می آیند ـ لاجرم درین وقت با ایشان درآویختن از مصلحت دور است ـ می باید که دست از تصرف ولایات بالا گهات باز داشته بحضور آیند که باتفاق یکدیگر لوازم پرداخت و نگاهبانئی شهر بعمل آید ـ چون نوشتهٔ آن ناقص اندیش بامرای سرحد رسید بنابر آنکه ازان مواضع بیگمان بودند سخنان ساده فریب او را که نقش دولتخواهی داشت موافق صلاح دولت پنداشته دست از سایر تهانجات باز داشته بدو پیوستند ـ و دیگر باره جمیع آنولایت که در آن ولا پنجاه و پنجکرور دام جمع داشت از تسلیم آن سلامت دشمن بدست غنیم درآمد ـ سوای قلعهٔ احمدنگر و مضافات آن که سپه دار خان حاکم آن سرحد بحکم سوخ اساس عقیدت تمکن ورزید ـ و تمکین حکم او نه کرده چون کوه ثابت قدم جای خود را محکم نگاه داشته کاهی به بهای حرف او نداد ـ و سخن او را مقدار جوی وزن ننهاد ـ آنگاه آن ناحق شناس از روی کافر نعمتئی ولیٔ حقیقی به سلسله جنبانیٔ شقاوت با ولی نعمت جاوید از راه خلاف و نفاق درآمده در انصرام مقتضای فکرهای دور از روی کار که جهل و غرور با خود قرار داده بود پیشنهاد خاطر ساخت ـ و سکندر دوتانی را در برهانپور باز داشته خود بانداز تصرف در ولایت مالوه که در آنولا بمظفر خان معموری مقرر بود آهنگ قلعهٔ ماندو نمود ـ و چون در عرض این خجسته اوقات موکب جاه و جلال از جنیر برآمده باحمدآباد و اجمیر نهضت فرموده ورود اقبال و نزول اجلال بمستقر سریر خلافت نمود از جلوس فرخنده فر آن سرور آب و رنگی تازه بر روی کار سلطنت باز آمده نظم و نسق دیگر در کارخانهٔ دولت پدیدار شد ـ و بتاثیر سطوت و صولت اولیای دولت آشوب و شورش برخاسته بهر سو فرونشست آن خود رای زیاد سر نیز دل باخته از بیم جان بدست و پا زدن درآمد ـ خصوص در وقتیکه اکثر مردم کارآمدنی که تا ماندو با او همراهی گزیده بودند بمجرد استماع خبر جلوس مبارک از اجمیر سر خویش گرفته پی کار خود رفتند ـ از جمله امرای عمده راجپوت مثل راجه گج سنگه و جی سنگه ازو جدائی گزیده رو به وطنهای خود نهادند ـ آن تیره روزگار درین حال آثار ادبار

در آئینه احوال خویش معاینه دیده ازین راه بغایت بیتاب شده از جا رفت ـ و بمقام تلافئی تفریط و تقصیر درآمده از روی عجز و زاری عرضداشتی مشتمل بر اظهار اطاعت و فرمان برداری بمعاذیر نادلپذیر نوشته بدرگاه عالم پناه ارسال داشت ـ خلاصه مدعا اینکه این بندهٔ دیرین و فدوی کمترین که از عمرها گردن اطاعت وقف طوق طاعت و رقبهٔ سرافگندگی رهن ربقهٔ بندگی داشته پیوسته از کمال فرمان پذیری و دولت خواهی مقتضای صلاح دولت ابد پیوند را کار بسته اکنون نیز کمال انقیاد مضمون فرمان همایون را مکنون ضمیر دارد و خواهد داشت ـ الحال منتظر امر جهان مطاع است بدانچه مامور گردد بر وفق مسطور نفاذ را قرین صدور سازد ـ چون این مضمون بعرض باریافتگان دربار سپهر مدار رسید اگرچه بفتوای خرد مصلحت اندیش تنبیه و تادیب او واجب و لازم بود معهذا گفتار او بکردار آشنائی نداشت و عهد او از وفا بیگانه بود ـ چنانچه به هیچ وجه اعتماد و اعتبار را نمی شایست ـ ولیکن از آنجا که مقتضای ذات اقدس آن حضرت بخشایش تقصیرات و فروگذاشت زلات است ـ و در برابر عفو خطابخش آنحضرت کوهای گناه قدر کاهی ندارد لاجرم کرده و گفتهٔ او را ناکرده و ناگفته انگاشته جرایم بیحساب او را بحسابی برنداشتند ـ و عواطف بسیار و مراحم بیشمار دربارهٔ و بظهور آورده صاحب صوبگئی خاندیس و برار بحال داشتند ـ و فرمان عالیشان مشتمل بر دلاسا و تسلئی خاطر او صادر فرمودند ـ و او حسب الامر اعلی از ماندو به برهانپور شتافته چندی باهتمام مهمات آنصوبه قیام داشت ـ و چون نگاهبانئی آن حدود بعهدهٔ مهابت خان خانخانان قرار یافت و صاحب صوبگئی مالوه بدو تفویض شد چندی در آن سر زمین نیز روزگار بپایان برد ـ تا آنکه به لشکر کومکئی آن صوبه بتادیب و گوشمال ججهار سنگه مامور گشت ـ و بعد از تقدیم آن خدمت بملازمت اقدس شتافته از زمین بوس آستان سپهر نشان سر افتخار باسمان رسانید ـ چنانچه بتفصیل گذارش پذیرفت ـ بنابر آنکه مدار نظریافتهای عنایت حضرت پروردگار بر مدارا و اغماض عین است اصلا خیره چشمی های او را منظور نظر اعتبار نداشتند ـ وقطعاً بی راه رویهای او را بر روی او نیاوردند ـ بلکه چنین عنایت و نوازش فرمودند که باعث

تعجب حاضران انجمن حضور گردید - و همگنان را گمان آن شد که همانا جنایتهای مذکور ازو بظهور نیامده باشد - و باوجود این مرتبه مراحم بی پایان که درین مدت نسبت بدو ظاهر شد از آنجا که پرهیز و حذر لازمهٔ بغی و غدر است و خوف و هراس مقتضای خیانت طبع و خساست عقیدت اصلا خاطر تفرقه ناک و دل رمیده و هوش از سر پریدهٔ او باز بجا نیامد - معهٰذا از سخنان وحشت افزای پراگنده گویان که از هر گوشه بگوش او میرسید وهمش زیاده میشد - بحسب اتفاق درین اثنا لشکری پسر مخلص خان از روی خوردسالی و بیخردی خواست که پسران او را در واهمه اندازد - بایشان گفت که قبل از آنکه شما را درهمین دو سه روز در تنگنای زندان بروز بد نشانند اندیشهٔ کار خویش فرا پیش گیرید - آن کوتاه نظران از جا درآمده پدر را آگاه ساختند - او که از بد اندیشئی خود پیوسته متوهم و محترز میزیست بمجرد استماع این سخن بی اصل واهی که از اراجیف افواهی هزار پایه بیپایه تر بود توهم بیجا بخود راه داده بسیار از جا رفت - و در عرض دو سه روز هزار تن افغان زیاده سر چه از خویشان و چه از نوکران بر سر خویش جمع آورد - و با خاطر پراگنده و حواس متفرقه در خانهٔ خود نشسته حقیقةً در سعادت جاوید بر روی خود به بست - حضرت شاهنشاهی از عزلت‌گزینئی او کمال تعجب نموده از حاضران انجمن خصوص آصف جاه استکشاف فرمودند - و حقیقتی که بعد از تحقیق بعرض رسید پسند نفرموده اسلام خان را نزد او فرستادند و باعث محرومی از ادراک سعادت ملازمت استفسار فرمودند - او از راه مکر و حیله درآمده بزبان عجز و زاری پیغام داد که چون انحراف مزاج اقدس بر من از روی کوتاهی های نامتناهی خویش خاطر نشان و دل نشین‌گشته و ازین رو عرض و ناموس دیرین را که پاس آن در مشرب حمیت افغانی اهم واجبات است در معرض تلف می بینم - و بنابر کمال استیلاء وهم و هراس از کار رفته و از پای در افتاده ام - و الا کدام شقاوت نهاد بی سعادت باختیار از ادراک شرف کورنش صاحب دارین خود محرومی اختیار میکند - اکنون از عنایت بی غایت حضرت خلافت پناهی استدعا دارم که مرا از بیم بی ناموسی و بی عرضی ایمن

و مطمئن خاطر سازند و توقیع امان نامه که سرخط آزادیٔ این پیر غلام ازرق عصیان است متوقعم که بدستخط اقدس مزین فرمایند - و آنگاه که بتازگی جان بخشی نموده از سر نو این بندهٔ زیان کار را بعرض و ناموس زینهار داده باشند در اختیار خدمت و عزلت مختار سازند - چون التماس او از عرض یمین‌الدوله بل در لباس شفاعت آن عمدة‌الملک معروض افتاد مالک انفس و آفاق بنابر مقتضای مکارم اخلاق و کرایم عنایت و رعایت جانب خان عالی شان ملتمس او را بعز اجابت مقرون ساختند - و او آن زنهارنامهٔ نامی را که منشور سعادت ابدی و برات نجات سرمدی بود طغرای حیات جاودانی و توقیع رستگاریٔ دوجهانی دانست - و نشرهٔ جان و حرز روح و روان ساخته با یمین‌الدوله بدرگاه گیتی پناه آمد - و بسعادت بساط بوس سربلندی و ارجمندی یافته چندی بدستور معهود آمد و شد مینمود - باوجود آنکه حضرت ظل سبحانی همواره در صدد دلجوئی او بوده بانواع عواطف و مراحم اورا دل میدادند - لیکن بحکم آنکه شقاوت ابدی کار فرما و ضلالت سرمدی راهنما بود - معهذا بمقتضای آنکه جزاء عمل و مکافات کردار همدرین دار دنیا حق است روزگار نخواست که پرده از روی کار برندارد - و پاداش کار نابکار او همدرین نشاة بکنار او ننهد - فایده برین مراتب مترتب نشد - و پرده پوشی های آنحضرت سودی برنداد - لاجرم آن بداندیش بدست خویش تیشه بر پای خود زد - وبدامن زنی کوشش خود آتش در خرمن خود انداخت - توضیح این ایهام آنکه این تیره سرانجام ازان روز باز پیوسته در پی آن بود که از روی لجاج بخت با سعادت بستیزد - و رو بوادیٔ فرار آورده بپای ادبار ابدی از دولت و اقبال سرمدی بگریزد - وبحکم این قرارداد همواره در پی مایحتاج راه و بر سر سرانجام مقدمات پیشنهاد خاطر میبود - و چون دربایست این کار مهیا و آماده شد در شب یکشنبه بیست و [۱][دوم]ع مهر میعاد فرار قرار داد - چندی از ملازمان آصف‌جاهی ازین معنی آگاهی یافته خان والا شان را خبردار ساختند - و بحسب اتفاق چون آن شب نوبت کشیک آن دستور اعظم بود با مردم خود در پیش خانه بدستور معهود حاضر بود - الله وردیخان

---

۱ - ع [یکم] ل -

را که هم کشیک خان بود در حال بملازمت والا فرستاد که حقیقت بسمع اعلی رسانیده دستوری حاصل نماید که با اهل چوکی رفته اطراف خانهٔ او را محاصره نموده او را با سایر متابعانش دستگیر سازد - چون مشارالیه بحضور رسیده پیغام بذروه اعلی رسانید فرمودند که چون پاس عهد و وفای موعود شیمهٔ کریمهٔ برگزیدگان آنحضرت است و ملوک مالک رقاب عهد را تعهد این ملکهٔ ملکی بجهت انتظام عالم صورت بیشتر از همه ضرورت باشد بالتزام این خصلت حمیده و ستوده بر ذمت همت فرض نموده ایم - بنابر این مادام که مصدر امری نگردد که فتوای خرد تنبیه و تادیب او را تصویب نماید ما نیز تجویز این معنی نمی نمائیم - مجملاً چون کسی متعرض احوال او نشد فرصت غنیمت دانسته با سایر متعلقان و منسوبان خود هزیمت اختیار نمود - بعد از یک پهر شب یمین الدوله رفته حقیقت از قرار واقع بعرض اشرف رسانید - حضرت خلافت پناهی بی توقف در همان شب موکب نصرت شعار را بسرداری امرای نامدار مثل خواجه ابوالحسن و سید مظفر خان و نصیرخان و راجه جی سنگه و خان زمان و صفدر خان و الله ویردی خان و[1] [معتمد خان]ع و سردار خان و راجه بهارت بندیله و خواص‌خان و ظفرخان و راو سور بهوریته و راجه بیتهلداس و خدمت پرست خان میرآتش و مادهو سنگه و انیرای و مرحمتخان بخشی احدیان و پرتهی راج راتهور و احدادخان مهمند و بهیم راتهور و شادیخان اوزبک و جمعی دیگر از امرا و ارباب منصب والا بتعاقب او نامزد فرمودند که بسرعت هرچه تمام تر از دنبال او شتافته خود را بدو رسانند - و مانند قضای آسمانی با سایر همراهانش احاطه نموده بدست در آرند - چون امرای عظام یازده‌گهری شب گذشته به سعادت رخصت تشریف یافتند - چندی از مردان کار و شیران بیشهٔ پیکار که بی اندیشه مانند پلنگان صف شکن یک تنه رو بعرصهٔ کارزار می آورند و بی محابا چون نهنگان مردافگن تنها بر دریای لشکر اعه میزنند - مثل سید مظفر خان و راجه بیتهلداس و خدمت پرست خان و پرتهی‌راج راتهور و خواص‌خان وغیره پنجتن مطلقاً بهیچ چیز مقید نشده

---

۱ - ع [فدائی خان] ل -

بهمراهئی لشکر التفات ننمودند - و از روی پاس ناموس شجاعت ذاتی
اصلا بیم و هراس بخود راه نداده چون باد وزان و برق فروزان شتابان
گشته شش گهری از روز گذشته در نواحئی دهولپور خود را بسیاهئی آن
تیره روزان رسانیدند - چون او خود را درمیان آب رودبار چنبل و سیلاب
تیغ آتش میغ دلاوران کینه جوی دید دانست که از میان این همه آب
و آتش مفت جان بیرون نتوان برد - ناچار مانند بخت برگشته بآهنگ
جنگ پیش آمد - و پای ثبات و قرار چون روی خود سخت و استوار
کرده شکنهای تنگ گذار را پناه خود ساخت - سپاه سلیمان زمان باستظهار
اسم اعظم حضرت پشت گرم شده رو بآن دیو خویان اهرمن نهاد نهاده
دست و بازوی تیغ زن بکمان کشی و تیر اندازی و سرپنجهٔ کمند افگن
بکمین کشائی و عدو بندی برکشودند - خصوص جمعی از شیران بیشهٔ
کارزار که درآن گرمئی هنگامهٔ گیر و دار خود را مانند آتش کین بسرافرازی
علم نموده در عرصهٔ پیکار کارنامهٔ رستم و اسفندیار بر روی کار آوردند -
از جمله خدمت پرست خان میر آتش که همواره چون شعلهٔ سرکش بی
حذر خود را بر خشک و تر میزد و مانند تیغ شعله آمیغ بآب و آتش
میرفت درین میانه چون شمشیر مرد افگن از سر گذشته خویشتن را یک
تنه بر مخالفان زده بدار و گیر درآمد - و مانند کمان کین توز چین بر
ابرو افگنده و سینه سپر تیر بلا ساخته سرگرم زد و خورد گشت - و در
این اثنا که کارهای دست بسته نمایان ازو سر زده صفحهٔ میدان کارزار
را کارستان نموده بود بزخم تیری که بر شقیقهٔ او رسیده کاری افتاد از پا
در آمده نقد جان را نثار راه خدیو روزگار نمود - وهم چنین راجه بیتهلداس
و پرتهی راج راتهور با سایر برادران رعایت رسم و راه راجپوتان نموده
از مرکب ها فرود آمده آهنگ جنگ پیاده و سوار نمودند - و خواصخان
بهتی و مرحمت خان بخشئی احدیان نیز چند تن را از اسپ انداخته خود
نیز زخمدار در معرکه افتادند - و سید مظفر خان با جمیع برادران و
خویشان شجاعت ذاتی و شهامت هاشمی را کار فرموده صفحهٔ میدان ستیز
را از شورگیرودار روکش عرصهٔ رستخیز نمود - و در پیش رفت کار چندان
کشش و کوشش بجا آورد که محمد شفیع نبیره‌اش با نوزده تن جان فدای

نام و ناموس نمود - و پنجاه تن دیگر در جانبازی دقیقه اهال روا نداشته
محضر جلادت و طومار شهامت را بمهر و نشان زخم نمایان رسانیدند -
و دو برادر راجه بیتهلداس و قریب بصد تن از مغلان نامجوی و راجپوتان
ناموس دوست در آن دستبازی جان باخته گوی ناموری از عرصه نیک
نامی بیرون بردند - در اثنای زد و خورد خانجهان زخم تیر خورده به
پرتهی‌راج راتهور برخورد - و با آنکه پرتهی راج از اسپ پیاده شده بود
پای ازو کم نیاورده پیاده رخ به پیکار آن یکه سوار معرکهٔ ادبار آورد -
و بعد از تلاش نمایان هر دو از دست یکدیگر زخم نیزه برداشته بقایمی
از هم جدا شدند - و دو پسر رشید او یکی حسین و دیگری عظمت با
شصت تن از مردم عمدهٔ او درین واقعه سر بباد داد - و شمس خان دامادش
نبیرهٔ عالمخان لودی که از کهنه سپاهیان افاغنه بود و با راجی علیخان
در سنبهل کشته شد نیز با دو برادر محمد خان و محمود خان جان درباخت -
چون خانجهان دو پسر کار آمدنی با داماد بقتل داد جز فرار چاره ندید -
ناچار خود با دو پسر و پنج تن از آب گذشته سوای دو زن و چند سریه
که پیشتر ایشان را بکشتی گذرالیده بود دیگر سایر اهل و عیال از نساء
و جواری و اطفال بسبب طغیان آب چنبل درین سو گذاشته روی ادبار
بوادی فرار نهاد - و باقی لشکر زخمدار و شکسته از زیر تیغ جسته بعضی
جانب بالای آب و برخی بسمت پائین آب و اطراف دیگر بدر رفتند - و
جمیع اهل و عیال و اسباب و اموال ایشان از صامت و ناطق بدست
ارباب نهب و غارت افتاده مگر چندی از زنان که بدست افغانان جاهل
کشته شدند - و سید مظفر خان بعد از تحقیق فرار او و عدم تشخیص
سمت مفر چندی را بتفحص اثر و تجسس خبر بازداشته خود لمحهٔ در
میدان بقصد دفن مقتولان و مراعات حال زخمداران درنگ نمود - درین
اثناء فدائی‌خان و معتمد خان و انیرای و راجه جی سنگه و خان زمان پی
در پی رسیده بدو پیوستند - و باتفاق قرار بر استفسار اثر خانجهان داده
از پی او راهی شدند - چون بکنار آب رسیدند سه پهر از روز گذشته خواجه
ابوالحسن نیز بایشان ملحق شد - چون تعذر عبور ازان آب بدون کشتی
ظهور یافت صلاح وقت در آن دیدند که تا فراهم آوردن کشتی ها و

آرام گرفتن اسپ ها شب گذرانیده روز دیگر هنگام دوپهر از آب گذشته بتعاقب او متوجه شوند ـ چون اهتمام تمام دربارهٔ تجسس اخبار او داشتند و به هیچ وجه جهت فرار او بتحقیق نه پیوست نا چار خواجه ابوالحسن و سایر امرایان از شاهراه گوالیار و انتری به[1] [دتیه] ع شتافته و از آنجا به چندیری و بهوراسه روانه شدند ـ آنگاه متوجهٔ سلوانی که پرگنهٔ ایست ملک گوندوانه گشته از آنجا حقیقت بدرگاه معروض داشتند ـ و موجب این حرکات آن بود که چون او توقف اولیای دولت را که درین هفت پهر رو داده بود ـ از جمله مساعدتهای روزگار شمرده بشتاب بخت برگشته روبراه آورد ـ و خود را بجنگل ملک ججهار سنگه بندیله رسانیده پناه بدو برد ـ و از آنجا که بمقتضای حمیت راجپوتانست چنانچه در امداد پناه جسته جان و مال و ناموس دریغ نمی دارند او را حمایت نموده از بیم سطوت اولیای دولت از راهی غیر مسلوک و جنگل های دشوار گذار از حد خود گذرانیده بملک گوندوانه رسانیدند ـ و آن بیراهه رو قریب بدو سه ماه در پیغولهای جنگل ها و کهسارهای آن ولایت در غایت سراسیمگی سرگشته میگردید ـ سرانجام کار از ولایت برار برآورده بملک نظام الملک درآمد ـ و جگراج مقهور چون او را پناه داده راه نموده بود بنابر آن با راهبران مواضع گفته بود که عسکر منصور را بطریق پی غلط براه دیگر دلالت نمایند ـ ازین رو دولت خواهان که از ساختگئی این حیله ساز آگاه نبودند در آن جنگلها بهر سمت تردد بی وجه داشتند ـ

مجملاً سایر بهادران موکب نصرت بجلدوی فتح مورد عنایت بیغایات شده باحسان و تحسین سرافراز گشتند ـ خصوصاً سید مظفرخان و راجه بیتهلداس و خواصخان و پرتهی راج وغیر آنها چون زخم های کاری داشتند حسب الحکم بدربار سپهر مدار آمده از سعادت زمین بوس سرافراز گشتند ـ و بدین موجب بعنایت شاهنشاهی امتیاز پذیرفتند ـ و سید مظفرخان بعنایت خلعت و خنجر مرصع و دو اسپ خاصه و اضافهٔ هزار سوار سرمایهٔ

---

۱ ـ در بادشاه نامه این موضع باسم روتیه ذکر کرده شده ـ صفحه ۲۹۰ ، حصه اول ـ جلد اول ـ

امتیاز اندوخته منصبش ۱ [پنجهزاری] ع ذات و سوار قرار یافت ـ و راجه بیتهلداس بعنایت خلعت و جمدهر مرصع و فیل و اسپ و نقاره و اضافهٔ پانصد سوار اختصاص یافته از اصل و اضافه سه هزاری دو هزار سوار شد ـ و خواصخان بعنایت خلعت و اسپ و فیل و گهپوۀ مرصع سرافرازی یافته باضافهٔ پانصد سوار منصبش دو هزار و پانصدی ذات و دو هزار سوار مقرر گردید ـ پرتهی راج بعنایت خلعت و اسپ و فیل و اضافهٔ پانصدی دو صد سوار دو هزاری هشت صد سوار شد ـ

از سوانح این ایام روگردان شدن بهلول میانه و سکندر دوتانی است از سعادت جاودانی و پیوستن بخانجهان ـ بسط این مقال آنکه چون بهلول مذکور بمقتضای سفاهتی که در نهادش مضمر بود همواره پیش نهاد داشت که بتحریک او سلسلهٔ آشوب و شورش بجنبش در آید ـ و یکی از سرگشتگان تیه ادبار را بدست آورده خمیرمایهٔ تخمیر فتنه و فساد سازد ـ درینولا از پیوستن خانجهان به نظام الملک آگهی یافت ـ از بالاپور که در جاگیر او بود و قدر عنایت منصب چهار هزار سوار بداشت فرصت هزیمت را غنیمت شمرده رو بوادیٔ فرار نهاد ـ و در دولت آباد باو ملحق شد ـ و همچنین سکندر دوتانی که نسبت خویشی نزدیک بخانجهان داشت بتصورات دور از کار از جالناپور فرار اختیار نموده ثالث آن دو منحوس شد ـ

چون به شاه عباس خبر سانحهٔ ناگهانئی جنت مکانی با بشارت جلوس حضرت صاحبقرانی رسید ـ و بنابر محبت که غائبانه داشت بحری بیگ رسولی را باهنگ ادای مراسم تهنیت جلوس اقدس و آداب پرسش ارسال داشته همدران نزدیکی از جهان گذران درگذشت ـ و فرمانروائی ایران بشاه صفی گذاشت ـ و بحری بیگ از پرتو آستان بوس درگاه ناصیهٔ بخت را فروغ سعادت داده بحکم رعایت مراسم بازگشتی که از دیرباز میان این دودمان دیرمان و سلسلهٔ صفویه از راه کمال وداد و اتحاد مرعی بود همدرین ایام سید کریم‌النسب میر برکه را که از بندهای فهمیده و

---

۱ - ع [چهار هزاری] ل ـ

آزموده و معتمدان دیرینه روزگار دیدهٔ درگاه جهان پناه است برسم ادای مراسم مبارکباد جلوس شاه صفی و لوازم تعزیت شاه عباس و تحصیل اشراف و اطلاع بر حقایق احوال و استیفای دقایق امور آن ولایت برسالت نامزد فرموده نامور ساختند - و هفتم آبان ماه بعنایت خلعت و خنجر و فیل و انعام پنجاه هزار روپیه سرافراز نموده حکم کردند که بعد از تقدیم وظایف امور مقرره و رسوم معهوده بزودی رخصت معاودت حاصل نموده متوجه دریافت سعادت ملازمت شود - و همدرین روز بحری بیگ را رخصت معاودت داده عنایت خلعت گرانمایه و خنجر مرصع و ماده فیل ضمیمهٔ سوابق عواطف عمیمه ساختند - و چون میر برکه جریده می رفت یک قبضه شمشیر مرصع بر سبیل استعجال با نامهٔ نامی بانشاء علامی افضل‌خان که هم اکنون بجنس نقل آن رقم زدهٔ ترجمان عقل بل زبان خرد یعنی کلک آداب دان میشود مصحوب مشارالیه ارسال یافت -

نقل نامهٔ گرامی حضرت سلیمان مقامی
به شاه صفی دارای ایران

حمدی که کبریائی معبود حقیقی را سزد جز زبان حال اوصاف کمال او بیان نمی تواند نمود - و زبان قال بغیر از عجز و قصور راهی دیگر درین وادی نمی تواند پیمود - پس درود نامحدود بر قایل لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک باد که حق حمد آن ذات مقدس تعالی شانه عما یقولون که در حقیقت اعتراف بعجز و قصور است بجا آورده سرگردانان این وادی را بشاهراه مستقیم آن مقصد اقصی راهنمائی فرموده - و بر آل آن سرور که وجود فایض الجود ایشان حمد یزدانست - و بر اصحاب آن فیض گستر که بساط فیض دین مبین بیاریٔ آن یاران بر بسیط زمین گسترده گشته - و شکری که بازاء این عطیهٔ کبری نامتناهی و سپاسی که در برابر این نعمت عظمی الهی زیبد به هیچ زبانی و عنوانی ادا نمی تواند نمود که بعد از غروب آفتاب عمر و دولت و انقضای ایام حیات و سلطنت عم جمجاه خلد آرامگاه جعل الجنة مثواه مثل آن

کوکب عالم افروزی از افق دولت طالع و لامع گشته و مانند آن سزاوار تاج و تختی بر سریر دولت صفوی نشسته - امید از کرم واهب بی منت آنست که این جلوس میمنت لزوم را بر آن صفوهٔ دودمان صفوی و ثمرهٔ شجرهٔ مصطفوی و بر دوستان آن دودمان رفیع الشان مبارک گرداناد - چون از قدیم الایام الی الان بمقتضای تعارف ازلی که مستتبع روابط لم یزلی است میانهٔ خواقین این دودمان خلافت نشان و سلاطین آن خانوادهٔ عظیم الشان پیوسته رابطهٔ مؤدت مستحکم و همواره علاقهٔ محبت محکم بوده - و بموادی الحب یتوارث از سلف بخلف این عطیهٔ کبری و از سابق بلاحق این موهبت عظمی بارث رسیده - لهذا میانهٔ اعلی حضرت سلیمان حشمت جنت مکانی انار الله برهانه و آن شاه جمجاه رابطهٔ دوستی بحد برادری منتهی شده بوده - و میان این نیازمند درگاه الٰهی و آن شاه والا جاه خلد آرام گاه در ایام خجسته فرجام بادشاهزادگی نسبت محبت بمرتبهٔ انجامیده بود که آن جنت بارگاه را بمنزلهٔ عم بزرگوار خود میدانست - و آثار محبتی و علامات مودتی که رشک علاقهٔ ابوت و بنوت تواند شد از طرفین مشاهدهٔ عالمیان میگشت - ویوماً فیوماً این معنی در تزاید و آناً فاناً این نسبت در تضاعف بود - بحدی که از نسبت های سابقین بسیار و از روابط سالفین بی شمار زیاده گردید - و پیوسته در خاطر دوستی گزین مهرآگین این معنی مذکور بود که هرگاه واهب العطایا نوبت این خلافت کبری و سلطنت عظمی را باین نیازمند درگاه الٰهی رساند بآن رضوان دستگاه دقیقهٔ از دقایق دوستی نامرعی نگذاشته آنچنان محبتی ورزد که خواقین زمان از تصور آن در بحر تاسف مستغرق و سلاطین معاصر از رشک آن در دریای تحیر مستهلک گردند - وچون اعلی حضرت سلیمان حشمت جنت مکانی که بحکم قضای الٰهی به تسخیر دارالملک بقا نهضت فرمودند و نوبت این خلافت کبری باین نیازمند درگاه الله رسیده خار و خاشاکی که از تموج امواج حوادث بر روی این بحر[1] [سلطنت عظمی] ع گرد گردیده بوده بشعلهٔ تیغ آتشبار سوخت - و عرصهٔ مرز و بوم هندوستان را از لوث

---

۱ - ع [خلافت کبری] ل -

وجود مخالفان بآب شمشیر خونفشان پاک ساخت - و تمام ملک موروثی که قبل ازین چندین بادشاهان عظیم الشان داشته اند و مساحان روی زمین قریب سه ربع ربع مسکون انگاشته اند بتصرف اولیای دولت قاهره درآمد - فحمداً لله ثم حمداً لله و شکراً لله ثم شکراً لله - میخواست که مراتب دوستی را که مرکوز خاطر مهر آگین بود از قوة بفعل آورده یکی از معتمدان آگاه و منتسبان درگاه آسمان جاه را برسم سفارت و طریق رسالت بخدمت آن عم قدسی منزلت روانه سازد که درین اثنا خبر واقعهٔ هایله و حادثهٔ نازلهٔ رحلت آن شاه جمجاه از دار فنا بعالم بقا رسید - و جراحت کلفت قصهٔ پر غصهٔ جنت مکانی را تازه ساخت - تا آنکه مژدهٔ جلوس میمنت مانوس آن عالی تبار گردون اقتدار بر سریر خلافت آن عم بزرگوار و استقرار آن شاه والا جاه بر مقر دولت آن خلد آرامگاه غبار غم و الم را از گرد خاطر مهر آگین دور گردانیده کلفت به بهجت و شدت بفرح و غم بشادی و الم براحت مبدل گشت - رجای واثق و امید صادق از کرم کریم علی الاطلاق چنانست که همچنانکه این جلوس میمنت مانوس را برین نیازمند درگاه الهی مبارک گردانیده آن جلوس همایون نیز بر آن کامگار نامدار مبارک گرداند - و در وادیٔ عدالت و انصاف و دوری از جور و اعتساف توفیق رفیق سازد - و درباب احقاق حقوق و ایفاء عهود و عفو زلات و ترک تعصبات و تکثیر خیرات و توفیر مبرات و تفقد حال ضعفا و رفع احتیاج فقرا و اعزاز علما و اکرام صلحا که لشکر دعا و حافظان شریعت غرا اند باحتراز قضیات سابق از سالفین تائید نماید - که درین صورت بهرهٔ کامل از سلطنت حظ وافر از دولت یافته بطول عمر مبشر خواهد بود - و بوسیلهٔ دولت جهان فانی دولت باقی آنجهانی را حاصل خواهد نمود - چون شاه جمجاه را اعلیٰ حضرت عرش آشیانی انار الله برهانه بمنزلهٔ فرزند و حضرت سکندر شوکت جنت مکانی بجای برادر میدانستند - و این نیازمند درگاه الهی آن رضوان دستگاه را عم بزرگوار میخواند بمقتضای این نسبتها آن نور حدقهٔ دودمان صفوی را بمنزلهٔ فرزند ارجمند دانسته آن مراتب دوستی را که در خاطر دوستی گزین مرکوز داشت که در ایام سلطنت و خلافت نسبت بآن عم سلیمان جاه از قوة بفعل آورد انشاء الله تعالیٰ نسبت بآن فرزند

کامگار نامدار به فعل خواهد آورد - چون اخلاص شعار بحری بیگ را از روی استعجال عم غفران مآل بجهت استخبار اوضاع و استعلام احوال فرستاده بودند او را بزودی رخصت نموده ما نیز سید صحیح النسب معتمد پسندیده حسب میر برکه را بر سبیل استعجال از برای استفسار احوال خیر مآل آن صفوۀ دودمان صفوی باتفاق او روانۀ آنصوب فرمودیم - که بعد از ادای مراسم تهنیت و تعزیت اظهار مراتب محبت و مؤدت بتقدیم رساند - و هرگونه امری که باعث مزید اقتدار و هر نوع کاری که موجب زیادتئی استقرار آن شاه والا جاه در امر سلطنت آن دیار باشد و این نیازمند درگاه الٰهی را باید نمود اشاره نمایند که از قوۃ بفعل آورد - و بر عالمیان نسبت دوستئی خود را بآن فرزند ظاهر سازد که در چه درجه است - و چون خاطر بدریافت احوال فرخنده مآل بسیار متعلق است - هرچند آن معتمد را زود تر رخصت نمایند بهتر خواهد بود - و ازینجهت که همیشه گلشن خلت تازه باشد خواهش اینست که بعد مراجعت آن سیادت مآب از اعیان دولت معلیٰ شخصی را که بمزید قرب و افزونئی اعتماد اختصاص داشته باشد برسم رسالت و طریق سفارت بخدمت آن فرزند والا رتبت روانه نماید - مناسب آنکه شیوۀ ستودۀ آبای عظام و سنت سنیۀ اجداد کرام را در ادای دوستئی این دودمان خلافت نشان همواره مرعی داشته بارسال مراسلات و ارجاع مهمات و اعلام مرغوبات که درین بلاد بهم میرسد گلشن محبت و چمن مؤدت را نضرت و خضرت بخشند - ایام سلطنت قرین کامرانی و موجب سعادت دوجهانی باد -

از سوانح این احیان سعادت بی پایان ملا فرید منجم که در تحصیل فن ریاضی باوجود مناسبت طبیعی و موافقت طالعی بتوفیق الٰهی ریاضت تمام کشید بود چنانچه همانا بنابر فرط تتبع و وفور تطبع این فن را سلیقی و طبعئی خود ساخته کتاب زیج شاهجهانی که از توجه حضرت صاحبقران ثانی در اهتمام دستور اعظم آصف جاهی بهمراهئی برادر خود ملا طیب و سایر ریاضی دانان روش هند و یونان باتمام رسانیده بود از نظر انور شاهنشاه عالم و دوم نیر اعظم گذرانید - و حسن سعئی او بمحل

تحسین و احسان و بتوقیع قبول و استحسان وصول یافت ـ و چون اصول و ابواب این کتاب حسابی متضمن فوائد بیشهار و منافع بی حساب بود و ضوابط و قواعد کلی که باعث سهولت استخراج و آسانئی عمل باشد در طئی آن اندراج پذیرفته ـ چنانچه بالفعل اهل این فن از زیچ الغ بیگی مستغنی شده استخراج تقاویم ازین [1][کرامت]ع نامهٔ نامی می نمایند ـ حسب الامر اقدس بقصد تعمیم نفع آن و سهولت تفهم و تفهیم و تعلم و تعلیم منجهان هندی زبان رصد بندان اقلیدس کشای و درجه پیهایان دقیقه رس عبارت آنرا بلغت هندی ترجمه نمودند ـ امید که تا زمین ثابت و آسهان سیار باشد و امتداد جداول تقویم لیل و نهار چون مد مدت عمر خدیو روزگار ممتد و برقرار بود ضوابط استوار و قواعد پایدار این نمودار دانش [2][موجب استخراج و استنباط احکام نجومی باد]ع ـ

درین ایام مرتضی‌خان خلف میر جمال الدین حسین انجو صاحب صوبهٔ تته بجوار عالم رحمت پیوست ـ و امیر خان صوبه دار ملتان به پاسبانئی صوبه مذکور و منصب سه هزاری دو هزار سوار از اصل و اضافه امتیاز یافت ـ روز جمعه بیست و ششم آبان ماه مطابق سلخ ربیع الاول سنه هزار و سی و نه هجری بآئین هر ساله جشن وزن قمری آذین پذیرفت ـ و سایر مراسم معهودهٔ این روز سعادت اندوز بر طبق دستور مقرر بظهور آمده ـ

بیان محو آثار و رسوم بدعت که درمیان طوایف افغانان کوه نشین سرحد کابل شیوع و وقوع یافته بود از توجه اشرف

چون پیوسته توجه اشرف بادشاه شریعت پناه دیندار و خاقان ورع

---

۱ ـ ع [گرامی] ل ـ

۲ ـ [مبین مناط استخراج و استنباط احکام نجومی بوده بنیاد قوانین آن دستور العمل جهان تا بقای بناء عهد مستقیم و اساس احکام اصابت آئین صواب قرین حضرت صاحبقران ثانی ممتد و مشید باد] ل ـ

آئین پرهیزگار بر آن مصروف است که از آثار احتساب روزگار سلامت نصاب در چارسوی گیتی ارکان اسلام رواج تمام پذیرد - و بمحض خاصیت نیت بل بمقتضای حسن عهد مبارک قبح اعمال و سوء افعال خودبخود کناری گیرد - لاجرم به نیروی بازوی جهد و اجتهاد اعلام معالم ملت زهرا برافراخته بجای آن شعار شریعت غرا آشکار ساختند - چنانچه آثار بدعت و ضلال یکبار برافتاده ارباب بغی و عناد و اصحاب زندقه و الحاد که از زیر تیغ سیاست جسته اند همگی به پیغولهای خمول در خزیده - و اهل صلاح و سداد و اسلام و ایمان سالم و ایمن در وسعت آباد فراغ خاطر شاد وطن گزیده اند - چون از مضمون عرضداشت لشکر خان صاحب صوبهٔ کابل ظاهر شد که عموم قبایل افغانان تیره باطن تیراه و نواحئی آن خصوص قبیلهٔ غوریه خیل که مریدان بایزید مخذول تاریک نهاد مجهول اند که نزد ایشان به [۱][یزدان شناسی]ع معروف است - و بنابر پیروئ آن گمراه شیطان منش سامری‌وش از راه رفته اند و بدلالت آن غول وادئ ضلالت بچاه جهالت افتاده اصلا عمل باحکام شریعت غرا نمیکنند - و از روی جهل مدار دینی و دنیوی بر عقائد باطلهٔ او که عین الحاد و اباحت و شبیه باحکام جاهلیت است نهاده اند - از جمله بدون عقد نکاح مباشرت زنانرا مباح میدانند - چنانچه بمجرد اینکه انجمنی آراسته و گاوی را ذبح کرده جمعی را اطعام کنند بی آنکه صیغه ایجاب و قبول بمیان آید ازواج را در کنار تصرف درآرند - و در طلاق بهمین اکتفا کنند که سه سنگریزه گرفته بدست زن دهند - و زن را از جمله ارث متوفی محروم می شمارند - تا بدان غایت که ورثه در انواع تصرف در ایشان مختار اند - خواه خود بزنی نگاهدارند - خواه زری گرفته بدیگری باز گذارند - و درین باب ایشان و اولیای ایشان را قطعاً امتناع نمیرسد - چون فرزندی در خانهٔ یکی از بیدینان تولد یابد گوش خر را بریده قطرهٔ چند خون ازان جراحت بر زبان مولود چکانیده کامش بدان پر دارند - تا درباب خونخواری و دراز گوش منشی هیچ جا پای کم نیارد - و بر هر بیگانه که به جبر دست یابند

---

۱ - ع [پیر روشنائی] ل -

او را ملک یمین دست و خویشتن را مالک رقبهٔ او دانسته خرید و فروخت اورا روا دارند ـ و جمیع متروکات مخصوص اولاد ذکور ساخته دختران را بی بهرهٔ مطلق گذارند ـ و در وقت خونخواری بر هر قبیلهٔ از قبایل که دست یابند بی ایستادگی از پا در آرند ـ و هم چنین اگر کسی از روی سرکشی و زبردستی از ادای حقوق آن بد اندیشان ابا کند و چون مال دیگری از اهل قبیله بدست ایشان در آید دست ازان برندارند ـ و آنرا مطلقا حق و ملک بل عین مال خود شمرده بیوجه حسابی بتصرف خود درآرند ـ و از جمله خرافات شنیعهٔ ایشان است که بر هر که دست یابند اموال او را متصرف شده او را بقتل درآرند ـ و آنرا بر خود با این صیغه مباح گیرند که چون مقتول بوسیلهٔ ایشان از دریافت مرتبهٔ شهادت بدرجات والا فایزگشته در روز جزا با ایشان بهمین دقیقه در حساب دقت نکنند و طلب مال ننماید ـ و باین شبههٔ سخیفه جز تهی دست کسی از زیر تیغ ایشان نجسته ـ و بهمین که تن به بندگی نهاده جان مفتی نه برده ـ و امثال این شناعات که شرح نتوان داد چنانچه از غایت کثرت بشمار در نیاید درمیان ایشان استمرار دارد ـ لاجرم بعد از اشراف و اطلاع برین مضمون بی توقف فرمان گیتی مطاع از موقف خلافت شرف نفاذ پذیرفت که لشکر خان و سایر متصدیان مهمات صوبهٔ کابل این ضلالت پیشگان را از ارتکاب این امور ناصواب که از طور خرد و طریقهٔ شریعت دور است باز دارند ـ و بانواع تخویف و تهدید از وخامت عاقبت این اعتقادات واهیه که شرعاً و عقلاً مذموم است بترسانند ـ و اگر ازین پس کسی باین عملهای شنیع جرأت نماید او را تنبیه بلیغ نمایند ـ و حسب الحکم شریعت غرا تازیانه و تیغ را برو حکم سازند ـ مجملا در عرض اندک مدت بر طبق امر جهانمطاع حضرت خلافت پناهی که اوامر و نواهئی آنحضرت مانند قضاء الٰهی مبرم است و رد و دفع آن از امکان بامتناع می گراید مجموع آن بدعتهای واهیه و امور منهیه مرفوع گشته مبتدعان ازان ممنوع شدند ـ و در اعمال و معاملات به منهج قویم و طریق مستقیم دین مهدی صلی الله علیه و سلم عمل نموده عمل اجرای سایر احکام و حدود بر مجاریٔ معهود ملت احمدی جاری و ساری گردید ـ

ارتفاع رایات جاه و جلال و نهضت آنحضرت به نفس نفیس برای گوشمال نظام الملک و خانجهان بصوب دکن

چون بعنایت الٰہی از مبادی ایام خیرانجام شاهزادگی تا هنگام جلوس همایون و از آن روزگار سعادت آثار تا اکنون باوجود تمادیٔ مدت قطعاً برق تیغ شعله آمیغ سطوت و صولت اولیای دولت بی سبق اتمام حجت برق خرمن سوز بخت سیاه هیچ تیره روزی نگشته - و در هیچ وقت کام کین خواهی رابه لذت انتقام و مذاق تشفی را بچاشنئی تلافی شیرین نه ساخته - مادام که کار بنامه و پیغام از پیش رود و معاملات به تیغ زبان فیصل یابد قدم قلم خجسته مقدم را بر دم شمشیر مقدم داشته قطع و فصل مهمات را به زبان تیغ حوالت نمی نمایند - لاجرم فرمان عالی شان مشتمل بر نصایح خبرت بخش عبرت آموز بنام نظام‌الملک صادر فرمودند - و ازین جهت که مصلحت تقدیر بامری دیگر تعلق پذیرگشته بود اصلا آن پندهای سودمند فایده نداد - و از ته دل همچنان بر سر سرانجام قرارداد خاطر میبود - تا آنکه روزگار حریف آزار برین آمد که ازان تزویر اندیشه دغا پیشه انتقام کشیده کام خود از آن خود کام بستاند - و سینه از کینهٔ دیرینهٔ او پرداخته آن تیره روزگار را بروزگار خود نشاند - لاجرم غائبانه فنون حیل گوناگون بکار برده بساط مکر و فسون فروچید - و هزار گونه بازیچهٔ نیرنگ آمیز بر روی کار آورده رنگها برآب زد - تا نقش شکست و منصوبهٔ باخت آن سست رای بهمه وجه درست نشین ساخت - تبیین این ایهام آنکه چون خانجهان از پیش سپاه نصرت دستگاه رو گردان شده به نظام الملک پیوست - و او آن بد فرجام را در ولایت خود راه و بحمایت خود پناه داده در صدد مدد آن نفاق اندیش شد - ازین رو شعلهٔ غضب بادشاهی زبانهٔ اشتعال و التهاب کشید - و فرمان قضا توامان به پروانگئی قهرمان قهر جهان سوز درباب تهیهٔ سپاه نصرت پناه اصدار یافت - و اوایل ربیع الثانی سنه هزار و سی و نه هجری موافق بیست و پنجم دی ماه الٰہی بساعت مسعود و درخور نهضت همایون که سعادت برو مفتون

و اقبال بدو مقرون باد ساهچهٔ مهر شعاع لوای والا بجهت تسخیر دکن بصوب مملکت جنوبی ارتفاع گرفت - و تفویض خدمت حراست آن مصر عزت به مؤتمن الدوله اسلامخان سمت تخصیص پذیرفته منصبش باضافهٔ هزار سوار چهار هزاری سه هزار قرار یافت - و معتمد خان از تغیر خان مذکور بخدمت بخشی گریٔ دوم و میرزا شجاع ولد شاهرخ بخطاب نجابتخان و فوجداریٔ کول سرافراز گردید - و بعد از وزن مقدس شمسی سال سی و نهم از عمر جاوید قرین و بوقوع پیوستن مجمع آن روز سعادت اندوز کوچ در کوچ روانه شده روزی که ساحت خطهٔ خاندیس از جوش جیش منصور که یاد از غوغای نفخ صور میداد روکش عرصهٔ محشر شد - از هول سطوت و صولت اولیای دولت سر تا سر مملکت جنوبی خاصه سر زمین شورش خیز دکن رستخیز انگیز شده در آن عرصه شور روز نشور بظهور پیوست - ارادتخان صوبه‌دار آنجا با تمام کومکیان سعادت ملازمت اشرف دریافته یاقوت خان حبشی بانعام هیکل مصحف مرصع و دهوب [1] خاصه و یارهٔ مرصع و پنجاه هزار روپیه نقد و کهیلوجی بالعام پنجاه هزار روپیه و اوداجی رام بانعام چهل هزار روپیه و مالوجی بعطای موازیٔ این مبلغ و میناجی بمرحمت سی هزار روپیه و آتش‌خان بانعام بیست و پنجهزار روپیه سربلندی یافتند - و بتحریک همت والا و رسوخ نیت و عزم جزم و حکم قهرمان قهر و سزاوائی نفاذ امر که پیشکاران امور جهانگیری و جهانبانی اند سه فوج عمان موج از دلیران عرصهٔ کارزار و فرسودگان روزگار بسرداریٔ سه سپهبد برگزیده مصاف دیده تعین یافته بسر کردن این امر نامزد گشتند - سردار اول ارادت خان - امرای عظام و ارباب مناصب بدین موجب بهمراهئی این فوج مقرر گشتند - ججهارسنگه بندیله - سید شجاعت خان بارهه - رضویخان مشهدی - راو دودا - چندراوت - میر عبدالله - اکرام خان - شیخ زاده نورالدین قلی صفاهانی - احمد خان نیازی - ستر سال کچهواهه - راجه دوارکا داس - کرم سین راتهور - ملتفت خان ولد ارادت خان - بلبهدر سنگهاوت - مغولخان ولد زین خان -

---

۱- از دهوب شمشیر مراد است -

شیام سنگهه سیسودیه - اهتمام خان قدیمی - رامچند هاده - ۱ [اودیسنگه] ع راتهور - تلوک چند ولد رای منوهر - جگناتهه راتهور - مکند داس - جادون - و از دکنیان یاقوت خان حبشی - کهیلوجی بهونسله - میناجی برادر مالوجی بهونسله - یسویخان جیریه - فخرالملک - پرسوجی - بسونت راو - شمار سپاهیان این فوج با سایر برقندازان و احدیان به بیست هزار سوار کشید - سردار دوم راجه گج سنگه - درین فوج جمعی کثیر از اعاظم امراء و منصبداران بدین تفصیل تعین پذیرفتند - نصیری خان - بهادر خان روهیله - سردار خان - راجه بهارت بندیله - راجه بیتهلداس کور - راجه منروپ کچهواهه - انیرای - صفدر خان - یوسف خان - جان نثار خان - پرتهی راج راتهور - احداد خان مهمند - راول پونجا - شریف خان قدیمی - جهان خان کاکر - راجه بیر نراین - پیر خان میانه - شادیخان اوزبک - خنجر خان - حبیب خان - میر فیض الله - رای هرچند - گوکل داس سیسودیه - کریم داد قاقشال - جیرام - هر داس جهاله - محمد شریف قدیمی - محمد شاه قدیمی - حسینی قدیمی - و از دکنیان اوداجیرام و بیلاجی و شرزه خان - از منصبداران و احدیان و برق اندازان عدد این فوج از قرار ضابطهٔ معهود پانزده هزار سوار مکمل مساح خوش اسپه - و سردار سوم شایسته خان ولد آصف جاهی - تفصیل امرای این فوج بدین موجب - سپهدار خان راجه جی سنگه و راو سور بهورتیه و فدائی خان و پهار سنگه بندیله و الله ویردی خان و بهیم راتهور و مادهو سنگه ولد راو رتن و راجه روز افزون و مرحمت خان و کشن سنگه بهدوریه و امام قلی و محمد حسین و شیر زاد و جعفر برادر باقر خان نجم ثانی و حیات خان ترین و جمعی از منصبداران - و از دکنیان آتش خان حبشی و راوت راو و سه هزار سوار تابینان یمین الدوله و پانصد سوار مردم رانا جگت سنگه - و شمار سپاهیان این فوج با احدیان و برقندازان پانزده هزار سوار بقلم در آمد - مجملا این سه دریای لشکر که فوج موج آنها از جوش تلاطم و تراکم از موج شور و شر بحر اکبر پای کم نمی آورد - و کثرت سوادش که ساحت کرهٔ خاک اغبر را فرو گرفته بود پهلو بر عظمت چرخ

۱- ع [رای سنگه] ل -

اطلس میزد - بتاریخ شانزدهم اسفندار مطابق بیستم شهر رجب سنه هزار و سی و نه هجری از کنار آب تپتی به تسخیر دکن رخصت یافته با عون و صون الهی و همراهئی اقبال بادشاهی بسمت بالا گهات راهی شدند - و ارادت خان بخطاب اعظم خانی و سرداری کل سپاه سرافرازی یافت - و مقرر شد که راجه گج سنگه و شایسته خان بصلاح دید او کار کرده از اندیشهٔ صواب او درنگذرند - و روز دوشنبه بیست و دوم اسفندار در ساعتی سعادت آثار که انجم شناسان اختر شمار بجهت دخول برهانپور اختیار نموده بودند شاهنشاه جهان پناه بدولت و اقبال بر فیلی خجسته منظر فرخ فر سوار گشته اقبال در رکاب روان و نصرت در جلو دوان و سران سرافراز از اطراف پیاده رو براه نهاده بآئین بادشاهانه روانه شدند و برسم معهود از دو سو دست زرپاش گهربار چون سحاب نیسان بدر پاشی درآمد - و مانند شاخ شگوفه در موسم بهار سیم افشانی و درم ریزی سر کرد - چنانچه سر تا سر دشت و در آب گوهر غلطان رو بسیلان آورد - و تمام آن سرزمین را سکهٔ نقرهٔ خام فرو گرفته روی زمین ملمع شد - و آن خطهٔ پاک از ورود مسعود آبروی عالم آب و خاک آمده از یمن قدوم و فیض حضور آنحضرت دارالسرور خطاب یافت - دولتخانهٔ آن دارالسلطنت که در ایام بادشاه زادگی نشیمن های دلفریب دلکش در فضایش اساس یافته بود از نزول اشرف روکش خلد برین گشت - درینولا خواجه ابوالحسن که بتعاقب خانجهان تعین یافته بود با سایر کومکیان و دریا خان از بکلانه آمده ملازمت نمودند -

سر آغاز سال سوم از جلوس سلطان السلاطین روی زمین و بیان سوانح دیگر

منت ایزد را که درین نوروز جهان افروز یعنی آغاز سال سوم از جلوس فرخنده فر هایون فال حضرت گیتی ستانی که در حقیقت فصل ربیع روزگار و سن شباب لیل و نهار است بهار عهد شاهنشاهی از وزش نسیم فضل الهی گل کرده و ترشح نیسان احسان آنسرور سر تا سر هفت کشور را سرشار افضال و تفضل نموده - روز پنجشنبه که ششم شهر عظمت بهر

شعبان سنه هزار و سی و نه هجری است در آن ساعت که اورنگ افروز طارم چارم اعنی نیراعظم از تابخانهٔ حوت بغرفهٔ شرفخانهٔ حمل تحویل نمود دارای دارالسلطنت آدم خدیو عرصهٔ عالم نیز از خلوت سرای محل اعظم بمرکز حقیقئی خلافت یعنی بارگاه خلایق پناه که محیط ماهی تا ماه است بدولت و اقبال انتقال فرمودند - و سحاب دست زر افشان را که همواره در صدد پاشیدن گرد آوردهٔ صدفهای عدن و عمان است بموج زدن درآورده دیگر بار زمین را گوهر نثار ساختند - و سالیانهٔ نواب مهد علیا از اصل و اضافه دوازده لک روپیه قرار یافت - و هفت هزار سوار منصب دار و احدی و برقنداز بسرداری راو رتن و وزیرخان بجهت تسخیر ملک تلنگ و انداز ترکتاز اطراف و نواحئی آن تعین پذیرفتند - و امر فرمودند که چندی در باسم که بسرحد ملک تلنگ پیوسته است اقامت نموده آن قدر قرار گیرند که به هیئت اجتماعی سر تا سر آن مملکت بدست آید - هراولئی فوج اعظم خان بعهدهٔ اهتمام سید مظفر خان مقرر گشته روانه بالا گهات گردید - بعضی از نفایس نوادر و ظرایف تحف از نواب مهد علیا و شاهزادهای کامگار و امرای نامدار به قیمت بیست لک روپیه بعنوان پیشکش از نظر اشرف گذشته پر تو نظر قبول برآن تافت - و همدرین روز قاضی محمد سعید کرهرودی وکیل عادلخان که بزیور فضایل نفسانی آراستگی داشت داخل بندگان درگاه گشته بانعام ده هزار روپیه و سی هزار روپیه سالیانه سرافرازی یافت - دریا خان روهیله از شور بختی و تیره اختری از سوابق عنایات بادشاهی قطع نظر نموده و از رعایت حقوق مراحم نامتناهی چشم پوشیده جنسیت و آشنائی خانجهان منظور داشته بدو پیوست - رحیم خان داماد عنبر حبشی و سرور خان از نظام الملک جدا شده بکار فرمائی سعادت روی امید باین دولت خانه آوردند - اولین به منصب پنجهزاری ذات و دو هزار سوار و انعام خلعت و اسپ و فیل و دویمین بمنصب دو هزاری هزار سوار و ترکمان خان بعنایت نقاره سر بلند و بلند آوازه گشتند -

چارم اردی بهشت موافق رمضان المبارک فرخنده اختری زهره پیکر در شبستان خلافت از مطلع مهد والا نواب ممتاز الزمانی طلوع نموده به

حسن‌آرا بیگم موسوم گشت - شانزدهم ماه خواجه ابوالحسن باستخلاص ولایت ناسک ترنبک اختصاص یافته با شاهنواز خان و ظفر خان و سید دلیر خان و خواجه فاضل مخدوم زاده وکرم الله ولد علی مردانخان و خواجه عبدالله وجمعی دیگر از منصب داران و [۱] [راجپوتان]ع و برقندازان مرخص شد - و حکم والا صادر گشت که چون شیر خان صوبه دار گجرات با کومکیان آنولایت بدو ملحق شود بعد از برسات بهمراهی بهرجی زمیندار بکلانه متوجه تسخیر ولایت مذکور گردد -

بیست و سوم عبدالله خان بهادر فیروز جنگ از کالپی رسیده سعادت ملازمت اندوخت - چون درمیان اعظم خان و شایسته خان نقش اتفاق درست نه نشسته بود عبدالله خان بسرداری آن فوج مقررگشته حکم طلب شایسته خان بحضور صادر شد - بصد منصبدار جلو صد قبضهٔ شمشیر و جمدهر و سپر و یراق طلا و مطلا و بهمین کیفیت و کمیت اسلحهٔ مذکور بصد منصبدار گرزدار از مغولان بهادر کارآزموده که بحسب مقرر همراه دو صد احدی بگرزهای سیمین و زرین در دربار حاضر بوده بوقت سواری از ملازمت رکاب سعادت بهره یاب می باشند عاطفت فرمودند - و بدو صد تن ار احدیان گرزدار مذکور دویست قبضه شمشیر و جمدهر و سپر و یراق نقره مرحمت فرمودند - بنام احمد بیگ اتکهٔ شاهزاده محمد شجاع خدمت ایصال فرمان قدر نشان و خلعت گرانمایه به محمد علی رسول دارای ایران که درینولا به لاهور رسیده بود رقم زدند - از آنجا که اصابت عین الکمال فرع نهایت مرتبهٔ کمال است از شور چشمی های افلاک و تنگ نظریهای انجم در پنجم ماه تیر چشم زخم بموکب اقبال رسیده وقوع امری که متوقع نبود بچنداول فوج اعظم خان رسید - حقیقت این واقعه آنکه چون درین مدت افواج غنیم مقهور بنابر مکر مالشی بسزا یافته از بیم روبروی اولیای دولت قاهره نه شده در اطراف سپاه ظفر پناه گاهی از دور مانند بخت تیرهٔ خویش سیاهی مینمودند - و اگر گاهی باندازاظهار تجلد و تهور در مقام دستبازی شدند چون کار بسربازی میکشید از قرار معهود باز بر سر کار خود رفته راه فرار می سپردند - لاجرم افواج

۱- [احدیان] ع -

موکب اقبال بنابر فرط تهور ایشان را داخل هیچ باب نه شمرده از آن
بداندیشان حسابی نمی‌گرفتند - اتفاقاً در روز مذکور که چنداول فوج
اعظم‌خان به ملتفت خان پسر او و چندی از راجپوتان مثل راو دودا
و ستر سال و راجه گردهر و کرم سین و بلبهدر و جمعی دیگر مقرر بود
و قول لختی پیشتر رفته دو کروه فاصله راه میان این دو گروه دست داد
خانجهان و دریا خان و مقرب خان و بهلول که در فوج آن مقهوری چند
مخذول بودند جمعی پریشان را پیش فرستادند که مگر قابو یافته انتهاز
فرصتی نمایند - و چون آن کوته اندیشان نزدیک آمده بر حقیقت
حال اطلاع یافتند همگنانرا آگاه ساختند - و ناگاه از اطراف شتافته و غافل
کمین کشوده بیکبار راه بر چنداول بستند - اولیای دولت باوجود قلت
از بیشئی اعداء که دوازده هزار تن بودند نیندیشیده با صولت شیر درآمده
بر ایشان حمله آور شدند - و از طرفین مردان ناموس جو داد مردی
و مردانگی داده چندی تن از موافقان و مخالفان بی سر گشته و جمعی
کثیر زخمهای کاری برداشتند - از جمله دلیران مغول امام قلی پسر
جان سپار خان و رحمت الله پسر شجاعت خان عرب که از خانه زادان
کار آمدنی بودند احیای مراسم حق گذاری نموده بکار آمدند - و از تابینان
ایشان نیز و جمعی از راجپوتان مثل راو ستر سال برادر زادهٔ راجه
مان سنگه با دو پسر خود در معرکهٔ جان سپاری افتاده رایت نیکنامی
برافراختند - و ازین دست کرم سین راتهور و بلبدهر سنگهاوت و راجه
گردهر نبیرهٔ راجه جیمل جوهر مردی آشکارا نموده و چهره بزخمهای کاری
رنگین ساخته در میدان جانسپاری افتادند - چون حقیقت بعرض اشرف
رسید بادشاه حقایق آگاه رعایت حق سپاهیان جانسپار نموده بازماندگان
ایشان را مشمول عنایت ساختند - و پسران ایشان را بمناصب والا نواخته
وطن های راجپوتان را بجاگیر فرزندان ایشان دادند - و راجه دوارکا داس
را که ترددهای نمایان بجا آورده زخمهای کاری برداشته در میدان
افتاده بود احترام و برداشت تمام فرموده بآبروی زخم که آیت دلیری
و نشان مردانگی است رایت امتیازش باضافهٔ پانصدی دو صد سوار برافراخته
بعنایت علم سرافراز ساختند - ذرین روز ملتفت خان سرگروه فوج چنداول

با راو دوذا از رعایت مراسم ثبات قدم پهلوتهی کرده توفیق نیافتند که مصدر امری شوند ـ

از سوانح این ایام ترتیب یافتن عید گلابی است برسم معهود این دولتخانهٔ جاوید ـ چنانچه هر ساله در روز تیر از ماه تیر که نخستین روز است در موسم برسات هند این جشن فرخنده بآئین بادشاهانه تزئین می یابد ـ و آنرا بپارسی عید ترکان می‌گویند ـ و ملوک عجم نیز از عهد قدیم باز پیوسته این روز را عید گرفتندی ـ مجملا بآئین معهود شاهزادهای والا قدر و امرای رفیع مقدار صراحیهای مرصع بنوادر جواهر و سایر بندها صراحیهای مینا کار و زرین و سیمین ازگلاب ناب سرشار ساخته‌گذرانیدند ـ خان زمان و لهراسپ برادرش با سی لک روپیه از اکبر آباد رسیده در فوج خواجه ابوالحسن شرف تعین اندوختند ـ و چهل دست خلعت بارانی مصحوب مکرمت خان که بجهت استعلام خصوصیات احوال موکب اقبال خصوص کمیت و کیفیت لشکر ظفر اثر ببالا گهات تعین شده بود برای امرای عظام مرحمت شد ـ

از اتفاقات حسنه که درین اوقات روی نموده مقتول شدن جادون رای است بفرمودهٔ نظام الملک ـ از آنجا که تخم بدکاری جز ادبار جاوید ثمرهٔ دیگر نیاورد ـ و نهال قبح اعمال غیر از نکال دارین حاصلی ندارد ـ چنانچه جادونرای مقهور مذکور که با پسران و پسرزادگان و خویشان و منتسبان خویش بمنصب بیست و چهار هزاری ذات و پانزده هزار سوار درین دولت جاوید طراز سرافرازی داشته محال انقد بجاگیر ایشان تنخواه بود از روی کافر نعمتی پشت بدولت جاوید کرده روی امید بسوی نظام‌الملک آورد ـ لاجرم منتقم حقیقی انتظام او را به نظام الملک حواله نمود تا بشعلهٔ تیغ بیدریغ دمار از روزگار آن بدکردار و فرزندان او برآورد ـ تفصیل این واقعه آنکه چون این تیره انجام با اهل و اولاد از موکب اقبال بریده به نظام الملک پیوست بنابر آنکه بی حقیقتی و کافر نعمتی ازو مکرر بوقوع پیوست لاجرم نظام الملک باوجود کوته اندیشی از راه دوربینی خواست که او را بدست آورده چندی در زندان مکافات و بندیخانهٔ

اعتبار او افشاند اگر بمثل فسون چاره دربارهٔ او کار ابر طوفان بار کند هرآینه گرد تیره بختی که برو نشسته ازو فرو نه شسته زنگ سیاه گلیمی ازو نزداید - و اگر بالفرض اهل روی زمین همدست شده بدست گیری او برخیزند و فنون سعی و تدابیر گونا گون با یکدیگر برآمیزند لامحاله این معنی در مادهٔ بهبود او سودی نداده اصلا اثری برین مراتب مترتب نگردد - چنانچه خانجهان که بخت و اقبال ازو رو گرادنیده بحال تباه بخاک سیاهش نشانده بود چندانکه دست و پا زد که آبی بر روی کار خود آورده گرد ادبار دور کند بیشتر بمغاک خاک تیره فرو رفت - درینولا که دریای لشکر خاقان بحر و بر را از شش جهت محیط خود یافت چو خس در گرداب و خر در خلاب پای بند و سرگردان مانده از هیچ رو راه بدر شدن نداشت - لاجرم بخاطر آورد که بتحریک نامه و پیغام افغانان زیاده سران سرحد را شورانیده از جا درآورد - و اینمعنی باعث و شغل قلب دلاوران بلکه علت نگرانئی خاطر اولیای دولت جاودانی گردد - غافل از آن که از غبار انگیزیٔ شورش مشتی پشه منش ذره نهاد که در جنب خیل سلیمان زمان وجود سوری ندارد چه مایه گرد بر دامن کبریا و جلال اولیای دولت ابدی اتصال نشیند - زهی ابلهی : بیت

از جا نرود کوه بتحریک نسیم
دریا ز موج بیش و کم نشود

مجملاً بنابرین اندیشه به کمال الدین ولد شیخ رکن الدین روهیله که درعهد جنت مکانی بمنصب چهار هزاری و خطاب شیرخانی سرافرازی داشت مکتوبی ابله فریب مشتمل بر هزار گونه تطمیع و ترغیب نوشت - آن خودسر بغور معامله نرسیده بمجرد نوشتهٔ او از جا درآمد - و سایر افغانان را بامداد خود خوانده در آن سر زمین سر به فتنه و فساد برآورد - چون سعید خان که درآنولا در کوهات اقامت داشت - از نوشتهٔ شمشیرخان و داؤد گماشتهٔ لشکر خان براین مضمون آگاهی یافت که کمال الدین ناقص نهاد که از آشفته مغزی پیوسته سودای خودکامی در سر بیهوش او در جوش بود و همواره ریاست افغانان میخواست از آب اتک گرفته تا نواحئی کابل قبایل افغانان را بشورش در آورده با خود مخمر و مقرر ساخته که از پیشاور فتنه سر

کنند - بنابرآن ذوالقدر خان و علیخان بیگ بخشئی آن تهانه را با شادمان پکهلی وال و خضر گکهر و چندی از احدیان و تابینان خود به نگاهبانئی کوهات تعین نموده خود در عرض یک و نیم پهر به پیشاور رسید - بصلاح دید دولتخواهان نامهٔ مشتمل بر نصایح هوش افزا فرستاده ابواب مواعظ بروکشود- اگرچه بحسب ظاهر نخست از در طاعت و قبول اطاعت درآمده انقیاد گونه آشکارا نمود - لیکن در باطن لباس اظهار در موافقت کار خود ساخته به تشیید اساس مخالفت و تمهید قواعد محاربت پرداخت - زبان آوران چاپلوس را بدعوت سران سایر الوس افغانان خصوص عبد القادر ولد احداد بدنهاد و کریم داد کور پسر جلاله و محمد زمان پسر پیرداد فرستاد - و آنها جمیع لشکر تفرقه اثر دور بنو نغر [1] و کوهسار تیراه و بنگش علیا و سفلی و سایر الوسات ختک و چاوچی و توری را فراهم آورده در یولم گذر هفت کروهی پیشاور به کمال الدین پیوستند - و او نیز تا رسیدن اینها افغانان نواحئی پیشاور و اشغر و محمدزیٔ و کنکیائی و خلیل و مهمند و داؤد زئی و یوسف زئی و ترکلانی و امثال ایشان از آن طایفهٔ پریشان روزگار را جمع ساخته بود - باتفاق یکدیگر شعله افروز آتش عصیان شده بدمدمهٔ افسون ادبار هنگامهٔ افسردهٔ بغی و طغیان را گرم ساختند - و روز سه شنبه غرهٔ امرداد به پیشاور رسیده ظاهر آنرا بسیاهئی سپاه چون باطن تاریکیان تیره درون تیراه بظلمت کفر و کفران فرو گرفتند- سعید خان و چندی از بندهای درگاه مثل شمشیرخان و شکرالله ولد اشکر خان و جمال و جلال پسران دلاورخان کاکر و سید ماکهن و دیگر دلاوران راضی به تحصن نشده بر سر آن شدند که در بیرون بایشان روبرو شوند - و لیکن چون ملاحظهٔ مصلحت وقت ضرور بود و یکباره قطع نظر از مراعات لوازم حزم و دوراندیشی نمودن از طور خود دور بود ناچار از راه حزم و دور اندیشی قرار بدان دادند که چندی از درون با مخالفان بمقام مدافعه درآمده چون خاطر از شکست و ریخت قلعه

---

۱ - ممکن است که بنونغر نام دیرین بنون باشد - در بادشاهنامه این مقام به اسم و نتوونغر ذکر کرده شده [صفحه ۳۱۴ - حصه اول - جلد اول] -

جمع کنند یکباره به هیئت مجموعی برآمده‌در یکدم دمار از روزگار آن جماعت پریشان حال برآرند - سعید خان جابجا مردم را بمحافظت تعین نموده سپاهیان کار آزموده کارزار دیده را بنگاهداشت مداخل و مخارج بازداشت - و خود با پسران و تابینان آرام حرام گرفته دمی از مراعات شرایط تحفظ و تیقظ و مراسم سعی و تردد نیارمید - و در ایام محاصره هرگه که مخالفان تباه اندیش از راه تهور درآمده انداز یورش مینمودند بهادران جلادت شعار بضرب توپ و تفنگ خاک وجود نابود آن خاکسارانرا بصرصر فنا بر می دادند - و اکثری از مردان کار محافظت مورچلها را به بندوقچیان گذاشته از حصار برآمده بشعلهٔ تیغ آبدار که هم خاصیت دعاء سیفی است آتش در خرمن حیات آن منافقان می زدند - و بنگاهبانئی اقبال حضرت جهانبانی از آنجا که توجه تائیدیافتهای جناب یزدانی کار حزب البحر و حرز یمانی میکند بر اعدای دولت فایق آمده بی آسیب و گزند مخالفان سالم و غانم معاودت مینموند - و در عرض این ایام روزی آن فرقهٔ تفرقه آثار پریشان روزگار به هیئت مجموعی به پناه تختها درآمده بر حصار یورش نمودند - سعید خان باعتماد عون و صون الٰهی و اعتضاد و همراهئی تائید بادشاهی مورچلها را باهل توپخانه حوالت نموده با دلاوران کار آزموده از حصار بیرون تاخت - و آتش کین دشمنان دین برافروخته مانند برق جهان سوز بر غنیم سیه گلیم تیره روز جلو انداخت - و بمحض امداد الٰهی باندک کشش و کوشش بر ایشان غلبه نموده قتل و کشتن بسیار بظهور آورد - و بقیة السیف آن خیره سران چون بخت خویش مغلوب و منکوب بوادیٔ فرار شتافتند - و بنابر آنکه جمعی انبوه از آن گروه برگشته روز در محلات محال بیرون شهر مانده تا غایت از شکست سران خود خبر نداشتند و بیم آن بود که بهنگام تعاقب هزیمتیان غنیم آن بدعاقبتان خبردار شده به تسخیر حصار رو آرند لاجرم دولت خواهان صلاح در تعاقب ندیده نخست بدفع ایشان پرداختند و جلوریز بر ایشان تاخته خلقی نامعدود را نیست و نابود و باقی را پریشان و متفرق ساختند - و جمعی کثیر که از بیم شمشیر بچاردیواریهای محکم و خانهای استوار پناه برده بودند آتش در آن خانها زده بشعلهٔ انتقام دود از وجود و دمار از روزگار ایشان

برآوردند - و چون خاطر را از آن جماعت پریشان روزگار جمع ساختند بر سبیل تعاقب سر در دنبال گریختگان نهاده قریب شش کروه از عقب ایشان رفتند - و سر از تن خلقی بیشمار برداشته مظفر و منصور بشهر مراجعت نموده حقیقت واقعه را از قرار واقع در عرض فتحنامه عرضداشتند- بادشاه حق شناس سعید خان را غایبانه مشمول انواع عنایت ساخته بمرحمت خلعت فاخره و کمر شمشیر خاصه و اضافهٔ هزاری ذات و پانصد سوار برنواختند - و از اصل و اضافه بمنصب چهار هزاری دو هزار پانصد سوار پایهٔ اعتبارش افزودند -

چون بعرض رسید که دیانت خان دست بیاضی قلعه دار احمد نگر مراحل بادیهٔ رحلت را پیموده آنجهانی شد بنابر آن جان نثار خان را بعنایت خلعت و نقاره و منصب دو هزار و پانصدی دو هزار سوار از اصل و اضافه و انعام چهل هزار روپیه نقد اکرام بخشیده بتقدیم خدمت مذکور مختص و مرخص ساختند - سید نظام ولد سید جهان بخطاب مرتضی خانی سعادت نصیب گشته از عنایات اشرف سر رشتهٔ نظم احوالش سمت انتظام پذیرفت - بعرض مقدس رسید که ۱ [نانا راو جی]ع از عمده‌های نظام الملک با شیخ صوفی و سعادت خان و شرزه خان از دکن خان دوران را آمده دیدند - منصب اولین سه هزاری دو هزار سوار و منصب هر کدام از آن سه نفر هزار و پانصدی سوار به تجویز خان مذکور قرار یافته از محال مفتوح تلنگانه جاگیر تنخواه گردید - حکیم صادق که از رسالت توران زمین مراجعت نموده بود به پرتو سجدهٔ این آستان عرش نشان ناصیهٔ بخت را فروغ سعادت بخشید - چون درین ایام سید مظفر خان سردار فوج هراول اعظم خان را ورمی در حوالئی نافش بهم رسیده از کار بازداشت حسب الامر عالی متوجهٔ درگاه والا گشته راجه جی سنگهه بجای او مقرر شد -

از سوانح این اوقات غلبهٔ موکب اقبال است برغنیم در سرحد ناسک -

---

۱ - ع [تاوجی] ل - در بادشاهنامه نادجی آمده [صفحه ۳۱۵ حصه اول - جلد اول] -

و صورت اینمعنی مبهم آنکه چون خواجه ابوالحسن بعد از انقضای موسم برسات باتفاق خان زمان وغیره بندها روانهٔ مقصد شد افواج منصوره را سه بخش نموده خان زمان و شیر خان و ظفر خان را بسرداری این قشونها نامزد ساخت ـ و مقرر نمود که ازین افواج ثلثه هر روز در وقت کوچ بنوبت فوجی بهراولی و فوجی به چنداولی تا بآن منزل قیام نماید ـ چون گماشتهای نظام الملک رعایای آن ولایت را کوچانیده بکوهسار و جنگل‌های دشوار گذار فرستاده بودند چنانچه در آن نواحی بلکه تا اطراف محال دور دست نیز از آبادانی نام و نشان نمانده بود ـ و از رهگذر قلت غله و کثرت سپاه و عمله و فعلهٔ اردو غلاء آذوقه بل قحط خوراک بجای رسید که نزدیک بود مجال توقف در آن محال دورنما بل محال باشد ـ لاجرم باشارهٔ خواجه لشکر ظفر اثر بهر طرف تاخت آورده دست بتاراج و نهب و غارت کشاده در هر تاخت آذوقهٔ بیشمار بدست آوردند ـ و گرانی و نایابئی آذوقهٔ لختی کمی پذیرفت ـ در اثنای این حال خبر رسید که نظام الملک گروهی انبوه را از سوار و پیاده بسرداری محلدار خان و عمر افغان وغیره تعین نموده که اطراف معسکر اقبال را از دور احاطه نموده شبها به بان اندازی و روزها بدستبازی درآیند ـ خان زمان و ظفر خان با موکب نصرت شعار در شب ایلغار نموده متصل صبح چون قضای ناگهان بر سر ایشان نازل شده جمعی کثیر را مقتول ساختند و چندیرا اسیر و دستگیر نموده اسباب و اموال و احمال ایشان را بالکل متصرف شده قرین ظفر معاودت نمودند ـ

بیان سبب تفویض سرداری کل بدستور اعظم عضد الخلافة الکبری آصف خان و روانه شدن خان عظیم الشان به بالا گهاٹ در مرتبهٔ اول

چون میان اعظم خان سردار کل و سرداران دیگر که در مراتب و مناصب پایهٔ اعتبار ازو کم نداشتند نقش موافقت درست نه نشست چه سایر ایشان که در پیکر عسکر بمثابهٔ اعضای رئیسه بودند کما ینبغی

متابعت او نمی نمودند - و در آخر او نیز بایشان معاش پسندیده که لوازم سرداری است بظهور نمی آورد - و ازین رو میان او و شایسته خان معنئی حسن وفاق به شایستگئی تمام صورت نه بست چنانچه مذکور شد - و مکرر در عرض این مدت حقیقت واقعه معروض پایهٔ سریر والا گردید - رای صواب آرای حضرت شاهنشاهی بمقتضای وقت اقتضای آن نمود که سرداری تعین فرمایند که کل عسکر را از دقایق بیم و امید در درجهٔ اعلی باشد - و سرداران دیگر را با او خیال برابری در خاطر نقش نتواند بست - و همگنانرا از متابعت صلاح دید و عمل بمقتضای تدابیر او گزیری نبود - لاجرم درینولا سرداریٔ کل سپاه به یمین الدوله امین الملت نامزد فرموده در وقت رخصت خلعت فاخره با چارقب زردوزی و خنجر و شمشیر مرصع و دو اسپ عربی و عراق مزین بزین مرصع و فیل خاصه با ساز نقره مرحمت فرمودند - و شایسته خان خلف آنوالا شان جیغهٔ مرصع با خلعت و اسپ و الله ویردی خان بخدمت بخشیگریٔ فوج مذکوره خلعت و اسپ یافته رخصت گردیدند -

چون عبدالله خان بهان عارضهٔ سیدمظفر خان مبتلا شده بود حسب الامر انور متوجهٔ حضور گشته بمعالجهٔ حکیم جگجیون صحت یافت - بولاجی کوبی از اعیان نظام الملک داخل عسکر منصور گشته بموجب التماس نصیرخان بمنصب سه هزاری دو هزار سوار سرافرازی یافت -

چهاردهم آبان ماه موافق سه شنبه سلخ ربیع الاول سنه هزار و چهل هجری جشن وزن قمری سال چهل و یکم از عمر ابد مقرون که از حساب افزون و از شمار بیرون باد ترتیب یافت - و انجمنی فردوس آئین آذین و تزئین پذیرفت که نظیر آن یک روز در نظایر این روز بنظر روزگار در آمده باشد - لوازم عیش و نشاط و مراسم طرب و انبساط و آئین داد و دهش بظهور آمده درهای ضیق معاش و طرق تنگ عیشی بر محتاجان مسدود نمود -

از سوانح دولت ابدی انتها که درین ایام چهره‌نما گشت ترکتاز فوج ظفر اثر اعظم خان است بر خانجهان و فیروزی یافتن اولیای دولت

نصرت روزی برآن برگشته روزگار - چون بعد از القضای موسم برسات عسکر قیامت اثر از جا در آمده مستعد کار شد - و مقارن آنحال نوشتهٔ آصف خان سردار کل به اعظم خان رسید - لاجرم سیلاب افواج بحر امواج که شعبهٔ از دریای لشکر قلزم تلاطم است بطغیان در آمده باهنگ استیصال و گوشمال مردم بی نظام و خانجهان تیره انجام متوجه شد - از جوش آن جیش شورش انگیز سر تا سر ساحت دکن بل روی زمین آشوب خیز گشته آثار روز محشر و شور رستخیز بعرصهٔ ظهور آمد - بهلول و مقربخان و سایر مردم نظام الملک که در جالنا پور برسات گذرانیده بودند از آوازهٔ نهضت موکب منصور بی پا و بی جا شده بسوی پاتهری[1] فرار شدند - اعظم خان در همان گرمی بر خانجهان که در نواحئی بیر[2] موسم برسات گذرانیده انتظار اجتماع سرداران داشت جلوریز کرده تاخت آورد - و بصف شکن خان نوشت که با مردم خود از قلعه برآمده تا رسیدن لشکر اورا مشغول سازد - و در هنگامی که خانجهان در موضع راجوری اسباب سوداگرانرا که بدست آورده بود بر افغانان قسمت می نمود اردوی جهانپوی را در موضع مچهلیگانو که از راجوری بیست و چهار کروه است باهتمام یاقوت خان و سالوجی و اکرامخان و میر عبدالله و رعایتخان گذاشت که از دنبال باهستگی روانه شوند - و خود باتفاق سپه دار خان و راجه ججهار سنگه و بهادر خان و راو سور و سرافراز خان و خواصخان و جان نثار خان و راجه بیتهلداس و راجه بهار سنگه و انوپ سنگه و ارجن برادر رانا کرن و مرحمت خان و چندر من بندیله و اهتمام خان و کهیلوجی و اوداجیرام و جگدیو راو و سایر امرای دکنی و منصبداران و احدیان خوش اسپه یک پهر شب گذشته راهی گشته هنگام صبح اطراف خانجهان را فرو گرفت - چون صف شکن خان بموجب نوشتهٔ اعظم خان فوج خود را توزک کرده بر فراز پشتهٔ بفاصلهٔ یک کروه برابر مقاهیر که چهار کروه از بیر گذشته در دامن کوهی اقامت داشتند ایستاده -

---

۱- موضعیست که درمیان دوآبهٔ پورنا و گوداوری واقع است -
۲- قریب به چهل کروه در سمت شمال و شرقئی احمد نگر واقع است -

عزیز پسر آن ذلیل بمقابلهٔ صف شکن خان شتافت - درین اثناء اعظم خان
با لشکر ظفر اثر جلو ریز رسید - عزیز از وصول افواج قاهره پای ثبات
از دست داده باضطراب نزد پدر برگشت - و برگزارد که لشکر نصرت
اثر بسرعت هرچه تمام تر رسید - و جمعی که پیشتر نمودار شده بودند
فوج صف شکن خان بود - آن خیره سر تیره اختر را از درست نشستن این
منصوبه که باعث شکست اصلی و استیصال کلی او بود غریو از جان
برخاست - ناچار به بیقراری سپند آسا بر روی آتش بخانهٔ زین سمند بادپا
برنشسته از راه اضطرار روبری چندین هزار شعلهٔ سرکش گشت - و بباد
حملهٔ ناقص نیران قتال را چون شعله زودمیر خس اشتعال داده هنگامهٔ
افسردهٔ خود را نیمگرم ساخت - افواج منصوره متعاقب یکدیگر رو بدو
نهادند - نخست راجه جی سنگه سردار فوج هراول با راجه بیتهلداس و
انیرای و سایر راجپوتان حمله آور شد - بعد ازان سپهدار خان سرآمد
فوج برانغار با بهادر خان ولد دریا که برعکس پدر خلاف منش هرگز در
آئینهٔ عقیدت و مرأت ارادتش جز صورت صفای اخلاص و نقش وفا و
وفاق مصور نشده جلو انداخت - آنگاه خواصخان و سردار خان و
مرحمت خان بخشئی احدیان و اهتمام خان داروغهٔ توپخانه و سایر برقندازان
از دنبال ایشان سهیل بنگاه و برق خرمن آن سیاه بخت شده سلسلهٔ جمعیت
ایشانرا چون روزگار ابتر بداندیشان پریشان ساختند - چنانچه آن مقاهیر
جمیع پرتال و اسباب و اموال خصوص قماشهاهی تجار را که تاراج کرده
به تقسیم آن اشتغال داشتند بجا گذاشته رو بهزیمت و پا بکوه نهادند - چون
اکثر تابینان امرا و احدیان تاراج غنایم غنیم را فوزی عظیم دانسته دست
به یغما برکشوده بودند توزک موکب اقبال از هم پاشیده برقرار اول
نماند - چنانچه با اکثر سرداران مسلمانان و راجپوت اندک مایه مردمی
که اغتنام ناموس و نام را غنیمت می شمردند اقدام ثبات افشردند -
چون بیم آن بود که تا فراهم آمدن جمیع عسکر غنیم پریشان روزگار در
عین مساعدت فرصت وقت غنیمت اندیش گشته از پیش بدر رود ناچار
امرای نامدار باعتماد همراهئی اقبال و اعتضاد کارگریٔ دولت ابدی
اتصال از دنبال ایشان ببالای کوه روانه شدند - نخست بهادر خان و

اهتمام خان و نرهرداس جهاله بسرداری عنایت الهی و حمایت اقبال بادشاهی به تیغهٔ کوه برآمده رو بسوئ آن تیره رای نهادند - و چون خان‌جهان دید که چندی از بندهای درگاه خدیو زمین و زمان که مانند نزول قضای آسمانی بلندی و پستی و نشیب و فراز پیش ایشان یکسان است ببالای کوهسار برآمدند و دیگر دلاوران نیز فوج فوج بشتاب سیلاب سر در نشیب رو بفراز کوه آورده اند ازین رو اضطراب تمام بخود راه داده سر رشتهٔ خویشتن داری از کف گذاشت - خصوص از نزدیک رسیدن بهادران مذکور که اگر فی المثل هنگام گرمئی هنگامهٔ گیر و دار آفتاب وار با تیغ و سپر روی بکوه ثابت قدم آرند بی توقف از جای بلکه از پای درآمد [آید] - چنانچه مضمون این منظوم همانا حسب حال ایشان است :

بیت

نشود تیغ پیش حملهٔ او گر نهی تیغ بر سر کوهسار

درینحال تزلزل در بنای قرار و تحمل او راه یافته بی دست و پا شد - ناچار از روی اضطرار عماریٔ فیلی را که عیال باقی ماندهٔ او بر آن سوار بود براه شیوگانو راهی ساخته خود ثبات قدم ورزید - و برادر زادهٔ خود را که بهادر نامی بود و سابق بمنصب چهار هزار سوار سرافراز بود و وثوق کلی بر تهور و بهادری او داشت بانداز مقابلهٔ بهادر خان و دیگر دلاوران بازداشت - و بهادر خان و همراهان او که اندک مایه مردمی بیش نبودند ناچار پیاده شده روبروی ایشان آمادهٔ کار زار گشتند - و باوجود قلت اولیاء جمعی کثیر از اعدای دولت را بدرک اسفل جهنم راهی ساختند - مجملاً در آن روز دلیران عسکر جاوید فرکارستانئی در عرصهٔ کارزار بروی کار آورده روکش کارنامهٔ رستم و اسفندیار ساختند که روزگاران مضمون آن در ضمن صحایف بادشاه نامهٔ نامی مانند شاهنامه بر صفحهٔ روزگار خواهد ماند - خصوص بهادر خان روهیله که به نیروی دلیریٔ ذاتی و بهادریٔ جبلی چون کوه پا بر جا قدم ثبات و قرار استوار ساخته بزد و خورد درآمد - چندانکه چندین تن را بی سر ساخته جمعی کثیر را زخمدار از پای درانداخت - و خود نیز دو زخم تیر یکی بر رو و دیگری بر پهلو برداشته از پرتو زخم رو همانا روی تازه یافت - و نرهر داس

جهاله نیز چون تیغ آبدار بکارزار درآمد چندی را از پا در آورد و با جمعی از راجپوتان آخر بکار آمد - و سپهدار خان و خواصخان و مرحمت خان عرصهٔ کارزار را تنگ دیده دیوار سنگ بستی را که بر یکدست آن کمر واقع بود سرمایهٔ استظهار ساخته در پناه آن به تیراندازی درآمدند - و راجه پهار سنگه بندیله که داخل فوج برانغار بود خود را به بهادر خان رسانیده ترددات شایسته بجا آورد - و راجه جی سنگه و راجه بیتهلداس و راجه انوپ سنگه وغیره که از سمت دیگر بکوه در آمده بودند درینوقت بوقت رسیده خود را بمدد یاران رسانیدند - اعظم خان با شتاب باد و سحاب خود را بدامان کوه رسانیده ملتفت خان و راو سور بهورتیه و چندرمن بندیله وغیره دلاورانرا بمبالغه و تاکید تمام بکوه برآورده همگنانرا از همه رو دل داده قوت و نیرو افزود - مقارن اینحال که داعیان دولت ابد اتصال در عرصهٔ دار و گیر داد مردانگی و مرد افگنی داده مانند کمند بازو بعدوبندی و کمین کشائی بر کشاده بودند - دلاوران طرف مخالف نیز در معرکهٔ زد و خورد چون تیغ تیز و خنجر خونریز دم از ستیزه زده زخم های کاری میخوردند - و از آنجا که مددگاریٔ توفیق در همه وقت و همه حال قرین و رفیق طریق هواخواهان اینحضرت است از صولت کوکبهٔ موکب اقبال بادشاهی که مانند فوج لشکر امواج پی در پی رسیده ماه تا ماهی را فروگرفتند - خیل رعب و هراس هجوم آورده پای ثبات و قرار بهادر مذکور از جا رفته بوادیٔ فرار شتافت - چون آن مخذول که خانجهان از روی استظهار او پشت گرم و به نیروی اعتضاد او قوی بازو بود رو گردان شد افغانان زیاده سر از راه بی سرداری فراری گردیده سر خود گرفتند - و بباد حملهٔ صرصر اثر بهادران نامدار بی پای شده راه پویه سر کرده بپایان کوه راهی شدند - عساکر منصوره قاهره چون قضای نازل از فراز کوه شعله افروز آتش جان سوز کین گشته بدین آئین سر در پی آن مقهوران نهادند - کمانداران قدرانداز آغاز گیر و دار نموده آن اجل رسیدگان خدا گیر را در آن سر شیب بباد شیبهٔ تیر گرفته مرغ روح چندین خون گرفته را از آشیان تن پرواز دادند - برسبیل اتفاق ناگهانی بل از قبل لطایف آسمانی که اکثر اوقات

بنابر قدر اندازیهای قضا سهام غیبی به نشانهای دل نشین بجا بر میخورد
در آن گرمئی هنگامهٔ رزم که برقندازان از شرارهٔ فتیلهٔ بندوق آتش فنا
در خرمن بد اندیشان می زدند تیر تفنگی به بهادر مذکور رسیده از پا
انداخت - و پرسرام نام راجپوتی از مردم پهارسنگه مانند قضای مبرم
بر سر او رسیده خواست که آن نیم بسمل تیغ قضای نازل را تمام کش
کنند قضا را بهادر از باب حرکت المذبوح بدست و پا زدن درآمده جمدهری
بر ران او انداخت - چون انداز آن از کار افتاده زخم کاری کارگر نیفتاد
پرسرام از سر قدرت و قوت تمام جمدهری بر گلوگاه او زده کارش را
باتمام رسانید - و سر آن زیاده سر بد اختر را جدا کرده با سلاح و اسپ
و انگشتر مهر آن گم گشته اثر بجهت علامت تصدیق قتل نزد اعظم خان
آورد - خان مذکور آنها را بالتمام به پرسرام داده همان خاتم بد خاتمت را
بجهت نشانئی قتل او بدرگاه فرستاده سر سراپا شرش را بدروازه قلعهٔ بیر
آویخت - و بهادران موکب اقبال تا سه کروه از دنبال آن گروه ادبار
مآل تاخته جمعی انبوه را در طی راه مسافر دارالبوار ساختند - چون
اعظم خان از لوازم تعاقب باز پرداخت بنابر آنکه از یک پهر شب تا
آخر آن روز زیاده از سی کروه مسافت طی کرده اکثر اوقات بتلاش و
تردد و چپقلش گذرانیده بود ناچار مصلحت وقت در آن دید که سعادتمندان
میدان و یکه تازان مضمار جد و اجتهاد را چندان زمان توقف دهد که
ستوران نعل انداخته و اسپان سم فرسودهٔ کوکبهٔ اقبال که جرم هلال
جوهر نعال میزیبد و گوهر سیاره بل کل میخهای سایر ستاره بجای میخ
می ارزد بزودی آسوده شوند و شاید که در عرض اینحالت دنبالهٔ لشکر
ظفر اثر نیز برسد - چون خانجهان با بقیة السیف همین قدر توقف لشکر ظفر
اثر از مساعدت وقت یافت لاجرم آن را بخود بحساب سعادت بزرگ گرفته
بنهایه فرصت را غنیمت عظیمه انگاشت و بقدر قدرت به تکاپو و قوت درآمده
با سرعت صرصر و تندئ تندر راه فرار سر کرده تا توان در خود و نیرو
در چارپایان ناتوان یافت یکسر شتافته به تک پا رفته جان بدر برد -
درینحال اعظم خان درویش محمد دکنی را با چندی از مردم جگدیو راو
و جمعی دیگر از بندهای بادشاهی بتعاقب او فرستاد - و خود نیز باوجود

فروماندگی مراکب با حاضران موکب اقبال از عقب شتافت - درین تعاقب سیصد تن از افغانان دیوسار اسیر و دستگیر گشته اکثر اهل و عیال ایشان بدست افتاد - بیشتر مردم کارآمدنئی آن نابکار سوای آنانکه بنابر آزار زخم کاری از کار رفته بودند با لباسی که در بر و اسپی که در زیر ران داشتند سر بدر برده باقی اسپان کوتل و اسباب جابجا گذاشتند - و خانجهان جریده و سبکبار باندک مایه مردمی پریشان حال نیم جانی از میان بکران برد - چنانچه عیال خود را بر اسپان سوار کرده عماری را با فیل از روی ناچاری گذاشت و با کمال خواری و بی اعتباری سپس از آن پایهٔ عزت و آن مایهٔ رفعت و کامگاری که همه را بناسپاسی و حق ناشناسی در باخته بود خود را بدرون کوهستان آن حدود کشید - و آن فیل را با عماری درویش محمد نزد اعظم خان فرستاده با سپاه نصرت دستگاه تا شامگاه چون پاداش اعمال سر در پی آن نامه سیاهان نهاد - و در آنوقت که ظلمت بمیان جان آن تیره روزان رسیده بزینهار شب تار در آمدند افواج لشکر عمان امواج را دو ساحل رودی که در آن نزدیکی بود دستوریٔ فرود آمدن داد - چون شب بروز رسید بنابر آنکه آن بدکیش از پیش بدر رفته چندان اثری بر پیرویٔ او مترتب نمی شد - معهذا از جهت یاقوت خان و اردو که بچهلیگانو تنزل داشتند خاطر اعظم خان متردد بود - لاجرم بحکم مشورت مشیر تدبیر دستوریٔ دستور خرد پیر از اراده تعاقب خانجهان تقاعد ورزیده بازگشت بسوی بیر قرارداد اندیشهٔ صواب پیشه نمود - و در همانروز که اعظم خان داخل بیر شد یاقوت خان نیز باردوی ظفر قرین رسید - و چون حقیقت واقعه از قرار واقع معروض خلافت گشت بادشاه حق شناس از روی قدردانی بجلدوی این خدمت شایسته بهر یک از سردارن و ارباب مناصب رعایتی مناسب پایه و حال نموده بعنایت خلعت و اسپ و فیل و اضافه منصب سرافراز فرمودند - چون خانجهان و دریا از شیوگانو به بیضاپور[1] و بهونسله از پرگنات ولایت بی نظام که بورود افواج در آن اثر آبادی نماند بود بقصد رفتن

۱- قریب به بست و پنج کروه در غرب اورنگ آباد واقع است -

دولت آباد رو نهادند ـ اعظم خان آگاهی یافته از بیر با بیست هزار سوار بصوب شیوگانو کوچ نمود ـ

از سوانح این ایام چون ساهوجی بهونسله بعد از کشته شدن جادون رای پدر زنش از نظام الملک رمیده خاطر گشته در جاگیر خود پونه و چاکنه که دست نظام الملک در آنمقام باو نمی رسید جا گرفته بخاطر جمع آرمیده بود - همدران ایام به اعظم خان نوشت که چون این کمینه غلام را سعادت رهنما و بخت کارفرما گشته ارادهٔ بندگئی درگاه دارد ـ اگر از راه خیرخواهی بدرگاه عرضداشت نموده فرمان عاطفت عنوان که در معنی امان نامه مشمل بر استمالت باشد درخواست نمایند هر آینه در آن حالت باکمال جمعیت بدرگاه می شتابد ـ بنابر آن اعظم خان حقیقت بدرگاه معلی معروضداشت ـ و فرمان قضا نشان بر طبق انجاح التماس او طغرای صدور یافت ـ لاجرم باتفاق خویشان و منتسبان با دو هزار سوار آمده باعظم خان پیوست ـ و حسب الامر اشرف ساهوجی بمنصب شش هزاری ذات و سوار و انعام خلعت و خنجر مرصع و شمشیر و علم و نقاره و اسپ و فیل و دو لک روپیه نقد سرافرازی و بلند آوازگی یافت ـ و میناجی برادر زادهٔ او بمنصب سه هزاری ذات و هزار و پانصد سوار و خلعت و خنجر مرصع و اسپ و [1][رتی راو ساتیه]ع بمنصب دو هزاری ذات و دو هزار سوار و خلعت و خنجر و اسپ و ساماجی پسر ساهوجی بهمین منصب و خلعت و خنجر و اسپ و مالوجی و هیلوجی و هاباجی هر یک بمنصب هزار و پانصدی ذات و هفت صد و پنجاه سوار و انعام مبلغ هشتاد هزار روپیه نقد سرافرازی یافتند ـ

چون درین ایام خبر رسید که خانجهان و دریا خان با یکجهان ادبار بیک جا پیوسته نخست ساحت شیوگانو را باین نسبت مجمع قران نحسین ساخته بعد از آن متوجه بیضاپور شده میخواهند دولت آباد را نیز لکیت آباد سازند ـ لهذا اعظم خان با هفده هزار سوار از بیر بدان سو راهی شد ـ بمجرد استماع آوازهٔ نهضت عساکر قاهره بدانصوب نظام الملک نظام آباد را که در

۱- ع [ربی راو ساتیه] بادشاهنامه ـ صفحه ۳۲۸ ـ حصه اول ـ جلد اول ـ

نزدیکئی قلعهٔ دولت آباد احداث نمودهٔ او بود خالی کرده پناه بقلعه برد ـ و ازین جهت که از نحوست قدم افغانان در آن سال در آن نواحی قطعاً بارش نشده خشکی بمرتبهٔ رسیده بود که در سائر آن زمین گیاه از بالش افتاد ـ بلکه اصلا نبات نرست چه جای حبوب و نضج یافتن آن ـ و باین علت قلت غله و کثرت غلا بدرجهٔ رسید که عبور عسکر چه جای اقامت در آن مکان متعسر و متعذر بود ـ ناچار اعظم خان استیصال آن بداندیشان را بوقت خود حواله نموده بالفعل تنبیه و تادیب مقرب خان و بهلول را که در آن آوان در دهارواڑ نزول نامبارک داشتند پیش نهاد همت نموده متوجهٔ سمت مذکور گردید ـ چون موکب اقبال بپای آن گهات رسیده ارادهٔ بر آمدن نمودند جمعی از مردم مقهور که از بیم عسکر منصور محافظت سر گریوه بعهدهٔ ایشان بوده راه بر سپاه ظفر پناه بستند ـ اهتمام خان میرآتش باجمعی از برق اندازان که پیشتر از سایر لشکر ارادهٔ بر آمدن کوتل نموده بود با ایشان برخورده آن خاکساران را بباد بندوق گرفته شعلهٔ فنا در خرمن بقای شان زد ـ و در اندک فرصتی جمعی کثیر را از کوچهٔ راه تنگ تفنگ به فسحت آباد ساحت بئس المصیر راهی ساخته راه عبور بر عسکر بادشاهی کشود ـ و همدران روز تمامی لشکر از تنگنای گریوه بآسانی گذار نموده چندی از سرداران غنیم را در عین ستیز و آویز بچنگ آورده در موضع دارمنگانو بیست کروهی از احمد نگر قرار نزول دادند ـ روز دیگر اعظم خان در قصبه جامکهیر[1] از محال ولایت نظام الملک نزول نموده آن پرگنه را در طلب دلاور خان تنخواه داد ـ گماشتهای او از روی استقلال اعمال آن را متصرف شده به ضبط درآوردند ـ روز دیگر که نواحئی قلعهٔ تلنگی معسکر اقبال شد نگاهبانان آن قلعه باستظهار حصانت حصار باقدام تجلد پیش آمده از راه اظهار جلادت بتقدیم پیش دستی اقدام نمودند ـ و به برج و باره برآمده دست به بندوق افگنی و بان اندازی کشودند ـ اعظم خان بسبب این حرکت ناهنجار که بیموجب از آن زیاده سران سرزد بمجرد رسیدن از راه

---

[1] ـ سی کروهی از اورنگ آباد واقع است ـ

همت به تادیب متحصنان و تسخیر آن حصن حصین گماشت - و بی نصب ملچار و ضم اسباب قلعه گیری برقندازان و کمانداران را بمحض یورش مجبور نمود - همگنان از راه کمال دلاوریٔ طبعی و تهور ذاتی بی مبالات راهی شده روی بپای حصار نهادند - با آنکه از درون و بیرون جنگ در پیوسته متحصنان مردانه در مدافعه و مواجهه کوشیده دست و بازو بسربازی و جانفشانی بر کشودند - لیکن بدستیاریٔ عون و صون الهی بهادران بمثابهٔ باد صرصر که بی محابا خوذ را بر آب و آتش زند روبروی توپ و تفنگ شده در عرض یک پهر بی آنکه معاملهٔ یورش بطول کشد حصاری بآن استواری در حوزهٔ تصرف در آوردند - و جمعی کثیر بقتل رسیده بقیةالسیف که زیاده از پانصد کس بودند تن به قید دادند -

سوانح این ایام سعادت انجام بیست و پنجم آذر ماه الهی کشش خاطر اقدس بنظارهٔ نزهت‌گاه کراره و شکار آن اطراف رو نموده نزول همایون بدان فرخنده منزل اتفاق افتاد - و سه روز در آن منبع عیش و شادی به نشاط صید و صید نشاط بیغمی طرب اندوز بوده چهارم روز معاودت فرمودند - بحکم آنکه سامعه از شنیدن اوصاف مرغوب آنمایه لذت می یابد که دیده از دیدن - و ازینجاست که اهل حکمت انبساط گوش را که لذیذ ترین ملایمات طبع و مشتهیات نفس است بی بهره ندانسته اند - لاجرم درین مقام به تقریب ذکر کیفیت آن نزهت کدهٔ غریب نظاره فریب این حس شریف را حرمان نصیب نه پسندیده بتعریف مجملی از خصوصیات آن سامعه افروز مستمعان میگردد - این گل زمین بدایع آئین که همانا سوادش خال صفحهٔ چین بل سر تا سر متنزهات روی زمین است باسم کراره (نام دهکده ایست واقع در سه کروهی برهانپور که این جلوه گاه شاهد نظر بر ظاهر آن واقعه است) اشتهار دارد - قبل از آنکه بالقوة این نزهت آباد عشرت بنیاد از توجه این بانئی مبانئی جهانبانی بفعل آید پیشینیان بندی بطول صد ذراع و ارتفاع دو ذراع بر پیش رودی که در نزدیکئی آن جاریست بسته بودند و از آن احداث آبشاری نموده چون در ایام شاهزادگی نهضت والا به تسخیر دکن روی نموده بود در اثنای سیر و شکار که از موکب اقبال بر آن سر زمین

گذر اشرف افتاد و جوهر قابلیت آن آشکار گردید حسب الامر قضا نفاذ آن عمارت گر معمورهٔ هفت کشور به تیز دستئی معماران جادوکار در عرض اندک روزگار بندی دیگر بفاصلهٔ هشتاد ذراع پیشتر از بند سابق بر آن رود مترتب شد - چنانچه بین السدین دریاچه بطول صد ذراع و عرض هشتاد ذراع بهم رسیده از دو طرف ریزشگاه آب آن دو بند خاطر پسند و آبشار دلآویز صورت وجود بست - و بنابر امر ارفع بر اطراف آن سرابستانی نیز با عمارات عالی و نشیمن‌های دل نشین بوضع بدیع و هندسهٔ غریب ترتیب پذیرفت - بلطفی و زینتی که مشاهدهٔ اطراف آن دریاچه که از روی فسحت منظر و صفای نظر از دل کشمیر و تال صفاپور طرب افزاتر است - و باعتبار نزهت باغ و صفای آب باغ زاغان و نهر انجیر هری از یاد می برد بلکه از روضه رضوان و جوی شیر بهشت یاد میدهد - خاصه در موسم زمستان که آب رود بافراط و تفریط فصل برشکال و تابستان نیست و در کمال اعتدال می باشد :

بیت

چنین نزهت‌کده اندر جهان نیست
مگر باغ جنان ، گرچه چنان نیست
ز لطف آبشـــارش فیض در جوش
رود از دیدن آن هوش از هوش

از سوانح اقبال این دولت ابدی انتها که در صوبهٔ اودیسه چهره نما گشت کسر لشکر تفرقه اثر تلنگانه است و فتح قلعهٔ منصور گده - توضیح این ابهام آنکه بر طبق فرمان قضا امضا باقر خان متوجه تسخیر منصور گده که بنام بانئی آن منصور نام غلام قطب‌الملک اشتهار دارد متوجه شده چون نزدیک رسید - شیر محمد خان گماشتهٔ قطب الملک بنابر آنکه بسامان قلعه و سر انجام قلعه‌داری خصوص استحکام برج و باره و سد مداخل و مخارج آن پرداخته درین باب کما ینبغی سعی بلیغ بجا آورده بود بخاطر جمع با جمعیت تفرقه اثر خود که در آن‌ولایت به سد

هزار سوار و [1][دوازده هزار]ع پیادۂ جلد و جرار بود بکارفرمای ادبار مستعد مواجه و مقابله و آمادۂ مدافعه و مقاتلۂ مرکب اقبال گشت - و اکتفاء بتحصن حصار ننموده چهاردهم دی ماه بآهنگ جنگ صف در میدانگاه میانۂ سمت شمال و شرقئی قلعه تسویه صفوف نموده از روی تهور و تجلد بسلاحشوری در آمد - باقر خان با سایر تابینان و بندهای بادشاهی و جمعی از زمینداران آنحدود بتوزک تمام صف نبرد و یسال قتال آراسته رو بدفع ایشان آورد - و قبل ازآنکه دلیران از هر دو سو باهم برآمیخته در یکدگر آویزند پیادگان سپاه دکن برسم معهود نخست بازو به بان اندازی برکشوده از برج و بارۂ قلعه نیز از رگ ابر شعله بار توپ و تفنگ ژالۂ آتشین بر اولیای دولت ابد قرین باران ساختند - درینحال باقر خان فوج هراول را که بسالاری محمد شریف خویش خود مقرر داشته بود بمدافعۂ هراول مخالفان نامزد ساخته خود رخ بقول آن گروه ادبار پژوه نهاد - و هر دو به یکبارگی برانگیخته بر قلب ایشان که مشتمل بر چهار صف پی در پی از سوار و پیادۂ جرار بود تاختند - و آن تیره بختانرا که تاب صدمۂ اولیای دولت برق صولت نداشتند د حملۂ اول از یکدیگر متفرق ساختند - چنانچه جمعی کثیر از ایشان کشته گشته خلقی بیشمار گرفتار شدند - و باقی ایشان پراگنده و پریشان گردیده پناه بجنگل و کهسار بردند - و غنیمت بسیار بدست ارباب نهب و تاراج افتاد - باقر خان از آنجا که راه سرداری است نگذاشت که خاطر متحصنان قرار گرفته آرام پذیرد - بنابرآن بهمان پا تا پائین دیوار قلعه یک جلو تاخت - و دلاوران عسکر فیروز نردبانها که بجهت آن روز ترتیب داده بودند بر گردن گرفته بپای حصار رسانیدند - و بمجرد رسیدن قدم بر آنها گذاشته رو به برآمدن برج و باره آوردند - نگاهبانان قلعه که مردم دکن ایشانرا نایکواری‌گویند بمحض ملاحظۂ اینحال از کار رفته یکبارگی دست و پا گم کردند - و چارۂ کار خود در زینهار طلبی دیده ناچار برسم معهود دکن که در وقت تنگی عرصۂ کارزار از روی بیچارگی کاه برگی بدندان گرفته درینصورت طلب امان می نمایند عمل نموده به تسلیم کلید

---

۱ - ع [ده هزار] بادشاه نامه - صفحه ۳۳۳ - حصه اول - جلد اول -

قلعه دارالنجاة سلامت و امن‌آباد عافیت بر روی روزگار خود کشودند ۔ باقر خان بعد از فتح قلعه را به میر علی اکبر نام ملازم خود سپرده فوجداریٔ آن ولایت را به صفی قلی منصبدار بازگذاشت ۔

نومید شدن خانجهان و دریا خان و رفتن بسوی مالوه با هزار شورش انگیزی

از آنجا که خیانت و خوف و غدر و حذر بر طبق حقیقت قضیهٔ الخائن خائف و الغادر حاذر متلازم یکدگر اند بمثابهٔ که در یک ماده مطلقا از هم تخلف ندارند ۔ درینولا بنابر آنکه از شامت آن دو شوربخت بد فرجام که بسر وقت بی نظام افتاده بودند و سلسلهٔ نظم احوالش از انتظام رفته بود چنانچه سر تا سر زمین دکن شورش خیز و آشوب انگیز گشته کار بدان کشید که ملک و مال دیرینه سال آن سلسله یکبارگی بمعرض تلف درآمد ۔ لاجرم آن دو بد نهاد چون بر نظام الملک اعتماد نداشتند از راه دوربینی بخاطر آوردند که مبادا خلاص خویش در گرفتاری ایشان دیده سلامت خود در تسلیم آن بد اندیشان اندیشد ۔ ناچار صلاح کار فاسد خود را در آن دیدند که از راه مالوه بولایت پنجاب شتافته از افغانان آن سرحد استمداد نمایند ۔ مجملاً باین اندیشهٔ ناقص با صدر و ایمل و سایر افغانان از نواحئی دولت‌آباد تا تنور شتافته از آنجا براه دهرن گانو و جویره [1] و انبه و پاتر روانهٔ سمت مالوه گردیدند ۔ چون در علم قدیم تقدیم این امر که عبارت است از استیصال آن گروه خذلان مآل بحسن سعی این دو سردار نامدار یعنی عبدالله خان و سید مظفر خان حوالت رفته بود لاجرم در باطن اینمعنی علت شده بظاهر آن عارضه که سبق ذکر یافت سبب گشته حسب الحکم اشرف سید مظفر خان از بالاگهاٹ بدرگاه معلی آمده بود بعد از اطلاع بر کماهی حقیقت حال خانجهان سید مظفر خان از حضور اقدس و عبد الله خان از پائین گهات بتعاقب او مامور گشته حکم معلی

---

۱ ـ در منتخب اللباب این مقام را جوپره و چونپره نوشته ـ [صفحه ۴۳۷ ـ حصه اول] ـ

شرف نفاذ یافت که از هر جا که این دو سردار بیکدیگر پیوندند استیصال آن بدنهاد را پیش نهاد سازند - و به نیروی اتفاق که بالخاصیت موجب موافقت تائید آسمانی است اصل وجود آن بد گهر را از بیخ و بنیاد برآرند - و آنحضرت از غایت اهتمام درین مهم متوجه تجهیز عسکر ظفر اثر و سرانجام سپاه نصرت پناه شده بی استفسار از اختر شناسان ساعتی مسعود بجهت شروع این مهم خود اختیار نموده روز نهم دیماه چندی از امرای عظام و سایر منصبداران مثل سرافراز خان و دوارکا داس و مادهو سنگه ولد راورتن و یکه‌تازخان و شیرزاد و اوگرسین و شیام سنگه و جگناتهه راتهور و امیربیگ با صد تن از گرزداران شیرافگن که همانا تن اسفندیار و دل تهمتن داشتند درین فوج متعین ساختند و مقرر فرمودند که براه بیجاگده متوجه ماندو گردند - و همه جا از مخالفان خبردار بوده بر اثر آن گروه ادبار پژوه روانه شوند - چون سردار مذکور در کمال استعجال مرحله پیما گشته در قصبه تالگانو بعبد الله خان پیوست فی الحال از آن مقام طبل رحیل بر سبیل استعجال کوفته بشتاب باد و سحاب از دنبال شتافته بیست و هفتم دیماه چون بسرونج رسیدند خبر یافتند که آن سیاه روزان دو روز قبل از نزول عسکر اقبال در آنجا رسیده ارادهٔ تاخت شهر داشته اند - و بحسب اتفاق خواجه عبدالهادی ولد صفدر خان که از جانب پدر حاکم آن محال بود با خواجه بابا و گروهی دیگر چهار گهری قبل از وصول آن گسسته امید داخل سرونج شده توفیق حراست شهر یافته بود - آن مخذول جاوید از دریافت پیشنهاد خاطر نومیده شده ناچار با یک جهان حرمان از آنجا رو تافته دو حلقهٔ فیل سرکار خاصه شریفه که مشتمل بر پنجاه و شش [1] زنجیر بود بدست آورده رو بوادیٔ فرار و ادبار نهاد -

روز چهار شنبه بست و پنجم دی ماه موافق پانزدهم جمادی الثانیه سنه هزار و چهل هجری بساعت همایون که سعود آسمانی انواع انظار سعادت نثار مجلس مقدس نموده بودند و کف الخضیب دستها بدعای دولت

---

۱ - در بادشاهنامه پنجاه مذکورشده-صفحه ۳۳۸ حصه اول-جلد اول -

جاوید مقرون بر کشوده بزم قدسئی وزن شمسی از سال چهلم عمر ابد طراز آنحضرت که تا بقای بقا و امتداد مد مدت آن بر صفحهٔ روزگار و افراد دفاتر لیل و نهار باقی باد زینت و ترتیب یافته خدیو روزگار خورشید وار به برج کفهٔ میزان تحویل نموده و پلهٔ برابر را بزر و گوهر آموده خویشتن را بنابر انجاح حوایج نیازمندان نوع بشر برسم معهود با سایر اجناس و نقود دیگر سنجیده بر اهل استحقاق هفت کشور قسمت فرمودند ـ

کشته شدن دریا خان بدست اولیای دولت

کشد آدمی را دو جذبه بزور   یکی آب روزی دگر خاک گور

کشایش این دو کشش که همانا از یکدست است اجل رسیده و قسمت دریافته را از جا درآورده تا آنجا که میخواهد میکشد و در هیچ مقام قرار و آرام نداده کشان کشان تا بمقصد می دواند ـ چنانچه خانجهان کافر نعمت و دریا ناسپاس را که جاذبهٔ خاک ولایت کالنجر و بندیله بل کشش زبانهٔ شعلهٔ سعیر و جحیم و آبشخور سرچشمهٔ صدید و حمیم از راه این دو سرزمین بجانب خود می کشید همانا بدین وجه بی خویشتن داری از دولت‌آباد راهی شده بدون آنکه مقصد مشخص و سر منزل معینی داشته باشند هایم و سرگردان میگشتند ـ تا آنکه دریا شوریده سر که پیمانهٔ عمرش چند روزی پیشتر از خان جهان پر شده بود درینولا در سرزمین بندیله سر نهاد ـ و خانجهان یکدو گام آنسوتر در نواحئی کالنجر گردن از بار سر آزاد ساخت ـ تفصیل بیان و کیفیت قتل دریا بد سرانجام آنکه چون سابقاً گذار خانجهان بر ملک بندیله افتاده بود بکرماجیت پسر ججهارسنگه اغماض عین نموده سر راه برو نگرفت و ازینوجه او و پدرش در معرض عتاب و خطاب بادشاهی درآمده همواره خایب و خجل میزیستند و پیوسته در صدد آن بودند که از هر وجه که رو دهد باقدام عذرخواهی پیش آمده بتقدیم خدمت راه خود پاک سازند ـ درین ولا که خانجهان و دریا قدم بملک ایشان نهاده خواستند که از کالپی سر برآرند بکرماجیت اینمعنی را که پیوسته از خدا میخواست از لطایف غیبی شمرده بافواج آراستهٔ خویش غره بهمن ماه به تکاپو درآمده سر راه

بر ایشان گرفت - و نخست بدریا که چنداول بود برخورده بزد و خورد درآمد - آن سرمست بادهٔ غرور نیزکه رسائی این نشاء هوش ربای در کاسهٔ سر تہی مغزش سرشار افتاده بود بی محابا بر فوج بکرماجیت حمله آور گردید - و درینحال که او سرگرم جانبازی شده در پی حریف اندازی بود قضا را تفنگی که از بس درینمقام بجا افتاده آنرا لطیفهٔ غیبی توان خواند بر سر او خورده از پا در آمد - چون دریا بادپیما را سفینه عمر در گرداب فنا افتاد و از زیاده سری‌ها حباب آسا کاسهٔ سر بباد هوا برداد افواج بندیله به گمان آنکه سردار این فوج خانجہان بود از اطراف بر سر او ریختند - و خانجہان درین میانه فرجهٔ فرار یافته بر یک کنار عرصه زده جان مفت از میان برد - در آن چپقلش و تعاقب که بعد از ظہور فرار خانجہان رو نمود قریب بچہار صد افغانان با یک پسر دریا بی سر شده - و دویست بندیله در عرصهٔ کارزار بمقام جانسپاری درآمده مراسم سپاس گذاریٔ حقوق نعمت بیقیاس ولی نعمت جاوید بجا آوردند - چون این قضیه که از اتفاقات حسنهٔ روزگار بود بکرماجیت بدرگاه معروض داشته سر دریا با پسرش ارسال داشت هفدهم بہمن ماه بدرگاه رسیده چندی بر سر راهها افتاده از لکدکوب حوادث پاداش بی طریقی و بی راهی میبافت - بکرماجیت بخطاب جگراج نامورگردیده بمرحمت خلعت و شمشیر مرصع و نقاره بلند آوازگی اندوخت - چون شرارت وجود نابود دریا مردود از شرارهٔ آتش باروت فرونشست خانجہان وداع صبر و قرار کرده مدهوش وار زمام اختیار خویشتن داری از دست داده هر روز مسافتی پی سپر میکرد - و موکب اقبال از دنبال آن ادبار مآل بر سبیل استعجال مراحل پیموده سیزدهم بہمن بموضع نیمی از اعمال بهاندور[1] پانزده کروهی سیهنده[2] رسیدند - و بندهای بادشاهی خبر یافتند که مسافت میانه ایشان و آن سرگروه کوته اندیشان زیاده از ده کروه نه مانده بنابر آن بیدرنگ باهنگ یکرو کردن معاملهٔ او از روی عجلت تمام رو براه سرعت نهادند - چون خانجہان از وقوع پاداش

---

۱ - در شمال و شرق جهانسی واقع است -

۲ - در شمال کالنجر واقع است -

کردار لکدکوب هجوم حوادث روزگار و پایمال دست برد آفات لیل و نهار شده از ایلغارهای پی در پی نیز کوفته گشته ـ چنانچه سواران از کارمانده و در چهارپایان قوت رفتار نماند معهذا زخمی بسیار همراه داشت ـ بنابرآن در آن روز دیرتر راهی شده ـ ازین راه جمعی از افواج قاهره خود را زود بدو رسانیدند ـ و از همه پیشتر مقدمهٔ جنود فتح و ظفر سید مظفر خان که همه جا مانند طلیعهٔ بخت بلند پیش موکب می شتافت دنبال آن برگشته بخت را دریافت ـ و چون خبر رسیدن مقدمهٔ لشکر ظفر اثر باو رسید سراسیمه شده یکبار از جا رفت ـ و باوجود عدم ثبات قدم با پانصد سوار کارآزموده جانسپار بر سر راه سپاه ظفر پناه ناچار پای قرار بر جا و استوار داشت ـ و زخمیانرا باندک مایه خزانه که از دستبرد تاراج حوادث زمانه بازمانده بود با چندی از افغانان زبون اسپه پیش فرستاد ـ خان فیروزجنگ در آنروز شهامت هاشمی را بکار برده با صدمهٔ سیل و صولت برق بر خیل لشکر آن خرمن سوخته حمله آور گشت ـ و از آن طرف خانجهان با افغانان حمیت سرشت ناموس دوست بر سر جان پا محکم نهاده و سپر صدمهٔ آن قضای مبرم شده و دست از جان شسته بی محابا بزد و خورد در آمد ـ کوتاهی سخن در آنمقام که زبانهٔ آتش حرب بلندی‌گرای گشته معامله بداد و ستد جانها افتاد ـ و صفدران تهور منش مانند نهنگان خشمگین با تندیٔ شیر و تیزیٔ شمشیر بر اعدای هم تاخته آتش کین هنگامهٔ رزم راگرمئی دیگر دادند ـ از هر دو صف رزم جویان تند خو روبروی هم شده از فرط پر دلی چندین خانهٔ زین تهی ساختند ـ و چون پروانهٔ بی پروا خود را بر آتش زده در دستبرد شجاعت دست از رستم دستان بردند ـ

مثنوی

بنای جدل سخت بنیاد شد	تن از آهن و دل ز فولاد شد
چوسیل آن دو خیل خرابی پرست	بویرانئی هم کشادند دست
دویدند برهم یلان بیدریغ	چو جوهر بدندان گرفتند تیغ
چو برق از رگ ابر بهر مصاف	برون‌جست شمشیرخود از غلاف
چنان گشت دست و بغل کارزار	که شد تیغها جفت مقراض وار

در آخر کار بیمن چهره کشائی توجه آن نظر یافتهٔ تائید خدائی شاهد فتح در آئینهٔ تیغ مجاهدان نصرت انتما صورت نما گردید - چنانچه در اندک مایه مدتی به نیروی کارگری اقبال خدیو روزگار کار اکثر آن زیاده سران رزم ساز از دست‌بازی بسربازی کشید - و از جمله نامداران عسکر ظفر اثر شیرزاد خویش خانعالم مردانه تلاش نمایان بظهور آورده خود نیز در عرصهٔ جلادت نقد جان باخت - و همچنین راجه دوارکا داس نبیرهٔ رای ستر سال دربارهٔ کشش و کوشش پای کم نیاورده تنی چند از آن زیاده سران را مسافر ملک عدم ساخت و خود سر بسر حق گذاری نهاده بکار آمد - چون خانجهان اکثر مردم خود را قتیل و مجروح دید - خصوص محمود نام پسر او و صدر روهیله که نیروی بازو وگرمئی پشت او بدیشان بود بکار آمدند و خانجهان نام پسر دیگرش را از تفنگ زخمی منکر بر روی ران رسید - و بدو نیز چند زخم نمایان رسید ناچار ثبات قدم را خیرباد گفته راه فرار سر کرد - و مطلقاً بهیچ چیز مقید نه گشته قطع طریق فرار اگرچه فی المثل گام واری باشد غنیمت می شمرد - چنانچه فیلان کوه پیکر که همراه داشت بحساب کاهی برنداشته جابجا گذاشت - بلکه منصوبهٔ خود در آن دانست که شاید دمی چند بهادران غنیمت گیر را بدان مشغول ساخته خود در آن فرجه فرصت هزیمت بیابد - از جمله فیلان بیست زنجیر بدست دلاوران شیر افگن فیل‌گیر افتاد - باقی راجه امر سنگه زمیندار بهاندور گرفته بموکب اقبال فرستاد - چون خانجهان گریزان گشته افتان و خیزان خود را بنواحئی کالنجر رسانید سید احمد قلعه‌دار کالنجر سر راه بر آن گمراه گرفته جمعی کثیر از همراهان او را به تیغ گذرانید - و چندی دیگر را با [1][حسین]ع نام پسر و تومان و طوغ و علم و بیست و دو زنجیر فیل بدست آورده بدرگاه عالم پناه ارسالداشت و بجلدوی این تلاش مردانه بخطاب جانبازخان سرافراز شد - و خانجهان بکارفرمائی اضطراب عنان بشتاب سپرده تا کنار تالاب سیهنده که بیست کرده مسافت درمیانه بود هیچ جا عنان یکران خذلان مثول نه ساخته یک جلو تاخت - و عنان اختیار از

---

۱ - [حسن] ل -

دست فرو هشته درین مقام که خاک دامنگیرش گریبان گیر گردیده بود قرار اقامت داده از سر کوچ درگذشت - و از ته دل همراهان خود را میان مرافقت و مفارقت مختار ساخته اکثر را بجدائی گزیدن تکلیف داد - در آن میانه جمعی را که ملاحظهٔ حمیت افغانی بل رعایت حق نمکدانی ملحوظ بود ازین رو تا همه جا همراه بودند درینجا نیز همراهی گزیدند و باقی سر خویش گرفته براه خود شتافتند - و ازینجانب دولتخواهان در روز دوشنبه چهاردهم بهمن ماه موافق غرهٔ رجب پیشنهاد همت ساختند که بهر صورت که رو دهد امروز معاملهٔ او را یکرو سازند - و بحکم این قرارداد از عقب او فوج فوج از دریای لشکر طوفان اثر بشتاب موج گرداب پی در پی شتافتند - نخست سید مظفر خان با مادهو سنگه و دو صد سوار گرزدار و چندی دیگر از بهادران عسکر ظفر اثر بآن فلک زده برخوردند - و آن برگشته بخت با عزیز نام پسری که اعز اولاد او بود و ایمل و جمعی دیگر از افغانان از عمدهای سرداران او که باو پایداری نموده بودند بنابر آنکه دل بر هلاک نهاده دست از جان شسته بودند فیل را پیش رو نهاده بروش راجپوتان همگی از اسپ پیاده شدند و رخ بعرصهٔ پیکار نهاده با فوج شاهی روبروگشتند - پیش از همه مادهو سنگه با چندی از گرزداران پیشدستی نموده با ایشان بدار و گیر درآمد و از غایت جرأت و جلادت در عرصهٔ کارزار چون کمان سینه به تیر داده مردم هر دو صف چون مژه درهم آویختند -

مثنوی

نهنگان ز دریا بدشت آمدند	خرامنده شیران بگشت آمدند
در آن عرصه شوری برانگیختند	که در چشم محشر نمک ریختند
ز برندگیهای شمشیر کین	لب زخم بر تیغ گفت آفرین
ز هنگامهٔ دست برد یلان	نجستی کسی جز خدنگ کمان
ز مغز دلیران در آن دشت کین	سری بود پر مغز گوئی زمین

اگرچه درین رزمگاه افغانان بحکم آنکه پای گریز نداشتند ناگزیر شمشیر تیز گرفته بمبادرت درآمده بودند اما داد کشش و کوشش داده باوجود کمئی عدد مردانه وار با دمی پرکین و جبینی سراسر چین

روبروی بهادران پردل چنانچه باید گشتند - و آن سرگشته خون گرفته لهز چون کارش بر سر افتاده بود و روزگارش بپایان رسیده در عرصهٔ پیکار به هیچ وجه من الوجوه پای کم نیاورده دست و پای بسیار زده تلاش و تردد بیشمار بر روی کار آورد - و باوجود آنکه چاره گریٔ سعی سودی نداشت و اصلا امید بهبودی نبود بقضای خدا بمبارزت درآمده مشت بر نشتر و پهلو بر نوک خنجر میزد تا آنکه از اطراف عرصهٔ مصاف زخمهای نمایان خورده - خصوص از زخم برچهٔ مادهو سنگه که بیشتر از همه برو زده بیشتر از همه کاری افتاده بود - باوجود اینحال تا تاب و توان خویشتن داری داشت از خود نرفت از پای درنیامد - آنگاه اکثر دلاوران که چون دشنه بخونش تشنه بودند تا رسیدن سید مظفر خان امانش نداده بزخمهای پیاپی سیوف خاک وجودش را بصرصر فنا دادند - در آن میانه قریب بسی سوار از همراهان او خود را بیک کناره زده بتگ و تا سر بدر برده پی کار خود رفتند - و دیگران قریب بصد کس که عار فرار بخود قرار ندادند پا محکم نموده قطعاً نه لغزیدند و بر سر جان نه لرزیده در پای تیغ تیز نیز ثبات قدم ورزیدند - مثل عزیز و ایمل و چندی دیگر که از کشتن و مردن ابا و پروا نکرده پروانه وار خود را بیدریغ بر شعلهٔ تیغ آتش آمیغ زدند - و از موکب اقبال درین جدال سید ماکهن ولد سید عبدالله نبیرهٔ سید مظفر خان با بیست و هفت تن دیگر سر در را، جانبازی داده سرافرازیٔ جاوید خون بها گرفتند - و چندی دیگر محضر دلیری را بخط زخم نمایان رسانیده رایت مردی برافراشتند - در آن وقت که گرزبرداران سرهای آن زیاده سران از تن جدا ساخته بر سر نیزه کرده بودند عبدالله خان بهادر فیروز جنگ با سایر سرداران عسکر ظفر از دنبال رسیده بشکرانهٔ این فیروزی که بتازگی روزیٔ اولیای دولت ابد طراز شده بود از روی نیاز شکر کارساز حقیقی بجا آورد - و سر خانجهان و عزیز و ایمل را همراه خواجه کامگار برادر زادهٔ خود بدرگاه عالم پناه فرستاد - و فرید نام پسر خانجهان که زنده گرفتار شده بود با جان جهان که زخمدار پناه بزن دریا برده بود با جلال برادر خورد بهادر خان مقید نموده بیکه‌تازخان سپرده روانهٔ حضور پرنور ساخت :

ابیات

کجا این سر و اعتبار [۱][سنان]ع   مگر از پی عبرت دیگران
سری را که بودی ز صندل بدرد   [۲][سنانش بیازی پر از کاه کرد]ع
سرش آمد آخر اگر رفت تن   بود عذر آن رفتن این آمدن

بامداد روز دوشنبه بیست و دویم ماه مذکور موافق اواسط رجب که عید الفتح اولیای دولت جاوید نصرت بود خواجه کامگار سر آن تیره روزگار را بدربار سپهر مدار رسانید - و معتمد خان ازینمعنی خبردار گشته باهنگ مژده رسانی پیشتر شتافت - و بهنگامی که خدیو روزگار در آب تپتی کشتی سوار از شکار مرغابی صید خوشوقتی و کامیابی می فرمودند ادای نوید فتح و بشارت نصرت نمود - آنحضرت شکر و سپاس بیقیاس و منتهای بی منتهاء واهب متعال بجا آورده از روی شگون برسم معهود امر بنوازش نقارهٔ شادیانه فرمودند - و ارکان دولت و اعیان حضرت مراسم تهنیت بجا آوردند - و فتح نامها متضمن به بشارت استیصال آن خسران مآل بجهت یمین الدوله آصف خان و مهابت خان خانخانان و سایر صوبه داران و امرای سرحد ارسال داشتند - و عبدالله خان بهادر و سید مظفر خان را از روی عنایت بی غایت به فرمانهای عاطفت عنوان اختصاص داده مصحوب عبدالله بیگ با خلعت های فاخره فرستادند - و معتمد خان برسم مژدگانی از عنایت خلعت خاص تشریف یافته - و خواجه کامگار باضافهٔ منصب و مرحمت خلعت خاص و اسپ سرمایهٔ اعتبار اندوخته بخطاب عزت خانی نامور گشت - و بکارفرمائی مصالح ملکی برای اعتبار خیره چشمان سرهای پر شور و شر آن خیره سران آویزهٔ گوش دروازهٔ قلعهٔ برهانپور شد - و چندی راس المال عبرت ارباب خبرت و سرمایهٔ بصارت ارباب شرارت بود - درینوقت که سر پیر خان مخاطب به خانجهان

---

۱ - ع [چنان] ل -

۲ - ع [زمانش بیازی پر از کاه و گرد] صفحه ۴۴۳ - حصه اول منتخب اللباب در نسخهٔ کتبخانهٔ آصفیه حیدر آباد بجای سنانش زمانش رقم شده -

بعد از سر دریا بدرگاه والا رسید شاعر جادو بیان طالب کلیم این در یتیم در رشتهٔ نظم انتظام داده بعرض اعلیٰ رسانید و صلهٔ سرشار یافت :

قطعه

این مژدهٔ فتح از پی هم زیبا بود   این کیف دوبالا چه نشاط افزا بود
از رفتن دریا سر پیرا هم رفت   گویا سر او حباب این دریا بود

چهره نمائی شاهد مراد عسکر منصور که عبارت است از فتح قلعه دهارور بنقاب کشائی اقبال این تائید پرورد عنایت ذوالجلال

چون سایر مهمات این دولت خداداد خدا ساز است و از مزید سعی کارگذاران و میانجئی کوشش مددگاران بی نیاز لاجرم همه وقت و همه حال بموافقت توفیق نقش مراد خداوندان بخت و اقبال بر وفق دلخواه درست می نشیند و اسباب پیشرفت کار اصحاب سهم السعادت خودبخود آماده و مهیا گردد - شاهد صدق این مقدمه فتح قلعهٔ محال کشاد دهارور[1] است که به کمال حصانت و استحکام بر روی پشته مرتفع اساس یافته بر اکثر اطراف آبکندهای ژرف و شکستهای سهمگین هولناک و جرهای عمیق دارد - و تا حال تصور فتح آن در آئینهٔ خیال هیچ کشور گیری صورت نه بسته بود از سلسله جنبانیهای اقبال کارساز فتح آن در لباس ترکتاز روی نمود - و حقیقت این واقع آنکه چون اعظم خان از راست رویهای اندیشهٔ درست بخاطر آورد که نخست به قصبهٔ دهارور و پینته که بلغت دکن عبارت از بازارگاهی است که اهل نواحئی آنجا هر هفته یکروز معین بجهت خرید و فروخت آنجا فراهم می آیند بتازد - و آنگاه بر سر

---

۱ - این قلعه در جنوب و شرق بیر بفاصله بیست و هشت میل انگلیسی واقع است -

قرارداد معهود آمده تعاقب بهلول و مقرب‌خان پیشنهاد همت سازد - لهذا بانصرام مافی‌الضمیر بی محابا از قصبه گذشته در چار دیوار توپ رس حصار پای ثبات و قرار مستحکم نموده خبر یافت که مخالفان چندین زنجیر فیل و اسباب و اموال مردم قصبه بخندق درآورده و پشت به پناه قلعه داده رو بمدافعهٔ سپاه نصرت دستگاه نهاده اند - از آنجا که راه سرداریها است و شرط کارگزاری خود با سایر بندهای درگاه سوار شده بکنار خندق آمد و اهل قصبه را که از روی خیره چشمی بچیره دستی درآمده گرم بان اندازی بودند بباد تفنگ گرفته از آنجا بضرب زور بیجا ساخت - و ارباب تهور اسباب نهب و غارت هزیمت آنها را مفت خود دانسته بی محابا بدرون خندق ریخته غنایم بسیار و اسباب و اموال بیشمار به یغما بردند - بعد آن بموجب فرمودهٔ خان مذکور پیادهای راجه ججهار سنگه در صدد سربازی شده بخندق درآمدند - و آن پیادهای جلد و جرار که هنگام‌گیر و دار پای کم از سوار نمی آوردند و در مقام سرعت سیر بر تگاوران بادپیما پیشی می جستند از سر جان گذشته با اجل دست و گریبان شدند - و به تنگنای عرصهٔ خندق در آمده چندی از تیر و تفنگ کمین کشایان بروج قلعه جان باختند - و چندی باوجود زخمهای کاری چهار زنجیر فیل و بیست و هفت اسپ و شتر و گاؤ بسیار و دیگر اموال و اسباب از خندق برآوردند - از تهور ایشان اکثر دلیران و یغمائیان لشکر دل یافته بخندق درآمدند و آنچه از صامت و ناطق یافتند متصرف شدند - و درین مرتبه نیز پیادهای بندیله سه زنجیر فیل و پنجاه اسپ بدست آوردند - اعظم خان بجلدوی تجلد سایر غنایم را بارباب تاراج بازگذاشته بجهت سرکار خاصه بر فیلان رقم اختصاص کشید - و چون شب در آمد بمقتضای شرط سرداری در خندق پیاده پا براه نهاده اطراف چاردیوار حصار بنظر درآورده دربارهٔ بست و جوی مداخل و مخارج قلعه دقیقهٔ از دقایق فکر و تدبیر نامرعی نگذاشته - و در عین تعمق نظر دریچهٔ بگچ و سنگ مسدود نموده دید که ممکن بود که از آن راه فرجه یافته نهفته بقلعه در آیند - بنابر آن در حال بیلداران و سایر عمله و فعلهٔ این کار را طلب فرموده بانعام گرانمند دل داده نیرو افزود - و بدین طریق سرگرم این کار نموده

بجد کلی و اهتمام تمام بشگافتن آن بازداشت ـ و در آن سمت ملچارها قرار داده جابجا نگهبانان برگماشت ـ و چون متحصنان مثل سیدی سالم حبشی و پدر اعتبار راو و برادران او از قسمت یافتن ملچارها خبردار شده در محافظت حصار مبالغهٔ بیشتر نموده سرگرم بان اندازی و بندوق افگنی و توپ کشائی شدند ـ درین اثنا بنابر آنکه کار اصحاب سهم‌السعادت خود بخود مهیا و آماده میگردد قضا را از نقاب حجاب غیب شاهد لطیفهٔ شریفه روی نمود که در حقیقت همان موجب فتح اولیای دولت و علت کسر قلب اعدا شد ـ چه توپ کلانی که سرمایهٔ پشت گرمئی اهل حصار بوده و آنرا بصد جر ثقیل بالا برده بر دروازهٔ قلعه نصب نموده روی لشکر را بآن نگاه می داشتند ارابهٔ آن توپ در انداختن نخستین از صدمهٔ آن شکست وتوپ غلطان بر روی برج افتاده از کار باز ماند ـ و اعظم خان در آن میانه بمثابهٔ کار بر ایشان دشوار ساخته عرصه بر همگنان تنگ گرفت که فرصت پرداختن و مجال اشتغال بساختن ارابه و رفع توپ که بآسانی دست بهم نمی داد نیافتند ـ چنانچه خان مذکور بعد از وقوع آنواقعه روبروی دروازه منصوبهای فتح فروچیده در همان گرمی مرحمت‌خان و میرغیاث را با جمعی از بندوقچیان فرستاد که بر کنار خندق قرار گیرند و در پناه چبوترهٔ کوتوالی ملچار ساخته کار بر اهل حصار تنگ و دشوار سازند ـ بالجمله با آنکه اکثر بندهای دولت خواه بادشاهی خصوص امرای دکن بنابردشواری کار و حصانت حصار صلاح در محاصره ندیده باتفاق می گفتند که صرف وقت درین راه نقد فرصت بخاک ریختن است و درین معامله پا فشردن سررشتهٔ کار خود از دست دادن است ـ لیکن از آنجا که اعظم‌خان را بخت کارفرما و اقبال راه‌نما بود مطلقاً این سخنان را بسمع رضا اصغا ننموده در خاطر راه نداد بلکه همچنان بر سر کار خود بوده مرتبه بر مرتبه مراتب جد و جهد می افزود ـ درآن چند روز جمعی از پراگنده گویان را که خلل در رسوخ عزیمت می انداختند بهر گوشه متفرق ساخته خود با مردم یکدله سرانجام کار ولی نعمت جاوید را وجه همت بلند نهمت ساخت و از صفحات صحایف اعمال و جراید مساعئی اهل قلعه که عنوان تهاون و تکاسل داشت آیات وهن و ضعف مطالعه نموده یکبارگی در پی کارسازیٔ

یورش شد - و بامداد روز دو شنبه هشتم ماه بهمن به عون و صون ایزدی
مستظهر و معتضد گشته رو بسوی قلعه آورد - و سایر دلیران لشکر به
هیئت مجموعی از جانب دروازهٔ دیگر که آبکند و جر نداشت انداز
یورش نموده متوجه شدند - و از اطراف دلاوران فراز دشمن بیکدیگر
پیوسته و زینه ها بر دوش نهاده تکبیر گویان پای براه حصار برداشتند -
و بمجرد رسیدن نردبانها باطراف برج و باره برافراشته و پا بر مدارج آن
گذاشته ببالا برآمدند - و برخی بدست آویز کمند بر کنگرهای بروج عروج
نموده کارنامهٔ این نوع قلعه کشائی که از آن روز باز در بند ایشان است
بر طاق بلند نهادند - و مرحمت خان نیز از جانب دیگر در آمده دریچهٔ
دروازه را از طرف درون کشاده و اعظم‌خان با سایر امرا از آن راه داخل
قلعه شد - تا آنوقت قریب [1][دو]ع هزار کس از راه برج و باره بقلعه
درآمده دست بغارت و تاراج برکشادند - و اسباب بسیار و اموال بیشمار
از نفایس اقمشه و امتعه و نوادر جواهر و مرصع آلات و زیور گران مایه
و ظروف طلا و نقره و ستور و مواشی و امثال اینها بحوزهٔ تصرف سپاهیان
درآمد - و سر تا سر قلعه از باب صامت و ناطق بنابر دست انداز ارباب
یغما بباد نهب و تاراج رفته آنچه نام مال بر آن توان نهاد گرد از بنیاد
آن برآمده بوم و بر و دیوار و در حصار بجاروب غارت پاکروب گردید -
چنانچه مبلغهای کلی از میان رفته برندهٔ آن معلوم نشد - و مستحفظان
حصار از سرداران گرفته تا سایر عمله و فعلهٔ قلعه با اهل و عیال دستگیر
شدند - سیدی سالم قلعه دار و پدر و برادران و اهل و عیال اعتبار راو
و اهل بیت شمن عم ملک بدن و جدهٔ مادریٔ نظام‌الملک بدست در
آمدند - اعظم خان چندی از ایشان راکه نگاهداشت آن ضرور بود نگاهداشته
دیگرانرا بنابر درخواه امراء دکنی بصیغهٔ صدقهٔ فرق فرقدسای آزاد
ساخت - بعد ازان بسرانجام مایحتاج قلعه پرداخته سامان آذوقه و اسباب
توپخانه نمود - و هفت صد تفنگچی و باندار و توپچیان ماهر حکم انداز
با صد سوار و چندی از منصبداران را در قلعه بازداشته نگاهبانیٔ حصار

---

(۱) ع [ده] ل -

بسرداریٔ میر عبدالله رضوی مقرر ساخت - و بعد از فراغ خاطر فتح نامه بدرگاه والا ارسال داشت - چون بعرض اشرف رسید آنخدست شایان موقع استحسان نمایان یافت و خدمت گذاران محل تحسین و احسان بی پایان گشتند - اعظم‌خان بعنایت خلعت خاصه و اضافهٔ هزاری ذات و هزار سوار بمنصب شش هزاری شش هزار سوار و دو اسپ از طویلهٔ خاصه با زین مطلا و راجه ججهارسنگه بندیله بخلعت و اسپ و مرحمت خان از اصل و اضافه بمنصب هزار و پانصدی ذات و هزار سوار و خلعت نوازش یافتند - افواج نظام الملک که بیست کروهی قلعه دهارور اقامت داشتند بمجرد استماع این خبر از آنجا کوچ نموده بنواحی قلعه قندهار که در آن آوان بمضیق محاصرهٔ افواج پادشاهی درآمده مشرف بر گیراگیر تسخیر شده بود شتافتند که شاید باتفاق دستبردی نمایند و باین حرکات ناقص باعث شغل قلب و پراگندگئی خاطر دولت خواهان شوند - خان مذکور بیدرنگ آهنگ تادیب آن گروه نموده از آنجا کوچ کرد - در اثنای این حال خبر رسیدن رندوله‌خان سر لشکر عادلخان که در آن نزدیکی از اعظم‌خان درخواست رخصت ملاقات نموده دستوری یافته بود بدان خان عظمت نشان رسید - خان مذکور همان جا توقف نموده بجهت مزید تفقد و دلجوئی او یاقوت‌خان و اوداجیرام و کهیلوجی و جمیع امرای دکنی و حبشی را بهمراهئی ملتفت‌خان خلف خود و چندی از اولیای دولت بر سبیل استقبال فرستاده او را بدین مایهٔ احترام بلند پایه ساخت - و باعث آمدن رندوله خان آن بود که عادل خان ده هزار سوار بسرداریٔ او و پدرش فرهادخان بحراست محال متعلقهٔ خود که در سمت سرحد نظام‌الملک واقع است فرستاده بود که آن سر زمین را از آسیب تعرض ایشان محفوظ داشته دربارهٔ تسخیر و تصرف قلاع و پرگنات متعلقهٔ نظام‌الملک که شاهنشاه مالک رقاب بجهت تالیف قلب عادلخان بدو مرحمت فرموده بودند کوشش کند - بعد از آمدن باعظم خان نوشت که چون عادلخان درینولا بتازگی در سلک دولتخواهان درگاه والا انتظام یافته این قلیل جمعیت سپاه را در جنب کثرت موکب اقبال حضرت سلیمان مکانی قدر و مکانت خیل موری ندارد بخدمت ارسالداشته که بتقدیم خدمتی از خدمات این دولت ابد طراز سرافراز

گردد ـ الحال این بندهٔ درگاه درخواه آندارد که باذن دریافت حضور امتیاز یافته در آنچه مقتضای وقت و صلاح حال باشد باستصواب رای صواب آنخان کامیاب بعمل آرد ـ چون اعظم خان برین مضمون وقوف یافت با آنکه میدانست که او بظاهر اظهار وفا و وفاق می نماید و باطناً از راه نفاق با نظام‌الملک اتفاق تمام دارد و باستیصال کلّی او راضی نیست بنابر اغماض عین و مدارا که از ستوده آئینهای دل پسند ارباب خرد ارجمند است و سر همه خصایل محموده و سایر شیوهای ستودهٔ سرداران از مکنون ضمیر او قطع نظر کرده به او بمقتضای نحن نحکم علی الظاهر عمل نموده به تقریر دلپذیر حکیمانه جواب بر طبق مصلحت باز داد که چون درینحال عزیمت تنبیه غنیم سمت تصمیم یافته مزید توقف که صورت تقاعد از انصرام قرارداد خاطر دارد موافق مصلحت دولت نیست لاجرم این اراده که ازو بغایت خرد پسند افتاده هر چند زود تر بحیلهٔ وقوع و زیور تعجیل زینت پذیر گردد نظر بمقتضای وقت اولی و انسب مینماید ـ بالجمله چون رندوله‌خان از راه استقبال اعیان موکب اقبال و پذیرهٔ وجوه خیل دولت پذیرای امتیاز و اختصاص شده باردوی جهانپوی رسید بحکم وحشی منشی و ضعف نفس و بیدلی از غلبهٔ وهم و هراس بیقیاس که ناشی از کمال شکوه و شان و صولت اولیای دولت شده با پانصد سلاحدار به مجلس اعظم‌خان که در آنروز بزمی خوش مرتب ساخته و جشنی دلکش مزین نموده بود در آمد ـ و اعظم‌خان بنابر آنکه منع همراهان او باعث مزید توحش و تنفر همگنان میشد ازین معنی که منافئی روش آداب بوده اغماض عین نمود ـ معهذا از روی مهربانی بمقام دلاسه و استمالت او و پدرش آمده سخنان عطوفت آمیز که مناسب وقت و مقتضای مقام بود بر زبان آورد چندانکه وحشت ایشان بانس مبدل شد ـ آنگاه از سر نو بر سر دلدهئی ایشان رفته بیست دست خلعت فراخور قدر و حالت بایشان داد ـ وچون از شگفته جبینئی اعظم‌خان رو و نیرو یافته راه سخن و زبان التماس پیدا کردند از روی تضرع بزبان نیاز درخواست کردند که چون خاقان ملک بخش کشورستان عادلخان را بشمول انواع عواطف از سایر دنیاداران دکن امتیاز داده بمراحم نامتناهی مفتخر

و مباهی ساخته اند - چنانچه محال متعلقه بدو بازگذاشته از روی مزید
مرحمت پنج قلعه از قلاع نظام‌الملک که از آنجمله قلعهٔ دهارور است
بدو عنایت فرموده اند اکنون که فتح قلعهٔ مذکوره نصیب
دولتخواهان شده اگر عادلخان را بوفای وعده سرافراز نه سازند اینمعنی
باعث نومیدی و حرمان نصیبی او از عنایت بادشاهی خواهد شد - اعظم‌خان
گفت که فرمان عالی شان برینجمله صادر شد که هرگاه عادلخان درباب
استیصال کلی نظام‌الملک با دولتخواهان دم از وفا و وفاق زده با ایشان
در قلع بنیان بغی و طغیان آن نفاق نهاد اتفاق نماید بجلدوی تقدیم این
شایسته خدمت اولیای دولت بمقام امداد او در آیند - و در باب تسخیر
قلاع معهوده بکومک مردم او اقدام نموده بعد از فتح باو بازگذارند -
و در عرض این مدت که عساکر نصرت مآثر در وادیٔ تعاقب غنیم
تگاپو نموده بر اثر ایشان تاختند و مکرر طول و عرض این کشور را پی
سپر ساخته آن گروه بد فرجام را در یک مقام فرصت قرار و آرام ندادند
مطلقاً عادلخان درین ابواب مقید همراهی نشده به هیچ باب از در موافقت
در نیامد - معهٰذا از روی مزید برو امتنان که گزیده شیوهٔ بندگان این
آستان است مکرر اعلام رفت که درین اثنا که مخالفان بخود درمانده اند
انسب آنست که بمحاصرهٔ قلاع بپردازد مطلقاً اثری برین مراتب مترتب
نه شد - اکنون که فتح قلعهٔ دهارور بمنصب صد گوله منصوبهٔ اولیای
دولت شده و از شما خدمتی پسندیده بتقدیم نرسیده اینمعنی بیوجه که عبارت
است از التماس قلعهٔ مفتوحه درین وقت صورت ندارد - مناسب آنست که
درینولا چون عساکر منصوره باارادهٔ تنبیه بقیةالسیف غنیم به پائین گهات
متوجه اند شما درین حوالی اقامت نموده و مردم خود را فراهم آورده
مترصد باشید که هر گاه آن گروه ادبار آثار از مقابله رو تافته آهنگ
برآمدن بالا گهات نمایند سر راه بر آن بد اندیشان بگیرید - تا افواج قاهره
خود را از عقب ایشان برسانند و باتفاق همگنان را درمیان گرفته از
میانه برداریم - آنگاه که شما مصدر اینگونه هواخواهی شده باشید درین
باب دولتخواهان بدرگاه والا عرضداشت نموده درخواست قلعهٔ دهارور
نمایند - و بنا بر آنکه در نظر انور آن جهانبان جهان بخش محیط هفت کشور

بل محاط چار دیوار ربع مسکون وقعت نقطهٔ موهوم ندارد تا باین یگ کفدست زمین محقر چه رسد یقین که این التماس بموقع قبول خواهد رسید ـ مجملاً اعظم خان فوج عادلخان را به قصد مانده[1] مرخص نموده عسکر قیامت اثر را از مقام دهارور کوچ فرموده بر اثر مردم نظام‌الملک به سمت قندهار[2] شتافت ـ و نظام‌الملک از جا در آمده ناچار صلاح در آن دید که بافواج عادلخان از درمصالحه آمده قلعه شولاپور را باز بتصرف ایشان‌داده عهد و پیمان بایمان درمیان در آورد که باتفاق یکدیگر بمقتضای مصلحت وقت کار کنند ـ

بیان مجملی از خصوصیات شدت قحط و غلا و طاعون و وبا

چون نظام‌الملک از تیره سرانجامی و بدفرجامی قطعاً رعایت به جانب بندگان بادشاهی بجا نیاورده برخلاف سیر مرضیهٔ ملوک عهد ماضی سلوک می نمود ـ و مجاری اوضاع و اطوار بر منهج مستقیم عدل و داد قرار نداده هنجار مرضئی حضرت پروردگار نمی پیمود ـ و باین نیز کفایت نکرده افاغنه را که خمیر مایهٔ فتنه و فساد بلاد و عباد بودند در ولایت خود پناه داده در تقویت آن فئهٔ باغیه که اخلاط فاسده بل مواد مفسده کالبد روزگار و علت تامه سوء المزاج لیل و نهار بودند بقدر امکان کوشیده ازین چند ماده خود را مستعد بلا و آمادهٔ ابتلا ساخت ـ لاجرم حضرت جبار منتقم انواع بلایا بر روی او و رعایای بلاد او کشاد ـ چنانچه نخست دایهٔ سیاه پستان ابر بهاری و سحاب آذاری شیر باران از اطفال نبات باز گرفت ـ و تا انقطاع موسم برسات کشت خوان زمین که پیوسته از افضال ابر مطیر زکوٰة گیر بود برشحه واری نم بل به نیم قطرهٔ

---

[1] ـ این مقام در جنوب و غرب دهارور بفاصلهٔ بیست و پنج میل انگلیسی واقع است ـ

[2] ـ این قلعه در جنوب و غرب ناندیر بفاصله بیست و پنج میل انگلیسی واقع است و از دهارور هفتاد و پنج میل مسافت دارد ـ

شبنم نرسید - بدانسان که گوئی در آن سال بخارها طبع دخان آتشی گرفته بود یا سقای سحاب سراب از چشمهٔ سیراب آب برداشته - و ازین رو رفته رفته گونهٔ زنگاریٔ سبزه کاهی گشته و در صحرا ومرغزار و هامون و کهسار از فرط بی آبی سیهای گیاه سیابی گردید - چنانچه میزبان تهی چشمان مائدهٔ کلام ابو طالب کلیم درین باب میگوید :

مثنوی

نشان از ابر و باران آنچنان رفت — که گفتی برج آبی ز آسمان رفت
هوا گر قطعه ابری جلوه میداد — بدی بی آب همچون کاغذ باد
اگر یک قطره آب آتشین بود — چو آب آبله پرده نشین بود

مجملاً باین علت قلت غله و کثرت غلا بجای کشید که عاقبت الامر به قحط منجر شد - و آن بلا بمقامی انجامید که کار از شمار و تعداد اموات درگذشته اسم مویه و نوحه و کفن و دفن از میانه برخواست - بل بنابر آنکه موت عزیزان نیز علت قلت مونت میشد لوازم تهنیت بجای تعزیت بجا می آوردند - و باوجود آنکه فرط وبا فراخنای ساحت عدم را بر مردم تنگ فضا ساخته بود از کوچهٔ راه باریک تیغ تیز که در آنولا این قضای سریع الامضا نیز بر اهل دکن نازل گشته بود هر روز قافله در قافله بمراحل وادیٔ نیستی می شتافتند - چنانچه گروهی که از زیر شمشیر می جستند آنرا که قوت رفتار و پای فرار از وبا و غلا بود بعضی از اوطان بغربت و برخی از دنیا بآخرت جلا وطن می بودند - و ازین ورطه کسی کشتئی جان بدر برد که از کمال ناتوانی یارای قطع مسافت آنجهانی نیز نداشت -

مثنوی

فلک مانند از پی هنگامهٔ غم — بهر گوشه کفی از تخم آدم
ز بس در کوچه فرش مرده افتاد — نشان از کوچهٔ تابوت میداد
بسان شیشهٔ ساعت دو دنیا — پر و خالی شد از موتی و احیا

بنابر آنکه نزول عذاب جباری غالب اوقات از نوع شمولی خالی نمیباشد سال دیگر از شامت قرب جوار آفت خشکی و غلا و بلای قحط و وبا در سایر اطراف دکن مثل خاندیس و گجرات و برار سرایت نموده همانا اهل

سر تا سر این ولایت بهان گونه بلا مبتلا شدند - چنانچه مردم این شهر و سایر پرگنات بعد از فقدان آذوقه و انواع خوراک چندی مانند انعام و دواب از خس و خاشاک کامیاب بودند - و چون این خوردنی که در آنولا بود نیز از بیخ و بنیاد برافتاد مدتی مدید عموم عوام از عدم قوت و قوت چون هوام خاک خوار از غذای خاک آب بر التهاب زبانهٔ آتش جوع میزدند - بنحوی که هر آنچه درین مدت زیاده از هفت هزار ساله گردش چرخ دوار خاک مردم خوار بآدمی کرده بود بکمتر از هفتهٔ آدمی در هفته خوردن خاک تلافی بجا آورد :

ابیات

ز تنگی گر فقیر و گر غنی بود بخوان رزق او غم خوردنی بود
نظرها قرص مه را کرده تاراج بنان شب فلک هم گشته محتاج

پس از آن هم بی مبالغهٔ شاعرانه و اغراقات منشیانه کار مردم چون سباع مردم خوار بآدم خوردن افتاد - چنانچه اگر زبردستی نهانی بر ناتوانی دست می یافت از سر او در نمیگذشت - و پدر و مادر نیز فرزندان عزیز و جگر گوشگان ناز پرورد خود را زنده از یکدیگر [1][دزدیده]ع خام می خوردند و درین باب از ستوده اطواری که درستئی کردار بر راستئی گفتارش شهادت صادق میداد استماع رفت که در عین گرمئی هنگامهٔ قحط زنی در جوار محله سر پوشیده از مردم رو نشناس روی و موکشاده بسر سر کوی و برزن داد دادخواهی داده بنیاد مویه و شیون نمود - چون حقیقت حال استکشاف رفت ظاهر شد که از جور جارات خود و عدم انصاف و مروت ایشان تظلم مینماید که تطاول ایشان در حق من باین غایت تعدی تجاوز نموده که جگر پارهٔ مرا درست بکار برده مرا بنحوی بی بهرهٔ مطلق ساختند که استخوان ریزهٔ نیز در کار من نکردند - الحاصل کار بسرحدی کشید که چون این صیدها بدست نمی افتاد اکثر مردم مانند کرگسان جیفه خوار از شکار مردار روزگاری بسر بردند - و چون روی زمین را از پشتهای جیفه و

---

۱ - ع [دریده] ل -

اموات که تا بسمک و سماک بر روی هم افتاده این روی خاک را روکش آن روی خاک کرده بود پرداختند کار به نیش قبور و کاوش گور رسید تا آنکه مردم مطلقا بدفن موتی مقید نمی شدند - و اگر احیاناً کسی احیای مراسم دین و آئین شرع متین نموده نهانی مرده را بخاک سپردی سوختگان آتش جوع پی بدان برده بر سر قسمت آن یکدگر را هلاک ساختندی - و اگر از روی خطا راه بدو نیافتندی مردهای خشک شده دیرینه را از گور برآورده از باب کباب آهو و گور بکار بردندی - و اهل بازار نیز استخوانهای آسودگان مزار را که از طول انقضای روزگار فرسوده گردیده بود سوده با آرد که نامی ازآن بر زبان و نشانی درمیان بود برآمیخته می پختند - و اسم سامئی نان بر آن نهاده بجان گرامی می فروختند - و گوشت حیوانات غیر ماکول اگر بفرض محال بدست می افتاد آنرا بسان بره شیرمست سان سان نموده بسان تحفۀ گرانمایه نهانی در معرض بیع می آوردند - و مردم شکم پرست که از گرسنه چشمئی شره پیوسته بیک سیر آهنگ نظر تنگ شان از پی گمان گوشت چون تیر پرتابی از کمان میدوید آنرا باندازۀ دسترس خرید می نمودند - چون معاملۀ بیاعان آن متاع گرانمایه و فروشندگان این کالای ارجمند والا برسوائی کشید بعد از تحقیق این حقیقت ایشان را بازخواست شحنۀ سیاست بیاسا رسانید - ملخص سخن از حیص بیص این مخمصۀ مخوفه و تهلکۀ مهلکه جمعی که قوت حرکت داشتند به فسحت آباد هندوستان که ارض الله واسعه عبارت از آنست پناه بردند - و اکثر مردم شهر و جمعی کثیر از اهل اعمال خاندیس و هم چنین اهل گجرات و مضافات آن بمحض عنایت و عاطفت شهنشاه که مظهر لطف سرمدی و عنایت ازلی و ابدی حضرت ایزدی است ازین بلیۀ جلیۀ عظمی و طامۀ کبری نجات یافتند - چه حسب‌الامر آنحضرت در سایر شهرها عموماً و در شهر برهانپور خصوصاً لنگرها و آش خانه‌ها برای اطعام فقرا و مساکین مرتب و مقرر شد - و هر روز از سرکار خاصه شریفه انواع خوردنی مهیا ساخته عموم مردم را بار عام میدادند - و سوای این روز دوشنبه که باعتبار جلوس مقدس نوروز روزگار بل عید ابدی هفتهای دهر و ایام عام و شهر است پنجهزار روپیه سوای صدقات و وظایف مقرره بر سایر

سکنۂ شہر برهانپور قسمت می نمودند ـ و فرمان همایون شد که بجهت رعایت رعیت در خراج تخفیف کلی از باج مقرری داده پنجاه لک روپیه معاف شناسند ـ و آنچه حسب‌الحکم اقدس سایر امرا و ارباب مناصب بصیغۂ تخفیف بازگذاشتند از حیز شمار بیرون است ـ

درین ایام آقا حیدر غلام ترک نژاد که بخطاب خواصخانی و کمال محرمیت و اعتبار نزد نظام‌الملک امتیاز داشت از رهنمونئی بخت بدرگاه فلک جاه رسیده بمنصب دو هزاری ذات و سوار و عنایت خلعت و اسپ سرافرازی یافت ـ

درینوقت که مقرب خان و بهلول را از بیم سطوت و صولت اولیای دولت یکبارگی پای استقرار از جا رفته قرار مصالحت به عادل خانیه دادند اعظم خان برندوله خان نوشت که درینولا مخالفان سر برآمدن ببالا گهات دارند سبیل دولتخواهی آنست که حسب المقرر دهانۂ کریوه را نگاهداشته سر راه فرار بر سر آن مطرودان تا رسیدن موکب مسعود از دنبال مسدود سازند و بتقدیم این خدمت شایسته باعث آبروی خود شوند ـ آن نفاق آئین در جواب نوشت که چون درینولا اکثر مردم ما پراگنده شده اند درین باب از عادلخان استمزاج نموده باستصواب ایشان عمل می نمایم ـ مقرب خان فرط اهتمام اعظم خان درباب استیصال نظام‌الملک ملاحظه نموده بتازگی از در چاره گری در آمده راه صلح و صلاح با رندوله کشوده بطریق نامه و پیغام در لباس اظهار تملق وچاپلوسئی تمام باو اعلام نمود که تا دولت این خانواده از بنیاد نیفتاده صلاح آنست که فرصت تدارک از دست نداده تلافی اوقات ماضی در مستقبل احوال به عمل آید ـ و پیش از آن که نوبت آسیای حوادث روزگار بشما رسد و بمقتضای ادوار چرخ دوار شما نیز نقطه وار مرکز دوایر حرب عریض الذیل گردید اگر دولت خواهانه ترک نفاق نموده پیوند اتفاق بروابط وفا و وفاق استحکام یابد و سررشتۂ عهد و پیمان بعقدۂ غلاظ ایمان توثیق تمام پذیرد در نگاهداشت این دودمان مساعئی جمیله مبذول افتد ـ خصوص درینوقت که نظام الملک بنابر درخواه هواخواهان بدین معنی

راضی شده که بنای مصالحه و معاهده بر اساس تسلیم قلعهٔ شولاپور بعادل خان گزارد - و الحال چون حقوق نمک تربیت نظام الملک نیز بر ذمهٔ همت شما ثابت است چه در حقیقت بادی اعتبار شما در مبادی حال ایشانند - بالجمله این تقریر دلپذیر در رندوله تاثیر نمود بتازگی دل بر اتفاق مقرب خان گذاشت - اعظم خان حقیقت این واقعه بموقف عرض اشرف معروضداشت و بی توقف فرمان شد که سید دلیر خان و سایر احدیان از فوج ابوالحسن جدائی گزیده بکومک اعظم خان متوجه شوند - و سردار خان و خواصخان و رشید خان و چندی دیگر از بندهای درگاه با سه هزار سوار از حضور بامداد عسکر ظفر آئین تعین فرمودند - خان مذکور بمجرد رسیدن خبر آمدن کومک روانه شده بانداز تاخت و تاراج قصبه و بازارگاه پرینده [1] متوجه گشت - و بتاخت و تاراج قصبه و بازارگاه پرداخته سر تا سر آنرا بپای ستور غازیان پی سپر ساخت - آنگاه بر سر قلعچهٔ خام که بقلعه پیوسته استحکام تمام داشت و خندق بعرض سه ذراع اطراف آنرا فرو گرفته بود تاخته بصدمهٔ فیل دیوار آنرا که سه ذراع پهنا و پنج ذراع ارتفاع داشت انداخته داخل قلعچه شد - درین حال متحصنان دو توپ کلان را که وزن گلولهٔ هر یک یک و نیم من بادشاهی باشد آتش دادند - حسب الاقتضای قدر یکی از آن دو قضای نازل بر زمین رسیده از آن زمین سنگ لاخ پارهٔ سنگها بصدمهٔ آن جدا شده و بچندین تن زخم های کاری رسانید - از آنجمله سه سوار با اسپ و چهار پیاده بیک زخم جان دادند - و بفرمودهٔ اعظم خان دلاوران متهور در همان گرمی دست از جان شسته بخندق در آمدند - و هفت زنجیر فیل سرمست باغنایم بیشمار از آن گونه فرزین‌بندی که تصور آن عقد دشوارکشای خرد را مات تحیرداد برآوردند - اعظم خان باوجود عین انتظار کومک و خزانه بشرایط محاصره نیز پرداخته از سه طرف ملچار ها ترتیب داده سیبها پیش برد - و از سمتی که باهتمام راجه جی سنگه و اهتمام خان مقرر بود کوچهٔ سلامت نزدیک‌تر برده آنجا حوالت گاه پرداختند - و دمدمه بر فراز آن برافراخته متحصنان را بباد تیر و تفنگ گرفتند - و بضرب توپ دیوارهای

---

[1] - در ضلع عثمان آباد (قلمرو نظام) واقع است -

مقابل خود را بخاک برابر ساخته اگرچه کار بر متردّدین درون حصار تنگ ساختند خصوصاً اهل بارۀ شیر حاجی از دست سرکوب اهل جواله یارای سر بر آوردن نداشتند - لیکن از راه فقدان هیزم و کاه و علیق دواب ساحت مقابله آنچنان بر بیرونیان از فضای حوصلۀ درونیان تنگ میدان تر شده بود که برگ کاهی در نظر وقع کوهی داشت و خوشه از بس که جای انباری میگرفت در حوصلۀ ستوران جوی همسنگ خرمنی بود - بنابر آنکه درآن نواحی بیخ گیاه از زیر زمین چون برگ کاه از روی زمین برافتاد ناچار چارپایان که در آنولا از فرط ترصد علیق چارچشم شده دیدۀ انتظار در راه جو و کاه سپید کرده بودند نظر بر خوشۀ سنبله و خرمن ماه که از دور سیاهی میکرد دوختند - وبنظارۀ کاه دان کهکشان که گاهی کاه کهنه بباد برمی داد ساخته بیاد علف تسلی می اندوختند - یاقوت خان و ملتفت خان که با فوجی جرار از موکب ظفر آثار بجهت آوردن کاه وهیمه بمحال دور دست رفته بودند بهزار جرثقیل بطریق زمین کاری و چاه کنی علف دوسه روز چهارپایان در جمیع جهات و اطراف اخذ و جر نمودند - و باوجود آنمایه سعی سودی نداده اثری بر مراتب کوشش مترتب نشد - فی الواقع مشتی خس یا پشتارۀ چند گیاه بخوراک دواب و چارپایان آن لشکر بی پایان چگونه کفایت کند و انباری یا خرمنی جو با ستوران کوه کوه سپاه قاف شکوه کجا بس آید - ناچار اعظم خان صلاح وقت در آن دید که بالفعل دست از قلعه بازداشته از پای حصار برخاست و از سر اکراه رو بقلعۀ دهارور آورده در موضع پاتره[1] منزل گزید -

از سوانح این ایام فرخنده فرجام که در دربار سپهر مدار روی داده مرقوم میگردد - چون درینولا محمد علی بیگ رسول دارای ایران حسب‌الامر اعلی از دارالخلافۀ اکبرآباد متوجه درگاه والا شده بود بخاطر مبارک آوردند که مشارالیه را بنوازش بادشاهانه امتیاز داده عجالة بخلعت فاخره

---

۱ - این موضع در جنوب دهارور بفاصله چهارده میل انگلیسی واقع است -

سرافراز سازند - بنابر آن مکرمت خان را بتقدیم این خدمت نامزد فرموده مقرر ساختند که از راه سرعت خود را باو رسانیده از تشریف خلعت سعادت اندوز سازد و تا مالوه همراه بوده از آنجا بر سبیل استعجال معاودت نماید - و معتقد خان صوبه دار آنولایت تا بدرگاه گیتی پناه همراه بیاید -

بیست و سیوم اسفندار یمین الدوله آصف خان با سایر سرداران از بالاگهات مراجعت نموده چون نزدیک به شهر رسید خدیو روزگار بقصد مزید اعتبار آن خان والا مقدار بادشاهزادهای نامدار را تا بظاهر شهر باستقبال خان مذکور مامور ساختند - و آن ادب اندیشان عتید نمند فرموده بجا آورده تا آنجا که حکم اشرف صدور یافته بود پیش باز فرمودند - خان حق شناس بشکر دریافت این عطیهٔ والا بر کام دل فیروز شده سجدات نیاز بجا آورده بنابر رسم معهود هزار مهر و هزار روپیه بصیغهٔ نذر گذرانید و مشمول عنایت بسیار شده مرحمت خلعت خاصه ضمیمهٔ دیگر عواطف عمیمه گردید - آنگاه امرای دیگر به ترتیب مناصب و مراتب از زمین بوس درگاه مباهی و مفتخر گشتند - عبدالله خان و سید مظفر خان که در باب استیصال خان جهان سعئی ایشان مشکور افتاده بود شرف ملازمت حاصل نموده هریک پانصد مهر بر سبیل نذر گذرانید - نخست عبدالله خان بعنایت خلعت و جمدهر و شمشیر مرصع و جیغهٔ مرصع و اسپ و فیل خاصگی معزز گردیده بافزایش هزاری ذات و سوار و خطاب فیروزجنگ سرافرازی یافت - بعد آن سید مظفر خان که چار هزاری ذات و سوار بود خلعت وغیره و اضافهٔ هزاری هزار سوار و خطاب خانجهانی یافته محسود اقران گردید - پس از آن سایر منصبداران که مصدر خدمت نمایان شده بودند درخور مراتب باضافهٔ مناصب و سایر عنایات صوری و معنوی امتیاز یافتند - در همین ایام مکرمت خان بعد از تقدیم خدمت مرجوعه مراجعت نموده سعادت ملازمت دریافت -

چهاردهم شعبان شهنشاه دین پرور بنابر آئین مقرر حکم به افروختن چراغان فرمودند - پرتو چراغان در دل آن شب که روکش روز شده

بود داغ رشک بردل مهر جهان افروز نهاد ـ و در آن شب قدر که ماه بهر مقدار نور شمعی و اعتبار فروغ چراغی نداشت از پرتو روشنائی چراغان بدان مشابه اکتساب انوار نموده که از آن ذخیرهٔ باقی روزگار تاباید اندوخت و وام آفتاب تابان نیز از فاضل زلهٔ جاوید ادا نمود ـ

آغاز چارمین سال فرخ فال از جلوس مبارک حضرت صاحب قران ثانی

کشور خدای فلک چهارم یعنی نیراعظم بعد از انقضای بیست و سه گهڑی و چهل و هفت دقیقه از شب جمعه هفدهم شعبان المعظم سنه هزار و چهل و هفت هجری بدولت محل حمل تحویل نموده آب و رنگی بر روی کار عالم آب و خاک آورد ـ مبداء سال چهارم از سنین جلوس ابد قرین خدیو زمان خلیفهٔ روی زمین نوید نوروزیٔ نو بعالمیان رسانیده ضعیف حالان گسسته امید را قوی دلی بخشید ـ و به برکت حسن عهد آنحضرت که ثمرهٔ عدل و احسان بل خاصیت نیت خیر است ابنای زمانه بتازگی منظور نظر مهر پدرانهٔ آبادی علوی گشته بقیة السیف قتل عام مصائب گیتی و ترکتاز حوادث روزگار از زیر تیغ بیدریغ طاعون و وبا جسته بازماندگان شبیخون طوارق لیل و نهار از مخمصهٔ بلای قحط و غلا رستند ـ و بیمن عنایت خوان سالار مایدهٔ احسان حضرت رزاق یعنی مهر منیر ابواب فتوحات آسانی بمفاتیح عنایت ربانی بر روی زمین و زمان مفتوح گشته پژمردگان صحرا و چمن چون گرسنه چشمان قحط دکن از عطای بی منتهای الهی سیر چشم نیل تمنا گشتند ـ چون گذارش مراتب عطایای عمیمه و عنایات عظیمهٔ ایزدی نه در درجه‌ایست که بار تفصیل برتابد ناچار خود را از آن باز داشته بنگارش مجمل واقعات این ایام خیر فرجام می پردازد ـ

دوم فروردی ماه محمد علی بیگ رسول دارای ایران شاه صفی همراه افضل خان و صادق خان که حسب الامر اعلی به پذیرهٔ او شتافته بودند سعادت پذیر آستان بوس درگاه گیتی پناه شده از روی کمال ادب نامهٔ

شاه صفی را که عمده مضمون آن تهنیت جلوس همایون بود گذرانید - حضرت شاهنشاهی نامه ازو برگرفته بدستور اعظم افضل خان سپردند - بعد از آن زبانی دعای شاه را با پیغامهای صداقت آئین که مشتمل بر اظهار محبت بود ابلاغ نمود - آنگاه بوسیلهٔ اعیان درگاه درباب تعین وقت گذرانیدن ارمغان شاه درخواست نمود - حسب الامر اقدس ششم فروردی ماه قرار یافت - و آن رسول قاعده دان ادب شناس را بعنایت صوری از مرحمت دست خلعت و تاج قزلباشی و جیغهٔ مرصع و خنجر مرصع گرانمایه سرافرازی بخشیده مرحمت دو خوان طلا و یک پاندان مرصع و یک تقوز پیالهٔ زرین سرپوش دار که بیست هزار روپیه قیمت داشت پر از ارگجهٔ خاصه که بنابر رسم معهود در ایام جشن ها و عیدها عنایت می فرمایند ضمیمهٔ آن مراسم عمیمه شد - عبدالحق برادر افضل خان مخاطب بامانت خان که بر طبق فرمان همایون بادشاهی بجهت تقدیم خدمت مهمانداری و همراهئی محمد علی ایلچی از دارالخلافه تا پانی پت شتافته و از آنجا تا برهانپور بشایستگئی تمام بمراسم این امر اقدام نموده ضیافتهای نمایان بجا آورده بود از زمین بوس آستان آسمان نشان پیشانئی بخت را فروغ سعادت جاودانی داد -

ششم ماه ایلچئی مذکور حسب الامر سوغات شاه را که ازآنجمله سه تقوز اسپ عراق زاد صرصرتگ شعله نهاد و نفایس امتعهٔ ایران و نوادر تحف و بدایع هدایای آن بلاد بود و بهای آن سه لک روپیه میشد بنظر انور درآورد - و پنج اسپ عراق و پانزده شتر بختی نر و ماده با پنج استر و اقمشهٔ آن دیار از خود و پنج اسپ از بابت محمد تقی تحویلدار تنسوقات برسم پیشکش‌گذرانید - چهاردهم ماه پیشکش نمایان از نوادر و جواهر و مرصع آلات و زر نقد و فیلان تنومند و سایر امتعهٔ نفیسه که قطب‌الملک مصحوب شیخ محی الدین رسول درگاه و وفا خان نامی کس خود ارسال داشته بود از نظر اشرف گذشت - و شیخ مذکور یک لک روپیه جواهر و اجناس از جمله چهار لک روپیه دادهٔ قطب الملک بر سبیل پیشکش از جانب خود گذرانید -

بیان برخی فتوحات آسمانی که بحسن سعی قلیج خان در الهآباد روی نمود و شرح مجملی از سوانح عهد دولت

چون سابقاً بمسامع علیهٔ خدیو هفت کشور رسیده بود که [۱][عبدل]ع نام فساد پیشه کوتاه اندیشه بنابر استظهار حصانت حصارهای استوار که در وسط جنگل انبوه اتفاق افتاده بود سر بتمرد و خودسری برآورده و رعایای متردد آن دیار از دست تطاول او بجان آمده اند - لاجرم بحکم آنکه تنبیه ارباب فتنه و فساد در شریعت جهانداری فرض عین است حکم معلی صادر شد که قلیج خان بیدرنگ استیصال آن ادبار مآل نماید - خان مذکور بافواج قاهره بتوزک و تهیهٔ تمام راهی شده قلعهٔ اول هرگانو نام قصبه را که سه حصن حصین داشت و اکثر مردم کارآمدنی عبدل با عیال خود آنجا را مامن ساخته بودند محاصره نمود - و در همان گرمی از دو طرف بنابر آنکه مبنی بر دو دروازه بود یورش کرده بهادران متهور از توپ و تفنگ متحصنان که بر سر جان و ناموس ثبات قدم ورزیده داد مواجهه و مجادله میدادند پای کم نیاورده خود را بپائین حصار رسانیدند - و چندانکه مخالفان بمیانجیٔ شعلهٔ توپ و تفنگ و انواع آلات آتشبازی هنگامهٔ مدافعه و ممانعه گرم ساخته کوشش نمودند که دلاورانرا از جد و جهد یورش باز دارند فایده نداد و سرگرمیٔ مجاهدان میدان دین درین ماده زیاده شد - چندی پردلان کم هراس بنردبانها که همراه داشتند و برخی دیگر بکمند از اطراف برج و باره برآمدند و جمعی از متحصنان پای قرار استوار داشته چندی بمقابله پرداختند چون اثری مترتب نشد ناچار پناه بحصار دوم بردند - و قلیج خان آنرا نیز محاصره کرده در اندک مدتی بدستیاری تائید الهی و همراهیٔ اقبال بادشاهی جبراً و قهراً دست بر آن یافت - و مردم غنیم مغلوب و مقهور بحصار سیومین که از همه منیع تر بود فرار نمودند - و اولیای دولت که پیوسته بتائید نصرت ایزدی مظفر و منصور اند نه به نیروی کثرت

---

۱ - ع [ابدال] منتخب اللباب - حصه اول - صفحه ۳۵۴ -

عدد و وفور عدت در کمتر مدتی آن قلعه را نیز مشرف بر تسخیر ساختند ـ و بهادران عدوبند کشور کشای دربارهٔ یورش مراسم کوشش بوجه اتم بجا آورده بگیراگیر مفتوح گردانیدند ـ درینحال مردم غنیم مخذول دست از جان شسته بر سر ناموس پا محکم نمودند و بتحریک عرق حمیت جاهلیت گوهر بد اصلی را بکار فرموده جوهر غیرت بیجا را آشکار کردند ـ و رسم جوهر که بهندی زبان عبارت است از کشتن عیال و اطفال در امثال این احوال بعمل آوردند ـ و قریب هزار کس اهل خود را به تیغ بیدریغ گذرانیده رو بعرصهٔ پیکار نهادند ـ و با هزار تن دیگر از مردان کار کار مردان کرده بدارالبوار شتافتند ـ و ازینجانب نیز جمعی در اقامت وظایف جهاد دقایق جد و اجتهاد بظهور رسانیده درجهٔ شهادت یافتند ـ و جمیع مفسدان آن سرزمین و متمردان اطراف و نواحی از سطوت و صولت اولیای دولت بیجا و بی پا گشتند ـ و قلعهای مستحکم را که از اسباب قلعه داری پر بود خالی کردند و از عدم ثبات قدم بولایات دور دست رو نهاده پراگنده شدند ـ و عبدل مدبر نیز از وطن خود هزیمت اختیار نموده خود را بجنگل های دشوار گذار رسانید ـ قلیج خان وطن گاه آن سیاه رو تباه رای را خراب کرده آتش نهب و تاراج در خشک و تر آن سرحد زد ـ و بتخانهای آن سرزمین که سر بفلک رسانیده بود بخاک برابر ساخته بتها را سوخت ـ و اعلام معالم اسلام در آن معابد اصنام برافراخته روی زمین آن کفرآباد را که ظلمت شرک فروگرفته بود بنور ظهور دین برافروخت ـ و بجای بتخانها مساجد و معابد بنیاد نهاده صیت اسلام و ایمان و صوت اذان که هرگز بگوش کرگشتهٔ اهل آن سرزمین نرسیده بود بمثابهٔ بلند آوازه گردید که بمسامع کروبیان عالم بالا و صوامع ملاء اعلی رسید ـ آنگاه همعنان ظفر و نصرت عنان انصراف را به اله آباد انعطاف داد ـ

از جمله فتوحات آسانی که در مقدمهٔ این عنوان اشارهٔ اجمالی بدان رفت فتح حصار استوار تلتم است باین کیفیت که چون سپهدار خان مدتی مدید آن قلعه را محاصره نموده دقایق سعی و تلاش به نهایت درجات امکان رسانید و قطعاً اثری بر آن مراتب مترتب نشده معامله بفسون دم شمشیر و فنون تدبیر از پیش نرفت درینحال که کار بکار کشائی توفیق افتاد

و استخلاص آن حصار در کارگری بخت و چاره گری اقبال انحصار داشت قضارا حشم قلعه و جمعی از اعراب که کشاد و بست بعضی از ابواب بدست ایشان بود و در نگاهداشت مداخل و مخارج حصار دخل تمام داشتند نظر بحصول منافع انداخته بچشمداشت ادراک مراتب و مناصب دیدهٔ طمع بر انعام و احسان بندگان درگاه والا دوخته درین باب باهم همداستان شدند و با مردم سپهدار خان زبان یکی کردند - و آن عمدهٔ دولت خواهان که پیوسته در پی دولت خواهی بوده درین گرمی جمعی از بهادران کار طلب را نهانی فرستاد که برهنمونئی ایشان بحصار درآمده کرنای بنوازش درآرند - درینوقت که غریو کرنای بلند شد نگاهبانان قلعه ازین قصه ناگهان آگهی یافته از جا رفته بدست و پا زدن درآمدند - ولیکن چون حصار بحوزهٔ تصرف و حیز تسخیر دلاوران کشور گیر در آمده بود و کار از چاره گری سعی و تدبیر گذشته ناچار از بیم سر تن باسیری در داده دستگیر شدند -

درینولا که خبر فوت شیرخان صوبه دار گجرات رسید اسلامخان که حراست اکبرآباد در عهدهٔ او بود بمرحمت خلعت و اضافهٔ هزاری هزار سوار بر منصب اصلش که چهار هزاری سه هزار سوار بود سرافرازی یافته بصوبه داری احمد آباد تعین شد - و حکومت اکبرآباد به صفدر خان و حراست قلعه به مکرمت خان مقرر گشت - بیست و پنجم اردی بهشت ماه الٰهی راجه بیتهلداس به نگاهبانئی قلعه رنتهنبور از تغیر قلعه دار خان سرافرازی یافته رخصت شد - و سبب این امتیاز آن بود که چون در جنگ خانجهان جانفشانیها بکار آورده تازه بپایهٔ راجگی رسیده بود و آئین معهود راجپوتان آنست که هرچند شخصی بمرتبهٔ والا برسد تا قلعهٔ نامور نداشته باشد بپایهٔ اعتبار نمیرسد - بنابرین شاهنشاه حق گذار ادای حقوق جان سپاری او نموده بحراست قلعه رنتهنبور که از قلاع مشهورهٔ هندوستان است سرافراز فرمودند -

از جمله فتوحات معهودهٔ مذکوره که شرح آن موعود شد فتح قلعهٔ ستونده[1] است - چگونگئی این قضیه آنکه سپهدار خان بعد از فتح قلعه تلتم

---

[1] - قریب به پنجاه کروه در سمت شمال و مشرق اورنگ آباد واقع است -

حسب الحکم اقدس همت به تسخیر آن برگماشته محیطش را نقطه وار مرکز دایرهٔ احاطه نموده و بر اطراف و جوانب ملچارها قرار داده کار بر متحصنان بغایت تنگ ساخت - چون آثار عجز و انکسار از اوضاع و اطوار قلعه دار بظهور پیوست سپهدار خان باو نوشت که عنقریب این قلعه نیز بمیامن اقبال کشورکشا بکشایش خواهد گرائید - بهتر آنست که پیش از فتح حصار عرض و ناموس خود برباد نداده خود را و اولاد منتسبان و متعلقان خویش را از مناصب و عزت حرمان نصیب نسازی - سیدی جمال قلعه دار استحصال رفع مراتب و سلامت جان و مال در نظر داشته و در صدد به اندیشی و سعادت طلبی خود شده بمقام تسلیم حصار در آمد - سپهدار خان پیمان نامه موکد بایمان شداد نوشته نزد او فرستاد - او بمجرد رسیدن عهدنامه با سایر اهل و عیال و متعلقان خویش و ملازمان با اسباب و اموال برآمده قلعه را به مردم بادشاهی سپرد - سپهدار خان مقدمش را مکرم داشته از سرکار خاصه شریفه بخلعت و فیل و اسپ اختصاص داد - و غائبانه تسلیم بمنصب سه هزاری فرمود - و سیدی میران پسرش را بخلعت و اسپ و تجویز منصب هزاری و سیدی سرور دامادش را بخلعت و اسپ و تجویز منصب پانصدی سرافرازی بخشید - و روز دیگر داخل قلعه شده مداخل و مخارج آنرا بنظر دقت نگر درآورده خاطر از همه رهگذر جمع ساخت - و سرانجام سامان و مایحتاج آن نموده سیصد تن از سپاهیان کار آزموده را بسرداری مرزا محمد خویش خود در قلعه بازداشته خود مظفر و منصور عنان بازگشت معطوف نمود -

چهاردهم اردی بهشت ماه به عید رمضان مطابق افتاده هلال فرخنده همایون فال غرهٔ شوال از راه کمال سرعت بر ادهم گیتی نورد گردون برآمده بطریق پیام مژدهٔ فتوحات بی اندازه که درین ایام تازه رو نموده بود باولیای دولت جاوید پیوند رسانید و عالمی را بنوید قدوم این دو عید سعید سرشار خورمی و بیغمی گردانید - و بشارت غلبهٔ موکب ظفر قرین صاحبقران دوم غلغلهٔ صدای قهقههٔ شادی و نوای شادیانهٔ مبارکبادی در گنبد سپهر نهم پیچید - در آنروز نشاط آموز خدیو روزگار ظل انوار حضرت آفریدگار که منظر فیض انوارش عید عالم و نوروز دویم است مانند خورشید

جهان افروز از مشرق جهروکهٔ درشن طلوع فرموده عالمی را از میامن نور حضور که نمونهٔ ظهور تجلئی طور است نمودار انوار وادیٔ ایمن ساخت - و مراسم معهودهٔ این فرخنده روز بظهور آورده آنگاه بقصد ادای نماز قرین دولت و سعادت فیل سوار متوجه عیدگاه شدند - و فروغ انوار طلعت انور ساحت مصلاّ را آذین نور بسته روی زمین آن عرصه را بحلیهٔ جلال و جمال و زیور دولت و اقبال مزین و محلیٰ ساخت - و بعد از فراغ وظیفهٔ مقررهٔ این روز مبارک در هنگام مراجعت نیز از دو سو خلایق کوی و بازار بافشاندن درم و دینار تصدق و نثار زر ریز گشتند - درین روز نجابت خان ولد شاهرخ میرزا را بخدمت فوجداریٔ ملتان که در آنولا جاگیر یمین الدوله بود از تغیر احمد بیگ خان مختص و مرخص ساختند -

از سوانح اودیسه که درینولا بعرض اعلیٰ رسید غلبهٔ باقرخان است بر سر لشکر تلنگانه و جرمانه گرفتن به سبب صدور حرکت بی ادبانه ازیشان - چون خان مذکور ولایت کهیرا پاره و حصن حصین منصور گده را از گماشتگان قطب الملک مستخلص ساخت چنانچه سابقاً گذارش یافت زمینداران آن نواحی قریب بیست هزار تن فراهم آورده در مهدی پور نام موضعی بغایت منیع در دوازده کروهی کهیراپاره خیره چشمی بل چیره دستی آغاز کردند - باقر خان دیگر باره از کهیرا پاره بانداز گوشمال ایشان برآمده رو براه نهاد - و بحسب اتفاق بعد از طی چند کروه جنگلی انبوه پیش آمد که در آن سر زمین باعتبار دشواری و بی پایانی مورد ضرب‌المثل بود - چنانچه قاصد نسیم تند رو بل سفیر سریع السیر صرصر را از کنار آن جنگل مجال گذار چه جای میان مجال گذر نبودی - و مسرع[1] شعلهٔ سرکش از پویهٔ آن پا کشیده سالک شتابنده سیلاب از سر مضیق نای[2] اشجار سرافرازش سر باز زدی - بی تکلف فرط ترا کم درختان بی پایانش بمثابه بود که برید لامکان سیر[3] نظر که در نیم لمحةالبصر هفت سپهر

---

١ - مرغ - قلمی (و - ق) -   ٢ - پای - قلمی (و - ق) -
٣ - تیز - قلمی (و - ق) -

اخضر را پی سپر میکند پیوند امید از قطع طریق آن مسلک بیراه بریدی ۔ و وفور تشابک اغصان اشجار آن بیشهٔ دور و دراز در پایهٔ که پیک سبک پی تیزتگ یعنی اندیشهٔ نیرنگ پرداز مرد مهندس پیشه که در یک چشم زدن بیدرنگ پرکار احاطه گردا گرد مرکز نامحیط چرغ دوار بر می آرد خیال دخول در آن نبستی ۔ مجملاً بهادران سراپا تهور از کار گریٔ نفوذ عزیمت راسخ که مؤید بنفاذ حکم همت نافذ شده بود رفته رفته بدان جنگل در آمدند و اکثر بریده و بعضی جا سوخته راه در آمد پیدا نمودند ۔ و افواج غنیم تیره گلیم که راه احتمال گذشتن ازآن محال مجال گذار نمی دادند و بآن پشت گرمی پای از سرحد اندازهٔ خویش فرا پیش نهادند چون باین طریق تجلدی از ارباب جلادت مشاهده نمودند بیدست و پا شده قطع امید از خود کردند ۔ و از بیم توجه موکب اقبال روگردان شده تا بسدی چوب بست که در مضیق میان دو کوه برآورده بودند و آنرا بخندق بسیار پهناور عمیق استوار کرده هیچ جا ثبات نه ورزیدند و آنرا پیش رو داده در پس آن بجنگ پیش آمدند و آتش کین برافروخته هنگامهٔ انداختن بان و توپ و تفنگ را گرم ساختند ۔ و ازینجانب اصحاب تهور یعنی بهادران پر دل کم هراس که از برابریٔ شعلهٔ سرکش پای کم نمی آوردند بلکه خود را مانند باد صرصر بر آب و آتش می زدند از ژالهٔ آتشین بندوق و آب بی پایاب آن ژرف خندق باکی نداشته خود را بی ابا و محابا بپای آن دیواربست چوبین رسانیدند و بگرمئی شعلهٔ سرافراز که بر قلب خاشاک زند در یکدم سر بر فراز آن سد مذکور برآورده آن آتشی نهادان خاکسار را بباد تیغ شعله آمیغ گرفتند ۔ چنانچه به کمتر فرصتی خلقی بی پایان از آن کم فرصتان بی سر شده بقیه طعمهٔ شمشیر فنا و جمعی کثیر اسیر و گروهی انبوه هزیمت پذیر گشتند ۔

بیان چگونگی کشایش قلعهٔ قندهار دکن بکلید تائید این برگزیدهٔ عنایت ایزدی

چون نصیرخان قبل ازین حسب الامر اعلیٰ با موکب اقبال قلعهٔ

قندهار را قبل نموده داد شرایط کشش و کوشش داده بود درینولا بمحض همراهئی اقبال بادشاهی یعنی تائیدات الٰهی درباب فتح قلعه کامیاب و مقضی المرام گشته بر کام خاطر فیروز گشت - تفصیل این قضیه آنکه در سال گذشته خان مذکور بیک کروهی قندهار رسیده با فوج عمان موج ارادهٔ تسخیر پیش نهاد همت ساخت - اول با سایر سرداران مثل شهباز خان و سردار خان و راجه بهارت و جمیع بندهای درگاه بانداز ترکتاز قصبه که پیوستهٔ قلعه بود همت کارکشا بربسته روی توجه بدان سو نهاد - و سرافراز خان نامی سرگروه لشکر کومکئی آن حدود که در میدان گاه میان قلعه و قصبه در پی پیکار شده آلات آتشبازی پیش روی خود نصب نموده بود بمجرد رسیدن موکب اقبال روبرو گشت - و صادق داداد یاقوت خان که نگاهبانئی قلعه بدو تعلق داشت و جمیع بروج علی الخصوص برجهای سمت میدان را به توپ و تفنگ و سایر ادوات و آلات جنگ آراسته بود او نیز آمادهٔ مدافعه و مجادله شد - درینحال بهادران ناموس جو از آن دریای آتش که در پیش صف و از بالای قلعه زبانه‌کش شده بود ملاحظه نه نموده سمندروار غوطه درمیان صفوف خوردند - و بباد حملهٔ قلب شکن و صدمهٔ بادپایان مردافگن صرصر بنیاد برانداز ریشه کن برانگیخته آن تباه اندیشان را مانند اندیشهٔ ایشان پاشان و پریشان ساختند - و سمندر خان حاکم قصبه و سیدی سرور میرآخور طویلهٔ اسپان بارگیر که بجهت سواریٔ تفنگچیان کومک مقرر بود درین دار و گیر با دویست تن بی سر شدند - و قصبه بحوزهٔ تسخیر درآمده قریب شش هزار کس از مرد و زن اسیر و دستگیر شدند - و پانصد اسپ و صد شتر و اموال بیشمار بمعرض تاراج درآمد سوای آنچه سپاهیان یغمائی بقلم عرض نداده از میان بردند - و سرافراز خان با جمعی پریشان حال که از زیر تیغ جسته بودند به تگاپوی تمام شباشب خسته و دل شکسته باردوی نظام الملک پیوست - و نصیریخان سایر اسیران را بشکرانهٔ روزی شدن عطیهٔ فتح و فیروزی تصدق فرق فرقدسای خدیو زمان نامیده آزادی بخشید - آنگاه باهتمام تمام همت بر اتمام کار برگماشته سرانجام لوازم قلعه‌گیری گرفت - و ملچارها به بهادرانِ کارآزموده بخش نموده در پی سیبه پیش بردن

و نقب زدن شد - چون تهیهٔ این کارها ساخته و کوچهٔ سلامت پرداخته گشت و جوالها مرتفع و آماده کرده توپها بوسیلهٔ حیلهٔ جر اثقال بفراز آنها برآوردند - و همین که در اندک فرصتی از ملچار نصیرخان کوچهٔ سلامت بکنار خندق رسید جمعی که در پناه دیواربست کنار خندق بودند از واهمه راه هزیمت پیش گرفته جای خود را خالی گذاشتند و مردم ملچار مذکور درآن مقام قایم شده قرار گرفتند - چون در فضای آن خندق که چهل و هشت ذراع پهنا دارد گنبد مقبرهٔ قاضی قوام واقع بود اکثر اوقات چندی از آن فرقهٔ تفرقه آئین در پناه آن درآمده به تفنگ افگنی و بان اندازی باعث تفرقهٔ خاطر و شغل قلب دلاوران میشدند - بنابرآن از ملچار نصیرخان ته آن مقبره خالی نموده و آنرا بباروت انباشته آتش دردادند و از صدمهٔ آتش بنیاد آن بنا را بخ ک وجود صد تن از آن مردم بباد فنا دردادند - و جمعی از سپاهیان در آن موضع ملچار ساخته جا گرفتند - درینوقت رندوله و بهلول و جمیع اهل نفاق و شقاق از مردم نظام‌الملک و عادل خان باتفاق یکدگر خود را بکومک متحصنان رسانیده بر سر ملچار نصیرخان ریختند - اهل قلعه نیز در صدد مدد ایشان شده بیکبار سایر آلات آتشبازی را کار فرموده از رگ تیره ابر شعله بار توپ و تفنگ طوفان آتش انگیختند - سردار نامدار با سایر سرداران و بهادران دلاور مردانه پای ثبات و قرار برجا استوار داشته در آن قسم نبرد مرد آزمای دل از دست نداده سر پنجهٔ قدرت بدشمن مالی و عدوبندی برکشاد - و باعتماد کارگری اقبال و اعتضاد دولت بی زوال نیرو و زور بازو یافته جمعی را جریح و قتیل و باقی را مغلوب و منکوب ساخت - و عسکر ظفر از ظهور این فتح آسمانی استظهار دیگر یافته زیاده بر سابق در پی پیشرفت کار شدند -

چون شش نقب از جمله بیست و یک نقب که درین مدت سرکرده پیش برده بودند باتمام رسید نصیرخان صلاح وقت در آن دید که سه نقب را بباروت انباشته باقی را از روی احتیاط موقوف دارند - اتفاقاً پیش ازآنکه قرارداد بوقوع انجامد خبر نزدیک رسیدن اعظم خان که حسب‌الحکم اشرف بامداد آن شهامت آثار متوجه شده بود رسید - خانمذکور مراسم

استقبال بجا آورده اعظم خان را هم از راه با [بر] سر ملچار آورد - و چون در حضورش هر سه نقب را آتش دادند قضا را آتش بیکی در نه گرفته بدو نقب دیگر کارگر افتاده دیوار شیر حاجی را با نصف برج کلان انداخت - و جمعی ستاره سوخته تیره روز از آن فرقهٔ تفرقه اندوز را تف باروت سوخته چندی دیگر را صدمهٔ افتادن دیوار بخاک برابر کرده ازین دو راه بعدم‌آباد راهی ساخت - درینحال نصیرخان و همراهان یورش کرده از راه دیوار افتاده ارادهٔ درآمدن نمودند - درونیان بمقام ممانعت و مدافعت درآمده سرگرم انداختن بان و تفنگ شده مشکهای پر باروت را آتش‌زده انداختند - مجملاً از دو پهر تا هنگام نشستن آفتاب معرکهٔ زد و خورد قایم بوده هنگامهٔ گیر و دار از طرفین گرم بازار بود - چون آتش حسب‌المدعا کارگر نیفتاده دیوار را چنانچه باید نینداخته بود و بی مبالغه متحصنان نیز مردانه کوشیده حق ستیز و آویز بجا آوردند - آخر بسبب درمیان آمدن ظلمت شب عرصه کارزار بقایمی از یکدگر ریخته مردم طرفین رو بسوی قرارگاه خویش آوردند - و بهادران در همان نزدیکی اقامت نموده بانپاشتن دیگر نقب ها درآمدند - متحصنان از روی قیاس چگونگی حال استقبال را در آئینهٔ مشاهدهٔ احوال معائنه دیده دانستند که عنقریب جبراً و قهراً قلعه بحوزهٔ تصرف اولیای دولت درآید و همگی اسیر و دستگیر میشوند - ناچار از روی اضطراب در مصالحه زده ابواب آشتی که جای آن از کمال اصرار بر مجادله و مقابله نگذاشته بودند بوسیلهٔ راجه بهارت کشوده درخواه پیمان نامه نمودند - نصیرخان حسب‌المدعای ایشان عهدنامه نوشته همراه معتمدان راجه نزد قلعه دار فرستاد - او با هفت کس از اعیان آن حصار برآمده براجه ملاقات کرد و کلید قلعه تسلیم نموده در فتح بر روی دولتخواهان بل ابواب امن و امان بر روی روزگار خویش کشود - روز دیگر با راجه نصیرخان را دیده ده فیل پیشکش بادشاهی گذرانید و از نوید مراحم نامتناهئ خلافت پناهی مستظهر و مستمال گشت - نصیرخان در همان روز داخل قلعهٔ مذکور که بیست و هفتم اردی بهشت بعد از چهار ماه و نوزده روز بکشایش گرائیده بود گردیده خصوصیاتش بنظر دقت نگر در آورد - و جمله اسباب قلعداری یکصد و شانزده توپ خورد و کلان که

توپ عنبری کلان و عنبری خورد[1] و ملک ضبط و بجلی از جمله آن توپهای نامی است بتصرف درآمد ـ

از سوانح دولت جاوید انتما که درینولا بنابر نیرنگسازیهای بخت و منصوبه بازیهای اقبال از عالم غیب چهره نما گشته علت انهدام بنیان دولت نظام‌الملک شد آنکه چون ارادهٔ ازلی باستیصال کلی او تعلق پذیر گردیده بود لاجرم بدست خود اسباب عذاب و نکال خود مهیا و آماده ساخته در تخریب بنیاد دولت خویش کوشید ـ چنانچه وکیل و سپه‌سالار خود فتح خان پسر کلان ملک عنبر را که چندی ازین پیش بنابر سوء ظن و بدگمانی زندانی ساخته بجای او مقربخان را که از غلامان بزرگ و معتبر او بود بسپه سالاری و اخلاص خان حبشی را بوکالت برداشته بود چون از مقربخان و اقران او کاری بر نیامد درینولا از حبس برآورده بخدمات سابق نصب نمود ـ بنابر اینمعنی مقرب خان از نظام‌الملک نومید گشته در مقام بندگی درگاه گیتی پناه شده بوسیلهٔ رسل و رسایل از اعظم خان درخواست امان نامه نمود ـ آن خان والا شان حقیقت را بدرگاه عرضداشت نمود و حسب الاستدعا فرمان استمالت آمیز بنام مقربخان عز صدور یافت ـ بعد از ورود آن فرمان نوازش عنوان اعظم خان تاناجی دوریه[2] را که از معتمدان نظام الملک و پیش دست مقربخان بود و با دوازده کس دیگر از جانب او بقصد مهم سازی آمده بحضور خود طلبیده فرمان جهان مطاع را نمود ـ مقربخان از تقریر او امیدوار مرحمت خدیو روزگار و دلنهاد بندگی درگاه گیتی پناه گشته و از همه جهت جمعیت خاطر اندوخته روز دیگر با سایر همراهان متوجه اردوی ظفر قرین گردید ـ اعظم خان بجهت مزید امید و تمهید مقدمات دلجوئی و تفقد خاطر او و از راه اعزاز و احترام جانبش در

---

۱ ـ در منتخب اللباب این دو توپ باسماء عبری کلان و عبری خورد نوشته شده ـ لاکن عنبری کلان و عنبری خورد چنانچه درین کتاب مذکور شد صحیح معلوم می شود منتخب اللباب ـ حصه اول ـ صفحه ۴۵۷ ـ

۲ ـ در بادشاه نامه تاماجی و تاباجی مذکور شده ـ حصه اول ـ صفحه ۳۷۸ ـ

آمده ملتفت خان را با چندی از بندهای درگاه والا باستقبال ارسالداشت و خود نیز از روی ازدیاد مواد استمالت تا کنار معسکر اقبال برسم استقبال شتافت - و او را معزز و مکرم از راه بمنزل خود آورده در تمهید مبانئی احترام و اکرام اوکوشیده نخست او را به تشریف خلعت و خنجر مرصع [و] چهار اسپ و دو فیل و یک لک روپیه از سرکار خاصه شریفه امتیاز بخشید - آنگاه به تسلیم منصب شش هزاری شش هزار سوار سرفراز فرموده صد دست خلعت و صد شال و هفتاد اسپ بهمراهان او داد - و دو صد و چهل کس از ایشان را درخور پایه و مقدار بتجویز مناصب و انعام و مدد خرچ نوازش فرمود -

درین اثنا رندوله سرلشکر عادلخان بنابر مقتضای وقت باعظم خان پیغام داد که چون مصلحت بلاد و عباد در ضمن صلح و صلاح مندرج است اگر اولیای دولت ابد قرین بادشاهی از راه خیرخواهئی رعیت و سپاهی در آمده از درگاه والا درخواه عفو زلات و محو تقصیرات عادلخان نمایند من بعد من متعهد تطوع و تعبد عادلخان میشوم که بدستور معهود در مقام بندگی و خدمتگاری بوده دقیقهٔ از دقایق فرمانبرداری نامرعی نگذارد - و علامت انقیاد بالقوهٔ او اینکه بالفعل شیخ معین‌الدین ایلچی را که پیش ازین با پیشکش روانهٔ درگاه نموده ثانیاً در بیدر بازداشته بود روانه نماید - اعظم خان بعد از رسیدن این پیغام حسب‌الصلاح دولتخواهان بجانب پرگنهٔ بهالکی و چیت کوبه[1] از توابع بیدر راهی شد که تا رسیدن موسم برشکال آنجا اقامت گزیده بمقتضای وقت عمل نماید - چنانچه اگر مردم عادل خان بر سر عهد خود باشند بدرگاه والا عرضداشت درباب فروگذاشت لغزشهای عادل خان که بنابر عدم اختیار رو داده التماس نماید - و اگر معامله صورت دیگر بر کند و اینمعنی از روی تزویر و فریب باشد جزای آن بدعهدان چنانچه سزاوار آن باشد درکنار روزگار ایشان گذارد - و بنابرین عزیمت صائب کوچ کرده در سه کروهی منزل سابق بر کنار آب ونجره قرار نزول داد - و بموجب قرارداد معهود که در

---

۱ - در نسخه کتبخانهٔ آصفیه این مقام باسم جیت کوته مذکور شد -

هر منزل سر تا سر افواج اربعه همچنان سوار ایستاده می بودند تا همگی اردو فرود می آمد - و بعد از آن از هر فوجی چند سردار بنوبت یک کروه دور از معسکر رفته می نشستند تا مردم اردو کاه و هیمه بفراغت می آوردند - درین منزل نیز دستورالعمل مقرر معمول شد - چون نخست نوبت درین روز به تقدیم امور معهوده بعهدهٔ بهادر خان روهیله و شهباز خان و رشید خان انصاری و یوسف خان تاشکندی بود غنیم درین ایام کمتر خودنمائی مینمود لاجرم ازین راه خاطر جمع داشتند و بنابر آن رعایت حزم و احتیاط بجا نیاورده تمام جمعیت همراه نیاورده بودند قضا را آنجا که مقتضای قدرنمائیهای قدرت است قضیهٔ ناگهانی شبیه بقضای اتفاق رو داد که سرداران ناچار قطع نظر از نگاهبانئی عملهٔ کهی نموده بچاره گرئ آن توجه نمودند - درین میانه چشم زخمی بایشان رسیده باعث کسر شان خیل اقبال‌گردید - تبیین اینمقال آنکه فوجی از راجپوتان قبل از نزول موکب اقبال دهی را که سه کروهی معسکر اقبال واقع بود بارادهٔ تاراج و تحصیل مایحتاج دواب در قبل داشتند - و اهل آن ده باستظهار کثرت عدد و عدت در پناه دیواربست قصبه بمقام مدافعه و مقابله درآمده دست مجادله و مقاتله برکشوده بودند - درینحال خبر به بهادر خان رسید که راجپوتان دربارهٔ کشایش آن دیواربند فرومانده در بند نام و ننگ افتاده اند و نه راه ایستادن و نه روی برگشتن دارند- ناچار با همراهان بصدد مدد ایشان شتافت وبهان پا برسر قصبه رفته بزودی دست بر آن یافت - و همگنان باستظهار یکدیگر در آن معموره بر وفق دلخواه مراسم تاخت و تاراج بجا آورده اکثر سپاهیان ایشان نیز از آنجا گرانبار روی بسوی اردو نهادند - بنابر این با ایشان معدودی چند که عدد ایشان بچار صد سوار نمی رسید ماندند - درین اثنا افواج مخالفان که بفاصلهٔ ده کروه از اردو بوده بانداز ترکتاز فوجی از سواران کار آمدنی جدا کرده پیشتر فرستاده بودند - قضا را فرستادگان در نزدیکی ده از حقیقت حال خبردار شده مسرعی بجهت اعلام خبر فرستاده خود به نزیک ده آمدند - بهادر خان و همراهان که بحسب عدد کمتر از ایشان بودند تکیه برکارگرئ اقبال بی زوال کرده خاطر به قلت عدد و عدت که در اکثر اوقات بحکم کریمهٔ کم من فئة قليلة غلبت علىٰ فئة كثيرة جمع ساختند - و بصولت شیر و ببر و سرعت باد و ابر بر ایشان تاختند در

حملهٔ اول آن بداندیشان را از یکدگر پریشان ساختند - و آنها راه فرار پیش گرفته رفته رفته بهادر خان و بهادرانرا بسمت فوج کلان کشیدند - و چون همگی لشکر غنیم مثل رندوله خان و سرافراز خان و بهلول و مابر و سرداران عادلخان و نظام الملک که اطلاع بر حقیقت حال یافته اینمعنی را فوزی بزرگ و غنیمتی عظیم شمرده بودند با پنج شش هزار سوار جرار بطریق عجلت سر راه پیش گرفته راهی شده بودند اتفاقاً درینوقت رسیده اطراف ایشان را احاطه نمودند - و چون دلاوران عرصهٔ ساحت کار بر خود از عرصهٔ کارزار تنگ تر دیدند ناچار از مرکبان فرود آمده کشاده ابرو به پرخاش جوئی و کین کشائی درآمدند - بنابر آنکه بسبب تنگئی فضا کار از نیزه و تیر پیش نمی رفت دست از کمان کشی کشیده و از سنان گذاری سرپنچه کوتاه ساخته کوتاه سلاح پیکار دشمن گرفتند - و باین روش باعدا آمیخته به شمشیر و خنجر و جمدهر در یکدگر آویختند - مجملاً آن شیر مردان که هر یک یکه سوار عرصهٔ مردمی و یکه تاز معرکهٔ مردانگئی بود بمقتضای مقام پیاده در عرصه پیکار رخ کاری بروزگار نمودند که داستان رستم دستان در جنگ یازده رخ [دوازده رخ][1] و قصهٔ سام سوار از صفحهٔ روزگار محو شد - و آخرکار شهبازخان با پسر نقد جان نثار راه خدیو روزگار کرد - برادران رشید خان و خویشانش کارزار نمایان کرده عاقبت بکار آمدند - و رشید خان زخمی از عرصهٔ پیکار برآمده بیخویشتن خود را باردو رسانید و بهادر خان و یوسف خان که زخمهای منکر برداشته بودند چندان تردد و تلاش بجا آوردند که از هوش رفته در معرکه افتادند - قریب شصت تن از برادران و خویشان نزدیک بهادر خان وغیره در جانبازی تقصیر نه کرده گوی سعادت جاوید یعنی شهادت از عرصه بیرون بردند - و جمعی کثیر زخمی گشته جراحت های کاری برداشتند - و چون اعظم خان ازین قضیهٔ اتفاقی خبر یافت عنان بشتاب داده متوجه رزمگاه شد - و افواج غنیم بعد از غلبه چون بهادر خان و یوسف خان را زخمی بدست آورده بودند آنرا غنیمتی شمرده از بیم اعظم خان سر خود گرفته بسرعت تمام گریزان شدند - و آن خان عظمت

---

۱ - دوازده رخ جنگی بوده است عظیم و رزمی مشهور میان گودرزی و پیرانی از تورانی و ایرانی - و آن جنگ در دامن کوه کنابد واقع شده - و آن موضعی است از خراسان - و هم دران جنگ پیران ویسه با چند برادر خود کشته شد [برهان قاطع] (وحید قریشی)

نشان بعد از فرو نشستن آفتاب باوردگاه رسیده چون معرکه را از دوست و دشمن خالی دید پس از تکاپوی بسیار اثری از غنیم نیافت ناچار معاودت نموده عنان انصراف به معسکر اقبال برتافت و روز دیگر از آن مقام کوچ کرده بانداز تاخت و تاراج پرگنهٔ بهالکی و چیت کوبه متوجه شد که شاید در اثنای راه خبری از مخالفان یافته تدارک آن جرأت نماید - بنابر آنکه در آن اطراف از فرط ویرانی نشانی از آذوقهٔ سپاه و علیق دواب نایاب بود و تا محال دوردست غله و کاه بدست نمی آمد بقصد قصبهٔ کاویره که آبادانیٔ تمام داشت راهی شد - معموریٔ آن معموره بمرتبه ای بود که با آنکه پیشتر از رسیدن لشکر ظفر اثر افواج غنیم در آنجا رسیده بقدر احتیاج غله برداشته از بیم گریزان شده بودند هنوز آنقدر باقی مانده بود که چندگاه لشکری را بسند باشد - چنانچه آنقدر آذوقه که تا رسیدن قندهار کفایت کند برداشته بقایای آنرا سپاهیان بوالفضول آتش زده سوختند - و از آنجا روانه شده در موضع سدهیر که ریگ بوم است و درخور اقامت موسم برسات کاه و غلهٔ فراوان دارد منزل اقامت برشکال اختیار نمودند -

از جملهٔ عنایات بیغایات حضرت بادشاهی ظل الهی که درینولا پرتو به نزدیک و دور انداخته و خبر آن چون اثر خورشید انور به هفت کشور دویده بخشش و بخشایش سکندر دوتانیست که از کوتاه نظریهای اندیشهٔ تباه سابقاً خویشئی نزدیک خانجهان را منظور داشته و از سعادت جاودانی دوری جسته بآن مقهور پیوسته بود چون درینولا کثرت تقصیرات را که در شریعت کرم و طریقت کرام شفیعی ازآن وجیه‌تر نمی باشد بشفاعت آورد لاجرم حضرت ظل الهی از آنجا که سایه من جمیع الوجوه تابع ذات می باشد رقم عفو بر جریدهٔ جریمهٔ بی حساب او که جز مغفرت الهی محو آن نمی تواند نمود کشیده زلات او را بخشیدند و بتازگی در سلک بندهای درگاه انتظام دادند -

خرامش نواب قدسی القاب ممتاز زمان و مریم دوران بآهنگ گلگشت ریاض رضوان ازین دار ملال

بهشتی است گیتی بسی دلپسند	ولی گلستانیست در خاربند
بجز خار محنت که در دل خلید	گلی عیش زین بوستان کس نه چید

چون مشیت الٰہی بسرانجام مصالح کارخانۂ عالم و انتظام دارالخلافۂ آدم تعلق پذیرفت حکمت کاملۂ ربانی اقتضای آن نمود که جمعی در هر روزگاری از نهانخانۂ عدم به [1][قصر] ع وجود شتافته تا وقت فرصت دهد و روزگار مساعدت نماید از نیل انواع سعادت و شقاوت به نهایت مراتب کام و مرام رسیده متوجه عالم بقا شوند - پس از آن زمرۂ دیگر بر روی کار آمده و چندی مانند پرکار سرگردان این وادی بوده هرگاه وقت آن رسد بهمان دستور بی توقف ازین عاریت سرا رخت هستی بربندند - پس خردمند سعادت‌یار آنست که درین پیغولۂ ناپائدار پای ثبات و قرار نیفشارد - و فرشته سرشت آنکه این دیولاخ را وطن‌گاه اصلی نه پندارد - زیرا که سرمنزل حسن عاقبت و دارالامان عافیت ماوای دیگر است و امن آباد روح و راحت جای دیگر - لاجرم نعمتش پایدار نیست و راحتش برقرار نه - درینصورت سایر کائنات از ذره گرفته تا خورشید در معرض سرایت آفت فنا و زوال اند و سر تا سر اعیان وجود را آسیب اصابت عین‌الکمال عدم در دنبال :

مثنوی

کسی کم درین دار دارد بیاد | که بیش از دمی بود خندان و شاد
شمار الم بیش و راحت کم است | بلی عمر شادی همین یکدم است
چو بلبل برین باغ باید گریست | که جز درخور یکدهن خنده نیست

ازینجاست که همه خیر این مکان دلفریب اعتماد را نشاید و نعمت و راحت این فنا کدۂ بی بقا جاودان نپاید - لذتش از آن رهین اندوه و الم است و شور و سرورش از آن آمیخته بهزار گونه محنت و غم - که بهرچه علاقۂ خاطر آدمی زاد بیشتر فنا و زوال پیشتر بدان تعلق پذیرد - و بدانچه مادۂ دل بستگی انسان زیاده تر بود راه نزول حوادث بآن کشادتر گردد - شاهد حال حادثۂ ملالت زای و واقعۂ کدورت افزای نواب قدسی القاب ملکۂ حمیده صفات وفیۂ وافی برکات مریم زمان رابعۂ دوران ممتاز محل بیگم است در عین اینحال که شاهد دولت و اقبال بسعادت چهره افروخته روزگار بکام و مقاصد حسب المرام خواهان شده و گردش چرخ

---

۱ - ع [عرصه] ل -

دوار بر طبق آرزوی خاطر و وفق مدعای دل موافقان گشته چشم بد ایام از روی بخت بیدار نیکخواهان این دولت دور بود و آسیب دستبرد حوادث گیتی بر بداندیشان ایشان مقصور روی نموده عیش مقدس را مکدر و منغض ساخت و کوه کوه الم و اندوه به قبلهٔ روزگار پیش آمد ـ و غبار کلفت و گرد وحشت از رهگذر انس و الفتی که بدان بانوی بانوان جهان داشتند در آئینه خانهٔ خاطر که نورستان قدس و صفوت کدهٔ انس بود راه یافت ـ و کیفیت این معنئی غم اندوز که در آخرهای شب چهارشنبه هفدهم ذی‌قعده سنه هزار و چهل هجری بیست و ششم خورداد اتفاق افتاد آنکه چون هنگام وقوع واقعهٔ معهود که ناگزیر مقتضای بشری هست در رسیده بود بنابر نزدیک شدن وقت وضع حمل از روز سه شنبه تا نیمه شب چهار شنبه عسر ولادت کشیده بمجرد تولد صبیه بر آن بانوی خجسته سرشت تغیر یافته ضعف بمرتبهٔ کمال استیلا یافت ـ و رفته رفته آثار رحلت بمیان آمده فی الحال بوساطت بادشاهزادهٔ جهان و جهانیان پناه بیگم صاحب درخواه تشریف اعلیٰحضرت نمود ـ آنحضرت بمجرد استماع این خبر ملالت اثر بی اختیار از جا درآمده به کمال اضطراب و بیتابی ببالین همدم و همراز دیرینهٔ خود رسیده از دیدار آخرین و ملاقات واپسین ذخیرهٔ مدت دوری اندوخته ـ و آن ملکهٔ والا نژاد با دلی دردآگین و خاطر حسرت گزین گریان گریان مراسم وصیت و وداع بجا آورده تا دم آخر درخواه مهربانی و عنایت در حق شاهزادها و مراعات جانب والدین خود نمود ـ و سه گهری از شب مذکور باق مانده دعوت داعئی ارجعی بگوش تسلیم و رضا نیوشیده برحمت حق پیوست ـ و در روضهٔ دارالسلام با مقصورات فی‌الخیام بخرام آمده در قصور جنات عدن با حور عین آرام گرفت ـ سایر مسند گزینان حرم سرای خلافت به مراسم تعزیت قیام نموده زمین و زمان از جا درآوردند ـ و بنوحهٔ جان گداز و مویهٔ غم پرداز کلفت افزا و ملالت پیرای عالم گشته عشرت کدهٔ گیتی را مصیبت کدهٔ غم و الم ساختند ـ و فتور کلی و خلل عظیم به جمعیت خاطر اقدس راه یافته، چند روز از پرداخت شغل خطیر خلافت بازداشت ـ و غبار کدورت و کلفت مزاج مبارک را بنوعی متغیر ساخت که سالهای دراز از لباس

رنگین و نغمه و عطریات نو آئین و مجلس آرائی به جشن عیدین و وزن وغیره اصلا محظوظ نبوده بی اختیار اشک از چشم مبارک روان بود - و ازین جهت میان دیده بی دیدار آن غمگسار غبار کدورت بهم رسیده ابواب عیش ظاهر و باطن مسدود شد - مجملاً نعش آن عصمت قباب در باغ زین‌آباد آنروی آب[۱] امانت بخاک سپرده آخر روز پنجشنبه آنحضرت بر مرقد منور آن زینت افزای صدر جنت تشریف برده دریا دریا جواهر آبدار اشک بر آن تربت مقدسه ریختند - و بعد از قرأت فاتحه و ایصال خیرات و مبرات قرین سعادت معاودت فرموده مقرر نمودند که هر شب جمعه بهمین دستور بزیارت حظیرهٔ آن خاتون والا مرتبت تشریف می برده باشند -

بی شایبهٔ تکلف از وقوع این واقعهٔ الم اندوز شکیب و آرام از آن سرمایهٔ آرام جهان رفته باین مرتبه بیقراری انداخت که آثار تاسف و تحسر آنحضرت در جهانیان اثر کرده - و بی طاقتی و بی تابی آن باعث تمکین کون و مکان زمین و زمان را از جا درآورده بعموم قدسیان نیز سرایت نمود - و خرمن صبر و قرار عالمی در وزشگاه صرصر بیطاقتی و بیقراری قدر جوی پایداری نکرد :

ابیات

غم بادشاهان غم کشوریست	.ر تن جداگانه آنرا سریست
جهان را برنج آورد رنج شاه	بگیتی کند روز روشن سیاه
یکی کالبد دان جهان سربسر	که دارد درو تاجور حکم سر
چو از رنج پا تن دگرگون شود	نگه کن که از درد سر چون شود

بی مبالغه و اغراق که هیچ محب صادق العقیده حقیقت شعار بعد از رحلت محبوب ارجمند دل پسند وفادار باین مرتبه در تقدیم مراسم تعزیت و سوگ نکوشیده باشد که از آنحضرت در پاس جمیع آداب ماتم آن حبیبهٔ عزیزه مراتب سوز و گداز بوقوع آمد - چه از تاریخ رحلت آن بانوی والا مقدار دست از تمامی مستلذات نفسانی بازداشته در شبانروز یک نفس

---

۱ - آب تپتی مراد است بادشاه نامه - جلد اول - حصه اول - صفحه ۳۸۶ -

از حزن و اندوه فارغ نبودند - و هنگام تعزیت روز مذکور علی الخصوص در ایام طوی و جشن و عیدها وغیره چون دولت خانهٔ معلی زینت آرایش یافته جای آن غمگسار خالی بنظر مبارک درمی‌آمد بی اختیار دیدهٔ مبارک اشکبار شده چندین بی تابی و بی طاقتی می نمودند که اهل مجلس و حاضران وقت از مشاهدهٔ این حال بیکبار از جا رفته نوحه و زاری آغاز می نهادند - و بارها می فرمودند که سلطنت دنیا و لذت بادشاهی که باوجود او میخواستم اکنون او سبب افزایش کلفت و کدورت گشته دیدن روی هیچکس خوش نمی آید - و کثرت آلام جدائی در باطن کارگر شده از مشاهدهٔ مجلس روزگار و اسباب دولت و عشرت جز وحشت و کربت نتیجهٔ دیگر مرتب وقت نمی گردد - چنانچه سالهای دراز در هر ماه ذی قعده مانند صبح لباس کافوری اختیار نموده از اقامت مراسم سوگ و عزا چیزی باقی نمیگذاشتند - و از حاضران مجلس نیز کسی را قدرت آن نبود که خلاف متابعت آنحضرت نموده تن بلباس دیگر دهد - الحق جای آن داشت که در ماتم آن صاحبهٔ روزگار که در مکارم ذات و صفات بالذات اقتضای خیر داشت زیاده ازین مراسم تعزیه بوقوع آید - و رابطهٔ انس و الفت که بحسب تعارف و تناسب عهد الست حوادث وثاق آن دست بهم داده درین عالم باعث کشش شده پیوند ارتباط استوار و محکم ساخته با دیگر ازواج مثل صبیهٔ صفیهٔ مظفر حسین میرزا صفوی و کریمهٔ شاهنواز خان خلف خانخانان چنین درمیان نبود که این مایه غم و الم پیرامون خاطر عاطر گردد - و قطع نظر از وثیقهٔ دلبستگی و تعلق آن خاتون پاکیزه اطوار همه وقت در صدد دلجوئی و خوشنودیٔ آنحضرت بوده در هر حال کمال خدمتگاری و نهایت پرستاری بجا می آورد - و در شادی و غم و عافیت و الم دمساز و همدم بوده دقیقهٔ از دقایق مراتب رضاجوئی فروگذاشت نمیکرد - و معهذا از خدیو روزگار چهارده نوبت متکفل حمل بار امانت گشته از آنجمله چهار پسر و سه دختر انجمن آرای خلد برین و هم نشین حور عین آمده - و چهار پسر و سه دختر که هفت اختر سپهر اقبال اند و هر هفت جمال شاهد جاه و جلال تا روز قیامت زینت دیباچهٔ روزگار هفته و ماه و سال خواهند بود - نخستین ثمرهٔ پیش رس نهال

دولت آب گوهر عصمت و عفت جهان آرا بیگم صاحب - دوم فرخنده اختر سپهر کامرانی شایسته گوهر درج جهانبانی والا فطرت سعادت پژوه شاهزاده محمد داراشکوه - سوم زیور افسر دولت و اقبال زینت انجمن عز و جلال طغرای منشور ابداع شاه شجاع - چهارم ثمرهٔ شجرهٔ دولت درج گرانمایهٔ عصمت روشن آرا بیگم - پنجم سیومین رکن رکین خلافت اختر اوج عزت و کرامت منظور نظر سعود گردون صاحب بخت همایون و فر فریدون بادشاهزادهٔ کامل النصاب تام النصیب سلطان محمد اورنگ زیب - ششم تازه گل گلشن آدم نقش مراد جهان مراد بخش عالم - هفتم آخرین نتیجهٔ مهد علیا گوهر آرا بیگم - امید که تا جهان برقرار باشد و فلک پایدار مدار زیب و زینت روزگار برین هفت کوکب اوج عزت و اعتبار باد -

در آنوقت که این حادثهٔ عالم سوز وقوع یافت از سن شریف آن غفران مآب سی و هشت سال و دو ماه شمسی و سی و نه سال و چهار ماه و چهار روز قمری سپری گشته بود - ولادت با سعادتش چهاردهم رجب سنه هزار و یک موافق بیست و هشتم فروردی ماه و در سن بیست سالگی بشرف ازدواج این زیور بخت تاج و تخت تشریف سعادت یافته نوزده سال و هشتماه و نه روز قمری و نوزده سال و یکماه و شش روز شمسی شمسهٔ ایوان سلطنت و شمع انجمن خلافت بوده - تاریخ ارتحال آن بانوی روزگار بی بدل خان موافق و حساب چنین یافته : مصراع

جای ممتاز محل جنت باد

چون مدت شش ماه ازین قضیهٔ غم اندوز منقضی گشت بادشاهزاده محمد شجاع بجهت رسانیدن نعش اقدس آن ملکهٔ قدسی خصال به دارالخلافه اکبر آباد مقرر شده وزیرخان دیرین بندهٔ معتمد درگاه والا و زبدهٔ نسوان ستی‌خانم که خدمت وکالت و پیشدستی آن حمیده خصال داشت بهمراهی محفهٔ محفوظهٔ مغفرت نامتناهی مباهات اندوختند - و همه راه باطعام و انعام فقرا پرداخته بعد از رسیدن اکبر آباد در سرزمین بهشت آئین واقع جنوب رویهٔ دارالخلافه مشرف بر دریای جون که متعلق براجه

مان سنگهه بود و در عرض حضرت خلافت مرتبت منزلی عالی‌بناتر از منزل مذکور براجه جی‌سنگهه نبیره‌اش برای تحصیل آن داده بودند بخاک سپردند - و بر سر آن مرقد منور نخست از روی تعجیل گنبدی مختصر اساس نهادند که نظر نامحرم بر حرم مرقد آن محتجبهٔ جلباب عصمت نیفتد - آنگاه در آن سرزمین فیض آئین آسمان اساس روضهٔ عالی بنیان که بمتانت رفعت و علو قدر و عظمت شان آبروی عالم خاک است سراسر از الواح سنگ مرمر طرح انداخته بر دورش باغی دلنشین فردوس نشان ترتیب دادند - و بر یک جانبش مسجدی رفیع بنیاد و جانب دیگر قرینهٔ آن مهمانخانهٔ عالی فضا و اطرافش حجرها و ایوانهای دلکشا و پیش دروازه‌اش چندین چوک نوآئین و سراهای فرح افزا که به فسحت ساحت و ندرت هیئت بر روی زمین مثل و قرین ندارد بنیاد پذیرفته در مدت بیست سال تمام آن عمارت که بنیادش زمین را طبقه‌ایست هشتمین و کلاهش آسمان را طارم دهمین بصرف پنجاه لک روپیه باتمام رسیده به نهایت بلندی قدر و منزلت و ارجمندیٔ زیب و زینت آبروی کهن طارم چرخ کبود گردید - حضرت ظل سبحانی تمامی متروکات آن مغفوره مرحومه را که از اشرفی و زیور و جواهر وغیره از یک کرور روپیه زیاده بود نصف به بیگم صاحب و نصف به شاهزادهای دیگر مرحمت فرمودند - و چهار لک روپیه نصف نقد و نصف جاگیر بر سالیانهٔ مقررهٔ آن تقدس نقاب که سابق شش لک روپیه بود افزوده سایر مهمات دولت که به مهد علیا مقرر بود باین صاحبهٔ زمان مفوض گشته دیوانی و میرسامانی باسحاق‌بیگ یزدی که متصدیٔ سرکار آن مرحومه بود مرجوع شده خدمت پیش دستی و سرانجام خدمت محل بدستور سابق بستی خانم مقرر گردید -

مقرب خان دکنی که بسیار کارطلب و جوان تنومند مردانه و در خانهٔ نظام الملک عمده‌تری ازو نبود از سعادت منشی بندگی درگاه اختیار نموده از دکن متوجه آستانبوس اقدس گشته بود بیست و یکم ماه مذکور رسیده بمراد خاطر فیروز گشت - و پانصد مهر بر سبیل نذر گذرانیده بمرحمت خلعت و جمدهر و شمشیر با پردلهٔ مرصع و اسپ قبچاق و انعام

چهل هزار روپیه نوازش یافت - و همدرین ولا اعظم خان که حسب‌الحکم جریده از بالا گهات متوجه شده بود بملازمت فایز گشته هزار مهر و هزار روپیه برسم نذر گذرانید و خدمات پسندیدهٔ او خصوص فتح قلعه دهارور و تاخت بر سر خانجهان و شکست او که سرمایهٔ آوارگی آن تباه رای بود مورد استحسان و موقع تحسین گشت - آنگاه مرشد حقیقی که خدای مجازیٔ بندهای درگاه اند براه ارشاد درآمده خان مذکور را از لغزشی چند بی روش که ازو سر زده بود و از راه تدبیر و طریق کنگاش دور بود آگاه ساختند - از جمله محاصرهٔ حصار دشوار کشای پرینده باوجود عدم وجدان آذوقهٔ سپاه و فقدان علف دواب و هم چنین ترکتاز سرحد ملک عادلخان با قرب موسم برشکال که درحقیقت عین انحراف بود از شاهراه نمایان تدبیر درست - چه باوجود مقتضای وقت و فصل تا انقضای موسم بارش حال نیز مقتضیٔ اقامت در موضعی بود که دربایست سپاه آنجا فراوان یافته شود - اعظم خان به ناهنجاریٔ حرکت خود اعتراف و اقرار نموده مریدانه عذر بیطریقئی خویش بهمه طریق از رهگذر معذرت خواهی خواست -

همدرین تاریخ از نتایج اقبال نامتناهی بعون الٰهی امری که ثمرهٔ آن قهر بدخواهان دولت جاودان بود بظهور آمد - چنانچه در ضمن عرضداشت سپهدار خان بوضوح پیوست که چون نظام الملک از روی نادانی و بدکنگشی فتح خان پسر عنبر حبشی را که مدتی محبوس داشت از قید برآورد بنحویکه سبق ذکر یافت آن بدرگ بنابر آنکه میدانست که نظام‌الملک از راه اضطرار اورا نجات داده بعد از رفع ضروریات باز زندانی خواهد ساخت لاجرم از روی پیشدستی بی نظام را گرفته در مطمورهٔ زندان مکافات اعمال ناشایست مقید نگهداشت و ظهور این لطیفهٔ غیبی بنابر آن بود که حضرت صاحب قران ثانی ناهنجاری و بی روشئی او را بروزگار که از دستیاران این دولت پایدار بل از پیشکاران این کارخانهٔ سلطنت جاودانه است حوالت فرمودند تا از پاداش دهی و انتقام کشئی او به بهترین وجه سزای کردار نابکار خود بیابد - لاجرم باغوای روزگار دشمن دیرینه

کینه جوی خویش را بر سر خویش گماشته همانا بدست خود تیشه بر پای خود زد و به نیروی سعی خویش پهلو به نوک خنجر سپرد ـ

پنجم شهریور منزل یمین‌الدوله آصف خان که بعلت عروض عارضهٔ جسمانی صاحب فراش بود از فروغ انوار قدوم آفتاب اوج خلافت غیرت منازل قمر گردید ـ و خان والا مکان سپاس گزار این عنایت بی اندازه شده از فیض قدوم آن عیسی دم مسیحا نفس شفای کلی یافته سرمایهٔ صحت ابدی بدان اندوخت ـ

از سوانح این اوقات که در لشکر خواجه ابوالحسن اتفاق افتاده درینولا معروض اقدس گشت آنکه چون خواجه مذکور بعد از فتح قندهار پاتر شیخ مالو برای بسر آمدن موسم برشکال پسندیده در دامن کوهی بر کنار رودخانهٔ بغایت کم آب فرود آمد ـ قضا را نهم شهریور بارش عظیم واقعه شده رفته رفته رو به شدت گذاشت ـ چنانچه دو پهر و دوگهری گذشته آب رود طغیان عظیم گرفت و از کوهسار نیز سیلی شور انگیز بغایت تند و تیز فرود آمده و از دو راه آب رود و سیل کوه که نمودار طوفان نوح بود از دو سوی درمیان گرفت ـ و سر تا سر مردم اردو که از وحشت ظلمت شب و شدت بارش سحاب نه روی مقر و نه راه مفر داشتند مضطرب شده از جا درآمدند و بی پا و بی جا شدند ـ چنانچه خواجه و اکثر سپاهیان بر اسپهای بی زین سوار شده بپایمردی شناوری بادپایان از مهلکهٔ آن سیلاب بی پایان جان مفتی بیرون بردند ـ و قریب هزار تن از سپاهی و سوداگر رخت حیات به سیلاب فنا دادند ـ اموال و اسباب بسیار و چارپایان بی شمار از اسپ و شتر و امثال آن تلف شد ـ چنانچه از سرکار خواجه هفت هزار اشرفی و ده هزار روپیه و مجموع کارخانجات از توشکخانه و قورخانه و فراشخانه و امثال آنرا آب برده تا بمردم دیگر چه رسد ـ بعد از رفع طغیان چندانکه در سیل آن جوئبار لوازم جست و جو بجا آوردند که شاید از آنجمله چیزی بدست افتد سودی نداد و پشیزی بچنگ پژوهندگان نیفتاد ـ اگرچه در برخوردن بدان نقود جمعی تهمت زده و بهتان آلود شدند لیکن دانندهٔ نهان و آشکار و مرسل ریاح و منزل باران

دانا است که آن گنج روان آب برده که پای کمی از گنج بادآورد نداشت بدست باد دستی چند افتاد یا خاک امانت دار عالم سایر گنج خانها آنها را نیز در زیر دامان پنهان ساخته تا پیدا شدن صاحبش دیانت بکار برد ـ و همدرین تاریخ مرحمت‌خان بخشئی احدیان که ابراهیم نام داشت و اسد خان معموری در لاهور در لباس تقاضای اجل طبیعی خلع خلعت مستعار نمودند ـ و راو سور بهورتیه نیز بدین دستور از ماتم سرای دهر فنا گرای گشته بسوی مصر خویش بازگشت ـ و همدرین تاریخ از وقایع صوبه اودیسه بمعرض عرض در آمد که درهمسائگئی خانهٔ سید پرورش‌خان بارهه انباری پر باروت واقع بود و آتشی از غیب بدان رسیده از عالم سایر آفت های روزگار که ماخذ الجار بالجار صفات اوست سرایت به نشیمن آن سید مرحوم نموده او با دوازده تن از همنشینان بآتش همسایگئی آن انبارخانه سوخت ـ هفتم ماه محمد علی بیگ ایلچی را بعنایت خلعت فاخره و یک زنجیر فیل با حوضهٔ سیمین و انعام شصت هزار روپیه نقد نوازش فرموده معزز و مکرم رخصت دارالخلافهٔ اکبرآباد نمودند ـ و خلعت و پنجهزار روپیه نقد به محمد تقی تحویلدار اسباب سوغات مرحمت فرموده نور محمد عرب را حکم شد که تا اکبرآباد همراهی گزینند ـ

بیست و چهارم موافق دوشنبه سلخ ربیع الاول سنه هزار و چهل هجری انجمن وزن اقدس قمری سال چهل و دوم از عمر ابد مقرون به فرخی و خجستگی آذین سپهر هشتمین و تزئین فردوس برین پذیرفت ـ و سایر مراسم و لوازم این روز که درین بزم مسعود معهود است از وزن آنحضرت با سایر اجناس نقود و وظایف مقرره و آئین عیش و عشرت و داد و دهش که مانند دولت روز افزون سال بسال در افزایش است به بهترین وجه صورت بست ـ درین ایام افواج بحر مواج مرحمت بادشاهی که پیوسته مانند دریای رحمت نامتناهی در جوش است و فیض سرشارش که موج طوفان بر اوج میزند چنانچه ذره تا خورشید و ماه تا ماهی را فرو گرفته بساحت ساحل امیدواریٔ نصیرخان رسیده ماهی مراتب که در دکن نشان کمال عظمت مکانت و رفعت مکانست و والیان ولایت مذکور کسی را که شایان رعایت نمایان دانند باین مرتبه میرسانند

مرحمت شد - درین روز سعید خان بصوبه داری کابل از تغیر لشکرخان سعادت اندوز شده منصبش از اصل و اضافه چهار هزاری ذات و چهار هزار سوار قرار یافته - و شمشیر خان بعنایت خلعت و نقاره و منصب سه هزاری ذات و سوار سرافراز گشته بجای سعید خان تهانه دار هر دو بنگش شد - و لشکر خان مذکور با آنکه پیری او را سخت دریافته لختی به سستی عقیده و نسبت رفض متهم بود بنابرین معنی ازین منصب معزول شد - و چون خبر آن جهانی شدن راو رتن که از بندهای عمده و شایستهٔ درگاه گیتی پناه بود بمسامع والا رسید ستر سال نبیره اش را جانشین او نموده بخطاب راو و منصب سه هزاری دو هزار سوار و مرحمت جاگیر در وطن که بوندی و پرگنات آن حدود باشد سرافرازی بخشیدند - و مادهو سنگهه پسر راو رتن را به منصب دو هزاری ذات و هزار و پانصد سوار از اصل و اضافه سربلند گردانیدند - درین مقام بنابر تقریب مذکور اسم ستر سال بایراد امری چند بدیع که از گوپی ناتهه پدر او باوجود خوردی جثه و اختصار بنیه سر می زد سخن را رنگین می سازد - از جمله آنکه خود را درمیان دو شاخ درخت که هر کدام به سطبری ستون شامیانهای باشد جا می داد و پشت بر شاخی داده و پایها بر شاخ دیگر نهاده بانک زوری از یکدگر جدا میساخت - و شاخ آهوان هندوستان را که بغایت استوار و ضخیم می باشد چنانچه نیرومندان عظیم هیکل و تناوران سطبر پنجهٔ قوی بازو نشسته کلهٔ او را درمیان دو ران گرفته بزور تمام می شکستند او بر پا ایستاده بدست می شکست - و در چابکی و جلدی و تیزی و سبک خیزی بدان مثابه بود که هر دو پا را جفت کرده خود را بر سر دیواری که سه ذراع ارتفاع داشته باشد میگرفت -

از سوانح این ایام رسیدن عرضداشت فتح خان پسر عنبر است بدربار سپهر مدار - و سبب ارسال عرضداشت آنکه چون قبل ازین اوقات چند مرتبه آن حبشی نژاد بعد از حبس نظام الملک عرضداشته بود که این فدوی غلام بنابر هواخواهی بندگان حضرت خلافت پناهی بی نظام تیره ایام را که پیوسته در پی اعلان نافرمانی و عصیان شده همه جا در مقام اظهار بغی و طغیان بود بدست آورده در زندان پاداش اعمال بد

به روز خودش نشانده اگر پرتو عنایت بندگان حضرت سلیمان مکان بر ساحت رعایت احوال این بنده افتد از سر نو جبههٔ بندگی را بتمغای داغ عبودیت هلال‌وار فروغ بخشد ـ و این کمترین نیز هلال وار تا زنده باشد بنده بوده در مقام اقامت بندگی مراسم اطاعت و انقیاد را التزام خواهد نمود و لوازم سرافگندگی بجا آورده از ته دل کمر عبودیت بر میان خواهد بست ـ و بقدر دسترس سرپنجهٔ سعی و کوشش در دولتخواهی و همراهئی هواخواهان بدفع بدسگالان دولت ابد پایان خواهد کشود ـ و چون از موقف خلافت فرمان جهان مطاع مشتمل بر استظهار عنایت و استمالت در جواب صادر شد لاجرم قتل آن واجب الدفع را که عقلاً و شرعاً واجب میدانست از مرضئی آنحضرت انگاشته همت بر آن امر مبهم گذاشت ـ و بلا توقف بهانهٔ دست برد اجل طبیعی را دست پیچ ساخته آن گران جان خفیف العقل را خفه ساخت ـ و پسر ده ساله او را که حسین نام داشت جانشین پدر و دست نشان خود نموده جمیع عمده‌های در خانهٔ او را از میان برداشت ـ مثل خواصخان که نظام‌الملک جای فتح‌خان باو داده بود و شیخ عبدالله معلم او که در جزئیات امور ملکی و مالی مدخلی کلی داشت و سید خلیفه قلعه دار سابق دولت آباد و ساداتخان و سیدی بلال مخاطب به شمشیر خان و اعتماد راو و دیانت راو که معتمد او بودند ـ چون این گروه را آنجهانی ساخته خاطر جمع نمود و جمعی دیگر از نزدیکان او را زندانی نموده از سایر مواد جمعیت حواس اندوخت آنگاه حقیقت اینواقعه را که از روی بی حقیقتئی تمام از آن ناسپاس ناحق شناس سرزده بود بدربار سپهر مدار عرضداشت نمود ـ و اینمعنی با آنکه چندان مرضئی طبع مبارک نبود باوجود کمال اقتدار بر استیصال او از تقصیرش درگذشتند و ملک او که مشرف بر تسخیر شده بود بدو باز گذاشتند ـ بنا بر آنکه بی سعی امر آنحضرت بدسگال دولت ابد اتصال دفع شده با او درین باب عتابی که خلاف مقتضای وقت بوده باشد نه فرمودند ـ و فرمان قضا نشان متضمن اظهار عنایت بدو نوشته نوادر جواهر و فیلان نامور آن سلسله را که از دیرگاه باز فراهم آمده بیجا در دست او بود طلب

فرمودند ـ و بوساطت فرستادهٔ او پیغام دادند که هرگاه اشیای مذکوره با پسر خود بدرگاه والا ارسال دارد ملتمسات او بر طبق خاطرخواه و وفق توقع بموقع وقوع خواهد پیوست ـ و فرمان گیتی مطاع مصحوب شکرالله عرب و کس فرستادهٔ او با کهپوهٔ مرصع و یک راس اسپ عراق صرصر تگ مزین به زین زردوز و اسپ راهوار صبا رفتار از راه سرافرازیٔ او ارسال داشتند ـ

باعث ارسال یمین الدوله آصف خان به سرداری عساکر قاهره به بالا گهاتؔ نوبت دوم

چون در وقت تعین موکب اقبال بجهت تنبیه و تادیب نظام الملک عادلخان باو دم موافقت زده قلعهٔ شولاپور ازو گرفته ابواب مصالحه و معاهده باو مفتوح داشت و ازین راه طریقهٔ بیروشی و بیراه روی فراپیش گرفته همه وقت معاونت او میکرد لاجرم بحکم وجوب گوشمال آن گردن کش سرتاب درینولا چند سردار معظم با خیل و حشمی عظیم بسرداریٔ سپه سالار جم اقتدار یمین الدوله آصف خان بتاراج و تخریب ولایت بیجاپور و تنبیه و تادیب اهل آن دیار تعین نمودند ـ و بنابر رسم دیرینه این کشور که در مبادیٔ اختیار سفر اگر مقصد در سمت مشرق باشد بر فیل سوار میشوند و بجهت مغرب بر اسپ و بطرف شمال بر تخت روان و پالکی و بجانب جنوب بر رتهه ـ چنانچه سابق سمت گذارش پذیرفته چون سفر یمین الدوله جنوب رویه بود لاجرم حضرت جهانبانی از روی کمال مهربانی هفدهم آذر دستور اعظم را بمرحمت خلعت خاصه و چارقب طلادوزی و شمشیر مرصع و دو اسپ دیوزاد پری‌پیکر و فیل اهرمن نژاد خجسته منظر با یراق نقره و پوشش مخمل زربفت و ماده فیل دیگر بتازگی ارجمندی و سربلندی بخشیده و مرحمت یک منزل رتهه را ضمیمهٔ آن مراحم عمیمه فرموده مرخص آن صوب ساختند ـ و سرداران عظام از حضور پرنور درین فوج عمان موج بدین موجب سعادت تعین پذیرفتند ـ اعظم خان و

راجه گج سنگه و سید خان جهان بارهه و شایسته خان خلف آصف خان و خان زمان ولد مهابت خان و راجه جی سنگهه و معتمد خان و سردار خان و الله ویردی خان و راجه بهار سنگهه و میر عبدالهادی با اصالتخان و جمعی دیگر از ارباب مناصب والا ـ و از جمله دکنیان یاقوت خان و خداوند خان و اوداجیرام و کهیلوجی بهونسله و بهادر جی و امثال ایشان ـ و هریک از امرا و سرداران درخور مرتبهٔ قدر و مقدار بانواع عنایات نامتناهی حضرت ظل الهی از خلعت و خنجر و شمشیر و اسپ و فیل و انعام نقد که ضیق مقام مقتضی به تفصیل مراتب آن نیست اعزاز و اکرام یافتند ـ و هزار سوار از احدیان تیرانداز با هزار سوار بندوقچی و چهار هزار پیاده بندوقچی نیز بارابهای توپ و فیلان با ضربزنها که آنرا در هندی هتنال خوانند از دربار بهمراهی این فوج متعین شدند ـ و فرمان شد که چون سپه سالار اعظم ببالا گهاٹ رسد خواجه ابوالحسن و راجه ججهار سنگهه بندیله و سایر همراهان و همچنین عبدالله خان بهادر فیروز جنگ با کومکیان خویش و نصیریخان و راجه بهارت و جمیع لشکر کومکئی تلنگانه بیدرنگ به فوج اعظم پیوندند ـ و آن سرور هم در حضور انور توزک و ترتیب افواج لشکر منصور بروشی شایان و دستوری نمایان که دستورالعمل اعیان سلاطین در جمیع احیان شاید برین موجب مقرر فرمودند که یاقوت خان با جمیع دکنیان و نصیریخان و راجه بهارت با یکصد و هفتاد نامور از ارباب مناصب بطریق منقلا پیوسته عنان بر عنان افواج فتح و ظفر آسانی که همواره طلیعهٔ لشکر نصرت اثر می باشند پیش پیش راهی شوند ـ اگرچه بحسب ظاهر سرداریٔ فوج طلیعهٔ مذکور نامزد یاقوت خان شده لیکن بحکم آنکه اهل دکن که حریفان دغا پیشه پرفن اند به هیچ وجه درخور اعتماد نیستند لاجرم بمقتضای احتیاط و حزم عاقبت بین دوراندیش باطنا امر و نهی این فوج عمده بعهدهٔ تکفل و تعهد نصیریخان قرار یافت ـ و قول بوجود تمکین آمود یمین الدوله متانت و شکوه کوه پذیرفت ـ و معتمد خان که بخشی گریٔ کل افواج بدو تفویض داشت با جمعی دیگر از منصبداران همراه فوج قول مقرر گردید ـ و گج سنگهه و راجه بهارسنگهه بندیله با گروهی انبوه از راجپوتان و هم

چنین اصالت خان با پانصد سوار تفنگچی بهراول مخصوص گشتند - و فوج برانغار بسرداری اعظم خان و همراهئی راجه انوپ سنگھ و راو دودا و کشن سنگھ بھدوریه و جمعی کثیر از اصحاب مناصب عالیه تعین یافت - و خواجه ابوالحسن با خان زمان و ظفر خان و جمعی دیگر از منصبداران بکارفرمائی فوج جرانغار نامزد گردیده اهتمام این قشون در عهدهٔ او شد - و سید خان جهان با گروهی تمام شکوه پر دل کارطلب از سادات بارهه و امروهه در التمش متعین گردید - عبدالله خان بهادر فیروز جنگ و رشید خان انصاری و راجه روز افزون و دیگر منصبداران و جوقی از سواران تفنگچی طرح دست راست مقرر شدند - و شایسته خان و راجه جی سنگھ و جماعتی از منصبداران طرح دست چپ - و راجه ججهار سنگھ بندیله با پانصد سوار احدی چنداول - بالجمله افواج بحر امواج باین توزک خاص صف آرا گشته در همان روز بهمراهئی عون و صون الهی و اقبال روز افزون حضرت ظل الهی با سرعت سیلاب سر در نشیب ببالا گھات روان شدند -

چون مهر مهر تاثیر اوزک پیوسته نزد نواب غفران مآب مهد علیا می بود بعد از جلوس همایون که یمین الدوله از لاهور رسیده فیض سعادت حضور دریافت بنابر التماس آن مهین بانو بدست دستور اعظم دادند - و در نوبت اول که بسرداری بالا گھات تعین یافت آن مهر انور را بمسند آرای حرم خلافت سپرده بعد از معاودت بر طبق دستور سابق باز باو تفویض یافت - درینولا که آن عمده امرای ذیشان بسرداری بالا گھات متعین می شد یکروز قبل از رخصت آن خاتم اسم اعظم و نگین سعادت جم را بخدمت حضرت سلیمان زمان آورد و بندگان حضرت آنرا بنواب تقدس نقاب بیگم صاحبه سپردند - و از آنوقت باز آن مهر معظم که بحسب آثار نمودار نیر اعظم بل رشک فرمای انوار مهر أنور است نزد آن صاحبهٔ روزگار است و فرامین مطاعه بمعرفت ایشان مهر میشود -

درینولا خواجه جهان و حکیم مسیح الزمان التماس رخصت طواف حرمین مکرمین زید قدراً و شرفاً نمودند و درخواست ایشان زیور اجابت پذیرفت - چون شمول فیض و عموم جود آنحضرت بنا بر خاصیت مرتبه

ظل الٰهی مانند آثار عطای جواد حقیقی همه کس یاب و همه جا رس است ـ لاجرم بعد از جلوس اقدس بطریق نذر شرعی التزام فرموده بودند که مبلغ پنج لک روپیه ارباب استحقاق آن متبرک بقعهٔ شریفه رسانند ـ درینولا که خواجه جهان از دیرین بندهای معتمد و امین دیانت آئین این دربار سپهر مدار متوجه آن دیار مقدس بود بمتصدیان صوبهٔ گجرات امر عالی زیور صدور یافت که از آنجمله مبلغ دو لک روپیه را در احمدآباد و بنادر آنصوبه متاع سایر عرب خریداری نموده تسلیم خواجهٔ مذکور نمایند که اصل را با منافع بمعرفت مسیح الزمان واصل حاجتمندان آن مکان مقدس سازد ـ چون خدمت عرض مکرر به مسیح الزمان بود تقدیم آن خدمت نازک را که بحسن تقریر و لطف گفتار حکیمانه محتاج است بحکیم [1][صادق] ع تفویض فرمودند ـ و دیوانئی پنجاب به حکیم جالا مخاطب بدیانت خان از تغیر عبدالکریم مرحمت شد ـ

از سوانح حضور انور در ماه ذی حجه بیست و پنجم ماه مذکور جشن وزن قدسئی شمسی از سال چهل و یکم عمر جاوید قرین حضرت صاحب قران ثانی انعقاد پذیرفت ـ و سقف و جدار آن فرخنده مجلس بآئین هر ساله بل تزئین هر روزه زینت یافت ـ چنانچه رشک فرمای زیبائی طارم سپهر مینائی و بام گنبد فیروزه فام چرخ زمردین اخضر که به در کوکب[2] دری مکلل شده و از یاقوت خور و الماس قمر مرصع گردیده است گردید ـ و سرتاسر روی زمین آن از فرش دیبای منقش بنقوش بوقلمون و پرنیان مصور بصور گوناگون که مانند عتبهٔ سدره مرتبه این بزم دلنشین از عکس جبین سران روی زمین روکش کارنامهٔ ارژنگ و کارخانهٔ چین شده بود غیرت سپهر و بهشت برین گشت ـ و سایر رسوم این روز طرب اندوز از وزن و نثار و داد دهی و کام بخشئی خواص و عوام بظهور پیوست ـ و جمیع ارباب حاجت و اهل آرزو این کشور بدریافت مدعا و ادراک مقصود زیاده بر آنچه در خاطر قرار داده و بیش از آنچه پیشنهاد خود نموده بودند کامروا گشتند ـ

---

۱ ـ ع [حاذق] ل ـ
۲ ـ بدر کوب ـ قلمی (و ـ ق) ـ

علامی افضل خان از اصل و اضافه بمنصب پنجهزاری ذات و سه هزار سوار و موسویخان صدرالصدور بمنصب چهار هزاری و هفتصد و پنجاه سوار سرافرازی یافته پایهٔ افتخار بسپهر دوار رسانیدند - جعفر خان از اصل و اضافه بمنصب [1][دو هزاری ذات و شش صد سوار]ع و ملتفت خان نیز بهمین منصب سربلندی یافتند - مقرب خان دکنی از مرحمت ماهی مراتب که نشان عظمت شان دکنیانست معزز گردید - و دیوانی و امینئی سهرند برای کاشی داس تفویض یافت و بمنصب هشت صدی چهار صد سوار نوازش پذیرفته بدان صوب مرخص شد - و همدرین روز فرخنده پیشکش قاسم خان صاحب صوبهٔ بنگاله مشتمل برسی و سه زنجیر فیل تنومند و بیست و هفت راس اسپ کونت و صد دست سپر و چهل من عود با بسی نوادر و نفایس امتعهٔ آن بلاد از نظر انور گذشت - و مجموع آنها بدو لک روپیه مرقوم شد - درین ایام خبر ارتحال جهانگیر قلی خان ولد خان اعظم فوجدار جونا گده بعرض اعلی رسید - عنایت حضرت بمقتضای خانه زاد نوازی بهرام پسرش را از منصب دو هزاری دو هزار سوار سرافرازی داده جانشینئی پدر ضمیمهٔ الطاف عمیمه نمودند -

نگارش خصوصیات احوال موکب اقبال که ببالا گهات ارسال یافت

چون یمین الدوله از حضرت اقدس مرخص شده متوجه مقصد گردید و کوچ در کوچ بحوالئی بالا پور رسید خواجه ابوالحسن با راجه ججهار سنگه بندیله و لشکر کومکئی او استقبال خیل اقبال نموده باردوی اعظم پیوست- و در مقام باسم عبدالله خان نیز با همراهان ملحق شده - سپه سالار اعظم دو روز در مقام مذکور اقامت گزید و سایر سپاه منصور را بگذاشتن احمال و اثقال زیاده از قدر ضرورت مامور ساخت - و چون همگنان عمل بفرموده نموده سبکبار و جریده شدند از آن مقام کوچ کرده شب درمیان به

---

۱ - ع[دو هزار و پانصدی ذات و هزار و دویست سوار] بادشاه نامه جلد اول - حصه اول - صفحه ۳۰۹ -

قندهار شتافت ـ و بمجرد رسیدن از راه بنابر مقتضای حزم و احتیاط داخل قلعهٔ مذکور شد ـ سر تا سر خصوصیات آنرا بنظر دقت نگر در آورده در صدد انسداد مداخل و مخارج آن شده بمقام سامان و سرانجام اسباب و مایحتاج قلعداری در آمده بعد از فراغ حسب الامر اشرف رومی خان را استقلال تمام داده به نگاهبانی آن حصار بازداشت و خود رو بسوی مقصد آورده کوچ در کوچ متوجه شد ـ و چون عبور عسکر منصور بر قلعهٔ بهالکی [1] شد و بنواحئی آن حصار رسید یمین الدوله پیشتر قور یساول را ارسال داشت که به نزدیکئی قلعه رفته از کیفیات اوضاع و خصوصیات اطوار اهل آن مقام اطاعت و عدم آنرا استعلام نماید ـ هنوز اردو در عین قطع مسافت بود که مشارالیه حقیقت آنها نمود که این طبقهٔ خیره چشم از کوتاه نظریها و خودسریها در حصار بر روی موکب اقبال بسته منتظر جنگ نشسته اند ـ بنابرین یمین الدوله بمجرد وصول خبر فوج منقلا را دربارهٔ احاطهٔ قلعه مامور ساخت ـ و بخشی الملکی معتمد خان را با چندی از بندهای بادشاهی بامداد آن فوج فرستاد ـ دلاوران قلعه کشا همت بر فتح آن حصن حصین بسته شروع در پیش بردن ملچار نمودند ـ و آنروز در کارسازئ مقدمات فتح قلعه و کسر اعدا گذرانیده در ظلمت شب قرار بر آن دادند که بهادران کار طلب از پایمردئ زینهٔ پایه و دست آویز کمند فراز برج و باره رفته باین روش بر قلعه دست یابند ـ قضارا متحصنان برین پیشنهاد پیش از وقوع آن اطلاع یافته در چارهٔ کار خود کوشیدند ـ چنانچه از طرفی که ملچار کمتر پیش رفته بود راه کشوده رو بوادئ هزیمت نهادند و رعایای بیگناه را بچنگال عذاب و نکال سپرده خود جان مفت بیرون بردند ـ و ارباب شهامت به برج و باره برآمده قلعه را بی مزاحمت مانعی بدست آوردند ـ اسباب و اموال و دواب مالا مال بود ـ غارتیان سپاه و لوث مالان گرسنه چشم که به طمع غنایم چشم سیاه کرده طفیلئی لشکر می باشند دست بتاراج اموال برکشوده از آن خوان یغما زلها بستند و غنیمت بیشمار از نقد و جنس و صامت و ناطق بچنگ آورده از میان بیرون بردند ـ

۱ـ قریب به بیست و پنج میل انگلیسی در شمال و غرب بیدر واقع است ـ

از غرایب اتفاقات حسنه سلامتی سلالهٔ دودمان سیادت و نجابت اصالت خان است بعد از اشراف برهلاک - و صورت اینمعنی مبهم آنکه مشار الیه بنابر مقتضای شجاعت علوی و شهامت هاشمی پیش از همه خود را بفراز حصار رسانید و قضا را بر بالای تختی چوبینه که لختی باروت و حقهٔ آتشبازی در زیر آن بود ایستاده شد - درین اثنا آتش بدانها رسیده تخت با آن سید بخت مند بهوا بلند شد و به نگهبانئی حراست جناب ربانی و حمایت توجه حضرت جهانبانی آفتی از آتش نیافت جز آنکه اندکی روی و دستش از تف باروت متاثر شده بود - و غریب تماتر آنکه در درون قلعه بر روی انبار کاهی افتاده بنابر آن از رهگذر افتادن نیز بدو آسیبی نرسید - و در طی اینحال مسجدی را که آن سست دینان انبارخانهٔ باروت کرده بودند همانا از شعلهٔ غضب الهی اشتعال پذیرفته بنابر شمول و عموم نزول عذاب مسجد نیز با جمعی کثیر سوخت - بالجمله چون آن حصار باندک کوششی کشایش پذیر شد حسب الامر اشرف آنرا به گماشتهای فتح خان پسر عنبر که در قلعهٔ اودگیر می بودند از راه قرب جوار سپردند - این معنی بنابر آن بود که چون فتح خان درینولا از راه اظهار بندگی درآمده بود چنانچه مذکور شد لاجرم بر طبق مقتضای استمالت و دلدهئی آن حبشی نژاد وحشی نهاد حکم جهانمطاع صادر شده بود که عسکر منصور از جمله محال متعلقهٔ عادلخان هر جا را که در تحت تصرف دارند بمردم فتح خان بازگذارند - بعد از فراغ اینمعنی موکب اقبال مظفر و منصور کوچ نموده بسوی قصبه کملاهور[۱] از جمله محال عادل خان که کمال معموری و آبادانی داشته رو آوردند - درین اثنا رزق الله نام مردی از مردم عادل خان نوشتهٔ او و اعیان در خانهٔ آن خان ناعاقبت بین خصوص خواص خان مذکور متضمن کمال اظهار ندامت و نهایت خجلت و انفعال و عذرخواهئی انواع تقصیر و کوتاهئی ایام گذشته رسانید - و اگرچه او التماس مصالحه و معاهده نموده بود و ارسال پیشکش نیز پذیرفته لیکن چون فرستاده از

---

۱ - در بادشاه نامه کلانور رقم شده - [جلد اول - حصه اول - صفحه ۳۱۲] -

مردم روشناس آن ملک نبود یمین الدوله بمیانجئی او به صلحی که بانی و بادیٔ آن ازین دست مردم گمنام و کم قدر باشد راضی نشد و او را بدون مهم سازی رخصت بازگشت داد -

چون از آن مقام کوچ نموده ظاهر قصبهٔ سلطانپور که بشهر گلبرگه پیوسته معسکر سعادت گشت ظاهر شد که متصدیان آن ولایت سایر اعیان و اهل ثروت را در قلعه و جمعی دیگر را باموال و مواشی در خندق و حوالی و حواشئی حصار راه و پناه داده اند و برج و بارهٔ قلعه را بآلات و ادوات قلعداری آراسته - و اندک مایه مردم فرومایه در شهر مانده اند و جمعی را به نگاهبانئی حصار شهر بازداشته - روز دیگر اعظم خان و عبدالله خان و خان زمان و راجه جی سنگهه و الله ویردی خان و ظفر خان و معتمد خان حسب الصلاح یمین الدوله روی به قلعه و شهر نهادند - و چون نگاهبانان از روی کوتاه نظری و بی بصری این گمان بردند که بچاره گریٔ کشش و کوشش رد حمله و دفع صولت اولیای دولت نامتناهی که بنابر عون و صون الهی از قضای آسمانی پای کم نمی آرد امکان دارد لاجرم اهل قلعه بممانعه و مدافعه کوشیده بیکبار از برج و بارهٔ هر دو موضع توپ و تفنگ و سایر آلات آتشبازی را کار فرمودند - و باوجود آن مرتبه مقابله و مقاتلهٔ مخالفان سایر دلیران عرصهٔ پیکار توپ و تفنگ ایشانرا وجودی نهاده داد دلاوری دادند و بی محابا پای حصار شهر تاخته هم بر سر سواری آنرا مسخر ساختند - و غنیمتیان یغمائی در سایر آن شهر از قتل و اسر و نهب و تاراج چیزی نه گذاشتند - بالجمله چون یمین الدوله بنابر مقتضای وقت و حال صلاح در اشتغال به تسخیر قلعه ندید فی الحال امرای عظام را طلبیده لشکر را دستوریٔ کوچ داد و شباشب راهی شده در کنار رودبار بهیمرا فرود آمد - روز دیگر سان لشکر دید و سی هزار سوار بشمار رسید - آنگاه از آنجا کوچ کرده بر سر بیجاپور که نشیمن ولات آنولایت است راهی شد -

از سوانح حضور اقدس ششم بهمن ماه بادشاهزادهٔ والا اختر سلطان شجاع که در بیست و ششم آذر برسانیدن نعش مطهر نواب غفران

مآب مهد علیا متوجه دارالخلافهٔ اکبرآباد شده بود بعد از تقدیم آن امر عظیم باتفاق عمدة الملک وزیرخان و مخدرهٔ مکرمه ستی خانم معاودت نموده استلام رکن و مقام کعبه جاه و جلال بجا آورد - و بیست و ششم وزیرخان به تنبیه فتح خان حبشی که از عدم استقامت احوال تهاون در ارسال وجوه مقرر پیشکش و سرکشئی او بظهور پیوسته بود نامزد گردید - و همدرین روز از مرحمت خلعت و اسپ خاصه و فیل نامی نامور شده بسرداری ده هزار سوار جرار آمادهٔ پیکار مرخص گشت - و جان نثار خان و راجه بیتهلداس و مادهو سنگهه و راو کرن و پرتهی راج راتهور و مبارزخان نیز بدین مکرمت والا سعادت پذیر گردیدند - و چون مقرب خان دکنی ماهیت دان آن سرزمین بود و میانهٔ او و فتح خان کینهٔ دیرینه بود او را نیز درین فوج تعین فرموده بعنایت خلعت و جیغهٔ مرصع و اسپ و انعام چهل هزار روپیه نقد نوازش فرمودند -

تتمهٔ سوانح دولت در موکب سعادت چون نواحئی بیجاپور مورد عسکر ظفر اثر شد و کنار تالاب مشهور واقع میانه نورسپور و شاهپور مضرب سرادق سرداران آمده حدود اطراف آن مخیم سپاهیان گشت سپه سالار اعظم بنابر استصواب رای صواب پیرای و صلاح دید امرای عظام بمقام سرانجام اسباب محاصرهٔ بیجاپور در آمده بر سر قرارداد ملچار و پیش بردن آن و سر کردن نقب و ساختن کوچهٔ سلامت و رفع جواله و نصب دمدمه و سرکوب و امثال اینها رفت - درین اثنا فوج مقهورهٔ غنیم که در آن سوی خندق خود را به پناه حصار کشیده آنجا قرار گرفته بودند گه گاه از خندق عبور نموده در میدان گاه پای قلعه صف آرا و سلاحشور میگشتند و بمقام دستبازی در آمده بان اندازی که شیوهٔ دکنیان است می نمودند - و چون قوشونی خلیج آسا از قلزم مواج یعنی دریای لشکر طوفان اثر جدا شده بسوی ایشان روانه می شد مانند مشتی خاک که از پیش صدمهٔ سیلاب باشتاب تمام راهی شود یکسر تا پای حصار گریزان گشته خود را بحمایت توپ و نفنگ اهل قلعه می رسانیدند - و باوجود آنکه بهادران جان فشان از سر گذشته تهور شعار از سر تیر و بندوق درمیگذشتند و در عرصهٔ کارزار یکه تازی و جلواندازی بجا می آوردند بسرداری حمایت حضرت

باری و نگاهبانئی تائید ربانی که همواره همراه موکب اقبال شاهجهانی است مطلقاً آسیبی بدیشان نمی رسید - مجملاً اکثر روزها دستبازی از طرفین واقع میشد و از اولیا دستبرد و از اعدا سربازی بظهور می رسید - و درین مدت چهار مرتبه جنگ نمایان بوقوع آمد و اکثر سرداران رزم طلب پرخاش جو تلاش و تردد شایسته بجا می آوردند و از موکب نصرت شعار نامداری را آسیبی نرسیده از مخالفان سکندرعلی پسر عم رندوله خان که داخل اعیان بیجاپور بل سر شمشیر غنیم مقهور بود با چندی دیگر از شاهراه مستقیم تیغ بی دریغ راه سر منزل عدم پیش گرفتند - سرافرازخان نامی از سرداران نظام الملک که سابقا التماس عهدنامه نموده و فرمان عاطفت عنوان متضمن استمالت او صدور یافته بود درینولا مستظهر و مستمال داخل موکب اقبال شد و به منصب چهار هزاری ذات و سه هزار سوارسرافراز حقیقی شد -

چون درین ایام کمال عسرت باحوال عساکر نصرت مآثر بهمه وجه خصوص از رهگذر کمئی کاه و هیمه راه یافت باوجود آنکه هر روز جمعی برای تحصیل علیق دواب و هیزم تا محال دوردست می رفتند و یکی از سرداران بنوبت در باب محافظت و حراست ایشان قیام مینمود معهذا از کثرت ستور و عظمت اردو کفایت نمی کرد - و گاه گاهی غنیم هم فرصت یافته دستبردی می نمود چون در عرض این ایام محاصره نهانی مراسلات محمد امین داماد ملا محمدلاری از عمدهای عادلخان که خطاب مصطفیٰخانی داشت به یمین الدوله می رسید مشتمل بر آنکه عنقریب قلعه را تسلیم اولیای دولت مینمایم - و مکرر وعده کرد که فلان وقت از راه رخنه و برجی که حراست آن بعهده من است بهادرانرا در حصار راه می دهم - و مؤید اینمعنی برسالت علی‌رضا نامی که فرزند خواندهٔ او بود مکرر پیغام فرستاد و درین باب سوگندهای غلاظ و شداد در نوشتجات یاد میکرد و هم چنین فرستادهٔ مذکور نیز از زبان او بر طبق صدق وفای وعده قسم های عظیم میخورد - و با این معانی چون مواعید و عهود معهود بوفا نمی رسید هرکدام را به بهانه و عذر تمسک می جست تا آنکه در آخر کار بخیهٔ حیله سازی و دغابازئ او که غرض ازین دفع الوقت و گذرانیدن روزگار بود بر روی کار افتاد - و درین ضمن بظاهر شیخ دبیر که به محرمیت و رازدارئ خواص‌خان

اختصاص داشت از مبداء محاصره باز درمیانه آمد و شد می نمود و بتکرار نوشته و پیغام آن غدار نابکار در باب التماس صلح می رسانید - چون ازین هم کاری کشوده نشد و عدم صدق وعدهٔ مصطفی خان خود پیشتر ظهور یافته بود لاجرم بار دیگر یمین الدوله دربارهٔ تنگ گیری محاصرهٔ حصار بجد شده آن عزم صائب را پیرایهٔ جزم داد - از بیم این قرارداد متحصنان قرار دادند که مصطفی خان و خیریت خان حبشی نزد یمین الدوله آمده قواعد معاهده به تمهید مبانئی پذیرش احکام مطاعه خصوص ارسال پیشکش ممهد و مشید سازند - چون اثر قرارداد مذکور از برآمدن آن دو عمدهٔ بیجاپور به ظهور پیوست بنابر استمالت و اعزاز فرستادگان نصیرخان را تا ظاهر اردو پیش باز فرستاد - و خان مذکور ایشان را از ازین پذیره پذیرای اعظام و احترام ساخته مستظهرو مستمال به مجلس سپه سالار اعظم درآورد - چون انجمن کنگاش مصالحه از حضور خواجه ابوالحسن و اعظم خان و شایسته‌خان و چندی دیگر از امرا و اعیان لشکر ظفر اثر آرایش پذیرفت و بعد از گفتگوی بسیار در آخر کار بدرخواه ایشان یمین الدوله قبول معاهده برین جمله نمود که من بعد بدستور عهد پیش همواره فرمان بردار و پیشکش گذار باشند - دوم نقد چهل لک روپیه از نقد و جنس سرانجام نموده بدرگاه والا ارسال دارند - چون بر طبق پذیرش اینمعنی عهدنامه نوشتند و این انجمن بانجام رسید بهادرخان و یوسف خان را که سابقا در معرکه زخمی و بیهوش بدست ایشان افتاده بودند چنانچه در احوال گذشته به تفصیل نگاشته شده معزز و مکرم آورده سپردند - و مرخص شده شیخ عبدالرحیم خیرآبادی معتمد یمین الدوله را با خود بردند که عهدنامه را بمهر عادل خان رسانیده مصحوب او ارسال دارند - و بعد از دو روزکه او را نگاهداشتند سیوم روز پیغام داده وداع نمودند که عهدنامه را متعاقب می فرستیم - و روز دیگر که فرستادگان ایشان بخدمت رسیده بعضی متوقعات که داشتند بزبانی استدعا نمودند - همه مستدعیات ایشان را بنابر این معنی که بزیور صورت معقولی آراستگی داشت یمین‌الدوله بتن برداشته پذیرفت - و بهنگام رخصت یکی از همراهان که صاحب سر مصطفی خان بود نوشتهٔ بخط خان مذکوره پنهانی از رفقا در

زیر مسند آن آراینده صدر عظمت گذاشت ـ و مضمون آن نوشته این بود که چون خواصخان بر عسرت لشکر نصرت اثر و قلت غله آگاهی یافته لاجرم باین پشت گرمی که عنقریب اردو ازین مقام ناچار کوچ کرده معاودت خواهد نمود بمقام مکر و تزویر درآمده در لباس تعویق و تاخیر روزگار بسر می برد ـ بنابرین اگر درنگی در قبول معاهده رو نماید ملالت بدین خیراندیش باز نه گردد ـ

کوتاهئی سخن چون مدت محاصره بطول کشیده در عرض این ایام از هیچ طرف رعایا آذوقه به فروختن نمی آورد ـ و پیشتر غنیم بمجرد استماع خبر توجه موکب اقبال اطراف شهر را ویران ساخته بود و غلات آن محال را باندازهٔ دسترس نقل محال دوردست نموده باقی را سوخته ـ و آذوقه که عسکر ظفر پناه همراه آورده بود بیش ازین مدت کفایت نمی کرد ـ ازین راه تنگئی دستگاه کار بر مردم بجای کشید که نرخ سیری غله به یک روپیه کشید و از آن هم مجرد نامی درمیان بود ـ قطع نظر از احوال سپاهی یکسر چارپایان احاد عسکر اقبال به علت لاغری و زبونی از دست رفتند مگر ستوری که از غایت ناتوانی و مندبوری و کمزوری بر طئی مراحل عدم باوجود آنکه دمی بیش نیست قوت و قدرت نداشت ناچار مانده بود ـ درین قسم حالی دستورالعمل دیوان خلافت یمین الدوله صلاح وقت در آن دید که چون افواج قاهره را قوت عدوبندی و قلعه کشائی نمانده انسب آنست که بالفعل دست از محاصره بازداشته خود را بسرحد محال معمورهٔ ملک غنیم کشند و چندی آنجا گذرانیده چندان توقف نمایند که احاد سپاهیان مرکبان خود را آسوده ساخته خود نیز برآسایند و درین ضمن بترکتاز نواحی و اطراف پرداخته ملک را خراب سازند ـ و پس از تخریب محال اعدا و مرمت اولیا مطلب پیشینه فراپیش گرفته بهادران کار طلب را کار فرمایند ـ تمامی سرداران رای صواب آرای را استصواب نموده از آن مقام کوچ نمودند و بسمت کنار دریا کشن گنگا[1]

---

[1] ـ اکنون باسم کستنا یا کوشنا مشهور است ـ

روان شده ساحل آب را پیش گرفتند خصوص طرف رای باغ و مرج[۲] را
که از پرگنات معمور آن حدود است تاخته هر جا از آبادانی نشانی می یافتند
همگی زمین کشته و ناکشته و خانمان اهل قصبات و قری را پی سپر سم
ستور یغما و تاراج ساخته نشانی از آن باقی نمی گذاشتند و آنگاه از آنجا راهی
شده همت بر تخریب محال دیگر می گماشتند و مزرعهٔ آنرا نیز تاخته و خراب
ساخته بمساکن رعایا می پرداختند - و خانه را ویران و خانگی را روانهٔ
خراب آباد می ساختند - مجملاً درین مدت انواع خرابی از اسر و قتل و
نهب و غارت و تخریب بمحال متعلقهٔ عادل خان رسانیدند - و چون موسم
برشکال نزدیک رسید و تنگی و عسرت سپاه بوسعت و عشرت گرائید و
خرابی غنیم که بالفعل مقصد افتاده بود بظهور رسید و بیش از آن مجال
توقف در آن محال محال نما بود لاجرم از پای قلعهٔ شولاپور گذشته داخل
حدود متعلقهٔ بادشاهی شدند -

سوانح حضور پرنور سید ابوالفتح فرستادهٔ فتح خان پسر عنبر که
مکرر عنبر نیز او را بجهت مهم سازی خود بدرگاه والا فرستاده بود سعادت
اندوز زمین بوس اقدس گردید - و عرضداشت آن تباه رای که متضمن اظهار
عجز و نیاز بود گذرانیده زبانی معروض داشت که متعاقب پسر فتح خان با
فیلان نامی و جواهر و مرصع آلاتی که در سرکار نظام الملک بود بملازمت
ارفع می رسد - بنابر آن تقصیر و کوتاهی آن مصدر افعال ناقصه به عفو
جرم بخش بادشاهی معاف شده وزیرخان بباز گشت مامور گشت - نوزدهم
ماه چون خبر نزدیک رسیدن عبدالرسول پسر کلان فتح خان بعرض اشرف
رسید از راه مزید استمالت و استظهار پدرش جعفرخان را باستقبال او فرستادند -
و چون مشارالیه بدریافت سعادت آستان بوس درگاه والا سر رفعت
از اوج طارم آبنوس درگذرانید نخست درانجمن حضور پر نور آداب معهوده
بتقدیم رسانید آنگاه پیشکش را که مشتمل بر سی زنجیر فیل کوه پیکر و
نه راس اسپ صبا رفتار صرصر آثار و انواع نوادر و جواهر و مرصع آلات

---

۱ - بکنار غربی آب کستنا واقع است و از شولاپور قریب بسی
کروه فاصله دارد -

بسیار بود و هشت لک روپیه قیمت داشت بنظر انور درآورده موقع قبول یافت - و از عنایات آنحضرت عبدالرسول مذکور مشمول انواع عواطف عمیمه شده مرحمت صوری خلعت و اسپ و گهپوهٔ مرصع با پهولکتاره و یک زنجیر فیل دربارهٔ او ضمیمهٔ مراحم معنوی گشت - و هم درینولا راو ستر سال نبیرهٔ راو رتن بتازگی سعادت ملازمت اندوخته فیلان جد خود را که چهل زنجیر بود بر سبیل پیشکش از نظر انور گذرانید - از آنجمله هژده زنجیر فیل که در نوع خود نفاست داشت بدو لک و پنجاه هزار روپیه مقوم شده - آنحضرت از آنجمله هشت زنجیر اختیار فرموده باقی را بدو مرحمت نمودند - و آن شایستهٔ تربیت را بعنایت خلعت و اسپ و نقاره و علم سرافراز و سربلند ساختند -

از واقعهٔ صوبهٔ کابل بعرض اعلیٰ رسید که شمشیرخان تهانه‌دار بنگش بدارالبقا پیوست - از حوادث این ایام مقتول شدن نورالدین قلی است - و علت واقعئی این واقعه آنکه چون جسونت راتهور را سابق مردم نورالدین‌قلی کشته بودند درینولا کشن سنگهه پسرش راتهور راجپوتی بر آن داشت که بهر طور که ممکن باشد و از هر راه که رو دهد خون پدر ازو بخواهد - بنابرین پیشنهاد در پی یافتن وقت بوده انتهاز فرصت مینمود - تا آنکه درینولا بحسب اقتضای قضا کاتبان دارالانشاء قدر نامش را از روزنامچهٔ بقا بکزلک فنا حک نموده بودند از مساعدت روزگار وقت یافته قضا را در شبی که نورالدین قلی با اندک مایه مردمی از غسلخانه برآمده متوجه منزل خود بود از کمین گاه بیرون آمده سر راه برو گرفت و در همان گرمی چند زخم کاری برو زده کارش تمام ساخت - آنگاه زینهاری شب تار شده خود را بگوشه ای کشید و در پناه پردهٔ ظلام راه فرار سر کرده بتک و تا سر بدر برد -

آغاز سال پنجم از جلوس میمنت مانوس صاحبقران ثانی

درین ایام سعادت انجام یعنی سر آغاز سال پنجم از جلوس ابد مقرون حضرت صاحبقران ثانی پس از سپری گشتن هشت گهری از

روز شنبه بیست و هشتم شهر شعبان سال هزار و چهل و یک هجری عنقای قلهٔ چرخ چارم از آشیانهٔ آبگون طارم دلگیر حوت هوا گرفته بانداز فضای دلکشای دولت سرای حمل پرواز نمود و بظلال بال همایون بال پر قاف تا قاف آفاق سایه گستر گشته در شرفات غرفهٔ شرف خانه نشیمن ساخت - و از روی مهر پرتو نظر عنایت و فروغ انوار شاهپر انور در کار ذرات کائنات کرده سر تا سر گیتی را از سر نو بانواع بهجت و سرور آمود - مقارن اینحال شهباز نشیمن خلافت و همای اوج سعادت اعنی حضرت ظل سبحانی صاحبقران ثانی سایهٔ دولت بر سریر عظمت و روی تخت رفعت گسترده بانداز بال افشانیٔ همت عرش آهنگ بلند پرواز باز در صدد صید دلهای خاص و عام شده از فرط بخشش و بخشایش تازه خواطر اصحاب قلوب بدست آورد - و در آن روز طرب افروز که بارگاه چهل ستون خاص و عام که بهزار گونه زیب و زینت هوش ربا و دلفریب گشته بود و رسم طرب درآن محفل خاص[1] عام شده قبلهٔ نیاز عالم که کامرانی را منحصر در کام بخشی می دانند در مقام برآمد مرادات عالمیان درآمده باشارهٔ سر انگشت خود جهانی از ارباب نیاز را بر مراد خاطر فیروز ساختند - از جمله عواطف این روز فدائی خان بجاگیرداریٔ جونپور از مرحمت خلعت و اسپ مختص مرخص شد - و میرزا عیسی ترخان بعنایت خلعت و اسپ و جاگیرداریٔ ایلچ پور امتیاز پذیرفت - عبدالرسول ولد فتح خان مشمول نظر اقبال و مقبول آمده از عاطفت طرهٔ مرصع تارک اعتبارش بطراز سرافرازی رسید - حکیم جمالی کاشی چون دیوانیٔ[2] [پنجاب]ع از روی تدین تمام بتقدیم رسانیده بود بخطاب دیانت خان سرافراز گردید - بهرجی زمیندار بکلانه با پسر و برادران از زمین بوس آستانهٔ درگاه سپهر اشتباه سر اعتبار باوج طارم آبنوسی سود - و از غبار آن سرزمین آسمان نشان جبههٔ افتخار به صندل اعتبار اندود - و پیشکشی مشتمل بر مرصع آلات گران بها و نه راس اسپ صبا رفتار و سه زنجیر فیل تنومند کشیده منظور نظر اقبال افتاد -

---

۱ - قلمی 'خاص' ندارد (و - ق) -

۲ - ع[سهرند] ل -

از سوانح پناه آوردن شیر خان ترین زمیندار قوشنج[1] قندهار است که پدرانش از دیرباز داخل هواخواهان این دولت ابد طراز بودند بدین درگاه گیتی پناه و انتظام یافتن در سلک بندهای آستان سپهر مکانت کرسی مکان - سبب استعداد او بدین سعادت عظمیٰ آنکه چون در اواخر عهد دولت حضرت جنت مکانی بحکم تقلبات روزگار و گردشهای لیل و نهار که مقتضای دستبرد قضا و قدر است شاه عباس دارای ایران بر کشاد و بست قلعه قندهار و حکومت مضافات آن دیار دست یافت نگاهبانئی قلعهٔ قوشنج و ریاست سر تا سر قبایل افغانان آن سرحد را بشیرخان مذکور که در صغر سن با پدرش حسن خان از حاکم قندهار شاه بیگ خان که در عهد حضرت عرش آشیانی بآن خدمت مامور بود رنجیده بعراق رفته بود و در آنجا نشو و نما یافته تفویض نمود - و در اندک زمانی از تمکین بخت و اقبال در آن مکان تمکن و استقلال بسیار یافته سایر الوسات افغانان اهرمن سیر را بافسون فنون تدبیر نافذ و عزایم عزیمت راسخ مسخر ساخت - و چون روزگار شاه بسرآمده مدت سلطنتش بپایان رسید و شاه صفی بدستیاریٔ بخت پای بر سر تخت دارای ایران نهاد شیر خان بدست آویز فرستادن هدایا و تحف و از ارسال رسل و رسایل و پایمردیٔ و سایط و وسایل و غائبانه نسبت خویش را در خانه قوی ساخت - و چون باستظهار آن نسبت مستظهر گشت و اینمعنی بر زیادەسری و خودرائی که لازمهٔ سرحد پروریست سرباز شد یکباره عنان خودسری و خودرائی و خویشتن شناسی از دست داد - بنابر آن با علی‌مردان خان خلف گنج علی خان ازبک از عمدهای دولت صفویه که بعد از پدر ایالت قندهار بدستور برو مقرر بود تملق و فروتنی که وظیفهٔ کومکی با سردار است نیکو بجا نیاورد و رفته رفته سرکشی آغاز نهاده داد ستم و بیداد می‌داد - چون جور و تعدی او از حد تجاوز نمود علی‌مردان خان این معنی را دست آویز ساخته مکرر درین باب عرایض شکایت آمیز بدرگاه ارسالداشت - تا آنکه بعد از چندی دربارهٔ

---

۱ - در بادشاه نامه فوشنج نوشته شده [جلد اول - حصه اول - صفحه ۳۱۹] -

استیصال او دستوری گونه در لباس تحصیل نموده انتظار وقت و انتهاز فرصت میداشت - و بحسب اتفاق در همان اثنا شیرخان حشری از اهل شور و شر یعنی افغانان در نهاد آن سرحد فراهم آورده باندازتر کتار نواحی سیوی و کیخابه توجه سمت آن سرزمین پیشنهاد نمود - و علی مردان خان اطلاع این معنی را از همراهیهای روزگار مساعد و بخت موافق شمرده با چهار هزار از نوکران خود و سایر تعیناتیان و زمینداران آن سرزمین بر سبیل ایلغار از قندهار راهی شد - و بهنگام طلوع سپیدهٔ بامداد اطراف حصار قوشنج را بسیاهی سپاه فروگرفت - و بنابر اینکه در قلعه اندک مایه مردمی بیش نبودند هم بر سر سواری بکشایش گرائید - چون قلعه و سایر اندوختهای دیرینه سال و اسباب و اموالش از همه باب بدست درآورد اهل و عیال او را اسیر ساخته بقندهار ارسال داشت و خود در آنجا توقف نمود - و چون شیرخان از مضمون نوشتهٔ بعضی هواخواهان بر حقیقت معامله کماهی آگاهی یافت نامه آسا بر خویش پیچیده در همان گرمی بشتاب طومار بازگردیده بجای خویش بازگشت - درینوقت نیز جمعی انبوه از سوار و پیادهٔ آن گروه را تطمیع نموده بر سر خویش جمع آورده - و بمقام انتهاز فرصت برآمده در نواحی قوشنج سرگردان و در یک مقام قرار و آرام نگرفته هر روز در موضعی بسر می برد و هر شب جای را ملجای خود می ساخت - تا آنکه جاسوسان علی‌مردان‌خان که پیوسته سر به پی آن ادبار اثر داشتند پی بر سر او برده بعد از تحقیق خان را از آن جایگاه آگاه ساختند - و شب هنگام بر سر آن تیره سرانجام تاخت برده بامدادان باو رسیدند - او نیز فوج خود را توزک نموده بی محابا بجنگ صف در آمد - و بالجمله از نخستین حملهٔ افغانان به هراول قزلباش شکست درست رو داده نزدیک بود که پشت بنمایند درینحال علی مردان خان مردانه اسپ انداخته جلوریز بعرصهٔ ستیز تاخت - قضارا از آنجا که قدراندازیهای تقدیر است درین اثنا زخم تفنگی بر پاشنهٔ او رسید - لیکن آن شیربیشهٔ مردی قطعاً ازان جراحت منکر پروا نه کرده پیشتر تاخت - و بمجرد این تجلد و جلادت افغانان جهالت کیش را از پیش برداشته شکست فاحش داد - چنانچه شیر خان تا موضع دوکی

یک جلو تاخته هیچ جا عنان توقف را مثنی نساخت - وچندی آنجا اقامت نموده چندانکه کوشید و اندیشها اندیشید سودمند نیفتاد - چون چارهٔ کارش در التجای این درگاه جهان پناه که مفر و مقر جهانیان و ملجا و مرجع عالمیان است انحصار داشت ناچار بقلعهٔ مقر که درینولا مردم یلنگتوش اوزبک بر آن استیلا داشتند رفته در ظاهر آن قرار گرفت - و از روی اظهار عبودیت و بندگی عرضداشتی متضمن بر کمال عجز و نیاز نوشته و نامهٔ دیگر مشتمل بر اظهار ارادهٔ التجا بخاک آستان سپهر نشان به احمد بیگ خان صوبه‌دار ملتان بقلم آورده توقع ارسال آن بدربار و استدعای نامهٔ استمالت نمود - و چون آن عرضداشت بدرگاه آسمان جاه که جای التجا و ملاذ و ملجاء خلائق است رسید از آنجا که راه دادن ملتجیان از شیمهٔ کریمهٔ این آستان ملایک پاسبان است التماس او پایهٔ قبول یافته درین باب فرمان عاطفت نشان به توقیع صدور رسید - و او مستظهر و مستمال روی امیدواری بسوی این قبلهٔ امیدواران آورده چون تارک بختش از زمین بوس عتبهٔ سدره مرتبه بمراتب از رفعت درجات آسمان درگذشت بعنایات بادشاهی مفتخر و مباهی گشته از عواطف خدیو زمانه اعتبار جاودانه اندوخت - و نه راس اسپ تبچاق پیشکش کرده پرتو قبول بر آن یافت - و همدرین مجلس همایون بمرحمت خلعت فاخره و انعام سی هزار روپیه نقد و منصب دو هزاری هزار سوار نوازش پذیرفته از انقد محال صوبهٔ پنجاب جاگیر یافت -

نوزدهم ماه که شرف آفتاب بود خورشید روی زمین یعنی سایهٔ آفتاب مرحمت جهان آفرین نشیمن سریر خلافت مصیر را از پرتو تحویل مبارک روکش شرف محل حمل ساخت - و بنابر رسم معهود مراسم داد و دهش و بخشش و بخشایش کمال ظهور یافته بمقتضای عدل و احسان آن دادگر فیض رسان بر پرداخت احوال عالمی پرداخت چنانچه صغیر و کبیر و غنی و فقیر از فرط استغنا نقش بی نیازیٔ جاودان در خاطر بستند - و بکام دل در عافیت کدهٔ خوشحالی و عیش‌آباد فارغ بالی از منت تمنا و آز بی نیاز نشستند - درین روز شرافت اندوز پیشکش

اسلام خان که در آنولا صوبه دار گجرات بود مشتمل بر اقسام جواهر ثمینه و مرصع آلات نفیسه و هشتاد راس اسپ و دیگر نفایس و نوادر آن دیار از نظر مهر آثار گذشت - و امیر بیگ فرستادهٔ محمد علی ایلچی ایران بدرگاه والا جاه رسید - و پنجاه اسپ صرصر تگ برق رگ عراق زاد عرب نژاد و دیگر تحف آن بلاد از نفایس اقمشه و نوادر امتعه که درینولا وکلای او از ایران فرستاده بودند و همگی را بجنس بر سبیل پیشکش ارسال داشته بود رسانیده از نظر انور گذرانید - بنابر نهایت رعایت عنایت که نسبت باو سمت وقوع داشت بموقع استحسان وصول یافته پرتو خورشید قبول بر آن تافت - و از سر کمال مرحمت خلعت خاص با هفت سپر مصور ویراق زرین میناکار از جمله مرسولات موتمن الدوله اسلام خان همراه فرستادهٔ مذکور برای مشارالیه فرستادند - و مبلغ چهار هزار روپیه بصیغهٔ انعام بدو و همراهان او عنایت فرمودند -

از امور بدیع انتما که صدور امثال آن ازین حضرت قطعاً غرابتی و استبعادی ندارد اگرچه در نظر مردم ظاهرنگر غریب نما است و نظر بضعف عقول این گروه از خوارق عادات معدود میتواند شد آنکه در وقت عرض اسپان مذکور قبل ازین که بمعرض بیع درآید بندگان حضرت بنظر اجمال ملاحظه نموده از راه کمال خبرت و بصارت که در همه باب دارند خصوص در تشخیص گوهر و شرافت جوهر اسپ و تحقیق مبلغ ارزش افراد این نوع اصیل که دلیل کمال فراست و نهایت آگاهی بر کیفیت و کمیت کماهی حقایق اعیان وجود است فرمودند که قیمت این جمیع اسپان همانا که از شصت و پنجهزار روپیه دونگذرد - چون مقومان قرار بهای هر یک داده جمیع قیمت مجموع نمودند قطعاً از آنچه فرمودند بیش وکمی ظاهر نه شد - و در امثال این صور از معنی مذکور چه شگفت چه عموم این طبقهٔ والا که دست پرورد عنایت و تربیت یافتهٔ تائیدات عالم بالا هستند قیاس ایشان همانا کار مقیاس می کند و تخمین و تقدیر ایشان از تحقیق مکیال و میزان پای کم ندارد - خصوص این جوهر شناس گوهر آدمی و صاحب عیار نقد مردمی که نظر حقایق نگر آن سرور به کحل الجواهر فیضِ مکتحل است و چگونه چنین نباشد که آن برگزیدهٔ حضرت ربانی به

نیروی تعلیم یزدانی و الهام آسمانی حل ما لاینحل سایر رازهای نهانی نموده از زایچهٔ جبههٔ انسانی مستقبل احوال از قرار واقع استنباط و استخراج می نمایند - و بمقتضای همه بینی و همه دانی از صفایح تقویم جبین و ناصیه و جداول خطوط پیشانی سر تا سر رقوم سرنوشت روز نخست خوانده همگی پیشنهاد خاطر همگنان می دانند - مجملاً از پیشکش سایر شاهزادهای نامدار و امرای عالی مقدار که از نوروز تا این فرخنده روز بنظر اشرف گذشت موازی پنج لک روپیه از همه باب موقع قبول یافت -

معاودت موکب سعادت قرین فتح و نصرت از دکن بصوب دارالخلافهٔ اکبرآباد

از آنجا که انجام مهام جهانبانی باسودگی و تن آسانی برنتابد و پیشرفت معاملات کشورستانی با تهاون و تانی راست نیاید آئین جهاندار کامل اقتدار آنست که چون باهنگ تسخیر کشوری یا تادیب دشمنی نهضت نماید و به نیروی کارپردازیهای تائید آن مهم پرداخت بسزا یافته مدعا حسب‌الاستدعا بر آید لاجرم لامحاله نیم لمحه تجویز اقامت در آن مقام ننموده بیدرنگ باهنگ اقلیمی دیگر مراحل جد و اجتهاد پیماید - چنانچه شاه شرق انتساب یعنی آفتاب جهانتاب دو روز در یک منزل نپاید و هر صبحدم از تخت گاه خاور برآمده آهنگ تسخیر قطری از اقطار باختر نماید - و تا هنگام شام آن سرزمین را بزیر تیغ و نگین درآورده شب هنگام بمقر سعادت خویش معاودت نماید - و بر این دستور باز انداز ناحیتی دیگر پیشنهاد ساخته پیش از بامداد روی بدانصوب آرد - شاهد حال انعطاف عنان انصراف موکب اقبال است از کشور دکن بسوی مستقر سریر جاه و جلال - و سبب صوری این معنی سوای مقتضای قضا و قدر آنکه چون درین احیان همه کام هواخواهان دولت بی پایان بتائید دستیاران اقبال جاوید حسب المرام برآمد و غرض اصلی درین نهضت والا استیصال خان جهان و تنبیه نظام الملک بود که او را در ولایت و حمایت خود راه و پناه داده آن خود به بهترین وجهی بامداد کارپردازن عالم بالا از قوه به فعل آمد - چنانچه خان جهان مستاصل

مطابق گشته نظام الملک نیز از نحوست سفاهت کیشی و ناعاقبت اندیشی
زیان زدهٔ خذلان سرمد و خسران جاوید گردیده باعث استیصال بنیاد
ملک و دولت دیرینه سال سلسلهٔ خویش شده عاقبت سر در سر این کار
کرد - و همچنین ولایت آباد عادلخان بشامت موافقت نظام الملک
خصوص بیجاپور که دارالملک بلاد مذکور است و در مدت ایالت
آن خانواده از دست برد حوادث زمان در کنف امن و امان بوده
هرگز قدم بیگانه در آن سرزمین نه رسیده بود درینولا پایمال نعال مراکب
موکب اقبال شد - و با این معانی بناbر آنکه واقعهٔ ناگهانئی نواب
ممتازالزمانی در برهانپور اتفاق افتاده بود زیاده برآن توقف درین خطه
مرضئی خاطر عاطر نیامد - لاجرم بتاریخ بیست و یکم فروردی ماه مطابق
بیست و چهار شهر رمضان‌المبارک سال هزار و چهل و یک هجری روز
پنجشنبه بعد از انقضای ده گهری روز ماهچهٔ رایت ظفر آیت بسعادت سعد
اکبر و طلعت مهر انور از افق دارالسرور برهانپور طلوع میمنت نموده بسوی
مرکز محیط خلافت ارتفاع‌گرای‌گردید - درین روز برکت اندوز شاه سوار
عالم امکان ثانئی حضرت صاحبقران قرین تائید آسمانی و تمکین صاحبقرانی
بر فراز فیل گردون نظیر تمکن پذیر گشته شاهزادهٔ نامدار سعادت پژوه
محمد دارا شکوه را در عقب تخت فیل جا دادند - و از تودهای دینار و درهم
که در حوضهٔ فیل بر سر هم ریخته همانا آن کوه توان را معدن سیم و
کان زر ساخته بودند بر سبیل معهود از یمین و یسار نثار راه خدیو روزگار
مینمودند - کوتاهئی سخن باین دستور از دولت خانهٔ برهانپور تا دو
کروهی شهر که مضرب خیام دولت شده بود از بالای فیل چندان فیل بالا
زر افشاندند که خرمن های درهم و دینار بان پایهٔ قدر و مقدار بخاک راه
گذار برابر گردید - و باقئی آنها که از سیر چشمئی نثار چینان فاضل آمده بود
بمثابهٔ پایمال آمد که صفحه روی زمین را ملمع طلا و نقره ساخت - درین
روز عبدالرسول پسر فتح خان را مشمول نظر عنایت ساخته و بسرافرازئ
مرحمت خلعت و سرپیچ مرصع و اسپ و فیل تارک امتیاز افراخته
بمعاودت دولت آباد دستوری دادند - و فتح خان را غائبانه مشمول
عواطف بادشاهانه نموده ارسال خلعت و شمشیر مرصع و فیل خاصه با ماده

فیل همراه عبدالرسول ضمیمهٔ آن مراحم عمیمه فرمودند - و صوبه دکن باعظم خان بحال داشته حکیم خوشحال را بخدمت بخشی گری و واقعه نویسئی آنصوبه سرافراز فرمودند - و چون اعظم خان در بالاگهات بود ملتفت خان پسرش را بخلعت و اسپ نواخته در برهانپور گذاشتند -

دوم اردی بهشت ماه شاهد کمان ابروی هلال شوال طلعت فرخنده فال از پیش طاق طارم مقرنس یعنی سپهر مقوس نمودار ساخته روزه داران پرهیزگار را آشکارا صلای افطار داده باده خواران پیاله کش را بنابر احتساب نهی خدیو روزگار از ایماء گوشهٔ ابرو بعیش و عشرت نهانی و کشیدن رطل گران دوستکامی خواند - درین روز حسب الامر اعظم بادشاه اسلام پرور دیندار امرای عظام در عقب علماء علام نماز عید ادا نموده دعای ازدیاد دولت جاوید بجا آوردند - هفتم ماه ظاهر کالی‌بهیت از ورود موکب مسعود این قبلهٔ مقبولان چون باطن زنده دلان مهبط نور ظهور گردید - بیست و دوم بهادر خان و یوسف خان از مرکز رایات ظفر آیات عساکر بالاگهات بدرگاه والا رسیده پیشانئی بخت را سجده رسان سده سنیه و فروغ اندوز سعادت جاودانی ساختند - چون در جنگ دکنیان تردد بهادرانه و تلاش رستمانه بظهور آورده بودند و پس از زد و خورد بسیار زخم دار در معرکه افتاده گرفتار شده بودند چنانچه سابقاً بتفصیل زیور نگارش پذیرفت از آنجا که دیرینه عادت بندگان حضرت بادشاه حقایق آگاه خدمت ارباب ارادت است کمال عنایت و مرحمت در حق ایشان مبذول نموده بهادر خان را بمنصب چهار هزاری سه هزار و پانصد سوار و خلعت و شمشیر و سپر و اسپ و فیل و بیست و پنجهزار روپیه نقد سرفراز فرمودند - و یوسف خان را از اصل و اضافه بمنصب سه هزاری دو هزار سوار و شمشیر و سپر و نقاره و اسپ و فیل و بیست هزار روپیه نقد امتیاز بخشیدند - و چون اعظم خان یساق دکن و صاحب صوبگئی آن کشور را بر وفق مرضیات اشرف نکرده بود و این مهم شایان را چنانچه باید بپایان نبرده بود لاجرم بنابر جرم این معنی او را ازین خدمت معاف داشته نخست نامزد یمین الدوله نمودند - چون آن مختارالملت عین حرمان ملازمت بر خویشتن نه پسندیده همراهئی رکاب سعادت که عمرها بدعای شام و سحر از خدا خواسته بود

درخواست نمود لهذا آن خان والا مکان را معاف داشته ارجاع این خدمت بنام خانخانان مهابت خان رقم یافت ـ و در طی فرمان گیتی مطاع مامور شد که مقارن ورود فرمان قدر توامان از دارالملک دهلی متوجه درگاه جهان پناه گشته بعد از دریافت سعادت حضور روانهٔ برهانپور شود ـ و بنام یمین الملت از موقف خلافت عظمیٰ فرمان قضا نشان زیور ارسال یافت که خان زمان را با سایر بندهای درگاه که داخل کومکیان بالاگهات اند در برهانپور بازداشته خود با اعظم خان و جمیع کومکیان دیگر روانه درگاه گردد ـ

نصیرخان بصوبه داریٔ مالوه از تغیر معتقد خان مذکوربه فوجداریٔ پرگنات اکبرآباد و وزیر خان صاحب صوبگئی پنجاب سرافراز گردیدند ـ و باعث اینمعنی آن شد که چون انتظام معاملات آن صوبهٔ عظمت نشان از دست عنایت‌الله یزدی گماشتهٔ آصف خان کماینبغی بر نمی آمد خاصه در عمل اعمال خالصهٔ شریفه چنانچه مرضیٔ خاطر عاطر بود بوقوع نرسیده بنابر آن صوبه داریٔ آن حدود را از خان والا مکان تغیر نموده به وزیرخان مرجوع نمودند ـ هفتم ماه مذکور بعنایت خلعت خاص و مرحمت فیل و تفویض منصب پنجهزاری ذات و سوار از آنجمله هزار سوار دو اسپه سه اسپه اختصاص پذیرفته بدان صوب مرخص شد ـ مقرب خان دکنی بمرحمت خلعت و اسپ امتیاز یافته رخصت سنبهل یافت ـ

یازدهم ماه مذکور چون خارج حصاربند گوالیار مرکز اعلام منصور شد خدیو اعظم و شاهنشاه عالم دیگر باره برسم تفرج داخل قلعه شده مانند نیر اعظم از ذروهٔ بروج آن بارهٔ گردون عروج طلوع سعادت فرمودند ـ و سر تا سر ساحت آنرا پی سپر نظر دقت نگر ساخته مسالک و مناهج و مداخل و مخارج آنرا از سر تحقیق و تدقیق بخاطر انور درآوردند ـ چون خصوصیات عمارات عالیه که اساس نهادهٔ حضرت عرش آشیانی و جنت مکانی بود منظور نظر سعادت شد بخاطر عاطر خطور نمود که آنحضرت نیز درین سرزمین عمارتی خوش و نشیمنی دلکش احداث نمایند ـ بنابر امر ارفع به تشیید مبانئی بدیع منزلی رفیع بنیان مشتمل بر وضع و طرح غریب

و هندسهٔ دل پسند خاطر فریب صدور یافت ـ و صاحب فطرتی از بندهای درگاه والا باهتمام آن و مرمت شکست و ریخت تمام چاردیوار حصار مامور شد ـ و چون امر اعلیٰ علی العموم زیور صدور یافت که در امثال این احوال خصوصیات جرایم و جنایات ارباب عصیان از زندانیان بعرض اعلیٰ رسد لاجرم حقیقت جرم محبوسان این حصار معروض واقفان پایهٔ سریر سپهر مدار گردید ـ از آنجمله یازده تن بتصدق سرافرازی و فدیهٔ تارک مبارک و فرق فرقدسای آن سایهٔ عنایت خدائی از بند زندان ابد رهائی یافتند ـ در اثنای اقامت گوالیار سید خانجهان و عبدالله خان از دکن رسیده از استلام رکن و مقام درگاه گیتی پناه که قبلهٔ مقصود و مرام خاص و عام است ابواب دارالسلام سعادت بر روی روزگار خویش کشادند ـ و هر دو مشمول اقسام مراحم گشته عبدالله خان از مرحمت صوبهٔ بهار در اواخر خریف فصل چهارگانهٔ عمر یعنی سن کهولت فیض موسم شباب که فی الحقیقت بهار زندگانی است دریافته از میامن آن سرمایهٔ جوانئی نو اندوخت ـ و سیف خان صوبه دار بهار بحراست الهٰ‌آباد از تغیر قلیج خان و او بصاحب صوبگئی ملتان از تغیر نجابتخان سعادت پذیر گردیدند ـ

هژدهم ماه چون نواحئی دارالخلافهٔ عظمیٰ از پرتو انوار ماهچهٔ لوای والا که همانا نیراعظم روی زمین است سر رفعت به فلک اعلیٰ رسانید محمد علی بیگ ایلچی که حسب‌الصدور امر جهان مطاع از برهانپور رخصت یافته چندی در دارالخلافه بود از پذیرهٔ موکب اقبال پذیرای سعادت دوجهانی گشت ـ و هم درین روز مهابتخان خانخانان که از دهلی روانهٔ دربار سپهر مدار شده بود احراز شرف ملازمت نموده هزار اشرفی بصیغهٔ نذر و نه زنجیر فیل پیشکش کشید ـ از آنجمله دو زنجیر فیل پایهٔ قبول یافته مابقی بدو مرحمت شد ـ صفدر خان حاکم دارالخلافه و معتمد خان فوجدار پرگنات و مظفرخان معموری و مکرمت خان و عبدالحق برادر افضل خان و سلاح خان و بی بدلخان و خان عالم و مقرب خان بسعادت آستانبوسئی درگاه جهان پناه رسیده بعنایت شاهنشاهی مباهی گشتند ـ

بیست و دویم ساحت باغ دهره از پرتو ورود موکب مسعود زیور روی زمین و زینت صفحهٔ دهر گردید ـ و در آن فرخنده منزل که از

برهانپور تا آنجا به پنجاه کوچ و هشت مقام طی مسافت راه شده بود بنابر انتظار درآمد ساعت مختار هشت روز اقامت قرار یافت - درین آوان یمین الدوله آصف خان با خواجه ابوالحسن و شایسته خان و دیگر امرا از بالا گهات رسیده هزار روپیه مهر و هزار روپیه بصیغهٔ نذر گذرانیده از فیض نظر قبول چهرهٔ اقبال برافروخت - و از پابوس حضرت سلیمان زمانه پایهٔ قدر و مرتبهٔ مقدار فراز مراتب آصفی نهاده بتازگی عظمت مکانت و رفعت مکان اندوخت - آنگاه امرای دیگر فراخور قدر و منزلت نذور از نظر اشرف گذرانیدند - و همدرین روز قلیج خان از الهآباد خود را بدریافت سعادت ملازمت رسانیده بمرحمت خلعت خاصه و جیغهٔ مرصع اختصاص پذیرفته به تفویض صوبه داریٔ ملتان و عنایات پنجاه هزار روپیه نقد نوازش یافت - و همدرین روز مهابت خان خانخانان را خلعت خاصه با چارقب طلادوزی و جمدهر مرصع با پهولکتاره و دو اسپ و دلیر همت و گرشاسپ و افراسیاب پسران او را و نبیره‌اش شکرالله پسر خان زمان را بمرحمت خلعت و اسپ مباهی گردانیده همراه او دستوری دادند -

روز [۱] [یکشنبه] ع سی و یکم ماه مذکور غره ذی الحجه سنه هزار و چهل و یک هجری که افق شرقئی دارالخلافهٔ عظمیٰ از پرتو اشراق ماه رایت والا درآنروز مطلع خورشید گیتی افروز گشته هفت کشور روی زمین را روکش چرخ چارمین ساخت شاهسوار عرصهٔ وجود با طالع فیروز و بخت مسعود بفراز تخت بر فیل برآمده برین سر سریر را سپهر نظیر و فیل را کوه شکوه نمودند - و بدان آئین شایان و توزک نمایان رخ بسوی مرکز محیط خلافت نهادند که از سر آغاز روزگار تا حال هیچ سرافرازی را این پایهٔ جاه و جلال دست نداده باشد - بالجمله ذره تا خورشید بر سر راه موکب اقبال از روی نیاز بر خاک راه گذار افتاده و ماه تا ماهی از سر هواخواهی در رکاب سعادت پیاده رو براه نهاده کیوان بلند ایوان فلک فرود آمده بطریق چاوشان طرقو گو در رکاب ظفر انتساب روان و مبارز انجم از طارم پنجم ملازمت گزین گشته ابلق روزگار را

---

۱ - ع [شنبه] ل -

بزیر زین سیمین هلال و جلاجل زرین مجره کشیده برسم جنیبت کشان پیش پیش دوان متوجه شهر شدند - و بدستور مقرر شاهزاده محمد داراشکوه در عقب حوضهٔ فیل با تمکین کوه متمکن گشته از دو سو بحرین کف گوهرپاش بریزش سیم و زر درآورده نثار رهگذر خدیو بحر و بر مینمودند - و تا رسیدن دربار سپهر مدار پریشان روزگاران را ماده جمعیت خاطر آماده گشته بل یک جهان بی برگ و ساز را که بجوی نیازمند بودند خرمنهای درم و انبارهای دینار ذخیره شد -

از سوانح این روز سعادت اندوز یکه تازخان بمنصب [1][دو هزار پانصدی سیصد سوار]ع و مکرمت خان بمنصب هزار و پانصدی سیصد سوار و عبدالحق بمنصب نه صدی دو صد سوار از اصل و اضافه و خطاب امانتخان سعادت نصیب و کامل نصاب گشتند - و شیرخان ترین بانعام بیست هزار روپیه و محمد علی ایلچی بمرحمت خلعت فاخره و خنجر مرصع و شصت هزار روپیه نقد مفتخر و مباهی گردیدند - و محمد علی و محمد تقی از همراهان ایلچی مذکور بانعام یازده هزار روپیه اکرام یافتند - و در همین روز میرصابر که به دولت‌آباد رفته پایهٔ منبر و چهرهٔ زر آن بلاد را ازالقاب گرامی و نام نامی آنحضرت درجهٔ والا و رتبهٔ اعلی داده معاودت نموده بود بسعادت ملازمت رسید - و اشرفی و روپیهٔ چند که ازین رو ارجمند شده بود فتح خان بر سبیل نمودار ارسالداشته بود از نظر انور گذرانید -

از وقایع این آوان انعقاد یافتن مجلس اطعام عام و انفاق تمام است بجهت ترویج روح و روان و استزاد سرور و فرحت بانوی بانوان جنان و سرور نسوان جهان - چون درینولا دارالخلافهٔ والا بالای فیض مقدم و برکت قدم آن کلیم دست مسیح دم روکش چرخ چارم بل رشک سپهر اعلی و بالاتر از آن شد قضا را مدت یکسال از وقوع قضیهٔ ناگهانئی ممتاز الزمانی انقضا یافته وقت اقامت رسمی معهود که درین کشور بعرس مشهور است شده بود - چنانچه در هر سال از وقت رحلت موتیل یک

---

۱ - ع [دو هزاری و شش صد سوار] ل -

شبانروز باحیای مراسم معهوده که باعث مزید روح و راحت جاوید گزینان جوار رحمت است مثل احیای شب و ذکر و تلاوت و قرأت فاتحه و دعا و استغفار و اطعام فقرا و اعطاء مساکین میگذرانند ـ لاجرم بنابر مقتضای طبع فیاض که همواره درباب ایصال نفع و انفاق مال بعموم ارباب فقر و فاقه بهانه‌جو است خصوص درینوقت که وقت و حال مقتضی آن بود کارگذاران دولت و سامان طرازان کارخانجات سلطنت را بسرانجام دربایست وقت مامور ساختند ـ و همگنان بر حسب فرموده در صحن روضهٔ متبرکه اسپکهای سپهر مثال که هر یک نعم‌البدل دلیادل تواند شد بر سرپا کردند و بر اطراق و حواشئی آن شامیانهای مخمل زربفت منقش که هر کدام در پهناوری و رنگینی دم از برابری سپیدهٔ صبحدم و رنگ آمیزی شفق می تواند زد زدند ـ و صحن آن انجمن فرخنده را بانواع گستردنیهای گوناگون و فرش بوقلمون مفروش نموده روکش بسیط آسمان و روپوش بساط خاک و صفحه روی زمین ساختند ـ و بر دور آن سراچهای و شادروانهای رنگارنگ که مدارهر یک از دایرهٔ افق پای کم ندارد ایستاده کردند ـ و مجموع امرای عظام و ارباب مناصب والا و اعیان اکابر و اعالی و اهالئی دارالخلافه و سایر اشراف و اعاظم و موالئی اطراف که بنابر ادای تهنیت درجات فتوحات بی پایان و مبارکباد قدوم اقدس باکبرآباد آمده بودند درین انجمن خاص بار یافتند ـ و جمیع علما و فضلا و ارباب ورع و تقوی و اصحاب عمایم خوانده و ناخوانده درین محضر عام شرف حضور پذیرفتند ـ و حضرت خلافت پناهی خود بنفس اقدس در خلوت مقدس عزلت گزین شده آن شب را باحیا و عبادت و طلب آمرزش آن مغفرت مآب گذرانیدند ـ و صدر محفل مذکور از حضور یمین‌الدوله و محمد علی بیگ ایلچی و اعیان دولت و ارکان سلطنت آراستگی یافت ـ و باقی اعاظم و اعالی و سایر اهالئی مجلس بتفاوت درجات و مراتب جای گرفتند ـ آنگاه پیش کاران کارخانهٔ دولت و سالاران خوان نعمت سماط نوال گسترده و اقسام طعام و انواع شربت و الوان نقل و شیرینی و فواکه و خوشبوها و پان بترتیب چیدند و همگنان را به تناول نعمت های خاص صلای عام دردادند ـ چنانچه غني و فقیر ازین خوان احسان بهره‌ور و

زله‌بر گشتند - و پنجاه هزار روپیه باصحاب استحقاق برسبیل خیرات عنایت فرمودند - و چون این انجمن عالی پایه انجام یافت سایر بیگمان و مسند آرایان حرم خلافت و پردگیان شبستان سلطنت بطواف مرقد مقدس آن انسیهٔ حورا سرشت قدسی طینت آمده در آن روضهٔ منوره محفل‌آرا شدند - و بهمان وتیره و همان کیفیت و کمیت فردای آن مجلس خاص زنانه منعقد شد و همگی زنان را عموماً و مستحقات را خصوصاً بار عام دادند و پنجاه هزار روپیه دیگر به عفایف و عجایز انفاق شد - و امر اعلی علی‌العموم بدین دستور زیور صدور یافت که متصدیان عظام هر ساله روز عرس آن مغفور همین مبلغ صرف مصارف خیرات گردانند - مشروط بدین که دارالخلافه به تشریف نور حضور آنحضرت نمودار ساحت طور باشد و الا نصف مبلغ مذکور بر طبقات خداوندان استحقاق قسمت نمایند -

هشتم تیر که روز عید قربان فیض قدوم سعید مبذول داشت بتازگی مژدهٔ قرب فتح های جدید و نوید مزید دولت جاوید باولیای آن رسانید - حضرت خلافت پناهی بنابر احیای مراسم سنن حضرت خاتم النبیین صلوات الله و سلامه علیه وعلی آله و اصحابه که از ستوده آئینهای این مهین جانشین حضرت خلفای راشدین است ساحت عیدگاه را از نور حضور اقدس بر روی مطلع مهر و ماه کشیدند - و بعد از ادای نماز بدولت و سعادت بازگشت نموده در معاودت نیز جیب و کنار یک جهان نیازمندان را از زر نثار معهود درم ریز فرمودند -

چهاردهم ماه عین اعیان خلافت شاهزاده مرادبخش در ساعتی مسعود مختار که انواع سعادت قرین و انظار انجم و اوضاع افلاک رهین آن بود حسب الامر اعلی دست نشین ید قدرت گیتی آفرین بمقتضای احیای مراسم سنت درباب تحصیل آداب دین و سنن و فرایض شریعت خاتم انبیا و مرسلین که بنابر حفظ مرتبهٔ ظاهر و پاس طریقهٔ صورت عقلاً و شرعاً ضرور است صدر نشین دبستان تعلیم گردید - و فاضل دیندار ملا میرک هروی حسب الاختیار خدیو روزگار بخلعت فاخره مخلع و از انعام هزار روپیه متمتع گشته آموزگار شاهزادهٔ والا تبار شد - معتقدخان بصوبه داری

اودیسه از تغیر باقر خان و مرحمت خلعت و خنجر مرصع و اسپ و منصب چار هزاری سه هزار سوار سرافرازی یافته روانهٔ آن صوب گردید ـ

نوزدهم ماه میر برکه از رسالت ایران معاودت نموده پذیرای سعادت ملازمت شد ـ و نه راس اسپ عراقی با نوادر امتعهٔ آن کشور بطریق پیشکش گذرانید ـ بیست و هشتم حاجی وقاص ملازم نذر محمد خان والئی بلخ که او را بعنوان رسالت بدرگاه عظمت و جلالت ارسال داشته بود تا نواحئی دارالخلافه رسیده همراه معتمد خان که حسب الحکم اشرف او را استقبال نموده بود خود را بآستانهٔ بارگاه سلطانی که کعبهٔ آمال و امانئی اقاصی و ادانی است و قبلهٔ مرادات انسی و جانی رسانیده در تقبیل عتبهٔ درگاه والا آداب معهود این عالی مقام بجا آورده لوازم کورنش و تسلیم تقدیم نمود ـ و بعد از اقامت مراسم زمین بوس از روی آداب و اندام تمام بگذرانیدن نامهٔ نذر محمد خان اقدام جست ـ آنگاه ارمغان آن خان والا مکان را که مشتملبر اسپ و شتر و امتعهٔ بلخ بود و مبلغ پانزده هزار روپیه قیمت همگی آنها می شد بنظر انور درآورده از مرحمت خلعت فاخره و کمر خنجر مرصع که چهار هزار روپیه بها داشت نوازش پذیرفت ـ و در همان نزدیکی سی و پنج راس اسپ و سه زره و ده شتر بختی نر و ماده از جانب خود و هژده اسپ و پنج شتر بنام محمد مومن پسر خود بطریق پیشکش گذرانید ـ و مبلغ سی هزار روپیه باو و خلعت و ده هزار روپیه نقد به پسرش مرحمت فرمودند ـ صادق خان میر بخشی که در برهانپور بنابر عروض بیماری از سعادت همراهئی عسکر منصور اختیار حرمان اضطراری نموده بود بعنایت جناب الهی شفای عاجل یافته بملازمت رسید و منظور نظر مرحمت آمده از برکت این مکرمت شامل صحت کامل یافت ـ درینولا راجه جی‌سنگه به برکت حسن عبودیت مشمول عواطف سرشار مالک رقاب آزادگان شد ـ و از عنایت دو جوره مروارید شاهوار بی عیب پرآب بسیار قیمت کمیاب که برسم معهود هنود آویزهٔ گوش می سازند از سر نو در زمرهٔ بندگان در آمده سرحلقهٔ حلقه بگوشان گشت ـ صوبه‌دارئ کشمیر از تغیر اعتقاد خان بخواجه ابوالحسن مرحمت شده ظفرخان پسرش به نیابت او رخصت یافت ـ و ملا حیدر خصالی که باوجود کاردانی در

فن شعر ید طولیٰ و طبع عالی دارد بخدمت دیوانئی صوبهٔ مذکور معزز گردید ـ

بیان فتح هوگلی بندر بحسن سعی بهادر کنبو مدار علیه قاسم خان

امین پسندیده برگزیده که در روز نخست افسر سروری بر تارک مبارکش گذاشته هم در عهد الست زمام مهام جمهور انام بدست اختیار و قبضهٔ اقتدار او سپرده باشند آن باشد که علی‌الدوام نظر حقیقت نگر بر سرانجام مصالح معاش و معاد عباد که منوط به تمهید قواعد عدل و داد است مقصود دارد ـ چنانچه نخست رای صائب و تدبیر درست بر تعمیر دولت‌آباد دین و تحصیل امن و امان دارالسلام ایمان مصروف داشته همگی همت والا برین معنی که مصرف حقیقی سعیٔ جمیل و جهد بلیغ است برگمارد ـ و همواره لوازم جد و اجتهاد در کارفرمائی شمشیر غزا و جهاد بکار برده درباب استیصال ارباب دول جابره و اصحاب ملل غاویه و تسخیر مدن ضاله و تخریب معابد باطلهٔ ایشان کماینبغی حق کوشش مبذول دارد ـ چندانکه صنم‌خانها ویران ساخته و صنمها سوخته بنیاد آتشکدها بباد دهد و بآب تیغ بران اشتعال زبانهٔ نار مغان و نیران [پرستان] ع[1] فرونشاند ـ

لله الحمد و المنة که والا حضرت خلافت پناهی این شیوهٔ ستوده و خصلت محموده را از جمله ملکات راسخهٔ خویشتن نموده اند ـ و بدانسان که دست جواد را در بذل مال کشاده داشته اند بهان وتیره تیغ جهاد درباب قطع مواد فتنه و فساد و قلع خار بن زندقه و الحاد کشیده دارند ـ شاهد این معنی درین صورت استخلاص هوگلی بندر است و انتزاع آن سرزمین از استیلای مشرکان فرنگ و نصرانیان مسیحا پرست بدستیاریٔ تائید حضرت باری ـ و بیان چگونگیٔ خصوصیات این فتح مبین که مستلزم کسر اصنام و سبب نصب اعلام اسلام و دفع استیلای مشرکین

---

۱ - ع [گبران] ل ـ

و رفع لوای مومنین و علت وهن صولت کفر و موجب تقویت دولت دین گردید هم اکنون علی‌التفصیل با شرح و بسط تمام مسبوق بتعریف ماهیت و تبیین خواص و مزایای آن بر سبیل اجمال نگارش میبابد - نخست خامهٔ تحریر در تصویر نموداری از کیفیت و کمیت و تعین موضع بنا و سبب احداث این بندر که هر خانه از آن قلعه‌ایست دشوارکشا بدین صورت معنی طراز میگردد که در بیست کروهی راج محل و یک کروهی بندر ساتگانو از کشور بنگاله فرضهٔ از دریای شور که بهندی زبان ناله و بتازی خور نیز خوانند منشعب شده به سمت راج محل کشیده - چنانچه آب رودبار گنگ که بر کنار شهر راج‌محل جاریست به خور مذکور می پیوندد - و بندر هوگلی در یک کروهی ساتگانو به ربع کروه از محل اتصال گنگ و آن خور بر ساحل شعبه ای از آب گنگ اساس یافته - و سبب احداث آن ضلالت آباد که از حوادث عظیمهٔ عالم کون و فساد بود اینست که در هنگام عمل بنگالیان چندی از سوداگران فرنگی که پیشتر در بندر سوندیب اقامت داشتند بوسیلهٔ سود و سودا بساتگانو آمد و شد می نمودند - و همواره هوای پختن این مایه سودای خام در سر جا داده بودند که در آن سرزمین ناحیتی پیدا کنند - چنانچه اگر فی المثل بقدر کف دستی باشد جای درخور مفر و مقر بچنگ آرند - و مشتی مردم صاحب نیروی قوی بازو با سوداگران بلباس سوداگری درآمده دست در کار داشته باشند - اگر درآن میانه شاهد مقصود یعنی تصرف سایر دریای کنار بنگاله در برآید فهو المطلب - و الا زیانی به تجارت و خسرانی بسود و سودا ندارد - بنابر این اندیشهٔ فاسد چون کنار خور مذکور را درخور قرارداد ضمیر خویشتن دیدند - انواع لطایف حیل انگیخته از حکام آنولایت اذن اقامت در آن مقام تحصیل نموده نخست در آنجا خانهٔ چند مانند اندیشهای پراگندهٔ خویشتن سهل و سست اساس نهادند - و رفته رفته فرنگیان سرمایه دار آنرا دارالقرار جاوید انگاشته رخت ارتحال بدانجا کشیدند و رحل اقامت افگنده خانها ساختند - و بتدریج بر گرداگرد نشیمن‌های خود چاردیوارهای متین بنیاد افگنده باستحکام تمام باتمام رسانیدند - چنانچه هر منزلی معقلی و هر چهاردیواری بارهٔ استواری شده

برجهای آنرا مانند بروج ناری بانواع آلات آتشبازی از توپ و تفنگ و امثال آن آراستند - و اطراف ثلثهٔ آن بندر را بخندقهای عریض و عمیق محاط ساخته روکش مشابه آبی فلک نمودند - و قطع نظر از تکاف سخن سازی طرف رابع نیز که در خور دریای شور بود در استحکام از دیگر جهات قطعاً پای کمی نداشت - و رفته رفته از آمد و شد جهازهای فرنگ و کشتی های مسلمانان نیز که باندار تجارت بدانجا تردد می نمودند هنگامهٔ ساتگانو افسرده شد و بندر هوگلی رواج تمام و رونق کلی یافت - آنگاه چندی از اعیان فرنگ که در آن بندر قرار توطن داده بودند قریٰ و پرگنات جوار را از حکام و ولات آنولایت بر سبیل اجاره بدست آورده بر طبق خاطرخواه عمل می نمودند - و رعایای آن محال و نواحئ آنرا تا جای که دست تطاول آن بد اندیشان می رسید از روی تعدی خواه ناخواه تکلیف ترسائی نموده نصرانی می ساختند و بزور از راه دریای شور روانهٔ پرتگال فرنگ می نمودند - و در ضمن این رای ناصواب متوقع اجر و ثواب بوده جبر نقصان زراعت که علت آن قلت رعایا بود از رباح تجارات که اضعاف مضاعف آن می شد می نمودند - ملخص سخن در ایام بادشاهزادگی که آنولا لوای والا ظل ورود بر سرزمین بنگاله گسترده بود رای جهان آرای بر کماهئ گمراهی بل دقایق بیراهئ آن ضلالت پیشگان جهالت اندیش که بدرجهٔ اعلیٰ رسیده بود آگاهی یافت و سخت کوشئ آن سست کیشان در باب اضرار و آزار مسلمانان گوش زد معلیٰ گردید - لاجرم اینمعنی مرکوز خاطر عاطر بود که بهر صورت که رو دهد دربارهٔ استیصال مطلق ایشان مستعد شوند - چون بحسب اقتضای قدر و قضا درین مدت از عدم مساعدت وقت مجال پرداخت قرارداد ضمیر منیر نیافتند چنانچه هم اکنون مذکور شد درین محل که نقش مراد داد و دین از جلوس اقدس درست نشست قاسم خان صاحب صوبهٔ بنگاله را در وقت رخصت آنصوب بانصرام این مهم مامور فرمودند - بر سبیل ارشاد طریق تسخیر آن ضلالت آباد و روش استیصال آن بدنهادان بآن خان اخلاص نشان تلقین فرمودند - چنانچه ابواب تدبیرات صائبه که درین باب ظهور یافت خصوص تعین عسکر ظفر اثر از جانب بحر و بر همگی

بمحض تعلیم آنحضرت بود - بالجمله قاسم خان درین باب از در مقتضای حزم و احتیاط درآمده این راز مضمر را با هیچکس درمیان ننهاد - و تسخیر آن بندر را هرچند در بند وقت بود چندی در حیز تاخیر داشته چندان صبر نمود که بر جمیع خصوصیات آنولایت خاصه کیفیت احوال بندر و کمیت سپاهی و رعیت آنجا تحصیل اطلاع و اشراق نماید - چون استیفای حقایق کلی و دقایق جزئ امور ملکی و مالئی اهالی و موالئی آن ملک به عمل آورد درین حال عزم جزم نموده در ماه اسفندار سالگذشته حسب الحکم اشرف در مقام تجهیز عساکر و تهیهٔ نواره درآمده - و آن عبارت است از جهازات حربی مشتملِ بر سپاهی و آلات جنگ و توپ و تفنگ و امثال آنها - از آنجا که داب ارباب خرد و آئین است بر طبق منظومه :

بیت

سکندر که با شرقیان حرب داشت رخ خیمه گویند در غرب داشت

باین عنوان بر زبانها افگند که غرض از ارسال عسکر منصور استیصال گروه هجلی وال است - و لهذا فوجی از تابینان خود و بندهای بادشاهی بهمراهئی عنایت‌الله پسرش و امرا و ارباب مناصب والا به تسخیر آن سرزمین تعین نمود - و مقرر و مخمر ساخت که بسمت هجلی وال روان شده چندی در موضع بردوان که در آن جهت واقع است اقامت گزینند - چندانکه خواجه شیر و معصوم زمیندار کل بنگاله و محمد صالح کنبو و همراهان او با نواره از راه بندر [سری پور][1] روانه شده تا دهان خور هوگلی بندر که بموهانه مشهور است فرا رسند - و اینمعنی بنابر آن بود که مبادا مقهوران فرنگ از سهم صولت اولیای دولت قاهره خود را به کشتیها رسانیده از راه دریا طریقهٔ فرار اختیار کنند - آنگاه بهادر برادر ابومحمد کنبو را که مدار علیه او بود به بهانهٔ نظم و نسق امور عمال خاصهٔ شریفه روانه مخصوص‌آباد ساخته با او مواعظ نمود که چون فوج عنایت الله بعد از شنیدن خبر لشکر موهانه متوجه هوگلی شود او

---

۱ - سیرام پور -

نیز خود را با اصحاب خود بشتاب باد و سحاب باز رساند - چون عنایت الله بعد از وصول خواجه شیر بموهانه رو نموده از مقام بردوان کوچ کرد در عرض یک شبان روز بر سبیل ایلغار خود را تا قصبهٔ هلدی‌پور رسانید که در وسط ساتگانو و هوگلی واقع است - درین اثنا بهادر نیز با بانصد سوار از مخصوص آباد رسیده بدیشان پیوست - و تا رسیدن مردم توقف نه نموده روانهٔ موهانه شد که باتفاق خواجه شیر و سایر دولتخواهان از کشتی سدی استوار بسته دهانهٔ خور را مسدود سازد که مبادا مقهوران فرنگ از مضیق محاصره به تنگ آمده خود را از راه خور بدریای شور اندازند - بهادر بدانجا پیوسته با دیگر بهادران در اندک فرصتی راه از ناوهای نواره مضبوط ساخته دوم ذی حجه سنه هزار و چهل و یک هنگامی که عنایت الله و سایر افواج منصوره بانداز ترکتاز معمورهای که در بیرون خندق بندر واقع بود توجه نمود ایشان نیز از طرف خور جلوریز تاختند - و در حملهٔ نخستین معمورهٔ مذکور را که ببالی معروف بود مسخر ساخته نخست خاطر از قتل نفوس و غارت اموال اهالئی آن پرداختند و آتش یغما در آن عرصه افروخته خشک و تر را در یکدیگر سوختند - آنگاه همت بر تخریب عمارات و منازل کفار گماشته نشانی از آبادانی نگذاشتند - و چون از لوازم قتل و اسر باز پرداختند اطراف بندر را احاطه نموده ملچارها ساختند - و باهتمام تمام متوجه پیشرفت کار و پیش برد ملچار شده بکارفرمائی همت عالی و تصویب رای صائب عزم راسخ و جد نافذ را پیش کار خود نمودند - و در اثنای این حال صواب اندیشان صلاح وقت در آن دیدند که فوجی جرار از مردم کاردان کارگذار در محال اطراف خور پراگنده سازند که اگر از راه اتفاق بجمعی از آن بداندیشان که اعمال آنحدود باجارهٔ ایشان بود برخورند بی توقف به قتل رسانند - و اهل و عیال ملاحان بنگالئی نوارهٔ فرنگیان که ایشان را غرابی گویند بقید و اسر درآرند - تا چون این طایفه از روی دلبستگی متعلقان خود را از آن گروه ادبار مآل بریده به معسکر اقبال پیوندند این معنی باعث وهن و ضعف مخالفان گردد - بسبب این تدبیر درست قریب چهار هزار تن این طایفه از کفار جدائی اضطراری گزیده زینهاری

عسکر اسلام گشتند و از این حرکت فتور کلی بحال اهل هوگلی راه یافت ـ بالجمله تا مدت سه ماه و نیم مقهوران فرنگ در مضیق محاصره روزگار گذرانیدند ـ و اولیای دولت قاهره بنحوی کار بر ایشان تنگ ساختند که آن بداندیشان را از آن بیش مجال امکان مقاومت نماند و در آن مقام توقف محال شد ـ و در عرض این مدت هرگاه باستظهار رسیدن کومک لشکر پرتگال دل گرم می شدند نیران جنگ و جدال افروخته داد مقابله و مقاتله می دادند ـ و احیانا که در هجوم افواج یاس غالب مغلوب نومیدیٔ تام می گشتند از در درخواست امان درآمده ابواب مصالحه می کشادند ـ باوجود آنکه متحصنان قریب شش و هفت هزار تفنگچی قدرانداز که اندازهای درست شان از اصابت ناوک قضا پای کم نداشت داشتند از دست برد بهادران موکب اقبال این تائید پرورد حضرت ذوالجلال پای براه تملق و فروتنی گذاشته از سر گردن کشی و زیاده سری در گذشتند ـ و دست توسل به حبل المتین استشفاع در زده حلقهٔ استیمان بر در امن آباد امان زدن گرفتند ـ و درین میانه قریب لک روپیه بر سبیل حق الامان ارسال داشته بنابرین گمان آن شفیع روشناس کارگذار وسیلهٔ طلب زنهار ساختند که شاید بمیانجئی او جان مفتی بیرون برند ـ چون اولیای دولت نامتناهی ازینمعنی آگاهی یافتند که متحصنان تیره درون بظاهر اظهار اطاعت و انقیاد نموده در باطن انتظار رسیدن کومک دارند لاجرم زیاده بر آن اهمال تسخیر حصار و امهال حصاریان تجویز ننموده از سر نو تضییق عرصهٔ محاصره فرا پیش گرفتند ـ و نخست خندق سمت کلیسا راکه از رهگذر کمئی عرض و علت قلت عمق نسبت بسایر اطراف کم آب تر بود شکستند ـ و آب را بخندق دیگر که برای این کار پیشتر کنده و آماده ساخته بودند سرداده از آب خالی ساختند ـ و از ملچارهای این سمت که در عهدهٔ نگهبانئی بهادر کنبو و الله یار خان و سید حسن کمونه بود نقب ها سر کرده رفته رفته به نزدیکئی مقصد رسانیدند ـ قضا را درین اثنا فرنگیان که پیوسته بر سر جست و جوی امثال این امور تگاپو داشتند راه بدو نقب برده هردو را بخاک انباشتند ـ و نقب سوم که از طرف ملچار بهادر کنبو پیش برده بودند اصلا بو بدان نبرده پی بآن نیافتند ـ و چون سر آن

نقب بپای دیوار منزلی از منازل آن بیدینان که در حقیقت حصنی حصین و معقلی متین بود رسید آنرا بباروت انباشتند - و بنابر آن بنیان راسخ عمده‌ترین معاقل و حصون ایشان بود و اکثر سرداران آن گروه نابکار آنجا انجمن میساختند - صواب اندیشان اصابت کیش از راه پیش بینی‌ها بخاطر آوردند که نخست بهادران موکب اقبال و یکه تازان عرصهٔ جلادت و جدال بر سبیل تهیهٔ یورش از اسپها پیاده شده بهیئت اجتماعی رخ بسوی آن فیل‌بند دشوار کشا و طلسم پیوند آرند - تا چون سایر مردم کار طلب مردانهٔ آن نابکاران بمدد سرداران خود بمدافعهٔ اولیای دولت پایدار آنجا فراهم آیند نقب را آتش داده بدین طریق آن بدکیشان سرکش را از کوچهٔ نار بدارالبوار فرستند - مجملاً از آنجا که همواره سهام تدابیر صائبهٔ موافقان بر وفق مقتضای تقدیر بهدف اجابت می رسید درین باب نیز نقش انگیختهٔ رای صواب آرای شان درست نشین افتاد - چنانچه وقتی که آرایش صفوف مجاهدین میدان دین زیور صفحهٔ روی زمین مصاف شده بود و از طرف دشمن رزم جویان آرزم دوست را حمیت دین ترسائی و پاس ناموس کلیسا و ناقوس سرگرم جانبازی ساخته عرصهٔ قتال را باشتعال نیران جنگ و جدال آتشکدهٔ مجوسی نموده بودند در همان گرمی نقب را آتش دادند - و بمجرد موشک دوانئی آتش بازان هر ذره از اجزای آن عالی بنیان کوه شکوه که اساس آنرا چنانچه گذارش یافت خالی ساخته از باروت پر کرده بودند خال خال از هم جدا افتاده ازین رو ادیم زمین معرکهٔ جنگ نمونهٔ نطع پلنگ گشت - و احجار آن سنگین حصار لخت لخت مانند صخرهٔ جنی از آن کورهٔ آتش تنوره بادهٔ هوا گرفته بمرجع اصلی خویش یعنی کرهٔ نار بازگشت نمود - و هر تن از آتشی نهادان اهرمن نژاد فرنگ که از جادوگری تدبیر دیو را در شیشهٔ تسخیر داشتند از دمدمهٔ افسون زبانهٔ آتش دود افگن پری وار به پرواز آمدند - چنانچه گوئی از سورت آتش و شدت و حدت باروت پناه بکرهٔ اثیر برده ازآن راه به جوار درکات سعیر و طبقات بئس المصیر شتافتند - و جمله بقیه سپاه تیره روز مخالف که شعلهٔ جهانسوز باروت برق خرمن بخت ایشان نشده بود برخی خود را به جهازات رسانیده جمعی در آب افتادند - و درمیان آب و آتش جان داده از زیاده سریها تن

به شمشیر شعله تاثیر بهادران عدوبند آفاق گیر که آب آن تا بگلو امت در ندادند - چون جمعی از جهالت پیشگان سفاهت کیش فرنگ در یکی از جهازات عمدهٔ ایشان که مشتمل بر نفایس اسباب و اموال و اکثر اهل و عیال آن بداندیشان بود مشغول حراست بودند پیش از آنکه بدست مسلمانان افتد در همان گرمی انبار باروت کشتی را آتش زدند - و از شرارهٔ شرارت ذاتی آن آتش زنندگان بیکدم دود از نهاد جمعی بیگناهان برآمده قریب هزار و پانصد تن که اکثر کودکان و زنان بودند با کشتی و مال و منال درهم سوختند - و اهل چند غراب دیگر نیز پیروی ایشان نموده براهبری غراب تیره اختری در تیه هلاکت ابد افتادند - و از سفائن جنگی طرز فرنگ شصت و چهار دنگهٔ کلان و پنجاه و شش غراب و یک صد و نود و هشت جلیه داخل غنایم لشکر ظفر اثر خدیو هفت کشور و خدایگان بحر و بر شد - و یک غراب و دو جلیه از فرنگان بندر گوه خود را بسد سوهانه رسانیدند - چون از شرارت آتش سفائن مذکوره چند کشتئی آن بندر درین اثنا سوخته بود ازان راه فرجهٔ بدر رفتن یافته در همان گرمی فرصت فرار فوت نکردند و با شتاب باد و سحاب بر آب و آتش زده بدر رفتند - و درین غزوه قریب ده هزار تن از خورد و بزرگ و نساء و رجال قتیل و غریق و حریق گشتند - و چهار هزار و چهار صد کس از ذکور و اناث فرنگی اصیل و عبید و جواری و سایر اصناف دیگر که طوعاً و کرهاً مذهب ترسائی اختیار کرده بودند بقید گرفتاری درآمدند - و قریب ده هزار تن از رعایای پرگنات و نواحئی آن که بیگناه به بند فرنگ افتاده بودند از حبس آزاد گشتند - و درین ایام از آغاز تا انجام هزار سعادتمند از اهل اسلام درجهٔ شهادت یافته بروضهٔ دارالسلام خرامیدند -

از سوانح این ایام سید شجاعت خان بارهه که انظار سعادت نجوم طالع مسعود فیض نظر عنایت ازو دریغ داشته بود و بنابر آن در وطن خود شیوهٔ خمول گزیده بگوشه عزلت خزیده بود درینولا که تحریک بخت و تحریص اقبال محرک و مرغب آمد خود را بدرگاه آسمان جاه رسانید - و بتازگی منظور نظر سعادت سعد اکبر و مهر انور روی زمین شده بوساطت ترقی بمرتبهٔ عالئی منصب چهار هزاری ذات و دو هزار سوار کوکب

طالعش از وبال کدۀ خمول بشرف خانۀ اقبال انتقال گزید - و هم در آن آوان این سانحۀ بدیعه که از بدایع افعال طبایع بل از ودایع لطایف ابداع در مشیمۀ مشیت است بنابر اخبار منهیان صوبۀ گجرات معروض واقفان موقف خلافت افتاده که در موضع بروده از مضافات صوبۀ مذکور گوسالۀ بعرصۀ شهود آمد که سه سر داشت- یکی بصورت سر اسپ و باقی به هیئت سر گاوان بدیع الوجود - همدران ساعت جانداده پیکر بهیمی را از ننگ قبیح منظر کریه خویشتن پرداخت - و نیز از واقعات صوبۀ احمدنگر بظهور پیوست که درین حدود بزغالۀ که دو سر داشت و چهار دست و دو پا و چهار چشم و چهار گوش داشت بوجود آمده باعث حیرت نظارگیان گردید - و در همان دم همراه مادر راه عدم پیش گرفت - درین اوقات منزل یمین الدوله آصف خان فیض قدوم اسعد دریافته صاحب منزل بسعادت عیادت استسعاد پذیرفت - و آن آصف زمان بشکرانۀ ورود مسعود حضرت سلیمان مکان که باعث ظهور نور و صفا و موجب وقوع عافیت و شفاست رسم پا انداز و نثار و پیشکش بتقدیم رسانید - نیز لشکر خان از صوبۀ کابل که درین اوقات بمقتضای وقت ازو تغیر پذیر گشته سعید خان بتفویض آن سعادت جاوید یافته بود رسید - و خود را از سر نو بدریافت شرف ملازمت اشرف که سرمایۀ سعادت دو جهانی است رسانید - و [1] [چهار هزار]ع اشرفی بصیغۀ نذر و یک لک روپیه و سی اسپ صرصر تک بر سبیل پیشکش گذرانید - وبخدمت صاحب صوبگئی دارالملک دهلی از تغیر خانخانان صوبه دار دکن مختص شد - و پسرانش سزاوارخان و لطف الله خان با او مرخص گشتند -

بیست و سیوم شهریور ماه از پنجمین سال جلوس مبارک روز جمعه سلخ ربیع الاول[2] سنه هزار و چهل و سه هجری جشن وزن قمری سال چهل و سوم عمر جاوید پیوند بفرخی و فیروزمندی بر آئین هر ساله آذین پذیرفت - و سر تا سر رسوم این روز سعادت اثر از عیش و عشرت

---

۱ - ع [چهار صد] ل -

۲ - در بادشاهنامه هشتم ربیع الثانی نوشته شده[جلد اول - صفحه ۴۴۰]

و داد و دهش بر وفق کام محتاجان و حسب مرام نیازمندان بپایان رسیده وقت بخوشی و انجمن بدل‌کشی انجام یافت - و کامرانئی حضرت گیتی ستانی که اکثر آوان در لباس کام بخشی و داد دهی جلوه‌گر میگردد درین روز نیز به بهترین وجهی صورت بست - و در همین روز شرف اندوز محمد علی بیگ ایلچئی ایران را بسعادت رخصت معاودت و مرحمت خلعت زردوزی و کمر مرصع و فیل خاصگی با ماده فیل و حوضهٔ سیمین نواخته بر مراد خاطر فیروز و شادمان نمودند - و چهار اشرفی کلان که مجموع وزن همه هزار توله بود چنانچه یکی چهار صد توله وزن داشت و باقی هر یک بصد توله از دیگران کمتر و همچنین چهار روپیه بوزن و ترتیب مذکور - چون همگی بسکهٔ مبارک مسکوک بود بنابر میمنت و برکت عنایت فرمودند - و مجموع انعاماتی که از آغاز روز سعادت افروز ملازمت اشرف تا هنگام ادراک شرف رخصت دربارهٔ او ظهور یافت سوای اجناس بچهار لک و بیست هزار روپیه کشید - هم درین روز حکیم رکنای کاشی مسیح تخلص از انعام پنج هزار روپیه نوازش پذیرفته حسب التماس برخصت زیارت مشهد مقدس کامروا گردید -

کشایش پذیرفتن قلعهٔ کالنه بکلید تائید دولت و سوانح دیگر

هر صاحب سعادتی را که تفویض حضرت رزاق علی الاطلاق جلت حضرته از پنج انگشت مفاتیح رزق روزی خواران درگاه احدیت در مشت دست او گذارد اگر بنان فیضرسان او که کشاد کار عالمی بدان وابسته و سررشتهٔ وسایل عطیات حضرت وهاب بی ضنت بآن پیوسته باشد بمحض اشارتی هر ماه هلال‌سان حصنی حصین کشاید شگفت نباشد - و اگر روز بروز دست زرافشانش چون پنجهٔ آفتاب کشوری از اقالیم شرق و غرب مفتوح نماید دورنما نبود - شاهد حال فتح قلعهٔ کالنه است از حصون منیعهٔ دکن که نوید آن در ضمن عرضداشت خان زمان دوم ماه آبان گوش زد کامل نصابان سعادت که شرف یافتگان حضور انجمن پرنور هستند گردید - و کیفیت معنی مذکور این صورت دارد که چون سررشتهٔ نظام کار

نظام الملک از کشاکش فتح خان پسر عنبر بآن مقام کشید که محمود خان
قلعه بان کالنه بنابر بدعهدی و پیمان شکنئی فتح خان که علت رنجش و
رمیدگئی سایر امرای دکن شده بود ازو اندیشیده قلعه را باو نداد. و چون
از مواخذهٔ او مطمئن نبود و میدانست که اگر از مساعدت روزگار وقت
یابد در انتقام کشی و کینه توزیٔ او فرصت طلب فوت نمیکند - لاجرم
بمقام اندیشهٔ کار و مآل روزگار خود درآمده در صدد آن شد که بمدد
ساهوجی بهونسله توسل جسته شاید که بدین وسیله خود را از شر بازخواست
او نگاهدارد - و با خود قرار داد که تسلیم قلعهٔ مذکوره دست آویز سازش
با ساهو ساخته درین ضمن کار خود بسازد - چه آن بدفرجام درینولا از
شقاوت منشی و تباه اندیشی روی از بندگئی درگاه جهان پناه برتافته بر ممالک
ناسک و ترنبک و سنگمنیر و جنیر و سر تا سر محال کوکن به جبر دست
یافته یکی از منسوبان سلسلهٔ نظام الملک را که در قلعه محبوس بود برآورده
دست آویزی بچنگ آورده بود و حلقهٔ استبداد و خودرائی در پناه نام این
نامزد بر در استقلال میزد - خانزمان که در آن آوان به نیابت خان خانان
پدرش صوبه دار کل دکن و خاندیس و برار بود بر اینمعنی وقوف یافت. و بی
توقف به میر قاسم قلعدار [۱] النگ که در نواحی کالنه واقع است نوشت که
از هر راه که رو دهد درآمده محمود خان را بشاهراه عبودیت و ارادت که
صراط مستقیم و جادهٔ راست سرمنزل سعادت است راه نمائی نماید - و از
پایان کار روزگار و سرانجام مهام عالم ترسانیده از انصرام قرارداد خاطر
باز دارد - چون میر قاسم نخست از در استمزاج اینمعنی درآمد محمود خان
این مراد خاطرخواه را از خدا خواسته بمقتضای عدم اعتماد برنامه و پیغام
توقع حضور میر مذکور بکالنه نمود - او بنابر صلاح وقت در ساعت راهی
شده با محمود خان ملاقات کرده بعد از گفت و گوی بسیار و ترغیب
و ترهیب بیشمار او را از آن رادهٔ دور از کار بازداشت - و پس از تحصیل
جمعیت خاطر ابلاغ حقیقت بخان زمان نمود - خان مشار الیه نامهٔ استمالتی
در کمال ملایمت و همواری متضمن هزار گونه نوید و امید و مشتمل بر
انواع وعد خالی از وعید باو نوشته همراه عجم منصبدار راهی ساخت -

---

۱ - در بادشاه نامه (صفحه ۲۴۴) للنگ نوشته شده -

محمودخان از مطالعهٔ آن عهدنامه مستظهر و مستمال گشته فرستادگان ساهو را محروم باز فرستاد ـ و اول بامیدواری تمام پسران رشید خود را که منصور و مظفر نام داشتند با قاضی ابوالفضل وکیل خود در صحبت عجم و معصوم ولد میر قاسم روانهٔ خدمت خان‌زمان نمود و خود قلعه را خالی ساخته التماس صدور فرمان عالی شان کرد ـ از آنجا که مقتضای طبع اقدس بندگان حضرت همواره بنده نوازی و ذره پروری است نشان کفدست مبارک که همانا نمونهٔ یدبیضاست و پنجهٔ تاب پنجهٔ آفتاب بر عنوان فرمان عاطفت نشان گذاشته با خلعت و شمشیر مرصع و اسپ از روی عنایت مصحوب جعفربیگ بلوچ فرستادند ـ محمودخان باقدام اطاعت و انقیاد دو کروه پیش آمده از روی کمال ادب مراسم معهوده از زمین بوس و تسلیمات بتقدیم رسانیده فرمان قدر نشان عظیم‌الشان را از روی تعظیم و تکریم تمام گرفته بر سر نهاد ـ و از برکت تبرکات خاص که بسرافرازیٔ ارسال آن اختصاص یافته بود فرق تفاخر سرمد از فرقد درگذرانید ـ و شب یکشنبه بیست و پنجم مهرماه قلعه را با هشت پرگنه از مضافات و متعلقات آن که مبلغ شش لک روپیه حال حاصل آن بود و برین تقدیر دو کرور و چهل لک دام جمع مجموع آن ولایت می شد بتحت تصرف دولتخواهان داد ـ و همراه میر قاسم و عجم و معصوم خود نیز به برهانپور رسیده از مرحمت خلعت فاخره و تفویض منصب والای چهار هزاری ذات و دو هزار سوار و انعام پنجاه هزار روپیه نقد تارک افتخار بذروهٔ عالم بالا رسانید ـ و منصور نخستین پسر او بمنصب دو هزاری پانصد سوار و خلعت و اسپ و فیل و مظفر دومین پسرش بمنصب هزاری پانصد سوار و خلعت و اسپ و انعام ده هزار روپیه بر هر دو و قاضی ابوالفضل بمنصب پانصدی دو صد سوار سربلندی یافته تسلیمات نیاز بجا آوردند ـ

از وقایع این اوقات آنکه از وقایع صوبهٔ بنگاله بعرض رسید که قاسم‌خان صوبه‌دار آنجا بعد از انقضای سه روز از فتح هگلی بندر بنابر مقتضای قضای ماضی و قدر نافذ بجوار عالم رحمت و رضوان آنحضرت شتافت ـ و از کمال سعادت مندی و قابلیت و نهایت اخلاص و ارادت فوت او موقع تاسف و تحسر بندگان حضرت که گوهر شناس جوهر وفا و اخلاص ارباب

حقیقت و اصحاب عقیدت اند گردید - ای خوشا حال بنده ای که رضامندیٔ ولی نعمت حقیقیٔ او درین مرتبه باشد - چه فی‌الحقیقت این مرتبه در هر دو نشأ موجب خوشنودی و خورسندیٔ حضرت خداوندی است - و لهذا درینوقت زبان حق سگال بمناسب خوانئی این بیت حق مقام ادا نمود[1]:

بیت

بود رضای تو چون موجب رضای خدا　　زهی سعادت آنکس کزو شوی راضی

اعظم خان از موقف خلافت بتقدیم این امر جلیل‌القدر عظیم‌الشان یعنی صوبه داریٔ بنگاله مامور گشت و بمرحمت خلعت فاخر و دو راس اسپ مختص گردیده مرخص شد - و در همین ایام شاعر نادر فن جادو کلام حاجی محمد جان قدسی تخلص از اهل مشهد مقدس که به نهایت مرتبهٔ تقدس ذات و تنزه صفات و عنایت ورع و پرهیزگاری باکمال تفرد در فن شاعری و سخنوری که اجتماع این مراتب در یک ذات کمتر دست بهم داده اتصاف دارد از وطن احرام طواف رکن و مقام این قبلهٔ امانی و آمال محتاجان و کعبهٔ جاه و جلال انس و جان از ته دل بر میان جان بسته خود را با ادراک این سعادت عظمیٰ رسانید- و قصیدهٔ غرا که در ستایش بندگان درگاه جهان پناه بطریق ره آورد انشا کرده بود در حضور پرنور انشاد نمود - و از مرحمت خلعت فاخر سرمایهٔ مفاخرت سرمد اندوخته دو هزار روپیه برسم صله یافت - و از راه تحریک بخت کارفرما که او را بدین قبلهٔ ارباب طریقت راهنما شده بود در حلقهٔ ثنا طرازان بارگاه خدیو زمین و زمان درآمده به سلک بندهای درگاه والا شرف انتظام یافت - و این چندین بیت از آن قصیده است :

ابیات

ای قلم بر خود ببال از شادی و بکشا زبان [2]
در ثنای قبلهٔ [3] (اقبال خاقان زمان) [4]

---

۱ - وام حق مقام ادا نمود - قلمی - (و - ق)
۲ - ابیات مذکور قلمی میں نہیں ہیں - (و - ق)
۳ - ع (دین ثانی صاحبقران) ل -

جوهر اول شهاب الدین محمد کز ازل
از برای خدمتش زد چرخ دامن بر میان
اختر برج کرامت مظهر لطف الٰهی
جوهر تیغ شجاعت مصدر امن و امان
آنکه از آغاز فطرت بسته شهباز ظفر
چون عقاب تیر بر شاخ کمانش آشیان
گر مخالف ور موافق از ولایش دم زنند
با بد و نیک است چون خورشید گرم و مهربان
سرمهٔ چشم غزالان سازد از داغ پلنگ
سازگاریهای عدلش چون نهد پا درمیان
شهرت آثار عدلش زود بر خواهد گرفت
تهمت زنجیر عدل از گردن نوشیروان
خوش نشست از نقش پایش نقش هفت اقلیم را
ربع مسکون گو دگر بنشین بعیش جاودان
آفتابی اینچنین طالع نه شد در هیچ قرن
از زمان حضرت صاحبقران تا این زمان
جای حیرت کی بود گر کامل آمد از ازل
مهر در حد کمال آید پدید از خاوران
سر غیبی بر ضمیر روشنت پوشیده نیست
راز خود تقدیر با رای تو دارد درمیان
حبذا دولت که بیند با تو خود را در رکاب
مرحبا نصرت که باشد با تو دایم همعنان

خواستگاریٔ صبیۂ حورا سیر سلطان پرویز به بادشاه زادۂ فرشته محضر خورشید منظر داراشکوه و ارسال رسم معهودۂ ساچق

ارجمند ترین نعمتی از نعماء جزیلۂ الٰہی و شریف ترین عطیه از عطایای جلیله نامتناهی حکمت کاملۂ توالد و تناسل است که مناط پایندگی نوع عالئی انسان و سرحلقۂ ارتباط سلسلۂ نظام کار جهان و انتظام روزگار جهانیانست - و پیداست که تعداد اولاد و تکثیر اسباط و احفاد که بالاترین مواهب و والاترین مکارم است قیاس بعموم احاد الناس موهبتی دیگر و مکرمتی غیر مکرر است - علی الخصوص نسبت بسلاطین عدالت آئین که برومندیٔ شجرۂ کمال عالم ثمرۂ بقای ذریت شریف و نتیجۂ کثرت نسل کریم ایشان است - و بارآوریٔ نهال استکمال بنی آدم فرع وفور نشوونمای اصل دوحۂ وجود این جمع ذی شان - لاجرم برین طبقۂ والا که مانند ارباب عالم بالا بمنزلۂ آبای مهربان ابنای زمان اند واجب عینی و لازم عقلی است که در استحصال و استعجال اعطای این مکرمت عظمیٰ از عطا کدۂ مبداء فیاض مساعئی جمیل مبذول دارند - یعنی تجویز اهمال و امهال در تزویج اولاد سعادت نژاد که فی الحقیقت ترویج کاسد و اصلاح فاسد عالم کون و فساد است ننموده هر بالغ نصیبی کامل نصاب را از اولاد امجاد با عقیلۂ از قبیلۂ کرامت ذات و شرافت صفات در سلک ازدواج انتظام دهند - و از نتایج این مقدمۂ حکمت بنیاد خرد نژاد نامزد ساختن دختر والا اختر سلطان پرویز است بپادشاهزادۂ جوان بخت سعادت یار سلطان داراشکوه و تهیۂ سامان طوی و توطیه مقدمات آن - و سبب صوری اینمعنی آنکه همدرآنولا که ولایت خاندیس از پرتو اشعۂ ماهچۂ لوای مهر ضیای این قایم مقام نیراعظم غیرت فلک برجیس بود و هنوز خطۂ پاک مرکز خاک از نزول مقدس آسیۂ وقت و مریم عهد اعنی نواب غفران مآب ممتازالزمانی روکش محیط افلاک نه گشته بود از آنجا که شفقت امهات بمقتضای فرط رقت قلب بر عطوفت آبا سمت سبق دارد آن قدسی سرشت عرشی طینت بعرض اقدس رسانیدند که چون

شاهزادهای والا نژاد سلطان داراشکوه و سلطان محمد شجاع بمرتبهٔ تکلیف
شرعی رسیده اند و وقت تاهل ایشان شده اگر رای جهان آرای اقتضا
فرماید کریمهٔ سلطان پرویز که بحلیهٔ جمال صوری و معنوی و حلهٔ کمال
نسب و حسب آراسته و پیراسته است و والد مرحومش گرامی فرزند
حضرت جنت مکانی و والدهٔ ماجده‌اش نبیره حضرت عرش آشیانی اند بانوی
حرم محترم مهین شاهزادهٔ اعظم گردد بسیار بجا و بموقع است - حضرت
خلافت پناهی تصویب این رای صائب نموده آن گرانمایه گوهر محیط
مکرمت را بجهت انتظام در سلک ازدواج درةالتاج خلافت عظمیٰ نامزد
فرمودند - و ثمرهٔ شجرهٔ سیادت و امامت و نوباوهٔ حدیقهٔ ولایت و کرامت
اعنی صبیهٔ رضیهٔ رستم میرزا که سلالهٔ سلسلهٔ صفیهٔ صفویه است سزاوار
پیوند نونهال بوستان شاهی فرع اصل دوحهٔ خلافت ظل الهی شاه شجاع
شمرده درین باب قرارداد خاطر عاطر را زبان زد نیز فرمودند - و بمقتضای
پیشنهاد مذکور درپی تهیهٔ مقدمات کارخیر شده سامان طرازان مهمات
بادشاهی را بسرانجام مایحتاج این امور مامور ساختند - و بنابران بسرکاری
متکفلان بیوتات سلطنت عملهٔ کارخانجات سرکار خاصه دارالخلافهٔ اکبرآباد
و دارالسلطنت لاهور سرگرم کار گشته بسرانجام دربایست این امر سامی
پرداختند - و درساختن زیور و مرصع آلات و ظروف زرین و سیمین و اثواب
مطرز بتار زر و نقره و سایر اسباب و اثاث بیوتات فراخور مقتضای حال
و وقت بذل جهد نمودند - و هنروران صاحب بصیرت در گجرات و بنارس
و مالده و ساتگانو و سنارگانو و سایر بنادرخصوص سورت بندرکه منبع نفایس
و نوادر بل همانا مغاص لالئی و معدن جواهر است حسب‌الامر عالی در
ساختن و پرداختن انواع حلیٰ و حلل اهتمام تمام نموده همگی را باتمام
رسانیدند - ناگاه از آنجا که رسم معهود روزگار است مقتضای تقدیر بوقوع
قضیهٔ ناگزیر نواب رضوان مآب مهد علیا تعلق پذیر گشته سرانجام این
کارخیر چندی در بند تعویق و حیز تاخیر ماند - و چون موکب سعادت
از خطهٔ برهانپور بمرکز محیط خلافت معاودت نموده یکسال تمام از هنگام
ارتحال آن بانوی فرشته خصال منقضی شد و سایر رسوم این روز که
درین کشور بعرس مشهور است چنانچه مذکور شد ظهور پذیر آمد -

و در آن حالت حضرت شاهنشاهی از کمال کلفت و ملال این حادثهٔ اندوه زای نشاطزدای سر و برگ عیش و عشرت و دماغ سور و سرور نداشتند - چون یکسال و هشت ماه از ارتحال آن محفوفهٔ رضوان الٰهی بسر آمد و همواره در خاطر آن مسند نشین صدر محفل جنان چنان بود که شادی ازدواج شاهزادهای عظام کرام خصوص گرامی شاهزادهٔ اعظم بآئینی که باید و شاید سرانجام یابد و بنحوی از عهدهٔ زیب و زینت آن جشن شایان برآید که تا بقای گیتی سرانجام آن مورد ضرب المثل باشد - لاجرم بخاطر اشرف رسید که مکنون ضمیر منیر آن انسیهٔ جوزا نظیر در صورت ظهور زیور پذیر گردد - بنابر آن یازده گهری از روز یکشنبه دوازدهم آبان ماه موافق هشتم جمادی‌الاول از شهور سال هزار و چهل و دو هجری سپری گشته ساچق لایق مشتمل بر یک لک روپیه نقد و موازیٔ این مبلغ جنس از انواع جواهر گرانمایه و نوادر اقمشهٔ ثمینه مصحوب دستور اعظم علامی افضل خان و صادق خان میربخشی و میرجمله خانسامان و موسویخان صدرالصدور و مخدرات حجب عصمت والدهٔ ماجدهٔ حضرت مهد علیا و همشیرهٔ کلان آن مرحومهٔ مغفوره و عمات ایشان و ستی النسا خانم بآئین شایان و روش نمایان بمنزل سلطان پرویز مرحوم ارسال داشتند - و صدر آرای حرم محترم جهان بانوبیگم از روی کمال ادب دانی و قاعده شناسی سایر رسوم این روز طرب افروز بر طبق مقتضای مقام بجا آورده - و چندین تقوز پارچهٔ درست از نفایس اقمشهٔ هردیار که قطعاً با مقراض طرح همدمی نینداخته و نظر بر آشنائی سوزن ندوخته بود جداگانه نامزد هر یک از آن امرای عظام نموده بیرون فرستاد - آنگاه مراعات نهایت مراتب تعظیم و اعظام فرستادگان بجا آورده رخصت فرمود -

از سوانح دیگر اعتمادخان ترکمان که از عادل خان رنجیده خود را بدرگاه گیتی پناه رسانیده بود بانعام بیست هزار روپیه و خطاب قزلباش خان کامیاب گردید - ذوالقرنین فرنگی که از خوردی باز احراز سعادت ملازمت نموده و در بندگئی درگاه بدان معنی کلان شده و بالفعل بنابر آنکه در فن موسیقی روش هند و تالیف نغمات مهارت تمام دارد منظور نظر انور است از بهرایچ که به فوجداریٔ او متعلق است رسیده سعادت ملازمت

دریافت و پنج فیل برسم پیشکش گذرانید - چون بندگان حضرت از کمال دینداری در صدد آن اند که سایر متصدیان اشغال و اعمال دیوانی مسلمانان دیانتدار کفایت شعار باشند و حسب المقدور امور ملکی و مالی خاصه مهمات عمده به هندوان مرجوع نباشد تا عموم اهل اسلام خصوص سادات و مشایخ و ارباب تقوی را بایشان بازگشتی و رجوعی نبوده متحمل خفت نشوند بنابر آن دفتر تن از رای مائیداس گرفته به ملا عبداللطیف لشکرخانی که معامله دانی و پاک دینی با عملداری و وقوف سیاق بقدر احتیاج جمع نموده بود تفویض فرمودند[1] -

چهارم آذر که محفل ارم آئین بوجود دانشوران هر کشور محفوف بود و هر یک بقدر مبلغ علم خود در سایر ابواب هر فن سخنی می‌گفت - و بادشاه حکیم مشرب حکمت پژوه که پیوسته در پی تحقیق و تفتیش لوامع حکم و جوامع کلم اند در هر باب مدخل نموده از هر در گفتگو میفرمودند تا سررشتهٔ سخن باحوال ملوک حکما و اوضاع حکماء ملوک کشید - درین اثنا یمین الدوله که ارسطوی عهد و آصف سلیمان زمان است مبالغهٔ ستایش و ثنای سکندر بدین مبلغ رسانید که درین مدت متمادی هیچ فردی از افراد ذوی‌العقول و قول و فعل آن بادشاه راست گفتار درست کردار گرفت ننموده بل مبادیٔ راه دخل نه پیموده - حضرت خلافت مرتبت فرمودند که چون نبوت سکندر فیلقوس رومی بدرجهٔ ثبوت نرسیده و بنابر قول محققین ایمهٔ تاریخ اسکندر ذوی‌القرنین دیگر است مارا بدستوریٔ ادب دو سخن بر گفتار و کردار اوست - نخست آنکه بجواب رسول دارا در باب طلب بیضه‌های طلا که پدرش فیلقوس هرساله برسم خراج می داد چنین گفت :

مصراع

شد آن مرغ کو خایهٔ زرین نهاد

چنانچه در تواریخ معتبره و کتب اخبار و سیر مذکور است و در افواه و

---

۱ - در بادشاه نامه آمده : چون درین ولا رای مانی داس را که بخدمت دفتر تن قیام می نمود کبر سن دریافته بود بنا بر آن خدمت مسطور بملا عبداللطیف گجراتی تفویض فرمودند -

[جلد اول - حصه اول - صفحه ۳۳۶] -

السنه بر سبیل تواتر مشهور - و این سخن نسبت به پدر کمال سوء ادب دارد - چه ماکیان جانوریست بغایت فرومایه و معهذا بیضه نهادن مستلزم انوثیت - دومین ترک طریقهٔ حزم و احتیاط نمودن و در لباس رسالت به مجلس نوشابه رفتن - این شیوه از طریقهٔ خردمندان دور است - چه دانا ارتکاب امری که پشیمانی بار آورده چاره پذیر نباشد هرگز نمی نماید - حاضران مجلس بشکرانهٔ اتفاق پوشیدن خلعت وجود در عهد معادت مهد این بادشاه زبان بسپاس جهان آفرین کشوده آنگاه فراخور فسحت دستگاه سخن ستایش این سخنان حکمت آمیز در طی دعای ازدیاد دین و دولت بجا آوردند -

سعید خان صوبه دار کابل با اضافهٔ هزار سوار دو اسپه منصب چهار هزاری چهار هزار سوار بالنصف دو اسپه و سه اسپه اعتبار یافت - اعتقاد خان صوبه دار کشمیر بعد از تغیر بسعادت ملازمت رسیده هزارمهر و هزار روپیه بصیغهٔ نذر و پیشکشی مشتملبر اقسام جواهر و مرصع آلات و نفایس و نوادر کشمیر از نظر اشرف گذرانید - از جمله چندین کلکی پر قاز که مشکین پرچم پرخم سلسله مویان و کلهٔ کاکل ماه رویان را بیتابئی رشکش چون موی روی آتش سرگرم پیچ و تاب دارد - و همچنین انواع پشمینه از شال و جامه‌وار و کمربند طرح دار که همانا مصوران را بقلم مو از آن دست نقش و نگار بدان گونه تردستی دست ندهد - و ازین عالم شال و کرته وار و گوش پیچ پشم کرگ که جانوریست وحشی ماکول‌اللحم در ولایت تبت بهم می رسد و نرمئی پوست آن در پایه ایست که شکم قاقم به پشت گرمئی آن مایه ملایمت حرف درشت دعوی برابری بر روی آن نمی تواند آورد - و ازین دست قالی خوش قماش خوش طرح و جای نمازهای قالی باف از جنس پشم مذکور که درینولا بیمن و برکت هنرپروری و هنرنوازی و دقت تصرفات طبع اقدس دقیقه رس نزاکت آن بجای رسیده که از آن بالا تر فوق مراتب توهم خرد والا است - چنانچه از کارخانهای سرکار خاصهٔ شریفه گزی قالی به نود روپیه تمام می شود - و از همان جنس پشم حسب الامر اعلی در کارخانجات سرکار عالی دارالسلطنت لاهور نیز قالی می بافند که از کار کشمیر پای

کم نمی آرد - بعد از دوازده روز از شکارگاه باری به دارالخلافه معاودت فرمودند - و در طی این ایام بیست و پنج نیل گاو و چهارده آهو به تفنگ و یک صد و سی و شش دراج و یازده کاروانک وغیره شکار شد - درین وقت پادشاه مهربان قدردان خواجه ابوالحسن را که از بندهای معمر و معتبر درگاه است مشمول عنایت ساخته منزل او را از نور قدم انور رشک باطن صاحبدلان صائب نظر فرمودند - و او را از برکت عیادت شفا بخش باوجود عارضهٔ مخوفه مهلکی که داشت امیدوار زندگی جاوید نمودند -

از سوانح نمایان که درین احیان فتوح روزگار سعادت آثار اولیای دولت پایدار آمده فتح حصاربند کهاتا کهیری[1] است از مضافات صوبهٔ مالوه - و بسط مقال و شرح کیفیت احوال آن علی الاجمال برین نمط است که بهاگیرت نام متمردی از قبیلهٔ بهیل که سرگروه آن جماعت شور انگیز و زمینداران آن سرزمین آشوب خیز بود باستظهار حصانت حصار مذکور سرمایهٔ استکبار اندوخته از فرط پیش پا نگریها عاقبت اندیشی را پی سپر ساخته بود و تن به تملق نداده سر به فروتنی در نمی آورد - بلکه هیچ یک از حکام آن حدود را وقعی ننهاده بنظر در نمی آورد - تا در مبادیٔ جلوس همایون حضرت ظل سبحانی که به نیروی تائید آسمانی گردن کشان و دراز دستان هر سرزمین سرها به گریبان کشیدند و دست ها در آستین دزدیده پایها بدامان پیچیده آن ناقص بصیرت چون در آن مدت از هیچ سو به هیچ رو چشم نمائی ندیده بود و همگی را بیک چشم دیده همچنان بر مخالفت اصرار ورزیده - درینولا که نصیریخان به تفویض صوبه داریٔ مالوه منظور نظر عنایت شد آن خیره چشم رو از اطاعت و انقیاد تافته بهیچ وجه توفیق اظهار موافقت نیافت - لاجرم خان شجاعت نشان گوشمال آن کوتاه نظر را به خود مخمر ساخته رو بدان سمت آورد - از آنجا که همت عالی عزیمتی است که دیو به شیشه درآورده شیر از بیشه برآورد - و عزم راسخ افسونی است دیوبند که بند عقدهای طلسم پیوند بکشاید و قفلهای زنگار بسته که کلید از فتح دندان

---

۱ - در نقشه وسط هند ملکم صاحب باسم کنتهار کهیرا مذکور شده - بکنار آب کالی سند واقع است و از اجین سی کروه فاصله دارد -

امید کننده باشد بنابر تاثیر دمدمه آن بکشایش گراید - بمحض توجه آن سردار شهامت شعار فتح آن حصار دست داده حصاری زینهاری گشت - و سبب صوری اینمعنی آنکه چون آراستگئی صفوف نمایان و توزک آئین شایان آن سپهدار رزم جو مسموع سایر زمینداران چارسوی آن سرزمین شده کثرت عدد و عدت و فرط سطوت و شدت آن خان عالی شان بدیشان رسید باینمعنی از آوازهٔ تردد نمایان خان که پیشتر گوش زد همگنان شده هوش از دلهای ارباب طغیان و اصحاب تمرد ربوده بود پای ثبات و تمکن آن مخذول از جا رفته اساس قرارش را آن پایهٔ استحکام و آنمایهٔ استقرار نماند - لاجرم از راه عجز و نیاز درآمده ابواب مصالحه و معاهده کشود و بمیانجئی شنگرام زمیندار کنور پیغام داده دم نقد تعهد ادای پیشکش نمود - و تقبل اینمعنی کرده که مجموع جمعیت خود را با یکی از خویشان خود بفرستد که در همه جا همراه بوده همیشه یساق کش باشد و جز اطاعت کاری نداشته سلوک بیراههٔ بغی و فساد پیش نهاد نسازد - مشروط بآنکه در باب تکلیف ملازمت بزور مکلف نبود و درباب تسلیم قلعهٔ مذکور که مفر و مقر دیرینهٔ اوست مجبور نباشد - و چون نصیرخان را بر عهود و مواثیق آن بدنهاد چندان اعتماد نبود و خوشنودی و خورسندی بندگان حضرت استیصال اهل بغی و طغیان میدانست لاجرم قبول این معنی ننموده سردارانه باصحاب خود بشتاب باد و سحاب بادیه گرد و مرحله نورد شده چهار کروهی قلعه را معسکر ساخت - و آن سرگروه اهل تمرد از تهور و تجلد ارباب شهامت دل باخته از سر قتال و جدال یکبارگی درگذشت و از در طلب امان درآمده طاعت و بندگی بادشاه اسلام و تسلیم کلید قلعه را مفتاح ابواب دارالنجات سلامت و عافیت شمرد - سردار مروت شعار این بار درخواستش را پذیرفته اورا بجان و ناموس امان داد - چهاردهم ماه خان مذکور داخل حصار شده در آن ضلالت کده باعلاء کلمهٔ اسلام و اعلان اذان اقامت مراسم مسلمانی نمود - و در آن مقام که هرگز نام معالم دین زبانزد کسی نه شده بود با سایر اهل مواکب و کتایب عساکر قاهره صلوات مکتوبه بر وفق طریقهٔ اهل سنت و جماعت بجا آورد -

از وقایع این ایام دست یافتن بهادر خان روهیله است بر گوشمال گردن کشان ملکوسه که گروهی از باغیان این کشور اند که در فرط شدت و کثرت عدد و عدت از سایر سرکشان این ملک بیش در بیش اند - این طایفه از رعیت گرفته تا سپاهی در هیچ حالی وقتی بی سلاح نمی باشند - چنانچه کشت ورزان این طایفه بهنگام شیار کردن تفنگ پر کرده روشن فتیله بر قبله بسته بشغل خویش می پردازند - و ازین رو فراغبال و ثبات قلب اندوخته رعایت لوازم رعیتی را بی سر [پی سپر] می اندازند - درینولا که جاگیردار کالپی و قنوج و مضافات آن محال به بهادر خان مذکور تفویض یافت قریب بیست هزار تن از آن گروه نابکار کج اندیش که اکثر تفنگچیان درست انداز بودند در مقام سرگانو[1] از محکم جاهای آن حدود به یکجا شده بنابر غایت زیاده سری ابواب شورش انگیزی و فتنه گری کشوده در عاقبت بر روی روزگار خود فراز کردند - و در ادای بالواجب و حقوق دیوانی تعلل ورزیده یکبارگی از رعیتی سر باز زدند - لاجرم خان مذکور بحکم وجوب تنبیه اهل فتنه و فساد و لزوم حفظ صورت شکوه دولت و مهابت سلطنت با فوجی آراسته بهراولی اقبال بادشاهی و چنداولئی حفظ و حمایت الهی انداز فرو نشاندن غبار شورش و آشوب اهل کفر و کفران نمود - و بآهنگ اطفاء شعلهٔ بغی و طغیان برخاسته بر سر آن بداندیشان راه تر کتاز پیمود - و آن یاجوج منشان وقتی خبردار شدند که احاطهٔ بهادران سخت کوش پولاد جوش آهن پوش چاردیواریٔ صد بار استوارتر و محکم‌تر از هفتخوان رستم و سد روئین سکندر بر چار سوی ایشان کشیده شد - و چون راه فرار خویشتن از همه جهت مسدود دیدند ناچار بنابر کارفرمائی اضطرار بدست و پا زدن درآمده تیر و تفنگ و سایر آلات جنگ را کار فرمودند - و باوجود جد و جهد مجاهدان دین در کار جهاد و پیکار اهل بغی سررشتهٔ عناد از دست نداده دست از کار بازنداشتند - و باستظهار حصانت حصار و اعتضاد تفنگچیان قدر انداز از سرنو

---

۱ - در نسخهٔ کتبخانه آصفیه حیدرآباد این مقام به اسم هرگانو نوشته شده -

نیرو و زور بازو یافته کوشش مردانه مینمودند - و از طرف عسکر اسلام
دلاوران کار طلب آهنین سلب سپر حفظ ایزدی بر سر کشیده پیاده روی
یورش بسوی حصار آوردند - مجملاً متهوران آن گروه زیاده سر از حمله های
متواتر آن سردار شهامت شعار و صدمهای پی در پی دلیران نامدار دلیرانه
پای کم نیاورده تا دوپهر داد مجادله و مقابله دادند - و در برابر بهادران
بهرام صولت کیوان شکوه با ثبات قدم کوه ثبات افشردند - باوجود آنکه
دیوار باره از خنجر و کتارهٔ هزبران پولاد پنجهٔ عسکر منصور که مانند
زبانهٔ آتش جای در سنگ خاره میکند هزار باره از خانهٔ زنبور رخنه دارتر
شده بود - و در هر سو ارباب تهور و تجلد از روی جلادت سعادت طلب
و شهادت جوی آمده مانند فروغ آفتاب تابان که از روزن بکاشانه
می افتد تند و تیز خود را از راه رخنهای دیوار بحصار افگنده بودند
آن مقهوران مانند زنبوران خشم آگین خاک آلود جای خود را از
دست نداده و مردانه پیش آمده یک گام وار قدم باز پس نگذاشتند -
چندانکه عاقبت کار دست و گریبان شده بهم درآویختند - و در آن گونه
وقت تنگی دلاوران کشاده دست از هر دو سو دم آب دشنه و خنجر از
گلوی تشنه یکدیگر دریغ نداشتند - و درین داروگیر چندی از دلیران
دیندار دم نقد نیکنامئی دارین از میان بردند و برای ذخیرهٔ عقبیٰ از گنج
خانهٔ سعادت سرمایهٔ سعادت سرمد بدست آوردند - و از آن مخذولان جمعی
کثیر بدست برد دلاوریٔ بهادران سر باختند - و بقیة السیف چون دیدند
که کار بجای نمی رسد و جز یکجا کشته گشتن همه مردم کار آمدنی ثمرهٔ
دیگر ندارد باوجود کمال سفاهت عاقبت امر در پردهٔ ظلمت شب جان بدر
برده راه فرار پیش گرفتند - روز دیگر بهادر خان به تخریب آن بارهٔ استوار
پرداخته همعنان فتح و ظفر بمقر خود بازگشت نمود - چون بمحض
همراهئی اقبال حضرت ظل سبحانی و سلسله جنبانی عواطف ربانی که در
حقیقت خاصیت خلوص اخلاص و صفای ارادت نسبت بولی نعمت حقیقی
است این گونه فتح آسانی که در آن سرزمین نصیب هیچکس از اولیای
دولت ابد قرین نه شده بود روزیٔ او گشت از قرار واقع در اعمال آن
ولایت عمل نموده نقش کارش بر وفق دلخواه درست نشین گردید - چنانچه

جز عبدالله خان بهادر فیروز جنگ دیگری در آن سر زمین این رنگ فیروزی نیافته بدان گونهٔ عمل نکرده -

بیست و پنجم دی ماه مطابق سوم شهر رجب سال هزار و چهل و دو هجری قدسی وزن شمسی اثنین و اربعین از سنین عمر بیشمار خدیو روزگار بمبارکی و آراستگی تمام زیور انعقاد پذیرفت - و سایر رسوم معهودهٔ این روز از داد و دهش و افزایش مناصب و وظایف ارباب رواتب بظهور آمده خاص و عام بر کام دل و مراد خاطر فیروز گشتند - از جمله سید خان جهان از اصل و اضافه بمنصب پنجهزار سوار سه هزار دو اسپه سه اسپه و جعفر خان بمنصب سه هزاری ذات و هزار و پانصد سوار و خلیل‌الله‌خان [1] [بمنصب هزار و] پانصدی پانصد سوار و معصوم کابلی بخطاب اسد خان و عنایت علم و منصب هزار و پانصدی هزار سوار سرافرازی یافته از اصل و اضافه بلندیٔ قدر شان نصاب کمال یافت - عوض خان قاقشال بمنصب هزاری هشتصد سوار از اصل و اضافه بلند پایه گشته نعم البدل و بهین عوض عمر گرانمایه یافت - وقاص‌حاجی ایلچیٔ بلخ بعنایت خلعت و انعام بیست هزار روپیه مرحمت پذیر شده اعطاء خلعت و پنجهزار روپیه نقد بهومن پسرش ضمیمهٔ این عاطفت عمیمه گردید - عطای این روز برکت اندوز سوای منصب هشتاد هزار روپیه بشمار درآمد - و همدرین روز باقر خان صوبه‌دار معزول اودیسه بسعادت ملازمت رسیده پیشکش نمایان از جواهر و مرصع آلات و ظروف زرین و سیمین که قیمت آن دو لک روپیه بود از نظر اشرف گذرانید -

در همین اوقات در طی وقایع صوبهٔ الهباد بعرض اشرف رسید که حسب‌الامر جهان مطاع در بلدهٔ بنارس اساس هفتاد و شش بتخانه از اعظم صنمکده‌های آن گروه آتشی نهاد بآب رسیده گرد از بنیاد آنها برخاسته خاکشان بباد فنا رفت - و اینمعنی بر آن بود که چندی قبل ازین فرمان قضا نشان حسب الفتوی علماء اسلام زیب صدور یافته بود که حکام و متصدیان مهمات شرعی و عرفی در سایر ممالک محروسه حرسها‌الله تعالی عن

---

(۱) ع [باضافهٔ] ل -

حوادث الزمان و طوارق الحدثان شرایط نهایت تفحص و تجسس بجا آورده در هرجا که تازه صنم خانهٔ اساس یافته باشد آنرا بخاک رهگذر برابر ساخته از مصالح عمارت آن ضلالت کدها که ماندن آنها سرمایهٔ مفاسد است مساجد و معابد بجهت تشیید مبانئی مصلحت دین بنا نهند و اصلاً متعرض بیوت‌الاصنام که سابق برین عهد بنیاد یافته باشد نگردند ـ

انتظام یا فتن گرامی گوهر شاهوار محیط شرافت و کرامت اعنی کریمهٔ بادشاهزاده پرویز در عقد پیوند و سلک ازدواج درة التاج خلافت کبری مرسلة الصدر سلطنت عظمیٰ محمد داراشکوه

بحکم نتیجهٔ مقدمهٔ سابقه یعنی وجوب بذل مساعئی جمیلهٔ عموم سلاطین دادگر در تکثیر نسل و تفریع اصل خویش و خصوص سعئی مشکور اعیان این دولتکده والا که اخیار اولاد ابوالبشر اند دربارهٔ تزویج اولاد اخیار خود که تا قیام قیامت منتج مقدمات قوام احوال و اوضاع بنی آدم و باعث استقامت قوایم ارکان نظام عالم خواهد بود حسب الامر اعلیٰ پیشکاران سامان‌پرداز کارخانجات این دولت ابد طراز که از کمال فسحت دستگاه حشمت و جاه هیچ چیزش در نمی یابد از آغاز فرخنده روز خواستگاریٔ مذکور باز تا الحال بتهیهٔ دربایست وقت و ناگزیر حال پرداختند ـ و کارکنان کارخانه کن و عملهٔ بیوتات سرکار ابداع که از مبداء روز نخست تا این عنایت در عالم بالا بمقام سرانجام مصالح و مایحتاج این فرخنده ازدواج همایون در آمده بودند بتازگی در صدد انتظام و انصرام سر تا سر آن مهام شدند ـ و چون لوازم این کار خیر بخیریت و خوبی ساخته و پرداخته گشت و فروغ فراغ همگنان بر پیشگاه ضمیر آنها تافت و از هیچ راه بهیچ روحالت منتظره باقی نمانده همه کامها حسب المرام سرانجام یافت ـ چندانکه وقوع این امر مسعود و کار عاقبت محمود از رهن تاخیر وقت برآمده معهذا اوضاع افلاک و انظار انجم که بسی قرن و

ادوار انتظار در آمد این وقت موعود و عهد معهود داشتند بر طبق مرام و مراد گشته بحرکات موافقه و دورات متناسبه ناظر بسوی انواع استسعاد در آمده بودند اقتران این دو فرخنده کوکب سعید در برج مقارنت جاوید بساعتی مختار در کمال نیک اختری که از سایر نحوس و نقایص بری و سعود کواکب مسعودش بجان مشتری بود سمت وقوع یافت - و بسط مقال در تفصیل اجمال این سانحهٔ سعادت اشتمال آنکه چون صبیهٔ مکرمهٔ سلطان پرویز مرحوم بخطبهٔ مهین بادشاهزادهٔ سامی نامی سلطان دارا شکوه کامگار نامدار گرامی گشت و مبلغ دو لک روپیه از نقد و جنس برسم ساچق چنانچه در سوانح سابق گذارش پذیرفته ارسال یافت - درینولا که وقت زفاف نزدیک شده بود مبلغ شانزده لک روپیه بموجب تفصیل ذیل در مصارف سرانجام و سامان کدخدائی بادشاهزادهٔ زمین و زمان صرف شد - و از جمله این اسباب و اثاث که تصور مراتب آن بچندین مرتبه بالا تر از مراتب خرد است بعضی بکارفرمائی مهین بانوی آداب دان مشکوی خلافت نواب غفران مآب مهد علیا شده - و باقی بعد از آن که صدور قصور رضوان به فل پیرائی آن همنشین حورعین آرایش پذیر گشت بنابر فرمایش بادشاهزادهٔ عالم و عالمیان بیگم صاحب که اکنون مسند آرائی محفل همایون خلافت بوجود مسعود ایشانست زینت تمام پذیرفته بود - مجملی از تفصیل جهاز مذکور برین دستور است - زیور و اقسام نوادر جواهر گرانمایه و آلات مرصع نفیس موازی هفت لک و پنجاه هزار روپیه - اسباب پیشکش بندگان آنحضرت اعلی یک لک و پنجاه هزار روپیه - از آنجمله حوضهٔ فیل از طلای ناب با چتری مسلسل مروارید که مبلغ هفتاد و هفت هزار روپیه صرف ترتیب آن شده بود و سوای مبلغ ده هزار روپیه که برای نثار قرار یافته یک لک روپیه نقد - و باقی که شش لک و چهل هزار روپیه باشد آلات و ادوات زرین میناکار و ساده و ظروف و ادوات سیمین با چهپرکتها و پلنگ های طلا و پیشگیرهای زردوزی که گلهای مرصع نیز بر آن دوخته بودند با سایر اسباب و پیرایهٔ حجله در نهایت زیبائی و نفاست و هم چنین بساطهای ملون و شامیانهای مخمل زربفت و زردوز و سایر اثاث اناث و آلات کارخانجات شاهانه خصوص

انواع نفایس اقمشه و امتعهٔ هفت کشور و فیل خاصگی با یراق سیمین و پوشش مخمل زربفت و ماده فیل و چندین سر اسپ عربی و عراق و ترکی و کچهی مزین بزین زرین و سیمین و اقسام بهل و رتهه - و یکصد توره بجهت شاهزادهای والا نژاد نامدار و سایر بیگمان و خواتین عصمت آئین و نوئین اعظم یمین الدوله از نه طاق پارچهٔ غیر مقطوع تا هفت طاق - و اکثر تورهای مذکور مشتملبر بعضی از مرصع آلات نیز بود -

بالجمله بتاریخ روز مهر شانزدهم موافق روز جمعه بیست و چهارم رجب سال هزار و چهل و دو هجری مجموع بدایع اسباب مذکور که به کمال خاطر پسندی و نظر فریبی با نهایت تکلف و تصنع و تزین و تفنن سرانجام یافته بود بتوزک و توره‌ترتیب تمام در صحن ایوان چهل ستون خاص و عام که در آنروز زینت افروز حسب الحکم اعلی خلوت زنانه شده بود باشارهٔ مهین بانوی زمین و زمان بهین ملکهٔ کون ومکان بیگم صاحب و کارفرمائی ستی خانم دفعه دفعه از طلوع فجر تا هنگام عصر مرتب گردید - بی تکلف بدیع بساطی غریب در غایت تکلف و زیب فروچیده شد که کارنامهٔ ارژنگ و نگارخانهٔ چین و فرنگ بل کارگاه رنگارنگ سپهر بوقلمون مینارنگ در برابر رنگ آمیزیهای آن بزم رنگین و سواد اصل کارخانه صنع صنعت آفرین جز رنگ ریزیٔ خجلت نقش بر روی کار نیاورد - خاصه درین وقت که پرتو نور حضور قایم مقام نیر اعظم شهنشاه عالم که حسب‌الالتماس ملکهٔ عظمیٰ برکت قدوم و فیض مقدم بدین فرخنده انجمن مزین ارزانی داشته بودند زیور دیگر پذیرفته تزئین از سر گرفت - و چون بندگان حضرت بدولت از تماشای آن بازپرداخته اهل مجلس مقدس را مرخص ساختند - سایر شاهزادهای کرام و امرای عظام و باقی بندهای روی شناس را درین بزم خاص به بارعام نواختند - و از دستوریٔ تفرج آن ابواب تنشیط و تفریح بر روی روزگار ایشان کشودند - و استسعاد یافتگان سعادت حضور وعدهٔ بهشت فردا را آن روز دریافته بتصور دقایق آن در تصدیق وجود جنت موعود از مرتبهٔ علم‌الیقین باعلیٰ درجات عین‌الیقین ترقی نمودند - خصوص وقاص حاجی ایلچیٔ نذر محمد خان که او نیز باین عنایت خاص اختصاص پذیرفته آنچه فرود آن بهزاران

هزار مرتبه فوق مراتب تصور او بود برای‌العین دید - بالجمله کیفیت مجمل این سور سرور بنیاد بهجت اساس را آنانکه سعادت حضور نیافته از تفرج آن مسرور نگشته اند از مقیاس کمیت خرج بیش از قیاس که از اندازهٔ تقدیر و تخمین افزون است استنباط و استخراج می توانند نمود - چه در وجود مخارج و مصارف آذین و تزئین این انجمن فردوس آئین از آغاز تا انجام بهمه وجه سی و دو لک روپیه که صد هزار تومان ایرانی و یک کرور و بیست لک خانئی تورانی باشد برین موجب خرج شد - از سرکار خاصه شریفه چهار لک روپیه - از سرکار بادشاهزاده و حرم سلطان پرویز ده لک روپیه - و شانزده لک باقی از سرکار نواب قدسی القاب بیگم‌صاحب - و در همان روز آن ملکهٔ ملک صفات و انسیهٔ قدسی سمات که آداب حمیده و ملکات پسندیده از والدهٔ ماجدهٔ خویشتن اکتساب نموده و از آن کریمهٔ دودمان مکارم و مفاخر و حکیمهٔ نساء اوایل و اواخر قوانین حکمت منزلی پگزیده‌ترین روشی و شایسته‌تر آئینی دیده و شنیده بودند مراسم معهوده حسب‌الارشاد والا بر طبق فرمودهٔ حضرت اعلی بطریقی ستوده مراعات نموده نخست به یمین‌الدوله نه دست خلعت فاخره با چارقب زردوز و خنجر مرصع مرحمت فرمودند - بسایر اعیان حضرت و ارکان دولت خلعت با چارقب زردوز و خنجر مرصع و بامرای عظام خلعت با فرجی لطف کردند - و جمیع بندهای روشناس درگاه والا و اصحاب استعداد و ارباب رود و سرود فراخور حال و قدر و مقدار بتشریف خلاع فاخره سعادت اندوز گردیدند -

روز دیگر مجموع خوانهای مالامال از نفایس مال و منال و سایر جزئیات کلیهٔ جهاز و اثاث مذکوره که بانمایه آراستگی و پیراستگی و طرز بدیع و روش غریب طراز تهیه و ترتیب یافته بود بآئین شایسته با چندی از کدبانوان مشکوی سلطنت بمنزل شاهزادهٔ فرخنده طالع ارسال یافت - و چون نقاب گزین حجاب عصمت جهان‌بانوبیگم حرم شاهزادهٔ مرحوم سلطان پرویز از بندگان حضرت خواهش آن نمود که جهازی که بجهت صبیهٔ مرضیه سیر خود تجهیز نموده بدستور مذکور در صحن خاص و عام چیده آنرا از پرتو نظر فیض اثر آن سرور زینت پذیر میمنت و برکت

سازد - بنابر رعایت جانب آن مخدره دستوری عنایت شد - و همگی آن اسباب را که مستورهٔ مذکور بمدت مدید در منزل سلطان پرویز اندوخته و دیگر نفایس که بعد ازو آماده نموده بود با جهاز خودش که بندگان حضرت همگی را بدو مرحمت نموده بودند در همان محفل با ترتیب خاص چید - و چون انجمن زنانه بانجام رسید حضرت خلافت مرتبت آخر آنروز بعضی از بندگان درگاه گیتی پناه را که از تفرج مجلس گذشته فرح اندوز نگشته بودند احضار فرمودند و بتماشای آن بساط نظر افروز بر کام خاطر فیروز ساختند -

شب پنجشنبه غرهٔ شعبان سال حال مراعات مراسم معهوده نموده از جانب مردم عروس خوانهای حنا برسم و آئین مقرر آوردند - چون در آن شب حضرت ظل سبحانی عزلت گزین خلوت صفا و صفوت شده شمع انجمن افروز شبستان قدسیان بودند و محفل مقدس غسل خانه از نور حضور آنحضرت بهره‌ور نبود حسب الحکم اشرف آن خدیو اعظم فضای حریم آن حرم مکرم بانعقاد آن بزم خاص اختصاص پذیرفت - و چون بخشیان عظام سایر مقربان بارگاه قرب منزلت و بنده‌های روشناس درگاه آسمان جاه را جابجا درخور قدر و مقدار هر یک جا دادند - و همگنان مرتبه بمرتبه باندازهٔ مراتب که مناسب مناصب ایشان بود جا گرفتند و روی مجلس از نور حضور گلرخان زیور پذیر گشت - از هر سو صدای نغمهٔ زیر که از مبداء وقوع واقعه ناگزیر نواب مهد علیا تا آن غایت بناله زار مبدل گشته بود بلند شده از صوت هزارداستان بصد داستان [1] دست برد - و شاهدان نواهای مطرب که از بیم احتساب نهی تنفیذ بخش اوامر و نواهی جناب الهی در حجاب و حجاز پردهٔ ساز بصد چادر مستور بودند بمقام پرده دری درآمده در لباس دلبری آغاز جلوه گری کردند - ملخص سخن چون انجمن حنابندان بدلکشائی تمام منعقد گشت و اهل رود و سرود حسب‌الصدور امر اعلیا مصدر انواع اسباب بهجت و سرور آمدند و عود مجمر سوخته و عود رامشگر ساخته شد - زهرهٔ خنیاگر از پس پنجرهٔ دوم منظرهٔ سپهر تماشاگر گشت - و بهرام و کیوان چون خادمان ترکی و هندی

---

۱ - دستان - قلمي - (و - ق)

آن والا ایوان عطر مثلث ماه بر آتش مهر نهاده از منقل مثمن گردون هشتم مجمره گردان گردیدند - کدبانوان آداب شناس بدستور مقرر این کشور رسم حنابندان بظهور رسانیده عقدهٔ انگشتان همگنان خصوص بنان سیمین تنان و نوجوانان انجمن را همرنگ عناب و لعل خندان پسته دهنان ساختند - و رومالهای زرکش که همانا روکش اشعهٔ انوار مهر است بر آن بسته برین سر دستبرد نمایان به پنجهٔ آفتاب تابان نمودند - و بعد از فراغ حنابندی چون رسم قسمت کمربندهای زرکاری که بر سبیل شگون و فال تحصیل فتح و کشایش کار قرار گرفته بظهور پیوست نخست خوانهای لبالب از پان و گل که مدار رنگ و بوی لب و دهان غنچه لبان و بر و دوش سمن بران موی میانست در آن بزم ماه پیکران بمیان آمده - بعد از رفع آن به بسط سماط انواع شیرینی با ضم انواع خوشبوی پرداختند - و بجهت شگون لذت‌عمر بر دوام و فال طیب عیش مدام درین ضمن دماغ سرمایهٔ ترطیب و تطییب مشام خواص و عوام آماده ساختند و عامه مردم از آن نعم خاص بکام دل رسیده بهره‌ور و زله‌بر گشتند - و باقی آن لیلة‌القدر و تمام روز آنشب بهروزی اندوز را بطرب و عشرت گذرانیده بر مراد خاطر فیروز گشتند -

شب دوم که شب جمعهٔ مبارک بود حسب‌الحکم همایون خدیو عالم و مالک رقاب عالمیان بادشاهزادهٔ جهان و جهانیان سلطان شاه شجاع و سلطان اورنگ زیب و سلطان مراد بخش با سایر اعیان دربار سپهر مدار در عین خوشوقتی و شادکامی به فرخنده منزل سپهر منزلت شاه داماد نو عروس دولت شتافتند - و امرای عظام برسم تهنیت آن کارخیر پیشکشهای عظیم کشیده به نیت خیریت زبان به مبارکباد کشادند - آنگاه برگ عیش و نشاط ساخته به بسط بساط انبساط پرداختند - و در پایان آن فرخنده روز طرب اندوز اکثر سرافرازان پای تخت خجسته بخت در رکاب سعادت نصاب شاه سوار عرصهٔ سرافرازی پیاده رو براه نهاده بتوزک شایسته و آئین شاهانه که شاید در نظایر این روز طرب افروز نیز نظیر آن در نظر زمانه در نیامده باشد تا در دولتخانه والا شتافتند - چون شاهزادهٔ جوان بخت بلند اقبال محفوف جاه و جلال ببارگاه خاص و عام

درآمده از فوز شرف ملازمت اختصاص یافتند نخست خدیو هفت کشور
بر سبیل اظهار عنایت تمام عقدی تام انتظام مشتمل بر لآلی شاهوار که
به تسبیح اشتهار دارد و منتظم از چندین قطعهٔ لعل درخشان بدخشان نژاد
که چهل هزار روپیه ارزش داشت بدست مبارک زیور گردن آن سرافراز
نموده برین سر آن درة‌التاج تارک سروری را بلند قدر ساختند - و هم
بدست اقدس سهرهٔ مروارید گرانمایه بر سر فرخنده فر آن فروغ گوهر اکلیل
والا گوهری بستند - آنگاه شمشیر مرصع با پردلهٔ قیمتی و فیل خاصگی به
یراق سیمین و پوشش مخمل زربفت و ماده فیل و دو سر اسپ صرصر تگ
بادپای که زین و لگام یکی مرصع و دیگری زرین بود مرحمت فرمودند -
چون شاهزادهٔ والا گهر از ادای آداب معهود بازپرداختند نخست بندگان
حضرت یمین‌الدوله را به تشریف خلعت خاص با چارقب زردوزی
مشرف ساختند - بعد از آن سایر ارکان دولت و امرای عظام و اکثر بنده‌های
روشناس بارگاه سپهر اساس بخلعت‌های فاخره افتخار اندوزی نمودند -
و از ایشان گذشته سایر اهل نشاط بمرحمت سروپای قیمتی بر کام خاطر
فیروزی یافتند - بالجمله در آن فرخنده شب که زمین و زمان را بسبب
فرط فرح و طرب دو لب از خنده فراهم نمی آمد - و عموم رسوم خرمی
و شادکامی و وفور انبساط قلب و انشراح صدر بجای رسیده بود که بساط
شگفتگی و سرور تا صبح روز نشور احتمال طی شدن نداشت اسباب
عیش و سامان نشاط بحسب فرمان همایون از سرحد حساب بیرون و از
قیاس شمار افزون مهیا و آماده گشت - و از فروغ شمع و چراغ و فانوس
و مشعلهٔ زرین و سیمین در و بام دولت خانهٔ والا بل روی زمین بنحوی
روشن گشته روکش پرتو کواکب و رشک فرمای انوار مهر انور شده بود که
زمین و زمان‌را گمان‌آن می‌شد که‌در آن‌روز بازار عیش‌و عشرت اندوز و انجمن
سور و سرور آموز همانا رونق چراغان نوروز گیتی افروز است - و همدرین
هنگام از یک سو مقتضای وقت صلای خوشوقتی و شادکامی درداده
صدای شادیانهٔ شادی و نوای گورکهٔ مبارکبادی شش جهت و هفت
کشور را فرو گرفته بود - و بزرگ و کوچک بصدد طرب پردازی درآمده
از نشاط اندوزی آهنگ طرح تفرج اندازی داشتند - و در این بزم زینت

طراز زیور پیرا که زمین و آسمان را فرط انبساط و اهتزاز از جا درآورده و سرگرمئی تماشای آن هوش از نظارگیان برده بود از دیگر سو هنگامهٔ مسرت و ابتهاج از کثرت آلات آتشبازی مثل تیر هوائی و گل افشان و ماهتابی و امثال آن گرمی پذیرفت - و از بساط بسیط آب و خاک گرفته تا فضای محیط افلاک همه جا را همانا بتاب خود فرو گرفت - چنانچه سر تا سر روی هوا از سر الوان شعلهای رنگ آمیز پر قوس قزح و شهب ذو ذوابه و ذو ذنب می نمود - بلکه از فرط دود و شراره آسمانی دیگر پر ستاره بنظر ارباب نظاره در می آمد - ملخص سخن در آن فرخنده طوی بدیع آئین که آذین محفل خاص بگزیده ترین صورتی با پیرایهٔ زیب روی نمود و به بهین روشی غریب و زینتی بی نظیر نظر فریب پذیرای تزئین و ترتیب گشت - و صفحهٔ روی زمین و در و دیوار و سقف و جدارش از شش جهت چون بیاض عارض گلرخان هر هفت کرده بزیور پیرایهای ملون مزین شد - و فضای روی زمینش که به بسط بساطهای با صفا همانا روکش آئینه مصفا شده بود از عکس مسلسل مروارید و شامیانهای مکلل بگلهای مرصع معائنه چون صحن خلوت خانهٔ صدف همه جا بفرش گوهر مفروش گردید - چنانچه مردم دیدهٔ تفرجیان در موج خیز جواهر آبدار و طوفان آب لآلی شاهوارش بعینه مانند آدم آبی به شناوری تماشاگری می نمودند - گلرخان لاله عذار بنفشه موی و سمن بران سرو قد نسرین بناگوش که همانا گلشن صنع آفریدگار و بستان قدرت آنحضرت اند مانند سرو بوستان ناز برغم سروستان باغ و بوستان بخرامش درآمده - و چون صد هزار باغ و بهار برخلاف معهود باغ و بهار سرگرم گلگشت گشته دسته دسته سنبل پرتاب مشکبیز از طرهٔ دلاویز با هزاران سرکشی در پا کشان و سربسر در رد و بدل دل بیدلان بصد دست آویز پامال کنان :

ابیات

مسلسل موی خوبان ختائی	ازیشان عقل در زنجیرخائی
هزاران جعد سنبل تاب داده	متاع هوش با سیلاب داده
نگه خواب اجل تعبیر کرده	دهان سر مگو تفسیر کرده

چون هنگام رونقِ هنگامهٔ شادمانی بعموم رسم کامرانی درآمد مطربان

هفت کشور یکجا ساز راهزنئی هوش و خرد کوک کرده آهنگ یغمای صبر و تاراج شکیب نمودند ـ و به تیزدستی مضرابهای سیراب آب کار نغمه طراز قاراب[1] برده بزور ملاحت ادا و شیرینئی طرز شورانگیز دست زبردستی باربد رامشگر پرویز را چون پردهٔ ساز از دستهٔ طنبور بر چوب بستند ـ و سایر سرود سرایان هندی نژاد بنواهای مخالف عراق در پردهٔ اصوات موافق پردهٔ طاقت بر مست و مستور دریدند ـ

چون سامان عیش و عشرت این کار خیر بسرانجام دلپذیر ساخته و پرداخته شد و ناگزیر وقت همین انتظار درآمد ساعت مختار انجم شناسان فرس و قرارداد اختر شماران هند آن بود که بعد از گذشتن دوپهر و شش گهری زمان مسعودش بر طبق مقصود درآمد نیراعظم اوج خلافت که آنزمان در شرفخانهٔ شاه برج تشریف اشرف داشتند قاضی القضات قاضی محمد اسلم را بحضور پرنور طلب فرمودند ـ و بر وفق آئین شرع مطهر در همین ساعت سعادت اثر عقد نکاح شاهزادهٔ سلیمان زمان به مریم بلقیس مکان بسته شد ـ و سلسلهٔ ازدواج ابدی و پیوند سرمدی این برجیس خصائل بآن زهره شمایل بهم پیوسته گشت ـ در آن حالت ذره تا خورشید ادای مراسم تهنیت بصدق نیت نموشند ـ و ماه تا ماهی با زبان بی زبانی و لسان حال از روی حسن قال زبان به مبارکبادی کشودند ـ نوئینان دولت گورکهٔ شادی را سوای پنج نوبت مقرر برسم شادیانهٔ مبارکبادی مکرر نوازش دادند ـ و آوازهٔ دبدبهٔ رفعت بلند ساخته بچهار حد ربع مسکون رسانیدند ـ مجملاً از روز جمعهٔ برکت اندوز تا قریب دو هفته روز بروز مراتب ظهور و بروز عیش و عشرت این جشن فرخنده و طوی همایون چون حسن روز افزون ماه منیر افزایش پذیر بود ـ در عرض این ایام خدیو عالم بر سر کام بخشئی عالمی در عین کامرانی بوده جهانی مقضی المرام شده و آرزوهای شاخ در شاخ و املهای فراخ ارباب طول امانی و آمال بر وجه احسن بانجاح مقرون گردید ـ و معنی سنجان سخنور در باب تهنیت قصاید غرا بسلک نظم انتظام دادند ـ

---

۱ ـ فاراب ـ قلمی (و ـ ق)

و از وفور صلهای گرانمند پراگندگئی سلسلهٔ نظام احوال شان بجمعیت جاوید گرائید - از جمله سخن پردازان طالبای کلیم تاریخ این زفاف در ضمن این ابیات یافته بجایزهٔ کلی فایز گردید :

ابیات

ازین دلکشا جشن وافر سرور — همه عید شد سربسر ماه و سال
زمانرا گرفت امتداد فرح — چو تاری که پنهان شود در لآل
دو سعد اختر برج شاهنشهی — بـه برج شرف یافتند اتصال
ز آمیزش زهره و مشتری — سعادت گرفتست اوج کمال
خرد بهر تاریخ این سور گفت — قران کرده سعدین برج جلال

امید که این اقتران خاص که در حقیقت آثار آن باعث قوام احوال و اوضاع خواص و عوام بل سبب استقامت مزاج عالم مجاز و استحکام قواعد بنیان طبایع و ارکان کون و مکانست تا قیام قیامت قرین استقامت و مقرون باستدامت باد -

بیست و نهم بهمن پرتو توجه والای مهبط انوار الٰهی اعنی حضرت خلافت پناهی حسب التماس بلند اختر اوج اقبال مهین شاهزادهٔ والا گهر و وصول آن ملتمس بذروهٔ قبول حضرت اقدس بر سمت فرخنده منزل شاهزادهٔ بخت مند مبذول افتاد - و سایر سرداران پای تخت از شاهزادهای عظام کامگار تا بندهای روشناس در رکاب برکت انتساب پیاده رو براه نهاده درین ضمن از اکتساب انواع سعادت تامه به بهرهٔ فیض شامل و نصیبهٔ نصاب کامل رسیدند - آن قاعده‌دان آداب شناس از راه سپاس این مکرمت والا از ساحت کریاس سپهر اساس دولت خانهٔ معلی تا سعادت سرای خویش که بنابر قرب جوار مساحت آن مسافت هفده جریب بیش نبود بطریق پاانداز نفایس امتعه از دست زربفت و مخمل ساده فرش ساختند - و چون سرزمین آن منزل فیض حائل[1] از فوز برکات قدوم سعادت لزوم و ادراک میامن مقدم مکرم خدیو اعظم تارک رفعت بذروهٔ افلاک رسانید شاهزادهٔ

---

۱ - حاصل - قلمی (و - ق)

عالم نخست بتقدیم رسم نثار پرداخته آنگاه بکشیدن پیشکش لایق از اقسام نوادر هر دیار که از آنجمله یکسر اسپ صرصر نژاد عراق زاد نامور به سرافراز بود با ساز مرصع که مدتها با سرکاری و توجه تمام در کارخانه خاصهٔ خود بقصد پیشکش آنحضرت سمت اتمام داده بودند اقدام نمودند - و همدرین انجمن والا سایر امرا از سرکار بادشاهزاده بنابر اشارهٔ علیهٔ حضرت خلافت مرتبت بتفاوت درجات مراتب بدین موجب از تشریف خلعت شرف استسعاد خاص پذیرفتند - نخست یمین‌الدوله آصف خان بمرحمت دو تقوز پارچهٔ درست و شمشیر مرصع آنگاه علامی افضل‌خان با سه تن از عمده‌های دولت بعنایت سروپای فاخره با چارقب زردوزی و چندی دیگر از امرای نامدار بمرحمت خلعت با فرجی سرافراز گشتند - و باقی بنده‌های روشناس خلعت یافتند - و همگنان نخست در خدمت اشرف ادای آداب معهوده نموده بعد از آن تسلیم عنایت شاهزادهٔ والا مقام بجا آوردند -

ارسال نامه و رسول از درگاه گیتی پناه نزد نذر محمد خان والئی بلخ در جواب معذرت نامه که مصحوب وقاص حاجی ایلچیٔ خود فرستاده و مجملی از سوانح دولت ابد قرین

ایزد تعالیٰ عنان اختیار سلطنت کبریٰ و خلافت عظمیٰ را به سروری ادب پرورد خردور حواله نماید که در جمیع اوقات و احوال خاصه هنگام سلطان قوة قاهرهٔ غضبی مالک نفس خود تواند گشت - و بر قهر و غلبهٔ مقتضیات طبع انسانی و ملایمات قوای نفسانی سیّما در وقت تغلب و تسلط نفس اماره قادر توانه شد - خصوص در حالتی که بازداشت نفس در مقام فروگذاشت انتقام از ملوک عظام اتفاق افتد که درینصورت مفسدهٔ کینه گذاری بیشتر روی نماید - لله‌الحمد که حضرت جهانبانی بنحوی در سایر این ابواب خاصه درباب بخشش جرایم ارباب

جنایات صاحب ملکهٔ راسخه اند که تلخئی فروگذاشت با آمیزهٔ مرارت در کام عفو آنحضرت از چاشنئی شهد انتقام لذیذتر می نماید ـ و شاهد حال درین مقام اغماض عین بندگان حضرت سلیمان مکانت از مراتب خیره نظری و چیره دستئی نذر محمد خان والئی بلخ دربارهٔ محاصرهٔ حصار کابل و ترکتاز اوزبکان تنگ چشم یغماگر در حوالئی آن و قبول معاذیر دلپذیر نذر محمد خان ـ چه آنحضرت همواره در فروگذاشت سایر زلات بهانه جوی بوده برای ترسیل عفو و صفح وسیله طلب می کردند و باوجود کمال قدرت بمقام انتقام درنیامده همواره گناهگاران را طرز عذرخواهی تلقین می‌فرمایند ـ چون نذر محمد خان وقاص حاجی نام رسولی را با نامهٔ عذر آمیز بدرگاه والا ارسال داشته بود لاجرم درین صورت جرم او را بضرورت بر رو نیاورده درینوقت که رخصت انصراف باو میدادند از روی کمال عنایت بجهت آرمیدن خاطر او تربیت خان را که از خانه زادان دیرین دودمان دولت جاوید قرین است بجهت تقدیم این امر برگزیدند و از اصل و اضافه بمنصب هزاری هشتصد سوار اعتبارش افزوده سرمایهٔ افتخار ابدی بدستش دادند ـ و عنایت خلعت فاخره و اسپ و فیل ضمیمهٔ این عاطفت عمیمه گردید ـ وقاص حاجی را نیز با او رخصت دادند و مراسلهٔ والا که از انشاء علامی افضل خان بود مشتمل بر فتوحات بی اندازه و تنبیه و تادیب نظام الملک و عادلخان و استیصال خانجهان بایلچئی مذکور حواله فرمودند ـ

باقرخان بعد از تغیر صوبهٔ اودیسه بصاحب صوبگئی ولایت گجرات از تغیر اسلام خان کامروا شد ـ و بعنایت خلعت و اسپ و فیل بمنصب چهار هزاری ذات و سوار نصف دو اسپه سه اسپه سربلندی یافته روانه گردید ـ و خدمت میرتوزکی که کمال معامله فهمی و کاردانی درکار دارد و در انصرام آن مرتبه سنجی و پایه شناسی ناچار است ـ و خلیل الله خان بنابر فرط شدت و حدت طبع که وجود آن علت عدم مرضیات همگنانست موافق مرضئی خاطر اشرف سر نکرده بود از تغیر او بمروتخان ترکمان مرحمت فرموده بخطاب مرشد قلی خان سرافراز فرمودند ـ

قران فرخنده کوکب سعادت قرین برج صاحبقران اعنی شاهزاده محمد شجاع با نبیرهٔ شرف خانه کرامت جاودانی یعنی کریمهٔ سلسلهٔ صفیهٔ صفویه و انعقاد انجمن عقد ازدواج شرعی میانه این دو یگانه گوهر عقد یکتائی

اسباب بذل جهد طبقهٔ ملوک درباب سلوک طریقهٔ تکثیر و توفیر اولاد و امجاد و احفاد والا نژاد و دواعئی صرف مساعئی جمیلهٔ ایشان در باب انتاج نسل جلیل و نشوونما فروع اصل اصیل دوحهٔ وجود خود از آن نمایان‌تر است که به بیان نیازمند باشد - و چون تحریض عقل و شرع دربارهٔ تزویج احاد ناس بمرتبهٔ کمال باشد درباب توالد و تناسل ملوک و سلاطین خود بوجه اولیٰ - چه معنی آن باعث اتحاد فرد فرد اشخاص و احاد ناس و این موجب استقامت مزاج وهاج زبدهٔ طبایع و ارکان بل علت بقای این نوع عالی مکان یعنی حضرت انسان که فی‌الحقیقت واسطهٔ تکوین تمامی کائنات و ظل ظلیل خورشید ذات حضرت رب الارض والسموات است - بنابر این مقدمهٔ مسلمه حکمت آئین خدیو زمان و زمین که پیوسته خیر و صلاح دنیا و دین و امن و امان بلاد در پیش دارند بخاطر مبارک آوردند که شاهزادهٔ جوان بخت شاه شجاع را با حجله آرای طوی زفاف و مسند پیرای شبستان عصمت و عفاف حرم محترم آن والا نژاد که سابقاً نام برده و زبان زد شده بود درین زودی داماد سازند - و چون میعاد قدوم برکت لزوم موکب سعادت ماه، بارک رمضان سمت قرب مدت داشت و نکاح و زفاف بحسب تعارف بین العیدین ممنوع است لاجرم بندگان حضرت بنابر آنکه وقوع این کارخیر بحیز تعویق و تاخیر نیفتد اختر شماران سطرلاب نظر بطلیموس نظیر را در اختیار ساعت

مختار قبل از ورود مسعود عید فطر سعید باشارهٔ والا سعادت پذیر ساختند - ایشان بعرض اعلیٰ رسانیدند که در عرض این مدت تا هنگام استهلال هلال شوال بل تا سال دیگر ساعتی بفرخ فالی و سعادت ساعات شب جمعه بیست و سیوم شهر عظمت بهر شعبان سنه هزار و چهل و دو هجری موافق چهاردهم اسفندار که آن نیز میانه است بنظر نمی آید - بنابر آنکه تعویق این معنی منظور نظر و مرضی خاطر عاطر نبود توسط ساعت مذکور را منظور نظر مبارک نداشته باوجود عدم انطباق ساعت معهود بر طریق مقصود بکارگری اقبال صاحبقرانی که از نیروی تائید ربانی دفع گرانیهای قران اختران میکنند اعتماد نمودند - سامان پردازان کارخانجات دولت ابد طراز را در ساعت بسرانجام درهایست وقت مامور فرمودند - با آنکه میان این دو فرخنده طوی زیاده از بیست و دو روز میانه نبود فرمان پردازان بر طبق امر گیتی مطاع خدیو زمانه عمل نموده در اندک فرصتی از پرداخت مایحتاج این خجسته ازدواج باز پرداختند - و ازینمعنی مادهٔ حیرت اهل خبرت و تبصرهٔ ارباب بصیرت آماده گشته سرمایهٔ آگهی آنانکه از کماهی حقیقت و فسحت دستگاه این دولت بی پایان اطلاع ندارند اندوخته آمد - و مزیت کیفیت و کمیت قدر و مقدار جاه و حشمت این سعادت کدهٔ دولت خداداد نسبت بدول صاحب دولتان سایر هفت کشور که مانند خانه خدای شطرنج از شاهی جز نامی ندارند به تعمیق اندیشهٔ غور پیشه رفته رفته مانند تضاعیف بیوقت آن عرصه سمت تضاعف پذیرفت - بالجمله روز نهم شعبان مذکور موازی یک لک و پنجاه هزار روپیه از زر نقد و نوادر و جواهر و نفایس اجناس دیگر برسم ساچق با توره و آئینی که در طوی سابق سمت نگارش یافت مصحوب صادق خان میربخشی و میرجمله میرسامان و موسویخان صدرالصدور بمنزل خلف الصدق خانوادهٔ مرتضوی رستم میرزا صفوی مرسول گشت - و چون هنگام انعقاد محفل زفاف فرخنده نزدیک رسید شب پنجشنبه بیست و دوم ماه عظمت پناه شعبان که بنابر رسم معهود شب حنا بندان بود از منزل میرزا مشارالیه خوانهای حنا با ساز و برگ آن بآئینی که سزاوار این دودمان خلافت و جلالت و درخور آن خاندان نجابت و اصالت باشد

مشمول کوکبۂ عزت و مصحوب دبدبۂ رفعت آوردند - و باقی رسوم متعارفه مثال چراغان و آتشبازی و امثال اینها از جانب ایشان بظهور آمد - و ساحت غسلخانۂ مقدس که حسب الامر اقدس بجهت انعقاد انجمن حنابندی مقرر گشته بود بحضور یمین الدوله و سایر امراء نامدار زینت آمود شد - و بدستور محفل پرنور طوی مذکور رعایت همگی رسوم مقرره از بستن حنا و تقسیم فوطهای زرباف و وضع خوانهای گل و پان و شیرینی و خوشبوی بشایستگئی تمام وقوع یافت - و ساز انواع نشاط و طرب از رود و سرود و سماع نازنین شاهدان هندی نژاد که لازمۂ انجمن سور و سروراست بعالم شهود روی نموده نظارۂ آن زنگ اندودۂ دیرینه از آئینۂ خاطر تفرجیان زدود - چون سرانجام این مراتب که سرمایۂ تفریح و تنشیط قلوب و مادۂ ترتیب اسباب فراغ خاطر و ترطیب دماغ است بظهور پیوست - عالمی بدین دست آویز از بند غم و عقدۂ الم پیوند گرفتاری گسسته بامید خوشحالئی سرمد و فارغبالی ابد عقد بیعت جاوید بستند - و روز دیگر بکارفرمائی نواب خورشید احتجاب ملکۂ جهان بیگم صاحب جهاز و اسباب دامادئ برادر فرشته محضر فرخنده سیر که از همه جهات موازی ده لک روپیه می شد و اکثر وجوه مصارت آنرا از سرکار خاصۂ خود آماده ساخته بودند مگر قلیلی از آن که بسرکار نواب غفران مآب مهد علیا مهیا شده بود در صحن بارگاه چهل ستون خاص و عام بعد از تحصیل دستورئ خلوت آن موطن صفا و صفوت بر طبق دستوری طوی سابق به ترتیب خاص مرتب گشت - بندگان حضرت خلافت مکان بنابر اجابت ملتمس فروغ اختر عفت پرتو چراغ عصمت سایۂ حضور پرنور بر ساحت این مجلس مقدس گسترده آن گوهرین بساط منور بل آسمان پر اختر را از برکت قدوم اقدس و میامن انوار نظر انور زیور صفا و ضیای دیگر بخشیدند - هرچند این جهاز بحسب کمیت از اسباب و اثاث طوی سابق کمتر بود لیکن قطع نظر از تکلف سخن سازی بنابر کیفیت و حسن وضع و ترتیب بسط از فیض نظر توجه آنحضرت و لطف اشارۂ قرةالعین اعیان خلافت جاودان بیش در بیش بود - چنانچه دربارۂ این توان گفت : **مصراع**

نقاش نقش ثانی بهتر کشد ز اول

بی تکلف نگار خانهٔ بی نظیر تصویر پذیر شده بود که بلا تشبیه حقایق صور معانی نگار در و دیوارش از آراستگی بدایع محسنات چون معانی سور و آیات کلام صورت نگار حقیقی که بالذات بمحسنات چون معانئی صور بدیعه آرایش پذیرفته از آلایش و شوایب عیوب مبرا بود - و فی الواقعه نگارین انجمنی زینت آرا گشت که از صدر گرفته تا صف نعال باوجود کمال تکلف و تصنع در تزئین آن بنهجی بی تکلف آمده بود که بعینه مانند ارکان و صدور ابیات آمده که صنایع بدایع آن ورای تصنعات بدیعه است - و از حسن مستعار استعارات و تشبیهات استغنا دارد و از تعریف و توصیف مستغنی بود - مجملاً بعد از استیفای حظ تفرج تام که ادای حق مقام بجا آورد نخست پرستاران محل معلیٰ رخصت یافته آنگاه امر اعلیٰ باحضار خواص بندهای درگاه والا زیور اصدار پذیرفت - و چون همگنان بفیض سعادت حضور پرنور فایز شدند حسب الاستصواب بندگان حضرت سایر بندهای والا از ارکان دولت و اعیان حضرت تا خدمهٔ خدمات حضور از سرکار نواب قدسی القاب مهین بانوی روزگار بیگم صاحب به تفاوت درجات مراتب خلعت‌های فاخره یافته از دریافت کام خاطر کامگار و مسرور گشتند - و نظارگیان بعد از ملاحظهٔ آن بساط قطع نظر از اغراق و اطراد در توصیف و تعریف آن از روی استبعاد به تهیهٔ برگ و ساز این دو طوی عظیم در پایهٔ کم و کیف عدد و عدت درینپایه کمئی فرصت و نزدیکئی مدت انگشت اعجاب و اغراب را وقف دندان تحیر و تعجب ساختند - چون انجمن تماشا انجام یافت تمامئی آن اسباب و اثاث ملوکانه بفرخنده منزل بادشاهزادهٔ عالمیان که در آن احیان فیض نزول خجسته بر منازل ایام بادشاهزادگئی خدیو روزگار که بر کنار رودبار جون واقع است مبذول داشتند بآئین شایسته مرسول گشت - و پایان آنروز طرب افروز همایون محفل خاص و عام بنور حضور خدیو روزگار منور شد و خواص و عوام در آن بزم خاص بار یافتند - و اهل رود و سرود براست کردن ساز و برگ عیش و عشرت پرداخته سامان نشاط و انبساط بر طبق مقتضای مقام مهیا ساختند - و هنگام نماز شام که مشرق شرف خانهٔ شاه برج جاه و جلال از نور حضور نیراعظم اوج عظمت و اقبال رشک

فرمای آشیانۀ عنقای مغرب قاف اشراق گشت حسب الامر اعلی شاهزادهای والا قدر سلطان اورنگ زیب و سلطان مراد بخش با یمین الدوله و سایر امرای نامور بمنزل انور[1] شاهزادۀ بلند اختر شتافته همراه آن شاه داماد عروس بخت و اقبال از راه کنار دریا سعادت اندوز ملازمت والا شدند - و آن شب نور افروز همه جا در عرض راه و سر تا سر عرصۀ ساحل جون و ساحت پای درشن مراسم چراغان و آتشبازی که عمده مواد بهجت و سرور جشن و سور است بجا آمده بود - چنانچه از پرتو انواع آلات روشنائی مثل چراغ و شمع و مشعله و فانوس نمودار انور اختر و نور ماه انور مانند شعلۀ کرمک شب تاب فروغ بدروغ داشت - و آلات آتشبازی که بجهت شگون فتح مهات جابجا نصب شده خصوص تیر هوائی کشاد یافته از رفع آن روی هوا تا چرخ اطلس همه جا پر ستاره می شد - و پرواز بلندش وجود نار کرۀ اثیر در جنب نموده نور آن مانند شراره و شعلۀ خس بی بود می نمود - چون وقت ساعت مختار در رسید اصحاب شرع شریف در خلوت شاه برج مقدس بحضور اشرف پیوند عقد دائمی میان فرخنده کوکب عالم آرای اوج خلافت و جلالت و زهرۀ زهرای فلک شرافت و اصالت بر وفق شریعت غرا بستند - و عالمی زبان بمبارکباد کشاده باقامت مراسم معهوده و آداب مقررۀ این مقام داد ادای متعارفات دادند - و خواص و عوام از وظایف خاص نثار و انعام عام خدیو روزگار کام خواطر گرفتند - خاصه ارباب سخن و استعداد قصاید غرا که درباب تهنیت این فرخنده سور انشا نموده بودند در حضور پرنور انشاد نمودند - و اصحاب رود و سرود نواسنج و غزل سرا شده آوازۀ حسن آواز و لطف نغمۀ ساز آویزۀ گوش نزدیک و دور ساختند - و همگی بهمه مرادات خاطر رسیده سینه از آرزوهای دیرینه پرداختند - و ثنا طراز بارگاه والای سلیمانی طالبای کلیم همدانی تاریخ این طوی همایون را بدین گونه یافته -

ابیات

ای دل از گلشن امید گل عیش بچین
روزگار طرب و عشرت جاوید آمد

---

۱ - آن ، مطبوعه - انور ، قلمی (و - ق) -

جشن دامادیٔ سلطان جهان شاه شجاع
عالم افروز تر از کوکبهٔ عید آمد
بهر تاریخ قران کرد رقم کلک کلیم
مهد بلقیس بسر منزل جمشید آمد

۱۰۴۲

بیان جمیع احوال پایان این سال فرخنده فال خصوص رفع بدعتی چند که در کشمیر وقوع پذیرفته بود

دادار گیتی آفرین که بنای عمارات خراب آباد عالم کون و فساد بر اساس عدل و بنیاد داد سلاطین نصفت آئین نهاده و رفع خرابیٔ معمورهٔ خاک را بتهیهٔ مصالح لطف و قهر ایشان منوط داشته از طبقهٔ والای سلاطین جهانبانی را برگزیده بانی و بادی تشیید مبانئی آبادانئی بلاد سازد که پیوسته در پئی معموریٔ عالم بوده معماریٔ عدالت را در هر حالت برسرکار دارد - و در هر صورت که رو دهد برشحه فشانئی سحاب تفقد و تلطف سرشار گرد کدورتی که از غبار انگیزیٔ ظلم و بدعت جور پیشگان بر صفوتکدهٔ صدور مظلومان نشسته باشد مرتفع سازد - شاهد حال رفع شنایع بدعت های شایعه است از یمن توجه حضرت صاحبقران ثانی که از جور اندیشهای حکام حرفی در دارالملک کشمیر و مضافات آن پیش رفته بود رفته رفته بمبلغهای کلی رسید - چون درینولا حقیقت آنها از انهای منهیان صوبهٔ مذکور و عرضداشت ظفرخان صوبه دار آن دیار بعرض مقدس رسید بی توقف فرمان قضا نشان درین باب بنام خان مذکور زیور صدور یافت که سایر آن ابواب که ثبت دیوان مظالم ظلمه شده از روی دفتر بلکه از صفحهٔ روزگار محو نمایند - و من بعد باین علت سوای آنچه در عهد قدیم مقرر بود هیچ چیز از رعایا نگیرند - تفصیل آن فصول و تشریح آن ابواب مشتمل برین موجب و معنون بدین عنوان است که متصدیان مهمات سرکار عموم اهل شهر خصوص عجزه و مساکین و عجوزان سال خورد و خورد سالان بیوه پرورد را بجهت چیدن گل زعفران کار بل بیکار

می فرمایند - حکم اقدس صادر شد که دیگر بتکلیف متعرض این جماعت نشده کارگران این شغل ضروری را از سرکار خاصه شریفه مزدوری بدهند - دیگر از عهد پاستان باز معهود بود که بر سر هر خروار شالی دو نیم دام که فلسی است بوزن خاص میگرفتند و درین ایام چهار دام قراریافته - مقرر شد که چون در عهد دولت ابد پایان بعنوان زکوٰة و سبیل راهداری که مبلغ های کلی میشود در سایر ممالک محروسه راه گرفت و گیر[1] مسدود شده بجهت فروعات جزوی که در جنب آن اصلا نمودی ندارد مزاحم کسی نشده دراصل چیزی ازین باب بوصول نرسانند - دیگر از هر موضعی بر سر هر چار صد خروار شالی حال حاصل دو سر گوسفند حسب المقرر زمان ماضی میگرفتند - و الحال از تعدیٔ صوبه داران سابق در ازاء قیمت هر گوسفندی شصت و شش دام که موازی بهای سه گوسفند است نقدی از رعایا بازیافت مینمایند - حکم شد که حسب الصدور امر نفاذ قرین دستور سابق معمول بوده درین باب دست تطاول من جمیع الوجوه کشیده دارند - دیگر در هر قریه چندین قانونگوی که بهم رسیده هر ساله مبلغی کلی بصیغهٔ قانونگوئی از رعایا میگیرند و ازین راه زیان بسیار بر رعایا و جاگیرداران می رسد - امر عالی بصدور پیوست که اکتفا بیکی نموده دیگران را دخل ندهند - دیگر از پیر و جوان و خورد و کلان کشتی بانان بعنوان سرشمار هفتاد و پنجدام صیغهٔ میربحری نام نهاده میگیرند - فرمان شد که ازین پس قانون قدیم را دستورالعمل ساخته درین باب نیز ابواب بدعت مسدود سازند - و از پیران دوازده دام و از جوانان شصت دام و از خورد سالان سی و شش دام زیاده از طلبند - و ظفرخان صوبه دار ضعفا و مساکین را از بند تکالیف شاقهٔ دوام مطالبات بیحساب آزاد ساخته سواد فرمان قضا نشان بر لوحی از سنگ نقش نموده در مسجد جامع نصب سازد - امید که بنای بقای آن حضرت چون پایهٔ بنیان عدل و احسان پایدار بوده اساس قواعد و قوانین معدلت آئین آن ثانئی صاحبقران سعادت قرین تا دوام دوران چرخ برین مانند بنیاد دین و داد استوار و برقرار باشد -

---

۱ - مطبوعه ، دگر - قلمی ، گرفت و گیر (و - ق) -

درینولا لشکرخان صوبه دار دهلی که هجوم افواج عساکر شیب دارالملک بدن او را فرو گرفته ذخایر و بنگاه حواسش بیغما رفته بود - چنانچه اشتغال ضروریٔ بدن از دست عملهٔ قویٰ و کارکنان جوارح و اعضای او کما ینبغی بر نمی آمد - چه جای آن که خود بخود نگاهبانئی کشوری یا سرداریٔ لشکر را مرضئی خاطر عاطر خدیو هفت کشور تواند کرد - لاجرم حضرت بادشاه حقایق آگاه که گذارش حقوق وفادارن جانسپار خاصه ارباب سوابق خدمات دیرین آیتی ست در شان آن حضرت بحکم آنکه تصدی امثال این خدمات که ترددات شاقه و حرکات عنیفه را لازم دارد و دربارهٔ آن دیرینه بندهٔ صادق عقیده مستلزم ارتکاب صعوبت بسیار می شد لاجرم مشارالیه را از تعهد شغل و عمل نزدیک و دور بلکه از تکلیف خدمت حضور پرنور نیز معاف داشته از جمله سرداران لشکر دعا ساختند - و تقدیم خدمت صوبهٔ دهلی را از تغیر لشکرخان نامزد اعتقاد خان ولد اعتماد الدوله فرمودند -

بیست و یکم اسفندار منزل سعادت محمل شاهزاده شاه شجاع از قدوم بادشاه هفت کشور رشک فرمای شرف خانهٔ مهر انور شد - و شاهزادهٔ ادب پرورد خردور امتعهٔ هر دیار در سر تا سر رهگذر بر سبیل پای انداز گسترده رسم نثار بظهور آورد - و حسب الامر والا دو تقوز پارچهٔ اعلی و شمشیر مرصع به یمین الدوله و خلعت با چارقب بعلامی افضل خان و سه تن دیگر از ارکان دولت دادند - و بچندین از اعظم امرا خلعت با فرجی و بسایر بندها خلعت تنها مرحمت فرمودند - و حضرت خدیو روزگار بحکم نهایت عنایت نسبت به شاهزاده در آن منزل تا آخر روز بعیش و عشرت گذرانیده نعمت خاصه همانجا تناول فرمودند -

سرآغاز سال فرخندهٔ ششم از سنین سعادت قرین صاحبقران ثانی

بتاریخ روز یکشنبه نهم شهر برکت بهر رمضان المبارک سال هزار و چهل و دو هجری یعنی مبداء سال ششم از جلوس همایون حضرت

صاحبقران دوم که انجمن جشن نوروزی بفرخی و فیروزی بر آئین هر سال بل هر روزه آذین پذیرفته صفحهٔ عارض دیوار و در چهل ستون بارگاه گیتی پناه از نفایس و نوادر بحری و کانی زیور زینت گرفت - خدیو زمان یعنی نیر اعظم روی زمین صاحبقران سعادت قرین مقرون دولت و سعادت تحویل نیک اختری به برج سریر سروری نموده روی آن نمونهٔ سپهر هشتم را از پرتو قدوم انور روکش چهارمین طارم چرخ اخضر ساختند - و سایر شاهزادهای بلند اختر و امرای نامور از ادای کورنش و تسلیم مراسم آداب معهوده بتقدیم رسانیده هر یک در مقر مقرر خود مقام گرفتند - و چون خیل کواکب ثواقب بر اطراف اورنگ گردون نظیر جا گرفته صفی مانند جرگهٔ مجره بستند - درین فرخنده روز پیشکش عبدالله خان بهادر فیروز جنگ صوبه دار بهار مشتملبر اقسام نوادر جواهر و نفایس مرصع آلات و شش زنجیر فیل و چند راس اسپ کونت و پنجاه هزار روپیه نقد بابت پیشکش اللهویردیخان از نظر انور گذشت -

یازدهم ماه موافق نوزدهم رمضان خواجه ابوالحسن تربتی که سابق به دیوانئی کل سرافراز بوده و درین مدت از لذت طول عمر بل عرض آن استیفاء حظ اوفر زندگی نموده درین احیان بر پایان عمر اشراف داشت بنابر علل متعدده که عمدهٔ آنها کبر سن بود بعالم بقا رحلت نمود - چون خواجهٔ مذکور سر حلقهٔ فدویان دیرین این دودمان بود چنانچه در عهد عرش آشیانی بخدمت دیوانئی دکن و وزارت شاهزاده دانیال امتیاز داشت - و در اوایل زمان جنت مکانی میر بخشی باستقلال بود بعد آن تکفل امور دیوانی در عهدهٔ تعهد او شد - لاجرم خدیو روزگار بر وفات چنان معتمدی وفادار تاسف و تحسر فرموده ظفر خان خلفش را بمنصب سه هزاری دو هزار سوار و عنایت علم و نقاره و صوبه داریٔ کشمیر که بنابر نیابت خواجه باو تفویض یافته بود من حیث الاصالت بدو حواله شده سرافراز و بلند آوازه ساختند - خلیل الله خان بخدمت داروغگئی توپخانه و محمد حسین بخدمت دیوانئی برهانپور و میر عبدالکریم بخدمت داروغگئی عمارت دارالخلافه سربلندی یافتند - خواصخان بهتی

بعنایت منصب سه هزاری دو هزار سوار از اصل و اضافه بر کام خاطر فیروز گردید - و قاضی محمد سعید کرهرودی که سابقاً سی هزار روپیه سالیانه داشت درینولا بمنصب هزاری صد سوار بلند مرتبگی یافت - از نفایسی که در فرخنده محفل نو روزی بر سبیل پیشکش گذشت مبلغ چهارده لک روپیه را بنظر قبول در آمد -

درینولا واقعهٔ غریبه که از بدایع وقایع عالم کون و فساد بندر سورت رو داده بود بنابر انهای منهیان آنصوب معروض افتاد که در خانهٔ نائی چهار دختر از یک بطن بعرصهٔ ظهور آمد - پس از لمحهٔ هر چهار در مهد عالم عدم آرمیدند - در این اوقات همشیرهٔ یلنگتوش بی اتالیق نذر محمد خان والئی بلخ بآهنگ زیارت حرمین مکرمین بارض مقدس دارالخلافهٔ اکبرآباد رسید طواف بیت المعمور دولتخانهٔ عظمیٰ نمود - و صد راس اسپ ترکی و هفتاد و پنج نفر شتر نر و ماده بختی و نه غلام قلماق که برادرش بر سبیل پیشکش همراه داده بود با هژده اسپ دیگر از جانب خود بنظر اشرف درآورد - آنگاه مولانا حسن قبادیانی از اعیان دانشوران ماوراءالنهر که از روی کمال ورع و تقوی جمال علم و فضلش خال حسن عمل داشت و بهمان نیت بهمراهئی ایشان از آنولایت راهی شده بود سعادت حضور انجمن والا ادراک نموده بیست و هفت راس اسپ که بطریق ره آورد همراه آورده بود بر سبیل پیشکش کشید - مکرمت حضرت همگنان را منظور نظر عنایت و مرحمت ساخته همه را بخلعت‌های فاخره و عنایات متوافره نوازش فرمودند - و در خاطر انور قرار یافته بود که همگنان را هنگام رخصت کامروا نموده روانهٔ مقصد سازند - ولیکن بحکم آنکه مخدرهٔ مذکوره باّنمایه نیت درست در قسمت کدهٔ عهد نخست از دریافت سعادت طواف اماکن شریفه بهره‌ور نشده بود هم در دارالخلافه آنجهانی گشته باوجود حرمان نصیبی از طواف حرم خدا و دریافت مکرمت خداوند بجوار رحمت ایزدی و ثواب ترحم سایهٔ مرحمت ابدی آن حضرت رسید -

بیست و دوم ماه که عید سعید رمضان مژده قدوم فتوحات ابد و نوید سعادت سرمد باولیای دولت جاوید رسانید - حضرت شاهنشاهی

احیای مراسم سنت حضرت سیدالمرسلین و پیروی طریقت پیشروان طریق دین نموده از پرتو حضور پرنور ساحت عیدگاه را نمونهٔ جلوه گاه انوار تجلئی طور ساختند - و بعد ادای نماز عید هنگام معاودت نیز بدونت و سعادت فیل سوار آهنگ دولتخانهٔ مبارک نمودند - و از طرفین آن قدر درم و دینار توده توده نثار رهگذار خدیو روزگار می شد که سایر نیازمندان را کنار و بر انبار زر گرفت و در جیب و دامن نقد مراد خرمن گردید -

درین ایام لشکر خان از دهلی آمده ملازمت نمود و چون از خدمت معاف شده بود سزاوارخان پسر مهینش از دریافت پایهٔ منصب دو هزار و پانصدی ذات و دو هزار سوار نوازش یافت - و علم و نقاره که پدرش داشت ضمیمهٔ مراحم عمیمه شده فوجداری لکهی جنگل از تغیر جان‌نثارخان بدو سمت تفویض پذیرفت - و لطف‌الله پسر وسطش بپایهٔ منصب هزاری چهار صد سوار سرافرار گردید - از واقعهٔ کابل بوضوح پیوست که یادگار حسین خان از کومکیان صوبهٔ مذکور بموجب تجویز بخشیان دیوانکدهٔ قسمت ارزاق و اعمار داخل تعیناتیان صوبهٔ دارالبقای جاوید گشت - و خواجه بابا از تعیناتیان لاهور بنابر سزاولئی متقاضیان اجل موعود نیز بدان صوب شتافت -

مرسول شدن خواجه قاسم مخاطب به صفدر خان بعنوان رسالت بجانب ایران

چون شاه عباس دارای ایران که کمال بصیرت و خبرت در حکمت عملی داشت بنابر عاقبت بینی و به اندیشئی ملک و دولت و رعایت جانب سپاهی و رعیت تحریک سلسلهٔ صداقت و اخوت نسبت بحضرت جنت مکانی مینمود و همواره هنجار مکاتبه سپرده ازین راه ابواب یگانگی و یک جهتی می‌کشود - و بعد از رحلت آنحضرت و جلوس شاهباز اوج سعادت بر نشیمن اورنگ خلافت همان سررشته را نگاهداشته

بر سبیل استعجال بحری بیگ نام رسولی را بشتاب پرواز شاهین تیز پر مرسول داشت که بعد ادای تهنیت جلوس همایون بزودی معاودت نماید تا آنگاه ایلچئی معتبری که شایان ادای مراسم رسالت باشد با تحف و هدایای نمایان بدرگاه والا ارسال یابد - چنانچه سابقا سمت گذارش یافته چون قضیهٔ ارتحال شاه پیش از رسیدن بحری بیگ سمت وقوع یافت و قرارداد خاطرش بظهور نرسید قایم مقام شاه سپهر احتشام شاه صفی اقامت مراسم معهود جد خود نموده روش پیروئ ستوده پیشروان طبقهٔ اسلاف خویش فراپیش گرفت - و همان ارادهٔ شاه بعمل آورده محمد علی بیگ نام از عمدهای دولتخواه خود را که محل اعتماد شاه بود برای ادای مراسم مبارکباد جلوس ابد پیوند و ارمغانی گرانمند از اسپ و شتر و سایر امتعهٔ نفسیهٔ ایران که سه لک روپیه قیمت داشت ارسال داشت - لاجرم حضرت ظل سبحانی بنابر تشیید مبانئی عطوفت و تمهید قواعد مهربانی صفدرخان را که از سعادت یافتهای تربیت عهد پادشاهزادگی و بکمال متانت و سنجیدگی و شرافت ذات و صفات متصف است بجهت ادای مراسم رسالت و ایصال مراسلهٔ سامی مشتمل بر تهنیت جلوس مبارک و معذرت واقعهٔ ناگزیر شاه و فتوحاتی که درین مدت روداده از سایر اقران و امثال برگزیدند - و باوجود آنکه مشارالیه از بندهای معتبر مزاج دان آنحضرت بود از روی مزید اعتبار اهتمام سایر آداب گفت و گو و نشست و برخاست و اطوار کل سلوک در وقت رخصت که پانزدهم اردی بهشت اتفاق افتاد باو اشاره فرمودند و در همان وقت رخصت بعنایت خلعت با جیغهٔ مرصع و اسپ و فیل راس المال سرافرازئ ابدیش بخشیدند - و پیشتر مبلغ یک لک و پنجاه هزار روپیه بر سبیل مدد خرچ راه بدو مرحمت فرموده بودند - با آنکه از دولت این دولتکدهٔ ابدی اتصال کمال ثروت و مالداری داشت چنانچه در رفتن و بازگشتن در نهایت تجمل زیب و زینت و سامان شایان و داد و دهش نمایان بسر برده این خدمت را نحوی که شاید و باید انصرام داد - مبلغ چهار لک روپیه و کسری خرید این کشور از انواع نفایس و نوادر هندوستان برسم ارمغان شاه همراه او ارسالداشتند -

سوانح حضور پرنور هفدهم ذی قعده محفل ختم سالیانهٔ نواب غفران

مآب که درین کشور به عرس مشهور است در روضهٔ منوره مزیب شد ـ و بر روی تختگاهی که کرسئی اصل عمارات آن حظیرهٔ مقدسه است اسپکهای کلان ایستاده کرده بر حواشئی آن شامیانهای پهناور کشیدند ـ و در سر تا سر آن چبوتره فرشهای ملون مصور گسترده انجمنی بهشت آئین که جای گنجای هزار محفل نشین داشت بزیب و زینت تمام آراستند ـ و چون بی بدلخان داروغهٔ زرگرخانه درین اثنا محجر زرینی که چهارهزار تولچهٔ طلا صرف آن شده بود سر تا سر کتابه و اکثر گلهای آن بروش بدیع میناکاری باتمام رسید با کوکبها و قندیل های طلا میناکاری بنظر انور آن سرور در آورد - و بنابر امر والا آن محجر را بر اطرف مرقد منور نصب نموده قندیلها و کوکبها را در محاذیٔ آن آویختند ـ و بهنگام شام آن حظیرهٔ که در حقیقت محیط انور مغفرت است از پرتو حضور پرنور شمع شبستان خلافت عظمی مهین بانوی حرم سلطنت کبری بادشاهزادهٔ عالمیان بیگم صاحب نمودار فضای طور شده ـ و سایر بیگمان و مخدرات سرادق عظمت نیز بطواف مرقد ملایک مطاف آمده تمام شب در آنجا احیا داشتند ـ و بامدادان حضرت خلافت پناهی از فیض ورود اقدس برکت افزای آن روضهٔ متبرکه شده تا دوپهر بآن حور نژادان در آن مکان دل نشین گذرانیدند ـ آنگاه بدولت خانه مراجعت نموده در آخر آنروز باز بدولت و سعادت میمنت حضور اسعد بر آن مرقد پرنور مبذول داشته تا یک پهر و یک گهری شب بدعا و فاتحه مغفرت طلب بودند ـ و مبلغ بیست و پنجهزار روپیه بارباب استحقاق و بیست و پنجهزارا روپیه دیگر بعجایز و ارامل قسمت نموده خلعت بسیار از فرجی و شال و زر نقد بفضلا و صلحا و حفاظ و قراء که از اطراف فراهم آمده در ضمن چندین ختم قرآن مجید سبب مزید مغفرت و طلب رحمت آماده نموده بودند مرحمت فرمودند ـ و در آن یک شبانه روز انواع اطعمه و اشربه و شیرینی و پان و خوشبوی چند انکه در حوصله از اهل نیاز گنجد و قیاس قدر و سنجیدن مقدار آنرا مقیاس تخمین برنتافته میزان امتحان برنسنجد صرف شد ـ چنانچه طفیلیان زله بند و ذخیره بران آزمند چندان سرمایهٔ سیرچشمی اندوختند که از دندان نمائی دندانهٔ سین استغنا دهان عین طمع و دیدهای شره بردوختند ـ

در عرض این اوقات از بدایع اعجوبهای عالم ابداع که در ضمن مضامین وقایع صوبهٔ کابل معروض افتاد اینکه در منزل سلیمان نام مردی از اهل آنولایت دختری تولد یافت که دو سر داشت ـ چنانچه یکی بر بالای ناف واقع بود که آن نیز در کمال استواری[2] خلقت بوده همه چیز بجای خود داشت ـ و آن مادهٔ فاسدهٔ کون و مکان که همانا وجود بد شگونش چشم زخم عالم تکوین و ایجاد بود زیاده از یکدم درد سر بقا نداده همآندم درگذشت. و از عجلت خیرآباد گیتی فروگذاشت[1] نموده زودی شر وجود خویش از عالم شهود باز داشت ـ در اثنای این آوان چون از افساد هوا و فساد امزجه وقوع علت وبای مفرط و طاعون عام البلوی در اکبرآباد شیوع کلی یافته بجای رسید که علامت آن در بعضی پرستاران شبستان خلافت نیز ظهور و بروز نمود ـ لاجرم نقل مکان موافق رای صواب آرای خدیو زمین و زمان آمده ساحت منزل ایام بادشاهزادگی آنحضرت که بیرون قلعه بر ساحل دریای جون واقع است بنابر کشادگی و نزدیکئی آب و صفای هوا از نزول انور آنسرور منور گشت ـ و درین ایام وبا بخاطر دقیقه یاب رسید که چون علت شیوع طاعون چنانچه هم اکنون سمت ذکر یافت فساد هواست که غالباً بدرجهٔ سمیت می رسد و زهر مهره رفع غائلهٔ سموم می کند آنرا دربارهٔ دفع مواد عوارض این بلیه جلیه تجربه فرمایند ـ اتفاقاً اندیشیدهٔ ضمیر منیر بعد الامتحان از میزان آزمون درست برآمد ـ

حمله آوردن ژنده پیل بر بادشاهزاده هوشیارمغز بیدار بخت فروزندهٔ تاج و تخت سلطان اورنگزیب و ثبات قدم ورزیدن آن سرافراز در برابر و برچهه زدن در پیشانی آن پرخاش‌گر و بیان برخی از سوانح دیگر

سعادتمندی را که حرز یمانئی حفظ آسمانی باعث نگاهبانی شود اگر همه اهل روی زمین بکین او برخیزند هر آئینه به هیچ طریق آفتی

۱ـ درگذشت ـ قلمی (و ـ ق)　　۲ ـ قلمی ندارد (و ـ ق)

پیرامون او نگشته از هیچ ممر گردی بر دامنش ننشیند ـ و فرخنده بختی را که دستیاریٔ حمایت ایزدی متصدیٔ سپرداری گردد اگر بالفرض برابر هر موی سر تیغ بر روی او کشند لامحاله سرموی آزار و اضرار نکشد ـ آری منظور نظر عنایت آسمانی از گزند چشم بد اختر ضرر نه بیند و محفوظ ضمان حمایت خیرالحافظین از حوادث زمان در کنف امن و کهف امان باشد :

بیت

کسی را که ایزد نگهبان بود   برو جمله دشوار آسان بود
کس از نیکخواهئی بخت بلند   نه بیند گزند و بیند پسند [1]

و اختر صدق این قضیهٔ واقعه از مطلع وقوع سانحهٔ غریبه از سوانح عالم ابداع که درین نزدیکی بتازگی روی نمود ظهور می نماید ـ و صورت این معنی برین وجه است که چون در تاریخ روز سه شنبه هژدهم خورداد بنابر فرط رغبت خاطر انوار خدیو هفت کشور بتماشای مرغوب جنگ فیل که در اکثر ایام هفته اتفاق می افتد ـ سوای روز مبارک دوشنبه عید جلوس فرخنده که به ترتیب جشن عشرت خاص اختصاص دارد و روز چهار شنبه که انواع نشاط و انبساط بنابر اقتضای وقوع قضیهٔ ناسرضیهٔ نواب مهد علیا درین روز ممنوع است ـ صدور امر مطاع ثانئی صاحبقران قرین انفاذ و اذعان آمده سرزمین ساحت پای جهروکهٔ مبارکه منازل ایام بادشاهزادگی محل مجادله و مصادمهٔ دو ژنده فیل بدمست عربده آئین گشت که هر دو از فیلخانهٔ سرکار خاصهٔ شریفه بودند ـ یکی اژدها صولتی دندان دار موسوم بسدهکر و دیگر اهرمن منظری بیدندان که بصورت سندر نامور بود ـ چون آن دو کوه پیکر که باد خرطوم شان از صور اسرافیل یاد میداد شور بامداد نشور و غوغای عرصهٔ محشر برانگیختند چنانچه گوئی اکثر علامات روز رستخیز بظهور آمد ـ چه از حرکت آن دو کوه شکوه بمثال دو بیستون بقوایم چارگانه در سیر بودند بر وفق یوم تسیر الجبال همانا قیامت قایم شده ـ و از باد صدمهٔ خرطومها که مانند دو اژدهای دمان درهم پیچیده بیک نفس عالمی را بدم در میکشید گویا صفحه زمین و طبقات آسمان را طبق یوم نطوی السماء کطی

---

[1] ـ نه بیند گزند به پسند ـ قلمی (و ـ ق) ـ

السجل الکتب بسرعت طومار باز کرده در یکدگر نوردیدند - کوتاهئ سخن چون باهم جنگ و جدال آن دو فتنه پرداز بدور و دراز کشید رفته رفته از میدان برآمده تلاش کنان تا فضای پای درشن دولتخانهٔ والا رفتند - و هیچ یک از آن دو زیاده سر سر از یکدگر برنداشته از هم پای کم نیاوردند - و فیلبانان و سایر عمله و فعلهٔ این شغل تدبیرات مقرره بسرحد فعل رسانیدند و فنون اعمال معهوده از آتشبازی و آب پاشی بعمل آوردند - چنانچه دمبدم آتش بازان و سقایان درمیان میانجی شده چندانکه خواستند که بدمدمهٔ افسون چرخئ آتش فشان و ملاطفت آب شعله نشان هنگامهٔ صلح فیمابین آن دو جنگجو تندخو گرم ساخته شعلهٔ خشم آن دو آتشوش سرکش را فرو نشانند اثری بر این مراتب مترتب نگشته بیشتر گرم کارزار شدند - چنانچه همانا گردش چرخی دامن بر آتش ایشان میزد و مشک آب دم بر آن میدمید - و هر چند فیلبانان کجک بر کاسهٔ سر آن دو دیوسار اهرمن سیر زده بر سر تلاش فرود آوردن دل ایشان از پرخاش سودای خام پختن گرفتند قطعاً سودی نداده بلکه همان برای سرگرمئ کشاکش آن دو شعلهٔ سرکش هلال کجک نعل در آتش کین می نهاد - و تندئ زبان شعله فشانش گویا زبانهٔ آتش ستیز آن دو پرخاش گستر را تیز تر می کرد - چون این دو خیره سر در عین جنگ و جدال بجانبی شتافته از نظر انور دورتر افتادند بندگان حضرت ارادهٔ استیفای حظ تماشای مستوفی [١] فرموده با سایر شاهزادهای کامگار بدولت بر اسپ سوار شده رخ بعرصهٔ کارزار فیلان نهاده در آن نزدیکی عنان کشان ایستادند - و بادشاهزادهای بلند اقبال بسکه بتفرج شایق بودند مطلقاً در مقام احتراز نشده بحکم اهتزاز مقتضای سن از جای خود پیشتر شتافتند - چنانچه مهین بادشاهزاده سلطان داراشکوه در جانب دست راست سدهگر قرار گرفته و قرةالعین خلافت کبری شاه شجاع و سلطان اورنگزیب در سمت چپ همان فیل توقف گزیدند - قضا را درین حالت از آنجا که سلسله جنبانیهای قدرت قدیر است نظر بر بسی مصالح کلیه و اغراض متعدده که از آنجمله اظهار مراتب

---

١ - مسبوق - قلمی (و ق) -

قابلیت و شایستگئی شاهزادهٔ والا گهر بلند اختر سلطان اورنگ زیب است صورتی غریب در عرصهٔ ظهور روی نمود - چنانچه نزدیک بود که آسیب عین الکمال بآن منظور نظر اقبال و قبول برخورد که ناگاه در عین این وقت به نگاهبانی حمایت ربانی محفوظ و محروس ماندند - و کیفیت این سانحه آنکه درین اثنا بنا بر عادت معهود فیلان که در عین جدال از یکدگر جدا شده چشم بر چشم در برابر هم می ایستند و از ماندگی و کلال بازمانده دیگر باره آمادهٔ کارزار میشوند هر کدام بفاصلهٔ یکدو گام باز پس آمده بودند - سدهکر چون حریف خود را دورتر دید از وفور بدمستی بمقام خیره چشمی و خیره[1] دستی درآمده بر عین اعیان سلطنت عظمی بادشاهزادهٔ معظم سلطان اورنگ زیب که از همه بدو نزدیک تر بود حمله آور شد - در خلال اینحال که از فرط دهشت و غلبهٔ وحشت عالمی مغلوب تحیر و مدهوش توهم شده بود - چنانچه نزدیک بود که بتصور اینمعنی دور از کار خلل در اساس تمکن کون و مکان راه یابد و تزلزل در بنای ثبات طبایع و ارکان افتاده زمین از جا و آسمان از پا درآید - چه جای که هوش و خرد نظارگیان و صبر و شکیب حاضران بر جا ماند - آن کوه تمکن که تمکین جبلئی صاحبقرانی بتائیدازلئی آسمانی بهم‌قرین داشت باوجود صغرسن کبر همت و عظم عزیمت را کار فرموده اصلا از جا درنیامد مگر بجانب آن پرخاشگر - و مطلقا مقید بجای دیگر نشد جز بسوی آن عربده جو - و همدران گرمی برچهه که در دست داشت از سر قدرت و ثبات قلب بر پیشانئی آن سخت رو زد که سنان برق نشانش زیاده از چهار انگشت در کاسهٔ سر آن اهرمن پیکر جا کرد - درینحال که سر تا سر تماشا گران را قرار از دل رمیده و هوش از دل پریده دعا بر زبان و آمین بر لبان و نظر بقبلهٔ اجابت و چشم براه اثر داشتند - و توجه بر حراست آن والا گهر گماشته همت بر سلامت آن نیکو محضر بسته بودند - چون ازین دست کاری دست بسته از آن دست پروردهٔ عاطفت ید الٰهی و منظور نظر عنایت نامتناهی ملاحظه نمودند همگنان سرانگشت اعجاب

---

۱ - چیره - قلمی - (و - ق) -

بدندان تعجب درگرفته بلباس دعا و آمین داد تحسین و آفرین دادند -
چون سنان برچهه در سر پر شور و شر آن بدمست عربده‌گر جا گرفت و
معهذا آن زخم منکر بجای رسیده بود که درین کشور آنرا مستی میخوانند -
لاجرم بنابر شورش مستی از سرنو بر سر خشم و غضب رفته باز به
عربده‌گری درآمد - و اسپ شاهزاده عالمیان از وحشت نهیب آن هولناک
منظر مهیب رمیده روگردان گردید - و دندان فیل بو کفل آن یکران
آشنا شده بمجرد اندک صدمه در یکدگر غلطید - و آن قرة‌العین آبای
علوی که در حقیقت بدر بلند قدر فلک رفعت و اقتدار و عظمت و مقدار
بود هالهٔ زین و هلال رکاب را خالی ساخته چون نور نظر و فروغ مهر
انور خویشتن را سبک بر زمین بر گرفت - و در همان گرمی مانند آفتاب
جهانتاب تیغ کشیده و جبین گشاده بر سر آن کوه پیکر حمله آور گشت -
و از طرف دیگر شاهزادهٔ نامدار آفتاب شعاع شاه شجاع که درین وقت
با فرخنده‌گئی کوکب بخت والا از بیت‌الشرف دولت خانهٔ زین طلوع
سعادت داشت از روی مهر برادری در مقام امداد برادر نیک اختر شده
از جا درآمد - و از سر خشم همه تن مانند خورشید خاوری موی بر
بدن تیغ شده مرکب برانگیخت - و با برچهٔ لامع مانند نیزهٔ خطی خطوط
شعاع آفتاب ساطع حمله بر آن اهرمن دیوانه نمود - چون درین حال از
وفور ازدهام و شور و غوغای مردم که بتازگی نمونه نفخ صور و صبح
نشور ظهور نموده معاینه مانند روز رستخیز علامت یوم یفر المرء من اخیه
نیز آشکار شده بود - چنانچه هیچکس بیکدگر بل برادر به برادر نمی
پرداخت - و با اینمعنی از کثرت آلات آتشبازی مثل چرخی و بان و
امثال آن که از فضای خاک اغبر تا سطح چرخ کبود را تیرگئی غبار و
سیاهئی دود فرو گرفته بود چندانکه نور نظر کارگر نمی گشت که آتشبازی
ملاحظه توانند نمود - قضا را چرخی بر پیشانئی اسپ آن یکه تاز عرصهٔ
سرفرازی برخورده یکران صرصر تگ ابر سیر از صدمهٔ چرخئی برق اثر
چراغ پا شده نزدیک بود که آن پرتو شمع دولت را بر زمین افگند
که درین گرمی آن فروغ دودمان صاحبقرانی و گل سرابستان کشورستانی
بسبک خیزی نسیم سحری و تندیٔ و تیزی شمیم گلبرگ طری از گلشن

خانهٔ زین هوا گرفته بر روی زمین آشنا شدند - و از فرط هجوم مردم راه نیافتند که بار دیگر خود را بدان دد رسانند - در همانوقت که آن عربده آئین حمله آور شد چون راجه جی سنگه ولد مها سنگه نبیرهٔ راجه مان سنگه که از خانه زادان دیرین دولت کدهٔ ابد قرین به سعادت وفور اخلاص خالص و ارادت صافی کمال امتیاز و اختصاص دارد درمیان عرصه سواره ایستاده بود از فرط تهور و پردلی خواست که پیاده آمادهٔ کارزار آن دد گردد - ولیکن بنابر تنگئی وقت و عدم فسحت مجال نیافت که پا از رکاب خالی کرده خود را بر زمین گیرد - با آنکه مرکبش از فیل رم میکرد بهمان روش اسپ بر فیل انداخت و برچهه مانند رمح خطئی مد شهاب بر آن دیو سیر که از شدت سرعت سیر چون شعلهٔ جواله در گردش بود حواله نمود - چون حضرت ظل سبحانی از دور بر حقیقت معامله آگاهی یافتند باوجود تمکین آسمانی و تمکن و ثبات صاحبقرانی، از جا در آمده بی اختیار شتافتند - و عالمی در جلو آن شاه سوار عرصهٔ امکان پیاده رو بدان فیل نهاده درینوقت بوقت رسیدند - و از توجه صوری بادشاه صورت و معنی و همت باطنئی آن والئی ولایت ظاهر و باطن بدیع صورتی رو نمود که بی آنکه با آن پرخاش جو روبرو شوند او پشت داده بطرفی دیگر رفت - و تصویر علت صوری اینمعنی آنکه درین حال صورت سندر خصم او حریف خود را در عرصهٔ نبرد از خود غافل دید و فرصت فوت نه کرده از سر قوت و قدرت تمام رو بسوی هم نبرد خود آورد - و سدهکر دیگر وقت نیافت که متوجه شاهزادهٔ تهور نهاد گردد - بنا برین با خصم خود مواجهه گردیده هر دو رفته رفته بطرف دیگر شتافتند - و آن دو منظور نظر نگاهبانئی ایزدی و منصور نصرت سرمدی چون از توجه صوری حضرت ظل الهی آگاهی یافتند معاودت نموده مصحوب عون و صون عالم بالا بخدمت والد والا قدر رسیدند - و بعد از تقدیم سپاس عنایت الهی و عاطفت نامتناهئی آنحضرت بآداب معهوده ادای شکر همراهئی همت کارگر و توجه کارساز بادشاهی نموده زمین بوس شکرانه بجا آوردند - چون آنحضرت از پرتو انوار دیدار فرخنده آثار آن دو والاگهر سحاب خلافت که در عین‌الکمال از آفت گزند چشم بد اختر محفوظ

مانده بودند طبقات سبعهٔ بصر بصیرت را به کحل الجواهر بینش افزای عبرت و خبرت آموده کمال قدرت حضرت آفریدگار عالم را مجسم و مصور بنظر حقیقت نگر درآوردند و نخست سجدات شکرانه در اقرار این مایه عنایت بیکرانه بظهور رسانیدند ـ آنگاه زبان بتحسین و آفرین و آغوش عاطفت از سر مرحمت بنوازش شاهزادگان کشوده زمانی نیک هر دو را در آغوش عنایت داشتند ـ خصوص گرامی شاهزادهٔ کامل نصیب سلطان اورنگ زیب که باوجود این مرتبه صغر سن مصدر این مرتبه دلیری شده بودند که اگر رستم دستان بجای آن دست پرورد ید قدرت بودی هر آئینه از جا رفته بیدست و پا شدی و این مایه تمکین و این پایه ثبات قدم نورزیدی بیشتر مشمول مراتب مراحم و عواطفت گشتند ـ و درهان روز بخلعت خاص و خطاب بهادری اختصاص پذیرفتند ـ حضرت شاهنشاهی و سایر ارباب مناصب والا و بندهای روشناس درگاه معلیٰ از در ادای شکرانه درآمده ابواب تصدقات بر روی ارباب نیاز کشودند ـ و انواع خیرات و مبرات بظهور آورده اموال بیشمار بر اصحاب استحقاق قسمت کردند و بوفاء اقسام نذر و عهود که در آن حال تمهید داده بودند این وقت قیام نمودند ـ و در جشن وزن قمری آن فرخنده اختر برج اقبال که روز بیست و یکم خورداد مطابق روز جمعه دوم ذی حجه سال هزار و چهل و دو هجری روداد حضرت ظل سبحانی مایهٔ رحمت بر ساحت قابلیت و استعداد آن گرانمایه در درج اقبال و قبول گسترده نخست در محفل خاص و عام آن شاهزادهٔ والاگهر عالی مقدار را با طلای ناب وزن فرمودند و مبلغ پنجهزار اشرفی که هموزن آن گرانمایه گوهر صدف خلافت و شرافت آمده تسلیم ده تن از معتمدان نمودند که بر ارباب استحقاق تقسیم نمایند ـ آنگاه شمشیر مرصع و خنجر مرصع با پهولکتاره و سپر با یراق مرصع و برچههٔ مرصع و عقدی گرانمایه منتظم از مروارید و لعل و زمرد در کمال نفاست و گران مایگی و یارهٔ مرصع و بازوبند مرصع بالماس و جیغهٔ مرصع و چند انگشتری قیمتی و اسپ تبچاق که یکی از آنها بسرافراز نامورمزین بزین مرصع و دیگر محلیٰ بزین طلا و ۱ [صورتسندر]ع

---

۱ ـ ع [سدهکر] بادشاهنامه ـ جلد اول ـ حصه اول ـ صفحه ۴۹۳ ـ

نام فیل خاصگی با ماده فیل که قیمت مجموع دو لک روپیه کشید مرحمت نموده آن شائستهٔ اقسام عواطف بادشاهی را بانواع مراحم دیگر نوازش فرمودند - و از همه این مراتب نمایان تفویض پایهٔ والا و مرتبهٔ عظمی ثبت نمودن نشان رسالت خود بر ظهر فرمانهای عظیم‌الشان و ختم آن بخاتم فرخنده رقم خویش بود که در همین انجمن خیر انجام ضمیمهٔ این مرتبه عواطف عمیمه شد - ودرین خجسته روز عشرت آموز که بزم خاص انعقاد یافته رسم طرب عام شده بود سایر معنی طرازان پارسی زبان از نثار و نظام و همچنین جمیع سخنوران این کشور قلاید قصاید غرا و مثنویات و عقود داستانهای منظومه و مرسلات رسایل منثوره در سلک نظم کشیده تا روز نشور زینت اعناق و صدور ابنای روزگار ساختند - و همگی از عطایای بادشاهانه بکام خاطر رسیده سرمایهٔ بی نیازیٔ جاوید اندوختند - از جملهٔ شعرا سعیدای گیلانی مخاطب یه بی بدل خان که در فنون استعداد خاصه در فن شاعری از کل اهل روزگار امتیاز کلی دارد چنانچه حقیقتاً درین مراتب بی بدل عهد خود است داستانی رنگین در رشتهٔ نظم انتظام داده بعرض عالی رسانید - و از تحسین طبع همایون محسن آمده خود بزر موزون و کلام گوهر نظامش با عقد لالیٔ منضود مقرون گردید - و مبلغ پنجهزار روپیه که در کفهٔ ترازو وزن موازیٔ او شده با هزار روپیه دیگر که گنجور از روی دوربینی بحضور آورده بود بدو مرحمت شد - و سخن سنج نکته پرداز یعنی ترانه طراز گلشن راز طالبای کلیم نیز شاهد این داستان بدیع را در صورت نظم بحلیهٔ معانئی رنگین و حلهٔ الفاظ گوهر آگین آراسته در نظر اهل شهود جلوهٔ نمود داد - چون بمسامع ایستادگان حضور والا که واقفان حقایق سخن و مشرفان دقایق این فن اند رسانیدند منظور نظر اقدس و مطبوع طبع دقیقه رس شده استحسان و آفرین بسیار و احسان و تحسین بی شمار دربارهٔ او قرین یکدگر افتاد -

بیان چگونگئی فتح حصار رفیع مقدار دولت آباد بکلید سعئی مهابت‌خان و دیگر اولیای دولت ابد پیوند

هر صاحب سعادتی که از بدو عہد فطرت و روز الست فیروزی نصیب و نصرت روزی مخلوق گشته باشد - و نصرت آسمانی بہمراهئی موکب مسعودش پیمان بیعت بسته هرآئینه ابواب نیک بختی و روز بهی بدستیاریٔ تائید روز بروز بر روی روزگار هواخواهان آن کامگار کشاید و فتوحات تازه و فیوضات بی اندازه ساعت بساعت از عالم بالا رو نموده چون دولت پایدار آن بیداربخت بپای خود قرین دولت و سعادت بر در آید - چنانچه به سلسله جنبانئی اقبال حضرت صاحبقرانی درینولا فتح آسمانی از قہر اعدا و کشایش قلاع حصینه نصیب اولیای دولت جاوید قرین گردید - مثل قلاع نامئی آن دیار بتخصیص قلعهٔ دولت‌آباد که از حصون [1][معتبر]ع سر زمین دکن است که در آن ملک بحصانت و محکمی ضرب‌المثل و کشاد آن از مبداء بنای این دیر کہن بنیاد تا این روزگار سلاطین کشورگیر را بزور بازو میسر نیامده چه آن حصن سپہر نظیر بر قلهٔ کوهی البرز شکوه از اوج تا حضیض و کنگره تا خاک ریز از سنگ سیاه اساس یافته - و دورهٔ دیوارش که گردهٔ نه سپہر است پنداری دست قدرت ربانی سپهری دیگر بر زمین نمودار ساخته - خارا تراشان فرهاد پیشه بمثابهٔ او را صاف و املس نموده اند که نظر از سرتا پا هیچ جا بند نمی شود - و آرزوی فتح آن که جز بتائید آسمانی در حیز امکان وقوع پذیر نتواند شد محاط کمند تصور سلاطین آفاق کشا نمی گردد - چه قلعهٔ مذکوره مشتمل است بر هشت حصار از آنجمله چهار باره که علو درجهٔ هر یک با پایهٔ رفعت همت بلند و بخت ارجمند دوش بدوش است بر فراز کوه واقع شده - و چهار دیگر که سنگینئی بنیاد آن با متانت اساس فکر دانا و رای خردمند هم آغوش است در دامان کوه چون دوایر آسمان بر دور یکدگر درآمده - بارهٔ اولین که نامور

---

۱ - ع[منیعهٔ]ل -

بعنبر کوت است اساس نهادهٔ عنبر حبشی است - دومین بمها کوت و سومین بکالا کوت ازین عالم هر یک بنامی مشهور است - و دورهٔ آن کوه فلک شکوه پنجهزار ذراع شرعی است بارتفاع یکصد و چهل ذراع در نهایت صافی و شفافی - و بر اطراف آن خندق بعرض چهل ذراع و عمق سی ذراع در سنگ فرو برده اند که ملاحظهٔ بسط ساحتش دیدهٔ نظارگیان را حیرت آرد - و از دامان کوه راهی مشتمل بر زینه پایهای بی پایان در غایت تنگی و تاریکی مانند راه کوچهٔ زلف بتان پیچ در پیچ همه جا از درون کوه بالا رفته در دوری و درازی برنگ طول امل ارباب طمع بیحاصل بآخر نمی رسید - و از همه بدیع تر آنکه طبقهٔ بالا که جز این راه ندارد بی روشنائی مشعل و چراغ راه آن نتوان یافت - و از سمت پائین بدروازهٔ آهنی بند شده از بالا تا به پائین بر دهن آن راه آهن انداخته اند - یعنی بمقتضای قضایای روزگار دست از همه سو کوتاه گشته بجای نرسد و معامله بجنگ پیش نرود انگشت و آتش بسیاری بزیر آن افروخته به نهجی آنرا تفته و تابناک سازند که از جوش حرارت و شرارهٔ شرارت سر تا سر آن رهگذر مانند دهلیز سقر بخارانگیز گشته سمندر را مجال گذار از آن محال نماید - اگرچه از مبداء بنای آن جز بانئی کهن دیر دنیا دیگری اطلاع ندارد اما به گمان هنود هزار قرن پیش ازین بنا نهادهٔ دیوان است - الحق عقل گواهی می دهد که شاید پیش از آفرینش ابوالبشر اساس نهادهٔ دیوان باشد - چه بعد از ملاحظهٔ نظر هیچ خردمندی را باور نمی آید که اینگونه بنیانی غریب ساخته و پرداختهٔ بشر تواند بود - از قدیم الدهر تا عهد سلطان تغلق که پس از محاصرهٔ مدت مدید بیاوریٔ توفیق آسمانی و تائید عالم بالا دست بر آن یافته دیگری بچیرگی بر آن مستولی نشده - مگر اولیای دولت حضرت صاحبقران ثانی که به نیروی آیات اقبال بلند و عزایم عظیمه که تاثیر اسمای الهی دارند طلسم قدیم این کهن دژ را درهم شکستند - کیفیت این واقعهٔ واقعی و علت صوریٔ این معنی تقدیری آنکه چون فتح خان پسر عنبر حبشی چندی پیش ازین بمقتضای پیش بینی و به اندیشی و چه بحکم بیچارگی و اضطرار بندگیٔ درگاه جهان پناه اختیار نموده ولی نعمت

سابق خود نظام‌الملک را راهئی دارالملک فنا گردانید - و بقصد اظهار ارادت و اخلاص عبدالرسول پسر خود را با پیشکش گرانمند بدرگاه عالم پناه فرستاده این معنی را وسیلهٔ شفاعت و میانجئی استعفا ساخت - حضرت خلافت مرتبت معذرت او را درپذیرفته بعضی از محال متعلقه‌اش که بساهو بهونسله مرحمت فرموده بودند بنا بر انجاح درخواه او بدو مرحمت نمودند - و این معنی کهٔ موجب بی اعتباری و سبب سبکی ساهو تباه رای بود بر آن رو سیاه گران آمده از فرط سبکسری و تهی مغزی پیوند امید از سررشته دولت جاوید که بدست آورده بود گسست و از راه ناسپاسی روگردان شده به عادل‌خان پیوست - و خان ساده دل سلیم‌الصدر آن مصدر افعال ذمیمه را بولایت خود راه و در حمایت خود پناه داده بسخنان ساده فریب دور از راه او از جا رفته از راه ناعاقبت اندیشی تسخیر دولت‌آباد و کسر صولت فتح‌خان را نصب‌العین ساخت - و جمعی از سرکردهای لشکر تفرقه اثر خود را نامزد انصرام این مهم نموده با گروهی بی سر و پا همراه او فرستاد - چون عمدهای نظام‌الملک از فتح‌خان بسبب پیمان شکنی و سست عهدیٔ او رمیده خاطر شده بودند او نیز از بدگمانیها و تباه اندیشیها که لازمهٔ غدارالست خاطر از ایشان جمع نداشت - بنا بر آن به مهابت‌خان خانخانان نوشت که چون درینولا مردم عادلخان بتحریک ساهو سیاه رو مصدر حرکات ناهنجار شده بمقام استخلاص دولت‌آباد درآمده اند - چنانچه بالفعل از روی استقلال تام و نیروی قوت و قدرت تمام سر تا سر آنحصار را در حیطهٔ محاصره دارند - و از قلت غله و کثرت قحط و غلا کار بدان حد کشیده که بر قلعه استیلا یابند - درین صورت خلاص این اخلاص آئین ارادت سرشت که بنا بر مقتضای سرنوشت نیک جبههٔ عبودیت دیرین را از سر نو بداغ بندگی زینت داده بر ذمت همت اولیای دولت ابد قرین لازم است یقین که مسارعت در التزام طریقهٔ کومک و مساعدت که عین دولتخواهی است منظور خواهند داشت - چون خانخانان برین اتفاق حسن که نتیجهٔ اوضاع متوافق و انظار متناسب افلاک و انجم بود اشراف و اطلاع یافت بکارفرمائی همت عالی و

کار طلبئ اخلاص نسخت خانزمان خلف الصدق خود را با فوجی جرار از اولیای دولت ابد طراز بر سر مخالفان بر سبیل منقلا راهی ساخت - وخود نیز بتاریخ بیست و دوم دی ماه با نیت صادق و رای صائب و اندیشهٔ درست و عزم نافذ از دنبال بطریق استعجال روانه شد - چون خان زمان باعتماد عون و صون الهی و اعتضاد اقبال بادشاهی بآراستگی فوج و پیراستگیٔ صفوف روانه شده بود همین که طلیعهٔ هراول از کریوهٔ پهولمری گذاره شد ساهو و رندوله و انکس خان وغیره سرداران باهشت هزارسوار جرار به بلندی برآمده صف آرا گشتند - و باوجود کمال عدم ثبات قدم پایمردی برکاب پایداری نموده باندازهٔ دستبازی سرگرم بان اندازی شدند - درین حال دلیرهمت و لهراسپ برادران خانزمان با سایر همراهان بادپایان شعله شتاب را بآتش افروزیٔ خار مهمیز سرعت انگیز گرم عنان ساخته جلوریز بعرصهٔ ستیز آوردند - و هژبران بیشهٔ ستیز همدست یکدیگر شده جنگ به خون ریزی آن روباه منشان دغا پیشه تیز نمودند - در عین این حال که جنگ از هر دو سو ترازو گشته عالمی متعاقب یکدگر بعالم دیگر روانه می شد و معامله بر نیروی سر پنجه و زور بازو افتاده دلاوران مخالف و موافق بر سر آن پله مایهٔ قدر و مقدار دلیری یکدگر می سنجیدند - و هر کرا کفهٔ پردلی گرانبارتر بود جای خویشتن را نگاهداشته سبکسران خشک مغز از ادای حق برابری سربازمی زدند - بیک نا گاه نصرت آسمانی موافقت موافقان‌بجا آورده غنیم را پای ثبات از جا رفت - و از هجوم جنود رعب طریقهٔ فرار که همواره آن هنجار ناهموار پی سپر این گروه نابکار است پیموده تا تالاب کهرکی بپهان پا تاختند - و موکب سعادت تا آن موضع همه جا مراسم تعاقب بجا آورده در اثنای تعاقب نیز جمعی کثیر را بی سر و پی سپر ساختند - و بعد ازین فتح نمایان سرداران عادل خان را پای‌تمکن بر جا نمانده ثبات قدم را خیرباد گفتند - و با فتح خان ابواب موافقت مفتوح داشته پیغام دادند که چون اصل پیشنهاد افواج بادشاهی استیصال بنیاد دولت نظام‌الملک و استخلاص حصار دولت آباد است که تسخیر ولایات دکن متفرع بر آن میگردد و این معنی که عنقریب بچهره کشائی اقبال صورت بسته چون بالآخر منجر به تزلزل بنیان خانوادهٔ

عادل خان می شود بهیچ وجه مرضی ما نیست۔ و صلاح طرفین در قواعد
عهد و میثاق ما که اولیای دولت این دو سلسله ایم انحصار دارد ۔
انسب آنست که به تشیید مبانئی صلح پرداخته از مصالح اتحاد و اتفاق
اساس دولت این دو خانواده را استواری دهیم ۔ و بنابرین برای بنای
اساس آشتی از هر دو سو طرح اظهار یک جهتی انداخته بهمه جهت
رنگ شعار یکرنگی ریختند ۔ و بمیانجی رسل و رسایل عقد بیعت بمیان
آورده وثایق پیمان را بایمان موکد گردانیدند که ازین پس طریقۂ وفا و
وفاق پیش گرفته در رسانیدن رسد آذوقه و ادای مراسم مدد دقایق
همراهی بدرجۂ کمال رسانند ۔ و دم لقد از تعهد تسلیم سه لک هون
فتح الباب سایر ابواب امداد و اعانت بجا آرند ۔ فتح خان که از فاتحۂ
روزگار باز مدار بر بدعهدی و پیمان شکنی نهاده بیعتی را ناشکسته نگذاشته
بود مگر میثاق که در عهد فطرت نخست با نگاهداشت سررشتۂ خلاف
و نفاق بسته همان را درست نگاهداشته بود بفریب و دستان ایشان بازی
خورده بآن بداندیشان که در حقیقت ناراستان بودند همدست و همدستان
شده از سر پاس گفته و پذیرفتۂ خویش درگذشته سررشتۂ بهبود وقت را از
دست داده ۔ و باجود آنکه فقدان آذوقۂ قلعه در پایۂ بود که چارپایان
ایشان یکسر از دست رفته بودند از تعهدات مردم عادل خان دربارۂ
نگاهداشت حصار بر سر ثبات قدمی که مقدم سرمنزل عدم بود پا محکم
نموده و بیجاپوریان بد عهد خاطر جمع نموده از سر نو در صدد آوردن رسد
غله و کشیدن آذوقه شدند ۔ چون خبر نقض عهد فتح خان در ظفرنگر به
خانخانان رسید بنابر تحریک غیرت و تحریص حمیت یکباره در پئی چاره
گری این کار شد ۔ همت کارگر را دربارۂ تنبیه آن سبک سر بل گوشمال سر
تا سر آن تهی مغزان غنوده خرد کار فرموده نخست بخان زمان نوشت
که قبل از رسیدن سایر موکب اقبال آن حصار را از روی کمال اقتدار
استقلال قبل نماید ۔ و از سر نو دل بر کارسازی نیت خالص و عزم راسخ
و همت نافذ و رای صائب بسته عدوبندی و قلعه کشائی پیش نهاد سازد ۔
و چون از فسحت دستگاه قحط و غلا ساحت کار بر اهل حصار تنگ گشته
بنابر آن رندوله و ساهو مقهور بنظام پور آمده در پئی سامان و سرانجام

قلعه اند - اول بر سر ایشان ترکتاز آورده آن بداندیشان را ازینجا بیجا کند و خود در جای ایشان اقامت نموده با صد طریق تنگ‌گیری و تضییق محاصره در صدد انسداد مخارج و مداخل قلعه باشد که مبادا مخالفان ناگهان آذوقه ازین ممر به متحصنان رسانند - و شاید که ازین راه گروه مخذول ابواب طلب امان مفتوح دارند - اگر تا رسیدن اینجانب سپاه مقصود در آئینهٔ وقوع چهره نما گشته همگنان از در استیمان در آیند درین صورت زینهار از ایشان دریغ ندارد - و الا فرمانروای تیغ بی زینهار را بر ایشان حکم سازد- چون نوشته بخان زمان رسید بسرعت تمام به نظام‌پور آمده فتنه پژوهان را از حوالئی دولت‌آباد برآورد- فتح خان از شنیدن این خبر و فقدان‌قوت و قوت هلاک و بوار خویش در آئینهٔ روزگارمعائنه دیده به کار فرمائی ادبار و رهنمائی اندیشهٔ دور از کار دل نهاد مرگ شده دیگر باره بمقام استحکام برج و باره در آمد - و خیریت خان عم رندوله خان را که سپه سالار عادلخان بود با سیصد سوار بدرون قلعه طلبید - درین ایام خانخانان نیز بتاریخ بیست و یکم اسفندار بدولت‌آباد پیوسته روز دیگر دور دایرهٔ حصار را پی سپر بارهٔ بادرفتار ساخت - و همگی اطراف و اکناف آنرا باحاطهٔ پرکار نظر دقت نگر درآورده کیفیت حقایق آنرا ازقرار واقع تصور نموده - آنگاه جگراج را در خانهٔ فتح خان بدروازهٔ بناکچهری[۱] جای داده دروازهٔ نظام پور را بخان زمان و دروازهٔ پتن را به نصیری خان سپرد - و کاغذی واره نزدیک بعوض قتلو که کاغذ دولت آبادی مشهور را کاغذگران آن قریه می سازند باهتمام دلیر همت و جمعی از مردم کار طلب مقرر ساخت - و خود درخانهٔ نظام‌الملک که متصل بقلعه در نظام‌پور واقع است اقامت گزید - و دیگر جای نیز ملچارها بجای استوار ساخته قلعه را از روی ظاهر باحاطهٔ دلیران بلند همت و باطناً باحاطهٔ همت دلیرانه محاصره نموده - و از سر نو کمر بعدوبندی و قلعه کشائی بسته تهیهٔ مایحتاج کار و دربایست وقت از ساختن سرکوب و جواله و زینه و امثال اینها پیش‌نهاد نمود- و خان زمان را با پنجهزار سوار جرار جنگجوی نبرد آزما معین نمود که پیوسته مستعد کار و آمادهٔ پیکار بود - و هر

---

۱ - ناکچهری - قلمی (و - ق) -

ملچاری را که مددگار درکار داشته باشد پا در رکیب درآورده بشتاب
سیلاب سر درنشیب روی بدان سو آرد- چون سرکوب آن حصار درکوهی
که پیش روی کاغذی واره واقع است انحصار داشت بصوابدید سپه‌سالار
شهامت شعار توپهای راست‌آهنگ درست انداز دوررس اژدها نفس که بدمی
عالمی برهم زده جبال البرز مثال از بیخ و بن میکنند و بیکنفس بارهای
سبعهٔ سپهرچنبری افگنده بروج دوازده گانهٔ چرخ اطلس را در یکدگرمی شکنند
کارگذاران حیله پرور و منصوبه ساز باستعمال فنون نیرنگ و فسون
باضم انواع حیل ریاضیه و جراثقال چندین کوه آهنین و روئین را بفراز
آن کوه خارا برآورده نصب نموده - و چون سپه‌سالار توپها را حسب
المدعا جابجا قرار داده خاطر ازین مر جمع نمود جمعی را به نگاهبانئی ایشان
برگماشته لهراسپ را باهتمام ایشان و کارفرمائی عملهٔ توپخانه بازداشت - و
از آن جانب نیز فتح خان بسرانجام مصالح قلعه داری و استحکام دادن باره
و مسدود ساختن مخارج و مداخل پرداخته نظام الملک را در کالاکوت
بازداشت - و خود در مهاکوت جای اقامت گزیده همگی مردم را درون
حصار عنبرکوت اساس نهادهٔ عنبر که محیط بیرون شهر است گذاشت -
چون قلعهٔ اصل دولت آباد که مانند سرکش کاف کوه بر قلهٔ کوهی قاف
شکوه سمت وقوع یافته بنابر آن از حراست و نگاهبانی بی نیاز است چنانچه
چندی از تفنگچیان همواره آنجا می باشند درین وقت نیز بر وفق دستور
معهود بهمان اکتفا نمود - مجملا درین ایام که روز بازار محاصره رونق
تمام داشت و پیوسته هنگامهٔ مقاتله و مجادله و مواجهه و مقابله از
بیرون و درون گرم بوده طرفین داد دار و گیر و زد و خورد می دادند -
باوجود آنکه در برج و بارهٔ قلعه انواع آلات آتشباری از توپ و تفنگ و
بادلیچ و ضربزن و امثال اینها بسرکاری عملهٔ این امر که پیوسته بر سرکار
خود جد و جهد داشتند درکار خود سر راست بود بهادران غنیم بنحوی
گرم تگاپو بودند که نفس کشیدن در ضمن دم زدن و آرمیدن در عین
طپیدن بعمل می آوردند - چنانچه هرچند دود از نهاد و دمار از جان و
شعله از دهان ایشان بر می آمد بیشتر سرگرم شغل خویش می شدند -
درین حال قطعاً بهادران جان سپار و اولیای دولت پایدار در برابر ثبات

قدم از دست نمی دادند و به پیشرفت کار مقید شده مطلقا در جان فشانی پای کم نمی آوردند ـ

از سوانح این ایام روگردانئی یاقوت خان نابخرد و فرتوت است از سعادت دو جهانی ـ و کیفیت معنی مذکور این صورت داشت که چون قلعهٔ دولت‌آباد مشرف بر استخلاص شد آن تیره درون از راه اخلاص باطنی که به سلسلهٔ نظام الملک داشت و میدانست که این مقدمه باعث تخریب مطلق و استیصال بر اصل آن درمیان میشود بخاطر ناقص آورد که از هر راه که رو دهد زیاده بر امکان کوشیده نگذارد که این معنی صورت بندد و این امر واقعی که تقدیر بر آن رفته بوقوع پیوندد ـ و چون کاری که بالفعل در قوت اقتدار او بود در رسانیدن آذوقه بدان حصار و امداد اهل آن به تفنگچی انحصار داشت لاجرم مکرر این اقدام دور از کار نمود و غایت مقدور خود را بفعل آورد ولیکن ارادهٔ نارس او از فرط ضبط و ربط خانخانان صورت نه بسته بر وفق مدعا بظهور نرسید ـ و آنانکه چندین مرتبه از اردو بازار آن نابکار حسب الاستصواب او غله می بردند گرفتار گشتند ـ از آنجا که مدار سالاری سپاه بر مدارا و اغماض عین است خانخانان بحکم اقتضای وقت این معنی را بر روی او نیاورده مقرر ساخت که حمله آن بار و عملهٔ این کار هر بار که گرفتار آیند همانجا بقتل رسانند ـ با آنکه مکرر خون گرفتهٔ چند دستگیر شده بیاسا رسیدند و خبر بآن آشفته مغز و خفته خرد رسید بدین مایه تنبیهات اصلا متنبه نگشت ـ و بحکم ناپخته کاریهای اندیشهٔ خام همان سررشته را از دست نداده بر سر پیش نهاد پیشینه میبود ـ تا آنکه از خارخار داعیهٔ مذکور که باعث خلهٔ خاطر آن نابکار شده بود کار بجای رسید که کچهٔ این نفاق مخفی نحوی گل کرد و بخیهٔ این راز نهفته آن گونه بر روی روز افتاد که خانخانان را باوجود این مرتبه اغماض عین سررشتهٔ اختیار پوشیده گذاشتن و در لباس نگاهداشتن آن سر مستور از دست رفت ـ و رفته رفته شهرت کرده گفته گفته باو رسید ـ و باوجود آنکه از جانب خانخانان هنوز این معنی بروز نکرده بود بنا بر تلازم خیانت و خوف و حذر غدر یکبارگی ناسپاسی و حرام نمکی بر خود روا داشته از سر اضطرار عار فرار اختیار کرد ـ و از همراهئی

موکب اقبال بریده با همگی مردم و بنگاه خود بخیل عادل خان پیوست -
و چون بسبب عدم آذوقه کار بر فتح خان به تنگی کشید بیجاپوریان بخاطر
آوردند که بهر وجه که رو دهد غله باو رسانند - بنابرین قرار داد هنگام
شام با قریب چهار صد گاو غله بار بنواحیٔ معسکر اقبال آمده آهنگ دخول
قلعه نمودند - و هنگام نصف شب در وقتی که خان‌زمان باهتمام ملچار
شتافته بود بیخبر بر سر منزل او رندوله و فرهاد و بهلول و ساهو با
قریب چهار هزار سوار ریختند - راو ستر سال که خان مذکور نگهبانئی
بنگاه ملچار خود را بدو و اندک مایه‌مردم‌از سپاهیان خود بازگذاشته بود
با راجپوتان خویش و مردم خان زمان رو بمقابلهٔ ایشان آورده مردانه
کوشید - و بضرب تیر و تفنگ دمار از روزگار ایشان برآورده کارستانئی
غریب بر روی کار آورد - چنانچه باوجود قلت عدد اولیای دولت و کثرت
اعدا جمعی کثیر مثل برادر زادهٔ بهلول و چند نامدار دیگر از آن بادساران
آتشین سر بر خاک هلاک افتادند - وباقی مخذول و منکوب رو براه فرار
آورده هزیمت را نوعی از غنیمت شمردند - و درین دستبازی مالشی بسزا
یافته دو سه روز سر بگریبان فروبرده پای بدامان کشیدند - گریختگان بی
آرزم هنگام نصف شب بعد از سه روز باز نزدیک عسکر فیروزی نمودار
گشتند - خانخانان تاکید نمود که زمین پر از کریوه و مغاک است افواج
قاهره یسال بسته برجای خود بایستند تا مخاذیل شوخی کرده از جای
خود پیش نیایند وجلو نیندازند - دلیران معرکهٔ هیجا بموجب قرارداد
آمادهٔ کارزارگشتند - و ره نوردان وادی فنا عنان تاخته نزد یاقوت و رندوله
که متصل نظام‌پور متردد نشسته بودند رفتند - و هانوقت مجلس کنکاش
آراسته از سرزنش یاقوت مردود و سپاه بیجاپور از آمد و شد ناتمام و
سواری هر روزه و خودنمائی از دور مانده باز در عین گرمگاه روز که
سرداران عسکر فیروز از همه رهگذار آسوده خاطر در منازل خویش آرمیده
بودند باتفاق یکدیگر دلیرانه بر سر خیمه و خرگاه دلیرهمت ریختند - و
او خاطر بعون و صون آلهی و همراهئی اقبال بادشاهی جمع نموده با
جمعیت قلیل سرگرم مقابله و مواجهه شد - اتفاقاً نخست از صف اهل نفاق
و خلاف خون گرفتهٔ که پیمانهٔ زندگانئی او از درد ممات لبریز و کاسهٔ سرش

از بادهٔ غرور و پندار سرشار بود باد جبروت در بروت انداخته بعرصهٔ مصاف تاخت و ببانگ بلند درخواست مبارزت به پرتهی راج راتهور نمود- و او راتهور راجپوتی عمدهٔ دواعیٔ اجازت ملتمس آن مدعی گشته باو روبرو شد - چون پرتهی راج را زور سرپنجه و نیروی بازو از همراهیٔ اقبال کارساز حضرت ظل آلهی بود در اندک فرصتی برو غالب آمد - وبا دو تن دیگر که به امداد آن اجل رسیده شتافتند و تا رسیدن ایشان آن نابکار بجهنم رسیده بود ناچار باو هم نبرد شدند تنهادر آویخته بهان اعتضاد سر هر دو از تن برداشت - درین اثنا مرزا لهراسپ با فوج خود آمده بدلیرهمت پیوست - و طرفین از فرط کشش و کوشش پیوند تن از جان یکدیگر گسسته شعلهای آتش تیغ کین را باوج فلک رسانیدند - و از روی کمال استقلال و اقتدار باهم درآویخته از غایت زد و خورد در معرکهٔ جانفشانی و سربازی سرگرمئی دیگر اندوختند - چنانچه در یکدم از اثر فسون همزبانی و خاصیت افسانه خوانئی سنان تیز زبان بسی خون‌گرفته را خواب مرگ فرو گرفته تا بامداد روز نشور خفتند - و در نیم نفس بسی سرکشان که مانند پست همتان ننگ فرار باخود قرار نداده خود را بآتش تیغ شعله‌بار دلاوران تهور شعار زده بودند بآتش حمیت جاهلیت سوختند - بالآخر از مهب عنایت ربانی نسیم نصرت بر گلشن اقبال حضرت شاهنشاهی وزیدن گرفت - و افواج غنیم خذلان شعار که در حقیقت خار راه کشایش کار بودند گل عار فرار بر سر زده رو بوادیٔ هزیمت نهادند - و بهادران بر سبیل تعاقب چند کروه از عقب ایشان شتافته گروهی انبوه را در عین هزیمت به دارالبوار راهی ساختند - در اثنای این حال چون خانخانان اطلاع یافت که بیست هزار گاو غله با سیصد و پنجاه سوار از بندهای درگاه در ظفرنگر رسیده از ملاحظهٔ دستبرد غنیم که مانند اندیشهٔ خود در آن سرزمین پراگنده شده اند یارای رسیدن خود به لشکر ظفر اثر ندارند سپه سالار مبارزخان و نظر بهادر و راو دودا را بجهت آوردن آن فرستاد - و بنا بر احتیاط خانزمان بهادر را نیز از عقب راهی ساخت - بهلول و ساهو وغیره مخذولان با فوجی گران سنگ بآهنگ قطع طریق بهادران راهی گشته با خان‌زمان روبرو گشتند -

و جنگی عظیم در پیوسته دلیران کوه وقار بباد حملهٔ صرصر اثر گرد از بنیاد وجود نابود آن خیال سبکسر بادسار برانگیخته بهر طرف که رو می آوردند جمعی کثیر را عرضهٔ تیغ بیدریغ می ساختند - و از صدمهای سخت سنگ تفرقه درمیان ارواح و اجسام آن خاکساران آتشی سرشت انداخته از دست بردهای پی در پی کار بجای رسانیدند که هیچ خون گرفته را از روی پیش آمدن در عرصه‌گاه خاطر جلوه نمی نمود چه جای آنکه پای جرأت و جلادت از خانهٔ رکاب فرا پیش گذارد - و هیچ سرگذشته را از فرط افسردگی دست گیر امل بلگام گیری نمی گرائید تا بگرم ساختن عنان مرکبان چه رسد - مجملاً از سه پهر روز تا دو گهری شب هنگامهٔ جنگ تیر و تفنگ و نیزه و شمشیر گرم بوده جمعی کثیر از مخالفان بقتل رسیدند و اکثر زخمهای منکر برداشته - و از موافقان چندی که یکه تاز عرصهٔ تیز جلوی و پیش روی بودند به برداشتن جراحت‌های کاری که همانا التمغای اقطاع ابدی نیکنامی و کامگاریست فرمان یافتند - و در پایان امر چون سرداران غنیم دیدند که در عرصهٔ کارزار از پیکار بهادران جز خوردن زخمهای کاری بری بر نمیدارند و سوای بقتل دادن مردم کاری نمی سازند - ناچار بتگ و تا جان بیرون برده خود را به پناه کوه انداختند - بهلول مخذول که سر کج اندیشان و ناراستان بود و مکرو دستان او در داستانها ضرب‌المثل این خیال خام پخت که بدولت آباد شتافته به خانخانان که در آنولا اکثر مردم کارآمدنی را برای آوردن رسد از خود جدا ساخته خود باندک سپاهی در اردو مانده بود دستبردی نمایان نماید - بنابرین رای ناصواب دست از جنگ کوتاه ساخته سمت دولت‌آباد پیش گرفت - خان منصوبه بین پیش اندیش از فرط پردلی بوادیٔ تدبیر که در امثال این احوال عین نیکو محضریست ره برده یقین دانست که خویشتن داری و پهلوتهی کردن آن دغا پیشه حریف پرفن از پرخاش جوئی خالی از غدر سگالی نیست - و بنا بر آنکه از کمئی مدد سپه‌سالار و مکاریٔ آن غدار پرکار آگاهی داشت بمجرد اندک جولان اسپ اندیشه راه به پیشنهاد آن سرگروه اهل عناد برده در صدد مدد خانخانان شد - و خواست که بمنصوبه بازیٔ غائبانه فرزین بند آن مدبر مدبر را که

به لجلاج شطرنج روزگار دو رخ طرح می دهد برهم زند - در دم دلیر همت را با فوجی آراسته نزد خانخانان فرستاد - چون بهلول و سایر بداندیشان تیره رای در عین ظلمت شب به معسکر خانخانان رسیدند از آنجا که خواست الهی به وهن و ضعف هواخواهان دولت تعلق پذیر نه گشته مقتضای مصلحت قضا و قدر امری دیگر بود - همگنان باتفاق کلمه بنابر وفق مقتضای حال آنوقت صلاح در شبخون ندانسته هنگام طلوع طلیعهٔ امداد را میعاد جنگ قرار دادند - قضا را آخر آن شب دلیرهمت به خانخانان پیوسته مخالفان پیوند امید بسته گسستند - و آن مخذولان بی اختیار فسخ عزیمت نموده سلوک طریق هزیمت را غنیمت‌دانستند -

از سوانح این ایام آنجهانی شدن اوداجیرام است - آن بندهٔ درست اخلاص که از سلسلهٔ برهمنان دکن بود و سابقاً نزد عنبر اعتبار داشت و بعد آن داخل بندهای درگاه گشته بمنصب پنجهزاری ذات و سوار سرافرازی یافته بنا بر اشتداد عوارض عارضه که از دیرگاه باز بر مزاجش طاری گشته این وقت طغیان نموده بود درگذشت - چون مردم کارآمدنی داشت خانخانان نظر بمقتضای وقت و حال انداخته منصب سه هزاری ذات و دو هزار سوار بنام پسر خورد او تجویز نمود - و بیست و ششم سردار والا مقدار صلاح وقت در آن دید که فوجی جرار بسرداری خان‌زمان بر سر بنگاه مخالفان که در آن نزدیکی اتفاق وقوع داشت ارسال دارد - بنا بر آن نصیرخان و سایر اعیان عسکر اقبال را همراه آن خان نصرت نشان بتقدیم این خدمت نامزد فرمود - خان مذکور دلیرهمت را با تابینان خانخانان و راجپوتان کم منصب بهراولی منصوب ساخت - و برانغار را باهتمام مبارز خان و سایر افغانان و جرانغار را به نصیرخان و مردم او باز داشت - و خود با راو سترسال و راو کرن وغیره در قول قرار گرفت - و بعد از طی چهار کروه مسافت افواج مخالفان تیره باطن نمودار گشته بمواجهه و مقابله پرداختند - و برین سر دیگر باره اصحاب وفا و وفاق و ارباب خلاف و نفاق روبروی هم شده ارباب نور و ظلمت و حق و باطل بیکدگر درآمیختند - و عموم آن باطل ستیزان ظلوم و جهول خصوص بهلول حق نعمت ناشناس ناسپاس با اهل حق و حقیقت

درآویخته بجای دستبرد سر می باختند - و ذرین مرتبه نیز مراتب شدت کر و فر بمراتب شتی از کرتهای دیگر درگذشت - بهادران پر دل کم هراس مانند شیر ژیان و ببر بیان خود را بمیان آن روبه منشان و حیله گران زبون گیر انداختند - و ساحت سینه را از کینهٔ دیرینه آن بداندیشان پرداخته عرصهٔ جنگ را از ننگ وجود ایشان خالی ساختند - چنانچه در یک لمحه مجموع دواب و اسباب ارباب خلاف از اسپ و شتر و گاو و خیمه با سایر احمال و اثقال و غلهٔ بسیار بتصرف درآوردند - و تا قریب دوپهر باهنگ فراهم آوردن تاراجیان و تفقد احوال و اموال گرانباران درنگ نموده و همگنانرا از نزدیک و دور یکجا کرده بهیئت اجتماعی کامران و مقضی المرام معاودت نمودند - درینولا فتح خان را اظهار جرأتی بخاطر رسیده از سر تجلد فوج آرا شده دو سه زنجیر فیل جنگی که در قلعه مانده بود پیش انداخت - و خود از دنبال روانه شده بدروازه پتن و کهرکی آمد - و چندی از دلیران برگزیده را مقرر نمود که از راه دریچه که روبروی نقب واقع بود بیرون رفته مهیای کار و مترصد پیکار باشند - تا آنگاه که خود نیز از عقب ایشان برآمده بهیئت اجتماعی روانه شوند - شاید که بر نگاهبانان ملچاری که نقب از آنجا سر شده بود زده دستبردی نمایند - و مردم بادشاهی از این معنی آگاهی یافته جمعی از سپاهیان کاری روبروی ایشان شده کار از مواجهه و مقابله بمجادله و مقاتله رسانیدند - و چندین تن از آن زیاده سران را بضرب تیر و تفنگ از پا درآورده دیگرانرا سر راست براه قرار فراری ساختند - چون درین چندگاه بهادران موکب اقبال از فرط اشتغال به شغل جدال و قتال متوجه به کهی که عبارت است از آوردن کاه و هیمه نشده بودند لاجرم این دو متاع کم یافت در همه اردوی معلی بنهایت مرتبه کمی گرائیده بود - چنانچه کاه جای اکسیر اکبر یافته هیمه قدر کبریت احمر گرفته بود - بنابر آن حسب الاستصواب خانخانان خان زمان و نصیرخان برای محافظت عملهٔ این کار و حمله این بار نامزد شدند - و خانخانان قرار داد که خان زمان برای آوردن کهی بشتابد و نصیرخان نزدیک اردو بایستد - تا بآن مردم که در رفتن و آمدن پس و پیش باشند گزندی نرسد - چون

مردم اردو که بکبهی شتافته بودند بنابر عدم آگهی از کید اعداء دولت نامتناهی بگاه معاودت شتران و فیلان گرانبار هیمه و کاه را پیش انداخته راهی شدند ـ رندوله و چندی از سرداران بگمان خالی بودن بیشه از شیران شیرک شده همگنان را قتل نمودند ـ اتفاق نصیرخان که تا معاودت خان زمان در نزدیکیهای اردو توقف نموده بود بر مواضع اهل نفاق مطلع شده فوجی از تابینان خود فرستاد ـ رندوله که درین صورت نقش مرادش بر وجه احسن درست نشین شده بود ازین معنی آگاهی یافته دانست که سهم اندیشهٔ آن خطا پیشه هدف اصابت برخورده و دام مکیدت آن فاسد عقیدت صید مقصود بر وفق کام و طبق مرام بقید احاطه درآورده با سایر همراهان که قریب سه هزار سوار بودند جلوریز بر سر ایشان تاخت ـ نصیرخان ازین معنی خبر یافته با آنکه اکثر همراهان و تابینان خود را برای محافظت سر راهها جابجا متفرق ساخته زیاده از پانصد سوار با او نمانده بودند از قلت جمعیت اندیشه مند نگشته مانند شیر ژیان که همواره بی مددگار یک تنه رو بعرصهٔ کارزار می آرد بنابر انداز گوشمال آن شوخ چشمان به قلب سپاه ایشان ترکتاز نمود ـ و در اثنای راه جمعی از تفنگچیان بر آبکندی سر راه مخالفان بکمین نشاند ـ چون درین حال که رندوله و همراهانش مانند نخچیر رم خورده بی محابا شتافتند برسر تیر کمین کشایان رسیدند ـ قدر اندازان ایشان را بباد تفنگ گرفته بیکدم اسپ و آدم بسیار آن تباه اندیشان بخاک هلاک انداختند ـ باوجود اینگونه تنبیهی بلیغ اصلا متنبه نگشته بنابر پنداری که لازمهٔ غنوده خردی است بمقتضای نفس اماره و طبع زیانکاره کارکردند ـ و دیگر باره خیال محال کمین کشائی بر محروسان حمایت خدائی بسته سمت فوج دلیرهمت و میرزا لهراسپ پیش گرفتند ـ نصیرخان درینوقت نیز رو بدفع آن تیره رویان نهاده در حملهٔ اول سلک جمعیت ایشان را از هم گسست ـ چون آن کوتاه نظران از همه سو حوادث آسمانی را محیط خود دیده دانستند که ازین میانه جان مفت بیرون نمیتوان برد خود را بر کنارهٔ عرصهٔ مصاف زده راه هزیمت پیش گرفتند ـ و خان زمان در آخر آن روز بسلامت معاودت نموده همگی احمال و اثقال و رواحل و عملهٔ آن امر مهم را قرین سلامت بمعسکر سعادت رسانید ـ

از سوانح دولت روز افزون که در روز همایون سوم فروردی ماه بمحض کارکشائی اقبال این تائید پرورد حضرت ذوالجلال چهره نما گشت کشایش حصار عنبرکوت است - و تبیین کیفیت این فتح مبین برین نهج است که چون روز گذشته یعنی روز میمنت افروز دوشنبه نقبی که از ملچار خان زمان سر شده بپلی حصار مذکور رسیده و برخی از باره و برجی از بروج آنرا خالی ساخته بهفتاد من باروت انباشته شد همت بر آتش دادن آن گماشته بمقتضای رای صواب آرای سپه‌سالار کامگار قرار یافت که سایرسرداران والا مقدار و بهادران نامدار مثل راجه بهارسنگهه و نظر بهادر خویشگی و راجه سارنگ دیو و سید علاول و پسران ناهر خان و نظر بیگ و یولم بهادر و کشن سنگه و مدن سنگه بهدوریه و سنگرام زمیندار جمون در پئی پیکار بل بر سر کار بوده مسلح و مکمل سه گهری از شب مانده در ملچار خانزمان فراهم آیند - تا بامدادان در حضور سپه سالار نقب را آتش داده راه درآمد حصار کشوده شود و به امداد تائید ایزدی یورش نمایند - قضا را در وقتی که یک گهری بطلوع طلیعهٔ صبح مانده بود و هنوز خانخانان و سرداران بر سر وعده‌گاه نیامده بودند که صاحب اهتمام مهمات نقب آتش بباروت رسانیده - و بیست و هشت ذراع از دیوار قلعه و دوازده گز از برج بکام هواخواهان هوا گرفت و راهی خاطر خواه در کمال کشادگی و فسحت وا شد - چون متکفلان عهدهٔ یورش هنوز بوعده‌گاه نیامده بودند و خانزمان و نصیرخان و دلیرهمت و میرزا لهراسپ بحکم دوربینیهای خانخانان اطراف لشکرگاه را از آسیب تعرض مخالفان کم فرصت نگاه میداشتند که مبادا در عین سرگرمئی بهادران بشغل یورش آن کوتاه نظران مساعدت وقت را از دست ندهند - و فرصت فوت نکرده بانداز نمایش دستبرد چشم زخم باولیای دولت بی زوال که لایزال از گزند انظار ناموافق انجم محروس بوده آفت عین الکمال بدیشان بر نرسانند - لاجرم با وجود حصول مقصد و عدم مانع آنگونه جادهٔ عریض ساحت مفتوح شده بود کسی داخل قلعه نه شد - ازین راه خان خانان گرفته خاطر و در تاب شده غائبانه با همگنان گرم عتاب گردید - و بعد از طاوع بامداد خانزمان و نصیرخان را با همراهان

دیگر طلب نمود - چون آگاهی یافت که مخالفان از اطراف و نواحئی لشکرگاه خودنمائی و شوخ چشمی می کنند بنا بر آن خانزمان را بمدافعهٔ ایشان بازداشته دیگر سرداران را بنابر مصلحت یورش بیازگشت اشاره نمود - درین وقت که متحصنان بهیئت اجتماعی بر سر آن رخنه گاه جمعیت نموده آغاز آتشبازی و بان اندازی کرده اراده داشتند که آنرا به تختها و چوبهای کلان و امثال آن بل به تیر و تیغ و توپ و تفنگ و بان مسدود سازند - بهادران رزم جوی که حسب‌الموعود یورش پذیرفته لافها زده بودند از دشواریٔ کار و سختئی جا در پس دیوارها ایستاده قدم پیش نمی گذاشتند - درین وقت سپه سالار کارطلب بس که طلبگار پیش برد مطلب بود از اسپ پیاده شده اراده نمود که خود درین صورت بی ملاحظه بدان فیل بند طلسم پیوند که خانهٔ مات شاهسواران عرصهٔ مصاف است رخ گذاشته نگذارد که بتازگی منصوبهٔ سد رخنه فروچیده آن راه را مسدود سازند - چون این معنی خلاف روش سرداری بود نصیرخان یورش سردار مناسب ندانسته آن کامگار نامجوی را ازین پیشنهاد مانع آمد - و هرچند خانخانان در مقام امتناع درآمده آنچه در قوت امکان جد و جهد بود بفعل آورد - و هم چنان نصیرخان بر سر ممانعت پای افشرده سرکردن مهم بر ذمهٔ همت گرفت - سردار شهامت شعار چون دید که این معنی از پیش نمی رود و نصیرخان چنانچه باید و شاید از عهدهٔ پذیرفته بر می آید - درین صورت که از تعهد آن سردار نامدار جمعیت خاطر اندوخته بود نقش پیشنهاد پیشینه از صفحهٔ خاطر محو نموده طرح یورش برنگ دیگر انداخت - و مادهٔ سرگرمی و قوی دلئی سردار تا احاد سپاه مهیا ساخته همگنانرا به ترهیب و ترغیب بیمناک و امیدوار ساخت - آنگاه بتوزک و ترتیب اهل یورش پرداخته مهیش داس را نیز با جمعی از تابینان کارآمدنئی خود همراه داد - چون نصیرخان با سایر مردم و نظر بهادر خویشگی جمعی را که تعهد درآمدن رخنه حصار نموده بودند پیش انداخته از دنبال ایشان روانه شد - و از عون عنایت ربانی و صون حمایت آسمانی که حرزیست حریز و حصنی است حصین سپر رو بل نیروی دل و زور بازو ساخته بانصرام پیش نهاد

خاطر پرداخت - مجملا همگنان بهیئت اجتماعی خود را بر آن دریای آتش که موج شر و شور بر چرخ اخضر میزد زدند - متحصنان از سر جان گذشته در دهانهٔ رخنه بل بر سر مال و عرض خانمان پای محکم نمودند - و از طرفین هنگامهٔ جدل و رد و بدل بنوعی گرم گردید که در برابر آن تفنگچئی آفتاب عرصهٔ محشر افسرده می نمود - و روزبازار داد و ستد دلاوران بنحوی رونق پذیر شد که در جنب آن دار وگیر روز حساب بشمار در نمی آمد - چون درین گونه وقتی هواخواهان دولت سرمدی که همواره خواهان این روز بوده سودای سربازی و هوای جانفشانی را در دماغ جا می دادند - لاجرم در زد و خورد پای کم نیاورده غرامت سر بدر بردن و زیان جان بیرون آوردن بر خویشتن روا نداشتند - و باندار دریافت نیکنامئی کونین لوای جد و جهد افراشته همت بر برآورد آرزوی دیرینه گماشتند - تا آنکه خلقی بیشمار از مردم سپه‌سالار و تابینان نصیرخان که فدویانه می کوشیدند زخمدار شده چندی نصیری وار جان نثار گشتند - کوتاهئی مقال در عرض اینحال که کار رزم و پیکار در عرصهٔ نبرد مردان بطول و معاملهٔ جدال و قتال ثابت قدمان سرباز به دور و دراز کشید - چنانچه نزدیک بود که از نفس کشیدن اژدهای دمان ضربزن و نیش دوانئی زنبورک و بدلیچ بل بدمدمهٔ افسون دم‌گیرای توپ و تفنگ متنفسی در میدان جنگ نماند - قوی نفسان رزم آزمای که در راه خدیو ممالک آفاق و مالک رقاب انفس هیچ چیز حتی جان عزیز دریغ نمی داشتند - و به بذل مال و نفس همت بر ابراء ذمه از حقوق مرحمت آنحضرت می گماشتند - باوجود آنکه زخمی و کشته توده توده و پشته پشته بر روی هم افتاده بودند از هر طرف بی ابا و محابا پای بر سر قتیل و روی جریح نهاده پیشتر پیشتر می دویدند - اعدا بمقام مدافعه و ممانعه درآمده بضرب توپ و تفنگ و سورت آتش حقهای باروت علت رفع سطوت و کسر صولت بهادران می گشتند و بدین طریق سد رخنه نموده سنگ راه فتح می شدند - و دیگر باره تائید یافتگان نصرت ربانی بهزاران جر ثقیل خود را بدهنهٔ رخنه رسانیده سایر منصوبهای انسداد را که مخالفان بضم انواع حیل با فنون چاره و تدبیر نصب نموده بودند برهم

می زدند - بعد از تکرار این صورت در آخر کار یکباره همگنان دل بر شهادت نهاده از ته دل بسربازی و جان فشانی پرداختند و بطیب خاطر کلمتین طیبین بر زبان آورده تکبیر گویان سورن انداختند - و از جانب راست نصیرخان و نظر بهادر و سایر مردم سپه سالار از سر تجلد و روی تهور چشم از جان پوشیده نظر بر امداد تائید آسمانی دوختند - و از طرف دیگر راجه بهار سنگه و راجه سارنگ دیو و سید علاول و کشن سنگه و مدن سنگه بهدوریه و سنگرام زمیندار جمون بیاوریٔ توفیق با آن موافقان وفا آئین وفاق سرشت اتفاق نموده یکدفعه بدرون ریختند - چندانکه متحصنان کشش و کوشش آنچه در توان امکان منع و دفع گنجایش داشته باشد بجا آوردند سودی نداد - و درین صورت عموم درونیان خصوص خیریت‌خان بیجاپوری داد دار و گیر داده آنچه از سرحد احتمال و قوت تصور بیرون بود در درون حصار به فعل در آورند - چنانچه کار از تیر و تفنگ گذشته بجمدهر و خنجر رسانیده از فرط سرگرمئی ستیز دست و گریبان شدند - و معهذا بجای نرسیده نقد عمر عزیز و گوهر وقت گرانمایه بیجا و بی مصرف تلف و ناچیز ساختند - درین نوبت نیز گروهی انبوه به قتل رسیده جمعی کثیر زخمی گشتند - خصوص سرنوبت رندوله که همراه خیریت خان شریر بود از پای درآمده به بئس المصیر رفت - ناچار بعد ازین مراتب بقیةالسیف تا خندق قلعهٔ دوم که بمهاکوت اشتهار دارد فرار اختیار نموده در پناه آن قرار گرفتند - درینوقت خانخانان بوقت رسیده خود را به بهادران جان سپار رسانید - و چون ازین دست حصاری حصانت آثار که ارتفاع اساسش تا شرفات چهارده گز و عرض پنج گز است بنا بر تائید ایزدی بقبضهٔ قبض و تصرف اولیای دولت ابدی درآمد سپه سالار زبان نیایش گذار بسپاس و ستایش حضرت آفریدگار کشوده همگنانرا موقع تحسین بسیار و مورد آفرین و شاباش بیشمار نمود - و سایر غنایم و اموال قلعه که بدست یغمائیان عسکر نصرت اثر افتاده بود ازیشان بازیافت ننموده - خصوص یک زنجیر فیل که بتصرف مردم بهارسنگه بندیله درآمده بود آنرا نیز برو مسلم داشت - و چون خانزمان بعد از گرفتن حصار بر افواج مخالفان که در برابر او صف آرا شده بودند

تاخته بود - و ایشان بنابر شکستگئی دل و گرفتگئی خاطر با دل پژمرده
و دست افسرده از کار رفته عنان انصراف برتافته به بنگاه خود شتافته
بودند درین اثنا خود را بخانخانان رسانید - سپه سالار اعظم با سایر امرای
عظام بهمان پا سر تا سر درون حصار را پی سپر ساخته آنگاه تابینان
نصیرخان را با بهارسنگه و پسران ناهر خان و سنگرام و چندی دیگر
از ارباب منصب والا بمحاصرهٔ مهاکوت بازداشته خود باردو بازگشت
نمود - و روز دیگر از منزل نظام الملک که درین مدت در آنجا اقامت
داشت بخانهٔ یاقوت بد عهد که داخل عنبرکوت قریب دروازهٔ مهاکوت
واقع بود انتقال نموده مالوجی و جگجیون و چند منصبدار دیگر را
بمحافظت ملچار که بخودش منسوب بود منصوب ساخت - و در مقام
سرانجام اسباب فتح حصار مهاکوت و صدد اهتمام سائر مایحتاج این امر
مهم شده نخست لقابان خارا شکن فرهاد فن را که بنوک متین آهنین و
سرتیشهٔ فولاد صد رخنه در سد سکندر و هزار شگاف در دل کوه قاف می
افگندند سرگرم سر کردن نقب و پیش بردن آن کار صعب ساخت - در
عین این حال که سپه سالار بتهیهٔ ناگزیر وقت اشتغال داشت خبر دادند
که چون مخالفان را دست و دل از فتح عنبرکوت که تسخیر حصار اصل
همانا فرع است بافسردگی گرائیده - چنانچه از حصون دیگر نومید مطلق
شده بنا بر کارفرمائی اضطرار بدست و پا زدن درآمده اند - لاجرم یاقوت و
فرهاد و بهلول و کهیلوجی بجانب برار شتافته اند تا باشوب انگیزی و
ترکتازی درآمده سر راه بر رسانندگان آذوقه و خزانه گرفته دستبردی
نمایند - بنا بر آن خانخانان از روی حزم و احتیاط که چهار دانگ ارکان
اربعهٔ سرداریست چهارم اردی بهشت خانزمان و راو سترسال و راو کرن
و امثال ایشان را با فوجی آراسته ارسالداشت که همه جا از دنبال آن
تباه سگالان تاخته همگنانرا بنحوی گوشمال دهند که من بعد آن گروه شر
اندیش را امثال این خیالهای محال پیرامون خاطر فاتر نه گردد -

چون در عرض این اوقات از طول ایام محاصره و تضییق اهتمام
محاصران مسلک ضیق معاش بر متحصنان بطریقی تنگ شده بود که کار
همگنان بجان بل فی المثل کارد باستخوان رسیده بود - چنانچه اکثر مردم

بیشتر اوقات از پوست خشک و استخوان بوسیدهٔ جانوران مرده اگر بدست
می افتاد آنرا نعمتی عظیم و لقمهٔ چرب شمرده روز می گذرانیدند - بنا بر
آن رندوله و ساهو بر آن شدند که آذوقه سربار کرده در خندق برابر
دریچهٔ شیرحاجی بیندازند شاید که بدین طریق قوت چند روزه بدست
متحصنان افتاده فی‌الجمله قوتی بیابند - قضارا خانخانان ازین قضیه
آگاهی یافته نصیرخان و راو دودا وغیره را بمحافظت طرف بیرون
و مهیش داس راتهور را با جمعی از راجپوتان به نگاهبانئی درون مقرر
ساخت که شب و روز بر سرکار بوده از غنیم خبردار باشند که مبادا نهانی
غله باهل قلعه رسانند - اتفاق در پایان شب [۱][چهاردهم]ع اردی بهشت
ماه رندوله و ساهو غافل از بازداشت کمین کشایان و بستن مداخل
و مخارج با سه هزار سوار هزار سرباری آذوقه بنزدیکئی معسکر اقبال
رسانیدند - و خود همان جا توقف نموده فوجی از سوار و پیاده تیرانداز
و نیزه دار و تفنگچئی کرناتک که در سرعت و چابکئی تگ سبقت از بادپای
ابر و گلگون برق می برند و در هیچ پایه پای کم از سوار نمی آرند
بلکه در هر پله بر همگنان چربیده بازو بدستیاریٔ یکه تازان می کشایند
و رهگذار بر فیل سواران عرصهٔ پیکار می بندند همراه متحملان آن بار
فرستادند که غله را نزدیک قلعه انداخته خود باهستگی باز گردند - چون
آنجماعت قریب بخندق رسیدند کمین کشایان ناگاه از مکامن و اماکن خویش
بیرون جسته سر راه بر ایشان بستند - چون مخالفان مکرر پیکار بهادران
تهور شعار آزموده سخت کوشئی دلاوران جلادت کیش دیده بودند -
و میدانستند که باوجود ممانعت ایشان درونیان را امکان بیرون بردن حبهٔ
از میان نیست لاجرم بارها بی ستیز و آویز انداخته راه فرار پیش
گرفتند - و همگی آنها بتصرف مردم نصیرخان و مهیش داس درآمده
متحصنان حرمان نصیب جز عین فاحش حسرت بهرهٔ از آن نه بردند -
چون فتح خان از رسانیدن آذوقه نومید مطلق شد معهذا از رسیدن سرنقب
بپای دیوار حصار مهاکوت سر حساب رفته بتازگی شماری ازکار روزگار تیره

---

۱ - ع[هفتم]ل -

رو خویش برگرفت - و از صفحهٔ روی کار ظاهر بود که دمادم آن نیز بحوزهٔ تصرف و حیز تسخیر بهادران عدوبند قلعه گیر در می آید لاجرم از هجوم افواج خوف و هراس که پی در پی بر شهربند باطن آن تیره درون سیاه بیرون ریختند سر تا سر آنرا فرو گرفته بود - اهل و عیال و اسباب و اموال خود را بکالاکوت فرستاده با خیریت‌خان و سایر متحصنان جریده در مهاکوت توقف گزیده بکنج خذلان خزید - چون خیریت خان و دوتو ناگهناتهه و تاناجی دوریه و باقی مردم عادل خان از شدت ضیق احوال در مضیق محاصره خصوص از ممر قلت آذوقه بتنگ آمده بودند - معهذا خاتمهٔ کار معلوم نه - و امید رستگاری از بلای قحط و غلا بیاوری' تیغ بیدریغ دانستند - لا جرم بمقام چاره جوئی درآمده در مآل کار خود کنگاش نمودند - و بنا بر انحصار رای صواب در ضمن امان طلبی و شفیع انگیزی بمیانجئی استشفاع مالوجی استفتاح ابواب امان مال و جان و استدعای عدم مزاحمت درباب معاودت خان و مان نمودند - چون خانخانان درین ماده ایستادگی ننمود و خاطر ایشان از همه رهگذر بجمعیت گرائید - چهار گهری از شب هژدهم اردی بهشت سپری گشته سرداران بیجاپوری بهمراهئی دو صد سپاهی از اطراف ملچار نظر بهادر بدست آویز کمند فرود آمدند - خانخانان از روی طرز دانی و کار آگاهی در مقام دلجوئی و دلدهئی سرداران مذکور شده بپرداخت احوال ومرمت ظاهر و باطن ایشان پرداخت - و دلیر همت را مهماندار خیریت خان نموده ضیافت سرداران هندو بمالوجی مرجوع داشت - و روز دیگر ایشان را نزد خود خوانده بر وفق مقتضای وقت و حال نهایت گرمی و مهربانی دربارهٔ هریک بظهور رسانید - چندانکه کلفت باطن و وحشت خاطر شان بیکبارگی بانس و الفت مبدل شده قلوب رمیدهٔ همگنان به آرام گرائید - و بتقریب سخن خانخانان گوش زد سایر مستمعان گردانید که چون عنقریب موکب اقبال حضرت صاحبقرانی قرین سعادت جاودانی می رسد پیشنهاد خاطر آنست که زود تر به تسخیر این حصار پردازم و پس از پرداخت این مهم پیش از وصول رایات برکت آیات نهایت مساعئی جمیله در تهیهٔ اسباب فتح بقیه حصون و قلاع و تسخیر تتمه بقاع

و اصقاع دکن مبذول داشته گوشمال اهرمن نهادی چند شیطان نژاد وجه عزیمت عزایم خاصیت سازم - خصوص استخلاص بیجاپور و استیصال مخذولان مقهور که از سعادت بندگی رو تافته و بدان حدود شتافته عادل خان سلیم‌الصدر ساده دل را برهنمونئی طریق عصیان بر سلوک بیراههٔ طغیان داشته اند - و بتازگی همت کارگر و جهد کارساز را به پیش رفت این کار گماشته از عهدهٔ حق ‌کوشش و کشش برآیم - و لیکن بحکم آنکه تنبیه و تادیب این خورد سال غنوده هوش کم خرد که مستلزم تخریب بلاد و تعذیب عباد است بالذات مقصد نیفتاده - و غرض اصلی استقامت آن کودک منش بیخردوش که به بدآموزیٔ مشتی تباه گرای خوب سیر نمی کند بر طریق مستقیم انقیاد و اطاعت است - چندی قربةً الی الخالق و طلباً بصلاح الخلق بتقریب گذرانیدن موسم برسات و گذاشتن بهادران کارطلب در تهانه جات سرزمین احمد نگر را سرمنزل اقامت می نمایم - که مگر درین میانه آن کناره گزین طریق نجات بمیانجئ عقل صلاح اندیش بر سر راه آمده بهبود حال و مآل خویش فرا پیش گیرد - و شیوهٔ ستودهٔ والد مرحوم خود را از دست نداده سنت سنیهٔ اسلاف خویشتن را دستورالعمل سازد - تا در آن صورت این خیرخواه عباداللہ باظهار عبودیت و اطاعت او قناعت نموده باین دست آویز از در شفاعت درآید - و بوسیلهٔ عرایض متواتره فروگذاشت خودسریها و نافرمان‌بریها که در عرض این مدت ازو سرزده از درگاه والا استدعا نماید - و اگر بنابر عدم خواست ایزدی خیریت عاقبت و حسن عاقبت خویش نخواهد و بخواهش خود در استیصال دولت دیرینه سال سلسلهٔ خویشتن کوشش نماید و بر وفق همان دستور بدستان فتنه پرستان بازی خورده گردن کشی از سر ننهد - عنقریب خان زمان را در قندهار و دلیر همت را در پونه و چاکنه و مرزا لهراسپ را در دهارور گذاشته و خاطر از تهانجات بجمیع وجوه جمع نموده ساحت های حصار بیجاپور را مجمع عسکر منصوره خواهد ساخت - چون مقصود در طئ این ابواب حکیمانه ادا شد همگنان رخصت یافته روانهٔ مقصد گشتند -

درین اوقات چون خانخانان اطلاع یافت که تنگنای ساحت حوصله و

مضیق عرصهٔ کار بر متحصنان از آن تنگ تر گشته که دیگر پذیرای
تنگی توانند شد و بنابرین قلعه امروز فردا مشرف بر فتح است لاجرم درین
باب اهتمام بیشتر نمود و هر روز بملچار دلیرهمت که حصار کالاکوت از
آنجا توپ رس بود می شتافت و از صبح تا شام هر توپ را بحضور خود
چندین مرتبه آتش می داد و می فرمود که بان نیز بیندازند - درین اثنا
چون رندوله و ساهو دانستند که کار از چاره‌گریٔ چاره‌گران گذشته و معامله
بدان رسیده که سعی عبث بلکه مخل باشد نخست بر آن شدند که
سرخویش گرفته سلوک راه بازگشت فراپیش نهند - لیکن بنابر تلازم حرکت
و برکت و عدم شگون سکون مهیای صدور حرکت المذبوح شده از سر نو
بدست و پا زدن درآمدند - و در دل شب گاه بیگاه هر وقت که قابو
می یافتند فرصت فوت نکرده آنچه از دست بر می آمد حق مقام بجا آوردند -
چنانچه در اطراف عسکر اقبال بخودنمائی و بان‌اندازی اشتغال جسته علت
تشویش خاطر و تکدیر صفای وقت می شدند -

روز دیگر که اهل کمپی به سمت کهرکی می شتافتند و آن روز
نوبت همراهئی جگراج بندیله بود رندولهٔ حیله‌ور و امثال آن بدگوهر که
مصدر ابواب بی طریقی و مظهر انواع بیراهی می شدند از دنبال راهی
گشتند و با فوجی آراسته در پایان روز خود را نمایان ساخته چون سوار
و پیادهٔ طرفین از قبیلهٔ بندیله و تیره درونان خیره نظرگروه دکن مانند سپید
و سیاه عرصهٔ مصاف شطرنج در عرصهٔ کارزار برابر یکدگر یسال بستند و انداز
آن داشتند که باهم برآمیخته درهم آویزند و بباد حملهٔ مرد افگن گرد از
بنیاد وجود و دمار از نهاد یکدیگر برانگیخته بدم تیغ شعله افروز و نوک
ناوک دلدوز خون هم بخاک هلاک ریزند - نخست یکه تازان معرکهٔ
جلادت از هر دو سو در مقام کشش و کوشش داد دار وگیر داده شرط قتال
و جدال و حق حرب و ضرب بجا آوردند - درین حال جگراج قطعاً بکثرت
آن فرقهٔ تفرقه اثر مبالات ننموده باوجود این معنی از قلت عدد اغلب
اوقات علت مدد جنود غیبی است مظنهٔ غلبه را بسرحد ظن غالب بل
یقین کامل رسانید - و ازین راه سرمایهٔ نیروی دل و زور بازو فرا دست
آورده از عقب فیلی که همراه داشت با همراهان خود بی اندیشه اسپ

بسوی آن حریفان دغا پیشه انداخت - آنگاه همگی افواج بیکبار بارگیها انگیخته از مواجهه و مقابله بمجادله و مقاتله پرداختند - فریقین بر یکدگر ریخته در هر گوشه از مرد و مرکب پشته پشته خسته و کشته بر روی یکدگر انداختند - درین دفعه جمع کثیر سر باخته مابقی جان مفت بدر بردند - راجپوتان بندیله به هزیمت غنیم که در حقیقت غنیمتی بزرگ بود اکتفا ننموده شرایط تعاقب نیز بجا آوردند - و در طی اینحال چندین سراسپ و چند نشان نیز از ایشان گرفته و جمعی کثیر را جریح و قتیل و اسیر و دستگیر ساخته مظفر و منصور معاودت نمودند - و با اهل کمپی سالم و غانم بموکب اقبال پیوسته جمیع اسپها و نشانها با سرهای سرداران بجهت علامت آن فتح نمایان از نظر سپه سالار گذرانیدند -

از سوانح نمایان دولت ابد پایان که درین اوقات سعادت سمات چهره کشا گشت فتح خان والا مکان خانزمان است - و رسیدن او و رسانیدن رسد آذوقه و خزانه باروت در ضمان امن و امان به معسکر اقبال - و توضیح این ابهام آنکه چون خان مشارالیه بسببی که همدرین نزدیکی گزارش پذیرفت متوجه سمت برار گشته به ظفرنگر رسید و برای تجسس اخبار غنیم همانجا رحل اقامت افگنده توقف گزید - درین حال خبر یافت که رسانندگان خزانه و غله که از برهانپور ارسال یافته بروهن کهیره رسیده اند و بدخواهان دولت خبر یافته بدان جانب شتافته اند - لاجرم راجه بهار سنگه و احمد خان نیازی را در ظفرنگر گذاشته بیدرنگ آهنگ آنجانب نمود - غنیم لئیم انداز ترکتاز و دستبازی با بهار سنگه و احمد خان نموده بران صوب شتافت - دلاوران مذکور باوجود کمئی جمعیت پای کم از آن زیاده سران نیاورده رو بمواجههٔ آن تیره رایان نهاده بازو بمقابله و مجادله کشادند - و عاقبت به نیروی تائید ربانی و تقویت توفیق آسمانی فرصت و نصرت یافته جمعی کثیر را از پا درآورده بسقر مقر دادند - و باقی ناگزیر راه گریز سپرده تا دارالبوار هیچ جا قرار نه پذیرفتند - چون خانزمان با خزانه و غله مقضی‌المرام به ظفر نگر رسیده از آنجا متوجهٔ دولت آباد شد و این خبر به غنیم رسید بنابر آنکه درین مدت سایر سعیهای نامشکورهٔ آن گروه مقهور برباد رفته بود و دستباف خیال

آن مشتی محال کوش باطل کیش بنابر فرط وهن و ضعف از بیوت عنکبوت اضعف و اوهن گشته - خصوص تدبیری که دربارهٔ تجهیز فوج یاقوت و رفقای دیگر بجهت شور انگیزیٔ سمت برار زادهٔ طبع کج گرای آشوب زای و اندیشهٔ خطا پیشه ناقص تدبیر آن گروه حق ستیز شده بود آن نیز ضایع و ناچیز گردید - ناچار رندوله و ساهو صلاح کار فساد بنیاد درین معنی دیده قرار برآن دادند که با یاقوت و سایر همراهان او پیوسته بهمراهی ایشان سر راه بر خانزمان بگیرند - و بنابرین فکر دور و دراز از دولت‌آباد برآمده راهئی راه گمراهی شدند - و بعد از الحاق بیاران خود از سر نو تصمیم آن عزیمت ناقص نموده باتفاق روانهٔ مقصد گشتند - چون خانخانان نیز از اندیشهٔ بداندیشان آگهی یافت نصیرخان و جگراج را نامزد مدد خانزمان نموده بشتاب تمام فرستاد - غنیم مخذول پیش از وصول فوج کومک بخانزمان رسیده گاهی که باهنگ دستبازی بانی چند از دور می انداختند بنابر بعد پله بل بخاصیت تیره بختی ازین حرکات تباه و اندازهای دور و دراز جز خار دامن و برق خرمن حاصلی دیگر بر نمی داشتند - و احیاناً در ضمن آن سلحشوری در دور دست لشکر از دست درازی بر واپس ماندگان اردو بدستور معهود دیرینه کفی چند کاه کهنه بباد بر داده پس از غلبهٔ یاس لاچار مغلوب و منکوب سمت فرار فراپیش می گرفتند - و هواخواهان دولت ارجمند که برگی به بهای دستبازیهای آن مشتی سبکسر نداده دستبردهای دزدیده آن گروه گرانجان سوخته خرمن را قدر جوی وزن نمی نهادند - مجملاً چون نصیرخان و جگراج باولیای دولت ابد پیوند پیوستند - خانزمان در همان مکان به ترتیب صفوف پرداخته فوج هراول را بسرداریٔ نصیرخان و راجه بهار سنگه و ارجن عموی رانا بیاراست - و مبارز خان و جگراج و بهادر جی پسر جادو رای با چندی دیگر چنداول مقرر ساخته خود با جمعی در فوج قول یسال آرا شد - و خزانه و آذوقه را احاطه نموده بآئین و توزک شایسته مرحله نوردگشت - چون آن مخذولان فضول مکرر خویشتن آزمائی کرده بودند زیاده بر آن خودنمائی را بادپیمائی شمرده دیگر نمایان نه شدند - تا آنکه در روز دخول به کهرکی دیگر باره

حیله پردازان اهل نفاق این تدبیر باطل و تزویر ناقص را بحیلهٔ اتفاق
کلمه آراستند که چون اکثر دلیران کار آزموده در فوج چنداول و
هراول معین اند و اغلب اوقات نزدیک دو کروه از قول دور بوده
فی‌الحال کومک هیچ یک ازین دو گروه بآنها نمی تواند رسید صلاح وقت
آنست که نخست راه به فوج قول بسته بر ایشان کمین کشا گردند - لاجرم
باین قرارداد نه هزار سوار چیده برگزیده در خارج کهرکی ترتیب
صفوف نموده خود را بر صف پر هیبت خان‌زمان زدند- آن شیر بیشهٔ دلیری
و دلاوری که باستظهار خدیو روزگار دل رستم داشت همت بر عدوبندی
گماشته سایر همراهان را از برکت آثار قلت اعوان و انصار بنا بر صدق
اخبار الٰهی چنانچه مکرر سمت ذکر یافته که اغلب اوقات از روی یقین
مظنه غلبه است امیدوار ساخته دلی دیگر داد- و از سر ثبات قدم و روی
قوی دلئی تمام در ساحت معرکهٔ جنگ باهنگ خون ریز اهل ستیز رنگ
قرار و درنگ ریخته طرح دار و گیر انداخت- و بنیاد پیکار بر اساس رسوخ
عزیمت پایدار نهاده بناء شکست همگنان و کسر سوزت و شدت آن پیمان
شکنان ازین دست استوار ساخت- چون بتقریب این قرارداد در ضمن این
پیشنهاد تخریب خراب آباد وجود آن مشتی بی حاصل بد نهاد بر پایهٔ
حملهای پی در پی نهاده قرار قلع و قمع بر اصل آن جمع پریشان حال با خود
داد - بی اختیار خود را بر قلب آن بیدلان خذلان زده هم در حملهٔ
نخستین از کشاکش کشش و کوشش شیرازهٔ صفوف آن فرقهٔ تفرقه پیوند
را از یکدیگر گسسته جمله را از هم پریشان ساخت - و چون در عین
گرمئی هنگامهٔ مصاف علامت اهل خلاف بنظر بهادرجی که پیشتر از
مبارزخان می شتافت درآمد نظر برکارگریٔ اقبال انداخته از قوی اثریٔ دولت
بی زوال نیروی بازو و قوت بال اندوخت - و از سر تهورو روی تجلد قدم
به عرصهٔ مصاف نهاده داد زد و خورد داده و کمر مردمی به مرد افگنی
بسته بازوی بهادری به شیراوزنی برکشاد - و از جانب دیگر مبارزخان
چشم امید بر نصرت آسمانی و تائید دولت جاودانی دوخته از مقراض بران
تیغ دو دم و مقراضهٔ پیکان دو سر جامه سرخ زخم رسا بر تن اکثر آنجمله
بل سر تا سر آن‌گروه کم فرصت زیاده سر ببرید - و بیاوریٔ همراهئی اقبال

این تائید پرورد حضرت ذوالجلال خون آن خاکساران بادپیما راکه دست قضا گرد نحوست و ادبار بر سراپای ایشان بیخته بود با خاک عرصهٔ مصاف برآمیخت - بالجمله درین کرت نیز پس از کر و فر بسیار به فرخندگی اختر سعادت خدیو روزگار ظفر و فیروزی روزیٔ اولیای دولت و بهروزی بهره شده غنیمت اندوز دفع و طرد غنیم تیره روز گشتند - و شکست فاحش بصف تیپ اعداء هزیمت نصیب برخورده از ضرب تیغ شعله آمیغ سیماب وار با هزاران تب و تاب وکمال اضطرار و اضطراب پناه بودایٔ فرار بردند - و خانزمان مظفر و منصور با همراهان بهمراهئی عون وصون آسمانی لوای والا را ارتفاع داده راهئی سمت مقصد گردید - چهارم خورداد با سایر اولیای دولت ابد قرین مقرون با نصرت آسمانی و مصؤن از فتنهٔ آخرالزمانی در دولت آباد به معسکر اقبال جاودانی رسید - و شش لک روپیه خزانه با صد من باروت و بیست هزار گاو غله رسانید -

مجملا نقبی که درینولا بسرکاریٔ حکیم حیدر علی ملازم خانخانان تعلق داشت بپای شیر حاجی به قلعهٔ مهاکوت رسیده موقوف انباشتن آن بباروت بود مشارالیه حقیقت را مشهود سپه‌سالار نمود - آن سودار هواخواه کارطلب که همواره طلبگار پیش رفت کار ولی نعمت حقیقئی خود بود بر سر انصرام مهم آمده دستوری بپایان رسانیدن آن اراده داده بود که بحسب اتفاق بنابر اینکه تسخیر آن حصار هنوز در رهن تاخیر وقت بود در عین آنحال مراری‌پندت از بیجاپور آمده در الوره به مخالفان پیوست - و رسیدن او که علت شغل خاطر اولیای دولت بجنگ و جدال و دیگر اشتغال بود موجب تعویق پیشنهاد مذکورگردید - و این مراری پندت از پندتان یعنی دانایان دکن که بنابر کمال شرارت ذات و شیطنت صفات در همه فن ابلیس را درس تزویر و تلبیس و بند بدکاری و مردم آزاری می‌داد - و از فرط چرب زبانی و دوالک بازی شیطان صفت بمجاریٔ عروق و تجاویف قلوب مردم درآمده بابرام و الحاح و خوشامد گوئی و رشوت پذیری که از آن راهها رگ خواب مردم گرفته نبض مزاجدانئی همگنان بدست آورده بود تا کار خود نمی ساخت دست بر نمی داشت - چون ازین راه در دلها راه و در همه جا جای یافته بود

نزد خواص و عوام قبول خاص پذیرفت - رفته رفته کارش بجای رسید که
در امور دیوانئی آن ملک مدخل گردیده در خلا و ملا نزد عادل خان راه
یافت - چندانکه عاقبت الامر بمرتبهٔ امارت و وزارت ترق کرده مدار
کار و بار سیف و قلم و رتق و فتق امور ملکی و مالی آن درخانه برو
قرار گرفت - ملخص سخن مراری پندت تازه زور که مرارت طعم ضرب
دست عسکر منصور نچشیده بود و نیروی سرپنجهٔ آن بهادران شیرافگن قوی
بازو ندیده از فرط نادانی و بیخودی فتح و ظفر عرصهٔ کرو فر فروغ هجوم
جنود و جیوش و بیشی و کمئی عساکر را باعث پیش رفت کار و عدم آن
پنداشته همت پست نهمت بر طلب دولت و سعادت روزی ناشده
گماشت - نخست رندوله و ساهو را با سه هزار سوار روبروی فوج خانزمان
بازداشته خود با یاقوت و همراهئی نه هزار سوار رو بمواجهه فوج کلان
بادشاهی آورد - سپه‌سالار نصرت شعار چندی را به ضبط ملچار درون
عنبرکوت باز داشته جگراج و راو دودا را با پرتهی‌راج مقرر ساخت که
در خارج ملچارهای خود روبروی غنیم صف کشیده آمادهٔ کار و مهیای
پیکار باشند - باوجود آنکه این معنی خلاف سرداری و کاردانی بود
بنا بر فرط نگرانئی خاطر خود نیز با تنی چند معدود از بهادران قوی دل
تنومند از قلعه برآمده با آنکه آخر روز شده بود بیدرنگ با جگراج
و قلیلی که همراه داشت با غنیم روبرو گردیده بی آنکه کار بطول کشد
بباد حملهٔ دلیرانه که در حقیقت صبای غنچه کشائی گلزار فتح است بیک
حمله آن خسیس طینتان را که خار کشایش کار شده بودند از پیش برداشته
راهئی بیراههٔ فرار ساخت - درین حال راو دودا طلب دستوریٔ برداشتن
لاشهای افتادهٔ اقرباء خویش که درین نزدیکی افتاده بودند نمود -
خانخانان بنا بر آنکه هنوز کار یکرو نشده بود و از دو سو افواج غنیم در
تگاپو بودند صلاح وقت درین معنی ندیده رخصت نداد - راو دودا بنابر
دلیریٔ طبیعی و دل سوزیٔ خویشی بل بتهیهٔ اسباب اجل خویش
مصلحت اندیشئی وقت و روزگارسازی را بوقت دیگر انداخته بالفعل
آن مهم را اهم ساخت - و پس از تاختن سپه سالار بانصرام پیشنهاد خاطر
خود پرداخته او نیز بسوی مقصد خویش تاخت - و مالوجی برفاقت

او از همراهئی سردار بازماند - چون اهل خلاف که در اطراف عرصهٔ
مصاف بجست و جوی قابوی وقت و انتهاز فرصت کم فرصتی بودند
این مایه مردم قلیل را بکام خود دیدند - ازین عالم نامردمی بل نامردی
بر خویش پسندیده باتفاق یکدیگر از همه جانب بر ایشان حمله آورگشتند -
و چون ایشان دیدند که معامله بدینجا کشید دانستند که عنقریب
بخویشان خود می پیوندند دل بر مرگ نهاده کشاده پیشانی کمر همت
بستنه - و از اسپان فرود آمده دست و بازو به کشش و کوشش بر کشودند -
و بسی مرد و مرکب از آن نامردان مردود بر خاک هلاک انداخته
لوای بلند نامی افراختند - و بعد از ادای حق مردمی و مردانگی
از همراهان همگی جان در راه حلال نمکی داده نیکنامئی جاوید عوض
گرفتند - چون خانخانان باوجود قلت اولیای قوی صولت از دار و گیر
اعدای دولت گزیری نداشت بهوپت برادر زادهٔ رانا را با مردم او بمواجههٔ
یاقوت نامزد ساخت - و خود دل بر فتح آسمانی بسته بازو به عدوبندی
بر کشاد - و مسرعی نزد جگراج فرستاد که باشتاب باد و سحاب خود را
از دنبال بامداد رساند - قضا را درین اثنا جگراج را قضیهٔ هایله پیش آمده
مغاک شکسته بغایت هولناک و پهناور حایل راه شده بود که گذشتن
از آن امکان نداشت - درین صورت سپه سالار راجپوتان را به سخنان عاطفت
آمیز و کلمات عبرت انگیز سرگرم ستیز و آویز ساخته دلیرانه بر قلب لشکر
مخالف زد - و از صدمهٔ باد حملهٔ شیران شرزه لرزه و تزلزل در ارکان ثبات
قدم مخالفان افتاده دیگر امکان توقف و مجال استقرار در مکان آنها را
نماند - مگر چندی که سر به بدنامئی فرار فرو نیاورده بزبان دهئی سنان
بر چهرهٔ راجپوتان از دهان زخم خیرباد جان گفتند - قضا را درین اثنا
از آنجا که کارگریهای بخت موافق و یاوریهای اقبال مساعد است که بنابر
حسب ظاهر بحسن اتفاق زبان زد میگردد آبکندی عمیق تنک گذار
بر سر لشکر شکسته آمد و ازین راه توزک افواج ایشان برهم خورد -
درین حال دلیران فرصت وقت یافته قوشون یاقوت بدبخت را درمیان
گرفتند - و حبشیان سیاه کار تیره روزگار را رعایت حق نمک آن نمکحرام
کافر نعمت دامنگیر شده در حمایت و نگاهداشت او قطعاً فروگذاشت

ننمودند - کهیلوجی و عنبر و عادلخان نیز داد کوشش داده با محمد علی و برادرزادهای او زخمهای کاری و جراحتهای منکر برداشتند و در آخرکار رو به هزیمت آورده سر خود گرفتند - و یاقوت فرتوت اجل رسیده خدا گیر که همگنان او را درمیان گرفته بودند آخرکار سر در کفران نعمت گم کرده با بیست و هفت زخم نیزه و شمشیر از پا درآمد - و دیگر باره عموم حبشیان بر سر بیرون بردن لاش او هجوم نموده ثبات قدم ورزیدند - و دکنیان نیز در صدد مدد ایشان شده باتفاق حمله آورگشتند - راجپوتان حمیت شعار حمایت یکدگر کرده بمقام ممانعت و مدافعت مخالفان درآمدند و برسر این معنی نهایت پا افشردگی نمودند - و بار دیگر کارزاری صعب بمیان آمده مصافی عظیم روی داد - و در آخرالامر به عنایت الهی غالب و قاهر آمده مقهوران را شکست فاحش دادند - چون آن تیره درونان کاری نساخته نومید از معرکه بیرون تاختند یکه تازان راجپوت تا نیم کروه رسم تعاقب بجا آورده گروهی انبوه را روانهٔ دارالبوار ساختند - چون اولیای دولت قاهره را باوجود کمیٔ ایشان و کثرت آن تباه اندیشان ازین دست فتحمندی دست داد - خصوص سزا یافتن یاقوت کافر نعمت که بتازگی سرمهٔ چشم کوتاه نظران حق ناشناس و سرمایهٔ بصارت و بصیرت بی بصران ناسپاس گردید سپه سالار با سایر سران شکر کنان و سپاس گذاران برگشته همعنان فتح و نصرت آسمانی دو گهری از شب گذشته به معسکر اقبال جاودانی نزول نمود -

روز دیگر همیر راو و عبدالله سوائی و خداوندخان و سیدی سالم به رهنمائی اختر بخت کارفرما کار کرده خود را بادراک سعادت عظمیٰ بندگئی درگاه والا نزدیک ساختند - و حلقه بر در دارالفتح عبودیت که فی‌الحقیقت مفتاح ابواب سعادت است زده راه این مقصد اقصیٰ که در معنی شاهراه نجات دارین است کشوده بموکب اقبال پیوستند - در همین تاریخ یک پهر از روز سپری گشته خانخانان بملچار سید علاول شتافته اراده نمود که نقب شیر حاجی بارهٔ مهاکوت را که چندی پیش ازین خالی ساخته بباروت انباشته بودند آتش دهد - قضا را فتح خان ازین قضیه آگاهی یافته آتش در جان او افتاد و دود از نهادش برآمد - و بی توقف تو کوپندت

وکیل خود را نزد سپه سالار ارسال داشته از روی تضرع و نیاز پیغام داد که چون پیش نهاد خاطر و قرارداد اندیشهٔ این عقیدت کیش ارادت پیشه آنست که به تسلیم کلید قلعه ابواب امن‌آباد نجات و دارالسلام سلامت بر روی روزگار خود و اهل حصار کشایدانسب آنست که آتش زدن‌نقب را امروز موقوف دارند - و سبب تعویق و تاخیر یکروزهٔ قرارداد مذکور آنست که این آشفته روزگار از روی بیچارگی و اضطرار با سرداران عادل خان عقد وثیقهٔ عهد و پیمان را بروابط ایمان غلاظ و شداد برین جمله توثیق داده که بی استصواب ایشان در سایر ابواب خاصه درباب مصالحه و معاهده مدخل ننماید - بنابر آن امروز وکیل خود را نزد ایشان میفرستد و حقیقت تنگی کار متحصنان بسبب شدت ضیق طریق تعیش، که از طول مدت محاصره و قلت غله و کثرت عسرت و وقوع بلای قحط و غلا ناشی‌شده بی‌مبالات و تحاشی ابلاغ نموده اظهار سایر اسرار مضمره و افکار مخمره به عمل می‌آرد- اگرآن باطل ستیزان نیز برسر راه صلح درآمده ازین در درآیند بهتر و الا بهانهٔعدم ایصال رسد و آذوقهٔ کافی و رسانیدن مدد نافع که از شرایط محافظت عهد معهود بل عمدهٔ ارکان بیعت مقصود بود سبب تجویز نقض عهد و نکث عقد می‌سازد - و خود مبانی صلح و صلاح را تشیید داده مفاتیح بست و کشاد قلاع می سپارد - خانخانان بنابر آنکه روایح راستی گفتار از پیغام او استشمام ننموده خاطر نشان و دل نشین خود ساخت که مدعای او از استدعای مهلت یک روزه دفع وقت و توقع فوت فرصت بل ترصد وقوع آفات تابعهٔ تعویق و تاخیر که مستلزم درست نشستن نقش مراد بر تختهٔمکر و تزویراست- لاجرم ابواب اختیار و امتحان مفتوح داشته جواب بازداد که اگرچه از تاخیر ارادهٔ مصالحه که موقوف بصلاح و صوابدید مراری شراندیش باشد بوی خیر نمی آید ولیکن از باب اتمام حجت‌ترک پرخاش و ستیز نموده یک امروز دیگر نیز به صبر و شکیب میگذاریم - و فتح خان اگر در مقام نصب منصوبه دغا و فریب و ترتیب مقدمات رنگ و نیرنگ نیست می باید که از سر حیله‌وری و افسونگری در گذشته پسر خود را به معسکر اقبال ارسال دارد - و اظهار صدق گفتار خویش نموده ما فی الضمیر خود را درین ضمن به ظهور آورد -

و چون پیغام بدو رسید و از فرستادن پسر اثر ظاهر نه شد باشارهٔ سپه سالار آتش درنقب زدند۔ و تمام یک برج با پانزده گز باره یکبار بهوا پریده گذارگاهی در نهایت کشادگی و پهناوری کشاده شد۔ و عمده ارادهٔ هواخواهان بر طبق دلخواه از قوه به فعل آمده اصل ماده یورش آماده گشت ۔ دلیران شیردل درین یله نیز از قضا حذر و از بلا پرهیز ننموده بی ابا و محابا سمندروار در آن بحر زخار آتش بی زینهار غوطه خوردند ۔ و مطلقا بغلوله توپ وتفنگ و بادلیج و ضرب زن و حقه باروت و امثال آن که متواتر مانند ژاله ابربهاران در باران بود مقید نگشته خود را بدرون انداختند ۔ چون آن حصن حصین نیز بمفتاح اقبال کارکشائی و طالع ارجمند خدیو آفاق گیر عدوبند مفتوح شد و خاطر همگنان من جمیع الوجوه جمع گشت وقت محاصرهٔ دیگر بارها شده هنگام اهتمام مقدمات فتح باقی حصون در رسید۔ سیدعلاول و سنگرام و یولم بهادر که بیرون شیرحاجی بر کنار خندق ملچار داشتند باستصواب رای صواب آرای سپه سالار در درون قلعه به پرداخت ملچار پرداختند ۔ و در پایان همین روز بهروزی اندوز سایر مقهوران از سمت چهارتیکری بارادهٔ مقابله بهادران عسکر فیروزی اثر نمایان گشتند ۔ و از کمال کوته نظری بر پلنگان شیراوزن و هزبران مردافگن که بی ناخن زنی هلال پیوسته با چرخ در جنگ میزنند و بدون گزاره از سمت راس ایشان دمبدم باماه و سیاره برسرپرخاش میروند چشمک تحریک جنگ زدن گرفتند۔ چون ازین کاوکاو بیجا که شیوهٔ اجل رسیدگانست سپهر کین توز بی مهر را به قهر خود چون پیمانه زندگی خویش پر کردند۔ و بانگیز کوشش خویش که شیوهٔ خون گرفتگان است چنگ و دندان گرگ اجل را که همه تن خارخار خون ریزیست بستیز خویش تیز ساختند ۔ درین حال خانزمان و نصیرخان و چندی دیگر از امثال آن بسبیل مقاتله و مجادله بنابر صواب دید خانخانان روبروی آن دو رویان ده دله خاصه مراری و رندوله شدند۔ چون روز عمرآن تباه کارا نسیاه روزگار را هنگام شام آمده بود و کواکب اجال[1] آن ستاره سوختگان قریب به غروب مرگ و مشرف بر وبال هلاک

---

۱ ۔ قلمی اجال ندارد (و ۔ ق) ۔

شده بود چهار گهری از روز مانده بهادران فیروزی نشان عنان ریز جلو
انداخته بیک دفعه بر ایشان اسپ تاختند - و بباد حمله صرصر اثر دلیران
که پیوسته در پی شگفانیدن گل فتح است آن مشتی‌فرقه تفرقه اثر که از بیم
غنچه شده همانا نقطه خال صفحه روی‌میدان بودند همگی مانند پرچم پر خم
سلسله مویان تار تار گشته برنگ خال از یک دیگر دور افتادند - درین
پراگندگی چندین آدم و اسپ ایشان بدست یغمائیان سپاه ظفر پناه درآمد -
و یکه تازان مرکب سعادت را شب هنگام بمضرب خیام نصرت سالم و
غانم معاودت روی داد -

از سوانح نمایان دولت پایدار ابد پایان که درین احیان اتفاق‌افتاده
رفتن مال و منال و عرض و ناموس و بنگاه و عیال ساهو مخذول و رندوله
مقهور است - و سبب ظاهری و علت صوری این معنی سوای کارگری
اقبال این بود که چون پسر ملدارخان نظام‌الملکی که او نیز در آن خانه
خطاب پدر یافته بود و اختیار کشاد و بست قلعه نباتی از قلاع حصینه
دکن که در نواح کالنه واقع است بدست او بود - از روی به اندیشی و
راه بهبود خواهی خویش خواهان ادراک سعادت عبودیت مالک رقاب
ملوک عالم گردید - و آرزوی بندگی درگاه سپهر اشتباه حضرت بادشاهی
در خاطر راه داده این معنی را بخانخانان انها نمود - خان کامگار غائبانه
او را بمراحم و عواطف‌بادشاهانه استظهار بخشیده سرگرم انصرام پیش نهاد
این اندیشه نمود - او باین امیدواری از حصار مذکور به قلعه کالنه آمده
پیغام گذاری زبان آور نزد خانخانان فرستاد که این به اندیش امیدوار بنابر
گفته و پذیرفته سپه سالار نامدار از قلعه نباتی تا به کالنه آمده مترصداست
که بنابر تصدیق قول خود کلید حصار مذکور را بهر که اشاره نمایند
تسلیم نماید - بعد ازآنکه فروغ صدق قول این دولتخواه بر ضمیرمنیر
دولتخواهان پرتو افگن گردد بموکب‌سعادت گراید - خانخانان‌بنابرمقتضای
خیرخواهی اولیای دولت بادشاهی مزید مهربانی نسبت بدو منظور داشته
جواب داد که چون درینولا بیضاپور بنگاه رندوله و ساهو شده اگر از راه
اظهار جانسپاری و سربازی بدانجا ترکتازی نموده دستبردی نمایان نماید
درین صورت دست آویزی شایان برای ادعای دولت خواهی خود و

وسیله متین بجهت درخواه بندهای درگاه در باب او بهم رسالیده خواهد بود و این معنی باعث امیدواری کلی او خواهد شد - محلدار خان این معنی مقدر را که از روز نخست از خدا خواسته بر سر موضع مذکور تاخت آورد - و از آنجا که حسنِ اتفاق بآسانی باعث نشست نقشِ مرادی چند می گردد که از آن دست نقشهای درست بزور دست و نیروی بازو نه نشیند درین نزدیکی زن و دختر ساهو را با خزانه و نفایس او از جنیر به بیضاپور آورده همانجا مکنون و مخزون ساخته بودند - مجملاً جمله اینها بدون ممانعت و مدافعت احدی از احاد چنانچه بآنگوله خصوصیات خصوص درین مرتبه آسانی قرار داد خاطر او نبود بالتمام بدست محلدار خان و همراهان او در آمد - و مبلغ یک لک و پنجاه هزار هون نقد باجناس گرانمایه و چهار صد سر اسپ از ساهو و دوازده هزار هون از اسباب رندوله سوای آنچه خان مذکور به قبضه قبض و ضبط در آورده بود بدست تاراجیان یغما پرست افتاد - و بشامت نحوست و بدسگالی ازین دست خرابی عرضی و مالی بدیشان رسیده خذلان زده جانی و مالی گشتند - چون حقیقت کار به سپه سالار رسید آفرین نامه متضمن بانواع تحسین و استحسان بخان مذکور نوشته ارسال داشت - و اوحسب الاستصواب خانخانان عیال ساهو را به جعفر بیگ قلعه دار کالنه سپرده خود روانه دولت آباد شد -

از سوانح عسکر اقبال چون بنابر سعئی جمیل وجهد مشکور نصیری خان نقب حصار کالاکوت که اهتمام تمام آن بعهدهٔ تعهد اوبود در عرض سه روز تمام شد سپه سالار نامدار از راه عاقبت نگری و خاتمه اندیشی بخاطر آورد که زینهٔ چند ترتیب دهد که اگر بالفرض بحکم اقتضای قضا چنانچه بعضی از اوقات رو می دهد آتش بباروت در نگیرد یا حسب المدعا کارگر نیفتاده رخنهٔ دیوار بر وفق دلخواه بکشایش نگراید هنگام یورش از آن نردبانها بدیوار حصار برآیند - بنابر آن آتش دادن نقب در تاخیر افتاده روز سی و یکم خورداد قرار یافت تا درین عرض زینه پایها مهیا شود- چون درین حال فتح خان از قرارداد مذکور بمیعاد مقرر خبر یافت و قطع نظر ازین معنی کرده می دانست که آن حصار نیز عنقریب مفتوح شده مال و جان و ناموس او و نظام‌الملک عرضهٔ فنا و زوالست ناچار

عبدالرسول پسر خود را نزد خانخانان فرستاده زینهار خواه و امان طلب آمد - و از روی جزع و ضراعت چنانچه مقتضای حال و لازمهٔ وقت شفیع انگیزان شفاعت طلب است پیغامهای عجز آمیز و رقت آمود در باب خود و بی نظام داده بهمه ابواب اظهار خجالت و ندامت تمام نمود - و از خسارت و غرامت کردهای ناکردنئی خویش خصوص جرأت و جسارت نسبت باولیای دولت روز افزون که همگی نتیجهٔ افسانهٔ افسون و مکر و دستان کج اندیشان و ناراستان و ثمرهٔ فریب و دمدمهٔ غرض پرستان و فتنه اندوزان بود شکایت تمام بظهور آورده التماس اغماض عین از کوتاه نظریهای خود و امان مال و جان و عرض‌وناموس و خان و مان بدست آویز تسلیم مقالید باقی قلاع نموده دم نقد مهلت هفت روز برای نقل و تحویل اهل و عیال خود و بازماندگان غنبر پدرش و مردم نظام‌الملک از سپه سالار درخواست - و عبدالرسول اعز و ارشد اولاد خود را که بجهت اطمینان خاطر اولیای دولت و توثیق‌گفته و پذیرفتهٔ خود در باب پاس عهد و وفای وعده ارسالداشته بود توقف او را بطریق وثیقه مقرر نمود - مجملاً بحکم آنکه سپه سالار میدانست که محرومئی حاجت خواه مقرون برضای جناب الٰهی نیست - و یاس ارباب امیدواری خصوص امان طلبان زینهاری مرضئی خاطر اشرف نه ، لاجرم بجهت تحصیل رضامندیٔ حضرت خداوندی و خوشنودی و خورسندیٔ ولی نعمت حقیقی و خدای مجازیٔ خویش که ذات اقدس آن حضرت بالذات مقتضی اعفاء ارباب استشفاع و اعطاء امان باصحاب استیمان است خصوص درباب زینهار جوی اهل اسلام و ایمان - لاجرم بر بیچارگی و انکسار و اضطراب و اضطرار او رحم نموده نخست او و سایر متحصنان را بمال و جان و عرض و ناموس امان داده خانمان بر همگنان مسلم داشت - آنگاه بنابر پیرویٔ طریقهٔ مسلوک آن پیشوای سلاطین حال و استقبال که کامروائی نیازمندان و قضای حوایج محتاجان و بخشش مال و بخشایش جان مقتضای طبع فیاض آن حضرت است دربارهٔ او به جان بخشی تنها بسند نه نموده و اکتفا بمجرد عفو نکرده بمحض دادن امان از خود خورسند نگشت - و چنانچه دستور مقرره و آداب معهودهٔ آن قدردان ارباب کرم و قبلهٔ کرام است ابواب بخشش و بخشایش

در هر باب بر روی او مفتوح داشت - و سایر مدعیات او خصوص باربردار و مراکب و مدد خرچ سرانجام نموده مجموع فیلان و شتران خود را با چند پالکی و دو نیم لک روپیه بار بر همان فیلان و شتران کرده بجهت او فرستاده و داد درمانده بخشی و عاجزنوازی داده داد و دهش را آئینی دیگر نهاد - فی‌الواقع کدامین کرم پیشه جز اولیای دولت پایدار مراتب نوازش دشمن را بدین پایه رسانیده که بعد از بخشایش جان بدشمنان جانی و اعدای دولت جاودانی بخشش را این مایه رسائی دهد که پیل بالا درهم و دینار بر بالای پیل بار کرده بدیشان بخشد -

ملخص سخن چون فتح خان ازین دست قلعه کشائیهای کریمانه بعد از آن مایه عدوبندیهای رستمانه مشاهده کرد در حال مفاتیح سایر قلاع و حصون را نزد سپه سالار فرستاده بزودی شروع در نقل و تحویل احمال و اثقال و اهل و عیال خویش و نظام‌الملک و سایر متحصنان نمود - و بست و کشاد همگی دروازه را بدست معتمدان سپه سالار داده خود با نظام‌الملک و جمیع منتسبان و همگی درونیان در روز دوشنبه ششم تیرماه الٰهی از قلعه بیرون آمد و یکباره جمیع حصون و بارها با قریب یکهزار توپ خورد و کلان و سایر اسباب مایحتاج قلعه داری بتصرف اولیای دولت و تحویلداران سرکار خاصهٔ شریفه درآمد - و سپه سالار نامدار و مجموع اولیای دولت پایدار داخل قلعه شده نخست در مسجد جامع دولت آباد که از کثرت اجتماع عساکر جهانگیر در آنولا مصر جامع شده بود دعای ازدیاد دولت ابد بنیاد بجا آوردند و خطبهٔ عروس ملک هفت کشور بتازگی بر فراز منبر سدره پایه برخواندند - و ملایک هفت آسمان در نهم درجهٔ منبر نه پایهٔ سپهر برآمده خلود جاه و جلال صاحبقران دوم در طی دعا استدعا نمودند - درآن میانه جبرئیل امین آمین گوی و دعا طلب آمده مزید جاوید دولت و اقبال این دولتکدهٔ عظمیٰ که مطلب عمدهٔ اهل آسمان و زمین است از درگاه بخشندهٔ بی منت درخواه نمود - امید که دولت ابد قرین این صاحبقران کشورستان چنانچه بحسب طول از هندوکوه بدخشان تا جبال کامرود کوچ و آسام که در جوار ختا واقع است فرو گرفته - و بحساب عرض از قندهار و غزنین تا قندهار دکن را بحوزهٔ اقتدار

در آورده ـ عنقریب قاف تا قاف آفاق یعنی قیروان تا قیروان را مانند مهر انور که از کشور خاور تا اقلیم باختر را بزیر تیغ و نگین دارد به تحت تصرف درآورد : **بیت**

این دعائیست که بر اوج فلک نارفته
کندش لطف الٰهی بقبول استعجـال

مجملاً عرضداشت سپه سالار متضمن بشارت فتح و فیروزی اولیای دولت نصرت روزی و مژدۂ کشایش حصاربند دولت آباد روز تیر از ماه تیر که بنابر رسم معهود هر سال انجمن حضور پرنور بآذین جشن عید گلابی زینت پذیر بود و بندگان حضرت در عین کام بخشی و کامیابی سعادت افزای بیت‌الشرف سریر و خلافت بودند رسید ـ و هوا خواهان دولت‌کدۂ جاوید مصیر رسوم مبارکبادی دو عید سعید یکجا بجا آورده اهل سور و سرور نوای شادی بذروه چرخ رسانیدند ـ حسب‌الامر عالی‌گورکۂ دولت والا را بنابر رسم شادیانه بنوازش بادشاهانه نواختند ـ همدرین انجمن فردوس آئین بادشاه دنیا و دین بتازگی بر سر حق گذاری بندهای وفادار و بهادران جان سپار آمده نخست سپه سالار را بعنایت خلعت خاصه با نادری تکمۂ لعل و مروارید و شمشیر مرصع و دو اسپ خاصگی محلیٰ بزین زرین با ساردول نام فیلی مزین به یراق نقره و پوشش مخمل زربفت و ماده فیلی دیگر سرافراز ساختند ـ و خان زمان و نصیری خان را نیز از مرحمت خلعت و اسپ و فیل برنواخته همگی را بدست سید لطف علی بخاری ارسال داشتند ـ و نصیری خان را بخطاب مستطاب خان دورانی کامل نصاب بلند نامی و کامیاب شادکامی ساخته مرتبۂ منصبش را بپایۂ پنجهزاری ذات و سوار از اصل و اضافه رسانیدند ـ و مساعئی جمیله سایر بندهای درگاه که هر یک درین یساق توفیق تردد یافته مصدر امور نمایان شده بودند مشکور افتاده همگی منظور نظر عنایت گردیدند و هر یک سزاوار حال و قدر سرفراز شده نتیجۂ نیکو بندگی یافتند ـ

چون درینولا که این مهم اهم بانصرام رسیده پیش نهاد خاطر بر وجه احسن بپایان رسیده بود و کار بمدعا و روزگار بکام اولیای دولت ابد فرجام گشته همگی کامیاب و مقضي‌المرام شده بودند و اعداء این دولت کده جاوید

بنیاد لله‌الحمد بالتمام مقهور و مغلوب و مخذول و منکوب گشته - چنانچه بالفعل در سرحد ممالک جنوبی کاری نمانده بود که بخیریت و خوبی سرانجام نیافته در حیز قوه مانده باشد - با این معانی بهادران جان سپار اخلاص شعار در مدت محاصرهٔ قلعهٔ دولت آباد که از آغاز تا انجام چهار ماه کشیده انواع تعب و مشقت و مضرت و اضرار کشیده بودند - خصوص به علت عسرت و تنگئ معاش که از رهگذر قلت آذوقه ناشی شده بود - معهذا مدت مذکور را پیوسته در معارک بمقابله و مقاتلهٔ غنیم که بنابر حساب عدد و حسب عدت بمراتب متعدده از اهل وفاق بیش در بیش بودند گذرانیده همه جا بمحض تلاش و کوشش فایق آمده بودند - و با این معانی اغلب اوقات به نوبت همراهئ عملهٔ کهی‌گزیده مکرر برای رسانیدن رسد از دولت آباد به برهانپور که نزدیک بصد کروه رسمی است آمدوشد مینمودند - چنانچه بی ارتکاب تکلف میتوان گفت که پای راکب درین مراتب از خانهٔ زین بر روی زمین نرسیده باشد و پشت مراکب زین دار در کل روی جل ندیده - بنابر آن رای صواب آرای سپه سالار برین جمله قرار گرفت که نگاهبانئ حصار دولت آباد و مضافات آنرا بیکی از سرداران کارگذار جان سپار سپرده خود با باقی بندها که از کفایت پاسبانئ قلعه فاضل اند و فتح خان و نظام‌الملک را همراه گرفته متوجهٔ برهانپور شود - و چندی در آن مقام امن و سرور آرمیده فارغبال و خوشحال قرار گیرد تا سپاهیان نفسی چند بآسودگی برآورده ستوران را آسایش دهند - و بر طبق این دستور صواب اساس که موافق قانون خرد آئین سلاطین آفاق گیر کشور کشای است کاربسته از سر نو بعدو بندی و اقلیم کشائی درآیند - بالجمله چون ارباب وفا و وفاق در آن مهم دشوار و یساق شاق سختئی بسیار و مشقت بیشمار کشیده بودند و معهذا در قلعه آذوقه نبود که آنرا سرمایهٔ قلعداری توان نمود لاجرم کسی از دلیران بی گره جبین به قبول این امر صعب مبادرت نمی نمود و متصدیٔ تعهد و تکفل این کار دشوار نمیشد - درین حال خان دوران که ارادت صادقش از اکثر فدویان دیرین و نصیریان اخلاص آئین بیش و از رهگذر قدم خدمت و صدق عقیدت هزار قدم در پیش بود بکشاده پیشانی تقدیم این

خدمت بر خویش گرفته از روی صدق ارادت گام همت فرا پیش نهاد - و چون خانخان خان مشارالیه را سزاوار این امر دشوار سخت هنجار دیده دانست که اقدام باین مهم کماینبغی از دست خان مذکور می آید - و معهذا جمعیت نمایانی که شایان سرکردن این کار باشد نیز دارد - چنانچه باوجود این مراتب در آن یساق دو هزار سوار جرار کار طلب کار گذار موجود همیشه همراه داشت - ازین رو دیده و دانسته این خدمت را بدو گذاشته سید مرتضی خان و چندی دیگر از ارباب منصب والا را بهم راهئی او بازداشت - و خود با خانزمان و دیگر سرداران فتح خان و نظام الملک راه همراه‌گرفته متوجه مقصد شد - و در عرض راه فرقهٔ تفرقه اثر بیجاپوری، همه جا از دور خودنمائی نموده مراسم شوخ چشمی بجا می آوردند - چون تنی چند از بهادران موکب اقبال بآهنگ گوشمال ایشان جلو می انداختند جای خود را گذاشته بپای ادبار بودای فرار میتاختند - و در طئی بعض ترکتاز کار شان از دستبازی بسربازی نیز میکشید - چنانچه تاناجی دورویه از جمله سرداران عمدهٔ عادلخان درین میان به قتل رسید - چون نواحئی ظفر نگر سر منزل سپاه ظفر دستگاه‌گردید بنابر آنکه ذخیرهٔ بسیار در آنجا انبار شده بود و خیل بنجارهٔ بیشمار بموجب طلب خانخانان و سزاولئی متصدیان برهانپور از نزدیک و دوردر آنجا جمع شده اراده داشتند که بهمراهئی لشکر بادشاهی به برهانپور بروند و چون خبر رسیدن ایشان پیشتر رسیده بود ازین رو نرخ غله رو بارزانی آورده بود - لاجرم سپه سالار رفاهیت عسکر منصورمنظور نظر داشته چندی قرار توقف در آن جا داد - درین حال مراری و باقی مخذولان انجمن کنگاش آراسته رای فساد بنیاد شان بر آن قرار یافت که از سر ستیز و آویز در گذشته بدست آویز عجز و نیاز در دامان طلب صلح و صلاح آویزند - و شایدکه ازین پی به سر منزل عافیت و سلامت برده ازین در ابواب امن و امان بر روی روزگار خویش کشایند - بنا برین فرهاد پدر رندوله را برای درخواه این استدعا به لشکرگاه بندهای درگاه فرستادند - و بحکم آنکه خردمندان گفته اند که گفته و پذیرفتهٔ غداران وثوق و اعتماد را نشاید و پیمان مردم بی دیانت و عهد مکاران نااستوار زینهار خواه که از عدم دین

و ایمان ناشی میشود اگرچه مؤکد بایمان باشد مانند نفحهٔ گل و نشاء مل
دمی بیش نپاید - آن نوئین حکمت منش خرد آئین مطلقاً عهد آن
کم فرصتان بد عهد را محل اعتبار نشمردهٔ اصلا قبول معاهد ننمود -
و پی بمقصود آن مطرودٔ چند برده فرهاد را که مدار کار بنیاد فریب
و دستان نهاده داستان مکر و فریب می‌سرائید و افسانهٔ افسون و خدعه
میخواند نیل حرمان بر رخسار کشیده علی‌الفور بی نیل مقصد بازگردانید -
آن کوتاه نظری چند باندیشهٔ دور و دراز تا دولت‌آباد یکسر
شتافته بخاطر جمع در همان ملچارها که بهادران عسکر ظفر آثار ساخته
فرصت هدم آن نیافته بودند جای گرفتند - و خاندوران درین آوان که آن
کوتاه فطرتان دراز امل بد عمل به فکرهای دور از کار دور دایرهٔ قلعه
را چنبروار درمیان گرفته آن آهنگ خارج داشتند که این حصار خیر آثار
را بزور دست و ضرب بازو فتح نمایند مکرر از حصاربند برآمده بضرب تیغ
بیدریغ آن مخذولان را تنبیه و تادیب بلیغ نمود - و بنابر آنکه رعایای
پرگنات دولت‌آباد و نواحی آن بعلت درست عهدی و حسن سلوک همگنان
از سردار و احاد سپاه ظفر پناه آرمیده دل و مطمئن خاطر شده می دانستند
که من بعد سروکار باولیای دولت پایدار دارند غلهٔ بسیار به فروختن
آورده بودند - متحصنان در مضیق محاصره از رهگذر کمیٔ آذوقه تنگی کمتر
کشیده حال شان بعسرت نکشید - و چون خانخانان از دلیریٔ غنیم خبر
یافت مصلحت در چشم نمائی بدان خیره نظران دیده اواخر ماه تیر
با لشکر بسیار و حشم بیشمار با آذوقه بیدرنگ از ظفرنگر متوجهٔ دولت‌آباد
شد - و دکنیان ازین معنی آگاهی یافته از فتح قلعه نومید گشته بیشتر
عزیمت هزیمت در لباس معاودت نموده بودند لاجرم دیگر مقید به هیچ
چیز نه شده باشتاب تمام متوجه بیجاپور شدند - چون خانخانان که درین
ایلغار از برید سریع السیر صرصر و پیک تیز تگ نظر قصب السبق سرعت
و عجلت در ربوده بود به قصبهٔ تری‌گانو رسید همانجا قضیهٔ ناگزیر اهل
نفاق را شنیده بمقتضای وقت هزیمت غنیم را غنیمت عظیم شمرده
تصویب رای به معاودت برهانپور نموده ده هزار گاو غله بار را با خان‌زمان
روانهٔ دولت آباد نموده تاکید کرد که بعد از رسانیدن غله زود برگردد -

مجملاً سپه سالار بعد از ورود برهانپور بنابر غور اندیشهٔ خوض پیشه کم خردیٔ فتح خان و خرد سالئي نظام‌الملک را پیش نظر عاقبت نگر داشته از روی احتیاط هر دو را نظربند نگاهداشت - و جمعی را به نگاهبانی برگماشته بمقتضای پیمانی که درباب عدم تصرف در اموال او بسته بود عمل نموده همگی اینها را بارباب امانت و اصحاب دیانت سپرد - چون درینولا امر عالی از روی عنایت تمام دربارهٔ خان دوران برین جمله زیور صدور یافت که سید مرتضی‌ای خلف صدر جهان را که از خانه زادان معتمد درگاه است در قلعه گذاشته خود بر جناح استعجال بصوب صوبهٔ مالوه که ضبط آن بعهدهٔ او قرار یافته برگردد - لاجرم حسب‌الحکم پنجاه هزار روپیه برسم مدد خرچ تسلیم خان مذکور نموده و قلعه را بدو سپرده در عرض دوماه داخل برهانپور شد -

از سوانح نمایان دولت ابد پایان که درین احیان از عرضداشت راجه بهارت مرزبان ولایت تلنگانه بمسامع اولیای دولت رسید فتح قلعه دیگلور است که روزیٔ عسکر منصور شد - بعد از آنکه بولا و سیدی مفتاح حارسان قلعهٔ مذکور مکرر مالشی بسزا یافته بوادیٔ فرار شتافتند - و خود جان بدر برده مادر و دختر و زن نکاحی بولا را با یک زنجیر فیل به قید بهادران دادند - بهمه جهت فتح روزیٔ روزگار هواخواهان شده ازین عالم حصاری بدست آمد - بیست و هفتم تیر عنایت الله ولد قاسم خان و بهادر کنبو از بنگاله رسیده سعادت زمین بوس درگاه حاصل کردند - وسه زنجیر فیل از عنایت‌الله و دو زنجیر فیل از بهادر داخل فیل خانه شد -

هم درین روز سایر اسیران فرنگئي هوگلی بندر که همگی از خورد و کلان اناث و ذکور چهار صد تن بودند از نظر انور گذشتند - و قاضی و میر عدل حسب الامر بادشاه اسلام پرور ایشان را کلمتین طیبین تلقین نمودند - هر که به طیب خاطر و صدق نیت اسلام آورد انواع عواطف دربارهٔ او مبذول افتاده براتبهٔ مقرر رسید - و از آنانکه بنابر فرط قساوت قلب و شقاوت جبلئی ازلی ازین سعادت عظمی اختیار حرمان نصیبی نمودند نیز چند تن بیکی از امرای عظام سپردند - که همگنانرا در مضیق مطمورهٔ زندان محبوس داشته به تهدید قتل و تنگئی حبس درباب قبول اسلام مکلف

و مجبور سازند - اگر کسی را این سعادت روزی شود حقیقت بعرض رسانیده
روزیانه برای او بگیرند - باوجود این پایه اهتمام بادشاه اسلام اثری برین
مراتب مترتب نشد و اکثری از تنگنای حبس به بئس المصیر سعیر شتافتند -
و قلیلی این درجهٔ والا و پایهٔ جلیل دریافتند - و چون سایر اصنام و اوثان
آن گروه نابکار که کار فرنگ بل رشک کارنامهٔ مانی و نگارخانهٔ ارژنگ بود
بنظر انور درآمد از آنجمله آنچه صور انبیا علی نبینا و علیهم السلام بود
حسب الامر اشرف در آب جون غرق کردند و باقی شکسته و حریق گردید -

بیست و پنجم امرداد مزاج وهاج آن فرازندهٔ تخت و افروزنده تاج
از تاب عارضهٔ تب و گرانئی سر که از رهگذر اختلاف هوای برشکال رو
نموده بود افروخته شد - و ازین رو عالمی سراسیمه گشته سررشتهٔ قرار و
آرام از دست دادند - و سوءالمزاج شریف آن جان جهان کالبد جهانیان را
با جان سرگران ساخت و نزدیک بود که همگنان از فرط غم و وفور الم
قالب تهی کنند - و این مایهٔ تلخ کامی طبایع و عافیت دلها و آرام
شکر آب ناسازی انگیخته کار بدان کشید که دیگر بیکدیگر نسازند -
مجملا درین حال خورد و بزرگ و صالح و طالح دست از کاروبار کوتاه
کرده جهت دعای جانداری بندگان حضرت بادشاهی بدرگاه جناب الهی
برداشتند[۱] - بکرم الهی بعد از سه روز عافیت عاجل و شفای کامل حاصل

---

(۱) در نسخهٔ (ل) این سطور زاید رقم شده : وشفای عاجل و صحت
کامل آنحضرت از شفاکدهٔ عنایت الهی طلب نموده در باب مزید
عمر و دولت جاوید آنحضرت مراسم استدعا بجا آوردند - ومقارن دعای دفع
این بلا و کرب کروبیان عالم بالا لب بآمین کشوده ساکنان ملاء
اعلی برای برآمدن برآمد این مطلب اجابت طلب آمدند - و عالمی در
دعای خیر که خیر عالمی را لازم دارد داد دعاگوئی و فاتحه‌خوانی و
اتمام ختمات قرآنی داده از در اقسام خیرات و تصدقات و انواع انفاق و
ایثار درآمدند - و ازین راه نیز استشفا نموده حلقهٔ استجابت بر در اجابت
و باب قبول زدند - و عاقبت دعا مقرون انجاح شده از دفع سوءالمزاج
حضرت صاحبقران ثانی که اصلاح گیتی در ضمن آن مندرج است ارجاء عالم
امکان باز و از حالت فساد قرین صلاح و سدادگردید - قوایم طبایع و قواعد
ارکان که وهن و فتور بدان راه یافته بود دیگر ثبات و قرار گرفت -
چنانچه بعد از سه روز الخ -

گشته اطبای پای تخت به خلعت های گرانمایه و انعام چهارده هزار روپیه نقد سرفراز گردیدند - و مبلغ یک لک روپیه که شاهزادهای والا گهر و امرای نامور برسم تصدق آورده بودند حسب‌الامر عالی بر نیازمندان‌گیتی قسمت یافت - و مبلغ پنجاه هزار روپیه که بیگم صاحب و سایر پرستاران محل سلطنت و مخدرات امرای عظام برسبیل صدقه در درون شبستان خلافت فراهم آورده بودند بزنان بیوهٔ بی روزگار مرحمت شده مرهم کافور درهم موجب راحت ناسور جراحت فقر و فاقه گشت - و قرص کهربای زر در مزاج دل خستگان حزین مرض احتیاج خاصیت شربت دینار بهم رسانیده باعث رفع خفقان قلق و اضطراب نیاز و ضربات پریشانئی روزگار گردید - دوم شهریور سیف خان صاحب صوبه اله آباد شرف ملازمت دریافته هزار مهر و هزار روپیه بطریق نذر گذرانید -

توجه والای بادشاهزادهٔ نامدار شاه شجاع حسب الامر اقدس ارفع اعلیٰ بسمت جنوبی بآهنگ تسخیر بلاد دکن

چون اکثر ملک دکن به تحت تصرف و تملک این مالک رقاب سلاطین روی زمین مانند اقطار اقالیم خاور و باختر بزیر تیغ و نگین مهرانور درآمد - و از فتح دولت آباد که دارالملک و کرسئی آن بقعه و شاه نشین آن رقعه است وهن و فتور و سستی و قصور در ارکان قرار و استقرار دکن افتاده تزلزل در بنیاد تمکن و بنیان تمکین دکنیان راه یافته بود بنابر آن قدوهٔ دولت خواهان مهابت خان در باب تسخیر بقیه ملک نظام‌الملک و بیجاپور مکرر در عرض عرایض بدرگاه والا رقم نموده از راه خیر اندیشی معروض داشت که چون از لشکر کومکئی این صوبه بنابر کشیدن یساق های شاق درین تازگی و زودی عدوبندی و کشورکشائی کماینبغی متمشی نخواهد شد مناسب صلاح دولت آنست که بزودی هرچه تمام تر افواج بحر امواج از دریای لشکر منصور که مدتی مدید آسوده بوده بالفعل قوی نیرو و تازه زور اند بسرداری یکی از شاهزادهای نامدار با سایر

اسباب جهان کشائی باین صوبه ارسال یابند - لاجرم بندگان حضرت نیروی بازوی خلافت کبری دویمین رکن رکین سلطنت عظمی شاهزادهٔ جوان بخت شاه شجاع را بجهت تقدیم این امر عظیم برگزیده از روز یکشنبه ششم شهریور مطابق بیست و دوم ماه صفر ختم الله بالخیر والظفر دو گهری سپری گشته آن برگزیدهٔ نظر عنایت را بمنصب ده هزاری ذات و پنجهزار سوار از سر نو تارک کامگاری برافراختند - و از مرحمت عام و نقاره و طومان و طوغ و تشریف خلعت خاص با نادری تکمه زمرد و مروارید و شمشیر مرصع و گهپوهٔ مرصع و دو اسپ خاصه یکی بزین مرصع و دیگر محلی بزین طلا و رتهه که از روی شگون و راه حسن فال چنانچه مکرر نگارش پذیرفته کشور کشایان این اقلیم در وقت توجه تسخیر سمت جنوبی برای سواری می گزینند و فیل خاصگی با یراق سیمین و پوشش مخمل زربفت و ماده فیلی دیگر و عطای مبلغ شش لک روپیه برسم انعام سرمایه اعظام و اکرام بآن عظیم القدر کریم الذات بخشیده والا مرتبه و بلند آوازه ساختند - و بهنگام دستوری همت بر همراهیٔ بدرقه تائید جناب الهی گماشته دست بدعای استدعای فتح و نصرت آن بلند اختر از عطا کده فضل و افضال نامتناهی برداشتند -

از جمله امرای عظام و ارباب مناصب والا سید خانجهان و راجه جی سنگه و راجه بیتهلداس کور و اله ویردی خان و خواص خان که درینولا خطاب دولتخانی یافته و رشید خان انصاری و مادهو سنگه هاده و قزلباش خان و سید عالم و چندر من بندیله و راجه روزافزون و بهیم راتهور و راجه رامداس و اصالت خان و خلیل خان و یکه تاز خان و جمال‌الدین ولد قمر خان قزوینی و حبیب خان سور و کرم الله ولد علی مردان خان بهادر از همه جهت چهارده هزار سوار از آنجمله هزار سوار احدی و هزارتفنگچی و پیاده بسیار و بندوقچی و کماندار با دو هزار سوار دیگر از تابینان امرای حضور بملازمت شاهزاده مقرر گشتند - سید خانجهان به عنایت خلعت و اسپ و فیل و راجه جی سنگه و اله ویردی خان و دولت خان و خلیل خان بمرحمت خلعت و اسپ و بعض دیگر به عنایت اسپ و جمعی به سروپای تنها سرافرازی یافته - اصالت

خان از اصل و اضافه بپایه هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار رسیده از تقدیم خدمت بخشی گری لشکر ظفر اثر معزز گردید - و ده لک روپیه از خزانه عامره برای مدد خرچ جزئیات دربایست عسکر موید همراه داده یازده لک روپیه از خالصات صوبه مالوه برات دادند -

بیست و سوم ماه موافق چهارم ربیع الاول صادق خان که از سایر بندهای درگاه آسمان جاه بصدق ارادت امتیاز داشت و کرامت صفات را با خیرخواهی و نیک اندیشی عامه خلق‌الله جمع نموده بود باندک عارضه راه ارتحال پیش گرفت - بادشاه حق گذار نظر بر حقوق خدمت دیرین آن نوئین ارادت آئین و مقتضای ادای حق اخلاص خالص تازه جعفر خان خلف الصدق او را که مکرر در مقام امتحان و اختیار نقد حسن عقیدت او جوهر درست بر روی کار آورده بود - و زر جعفری ارادت صادق مادرزادش از خلاص آزمون بیغش برآمده از سر نو منظور نظر مرحمت داشتند - و سرمایه اعتبار ابدی و مادهٔ افتخار سرمدی آن سلسله مهیا و آماده ساخته‌اخلاف و اعقاب آن مرحوم را تا روز قیام قیامت بمراسم پرسش باین روش تارک مباهات بر افراشته که بادشاهزادهٔ عظیم القدر بلند اختر سلطان اورنگ زیب بهادر را برای دلدهی و خاطر جوئی او فرستادند که بعد از مراسم پرسش او را با برادرانش بملازمت رساند - چون همگنان بتازگی این سعادت عظمیٰ یعنی انجمن حضور پر نور باکمال اعظام و اعزاز دریافتند هر چهار برادر را به ترتیب مراتب قدر و منزلت مقدار شان خلعت داده مفتخر و مباهی ساختند - و از افزایش مراتب مناصب پایه قدر و مقدار همگی بدین موجب افراختند- جعفر خان بمنصب چهار هزاری دو هزار سوار و روشن ضمیر بمنصب هزار و پانصدی پانصد سوار و عبدالرحمان از اصل و اضافه بمنصب هفت صدی دو صد و پنجاه سوار و بهرام از اصل و اضافه بمنصب پانصدی یکصد سوار -

بیست و پنجم شهریور مطابق دوازدهم ربیع‌الاول محفل فرخندهٔ میلاد حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم برسم معهود هر ساله انعقاد یافت - درین شب بزرگوار بادشاه دیندار از روی نهایت ادب بر اورنگ خلافت روی زمین جلوس اقدس نه فرموده مسند نشین گشتند - و دین سر

نقطهٔ خاک اغبر را روکش چرخ اخضر ساخته، هفت طبقهٔ زمین را پایهٔ کرسئی سپهر هشتمین دادند - نخست در آن محفل خاص خوان اطعام عام کشیده انواع اطعمه و اشربه و حلویات و تنقلات و فواکه خشک و تر بترتیب چیده شد - و بعد از برخاستن خوان نوال روایح اقسام بخورات طیبه و نفحات انواع خوشبویها از همه سو برخاست - و تمام آن لیلةالقدر به تلاوت و ذکر گذشته بامدادان سائر ارباب فضل و دانش و اصحاب صلاح و تقوی را خلعت فرجی و شال و امثال آن داده مبلغ بیست هزار روپیه برجمیع ارباب عمایم و اصحاب فقر و فاقه قسمت فرمودند -

درینولا کمال دینداری و حق پرستی حضرت بادشاه که همواره بر سر اظهار معالم شرع متین و اعلاء اعلام سنت حضرت خاتم‌النبیین اند ظهور و بروز تمام نمود - چنانچه بتازگی باعث تحریض و ترغیب آن‌حضرت در اجرای احکام و حدود شریعت محمدی علی شارعهاالصلوة و السلام شده دیگر باره فرمان‌های جهان‌مطاع در باب تنفیذ اوامر و نواهی ملت‌حضرت رسالت پناهی به حکام و صوبه داران سایر ممالک محروسه بتاکید تمام و مبالغهٔ بسیار خصوص دربارهٔ سیاسات شرعی ارسال داشتند - و در مادهٔ عدم احداث بیوت اصنام و منع و نهی کفره از مرمت بتکده‌های مشرف بر انهدام و شرب خمر و سایر مسکرات و بیع و شراء آن نهفته و آشکار و منع کفار و اشرار از ممانعت و تعرض احوال هندوی که اراده مسلمانی داشته باشد و زجر آن‌مشرکان فجار درباب‌سوختن اموات به‌نزدیکی قبرستان اهل‌اسلام و ساختن قبه علامت [1][برسر سوختگان] ایشان و منع آن‌ملاعین ازسر ایذاء اطفال مسلمانان که بحسب اتفاق در قرای‌متمردان اسیر سپاهیان شده باشند تاکید را بسرحد احتیاط رسانیدند - راجه بختاور پسر راجه راج سنگه که براهنمائی سعادت اسلام آورده بود به عنایت خلعت و انعام ده هزار روپیه سرافراز گردید -

[2][هشتم] ماه مذکور اسلام خان که بعد از تغیر صوبه داری گجرات در عرض راه حسب الامرعالی از اوجین به برهانپور شتافته بود ازدریافت ملازمت اسعد سعادت اندوخته‌هزار روپیه و هزار مهر برسم‌نذر و موازی

---

(۱) ع [بر سوختنگاه زنان] ل - (۲) ع [دهم] ل -

یک لک روپیه را جواهر مرصع آلات از نفایس و نوادر گجرات بر سبیل پیشکش گذرانید - و نظام‌الملک و فتح‌خان که خانخانان نظر بند مصحوب خان مذکور بدرگاه والا فرستاده بود در همین روز سعادت اندوز ملازمت گشتند - نظام‌الملک حسب‌الامر عالی حواله سید خانجهان شد که در قلعه گوالیار با یکی از خویشان او که پیشتر در فتح احمد نگر بدست آمده بود یکجا نگاهدارد- و فتح‌خان زا باوجود بدعهدی و شرارت سرشت و فساد نیت قابل منصب ندانسته مبلغ دو لک روپیه بطریق سالیانه مقرر نمودند و فیل نیز مرحمت شد -

دوازدهم ماه مذکور مطابق سلخ ربیع الاول سنه هزار و چهل و سه هجری فرخنده محفل جشن وزن مبارک قمری سال چهل و چهارم از عمر بیشمار خدیو روزگار بآئین هرساله آذین و تزئین یافت و سایر رسوم و آداب آن فرخنده روز سعادت اندوز بظهور رسید - چون قرارداد خاطر اشرف آن بود که هرگاه که سرداری سپاه ظفر دستگاه در یساق از مهمات دولت بیکی از شاهزادهای والا قدر تفویض رود منصب والا بنام نامئی آن والا گهر تجویز افتد- و در همین ایام چنانچه سابق ذکر یافت شاهزاده شاه شجاع هنگام یورش دکن مرتبهٔ منصب عالی یافته بودند بنابرین بطریق اولی تعین منصب مهین شاهزاده لزوم عقلی داشت - لاجرم درین روز مبارک تارک شایستگئی آن والاگهر بمنصب دوازده هزاری ذات و شش هزار سوار و مرحمت خاص آفتاب گیر سربلندی یافته دقایق مقدار آن نامدار از عنایت علم و نقاره و طومان و طوغ و دستوریٔ نصب بارگاه سرخ در سفرها به علو درجات اقتدار اختصاص پذیرفت - عمدة الدوله اسلام خان بخدمت میربخشی‌گری از انتقال صادق خان و مرحمت خلعت سرافرازی یافت - و بنابر حسن اتفاق عدد حروف بخشئی ممالک با تاریخ استسعاد آن فذالک افراد دفتر استعداد بدین سعادت عظمیٰ موافق آمد - خان دوران به مرحمت خلعت و شمشیر خاصه و اسپ و فیل و سعادت تعین در فوج با شاهزادهٔ عالم شاه شجاع مختص گشته مرخص شد - شمس‌الدین ولد نظر بهادر بمنصب هشتصدی ذات و سوار و حیات خان داروغهٔ آبدار خانه به سرکردگی خدمتگاران و منصب هشتصدی ذات

و دو صد سوار و باقی بیگ قلماق از زمرهٔ غلامان صاحب اعتماد بمنصب هفتصدی پانصد سوار و مکرمت خان بخدمت فوجداری اکبرآباد و بمنصب دو هزاری هزار سوار و قاضی محمد سعید از تغیر او بخدمت دیوانئی بیوتات و منصب هزاری دو صد سوار و زین‌الدین‌علی برادر اسلام خان از تغیر او بخدمت داروغگئی داغ و تصحیحه سرافراز و سربلند گردیدند ـ

درین سال به تجویز منجمان دیگر باره طلا و نقره که هموزن آنحضرت شده بود بر ارباب استحقاق قسمت فرمودند ـ و بخاصیت تصدق که دافع و رافع انواع بلیات است چنانچه اخبار مخبر صادق تصدیق آن مینماید در همه سال مطلقا مکروهی پیرامن وجود اقدس نگشت ـ درینولا پرسوتم سنگه نبیرهٔ راجه راج سنگه که بدلالت هدایت از تیه ضلالت و غوایت انحراف جسته به شاه راه مستقیم حق گرائیده بود منظور نظر انور شده به سعادت مند نامور گشت ـ و بمرحمت خلعت خاصه و هزار روپیه انعام اکرام یافت ـ

پنجم ماه مذکور محلدار خان که سابقاً کیفیت نیکو خدمتئی اوگذارش یافت از دکن سعادت گرای گشته بشرف ملازمت اشرف رسیده مشمول انواع عواطف گشته بمنصب چهار هزاری ذات و دو هزار سوار و عنایت خلعت و کهپوهٔ مرصع و اسپ و فیل یافته به نهایت مراتب مدعا رسید ـ و ضم انعام بیست هزار روپیه نقد با این مراتب جبر کسور و تلافئی فتوری که باحوال او راه یافته بود نمود و با رفع حاجات و ارتفاع درجات در سرکار مونگیر از صوبه بهار جاگیر یافت ـ دوازدهم ماه خیرات خان ایلچی قطب‌الملک که در نخستین سال جلوس همایون فال بایران شتافته بود اکنون معاودت نموده آهنگ گلکنده داشت از سعادت اندوزئ زمین بوس درگاه والا بکام خاطر فیروزی یافته سه راس اسپ عراقی با چند اشتر بروعی و شتر بختی و انواع نفایس اقمشهٔ ایران برسم پیشکش کشید ـ

بیست و پنجم ماه مطابق چهاردهم رجب سال مذکور خجسته انجمن وزن مبارک شمسئی سال چهل و سوم از عمر پائنده بآئین فرخنده آراستگی یافت ـ و جمیع مراسم معهوده و آداب مقررهٔ این روز از داد و دهش بظهور رسید ـ علامی افضل خان از اصل و اضافه بمنصب شش

هزاری ذات و سوار سر سرافرازی برافراخت - از بدایع امور غریبه که
درین روز تفرج آن روی داده باعث حیرت نظارگیان شد اینکه مقرب خان
دکنی اسپی معلم بازنده پیشکش نموده - که از کمال دلیری بی محابا با
زنده فیلی که مست نبود یا چاوه فیلی که بسیار کلان نباشد روبرو
می شد - و دستها بر پیشانی و کلهٔ فیل استوار نموده خرطوم و سر او
را بدندان می گرفت - چون فیل بزور از خود دور میکرد باز رخ بسوی
هم نبرد آورده بر گرداگرد فیل فرزین وار خانه خانه بجست و خیز در
می آمد - و حریفانه مترصد غفلات خصم و منتهز فرصت خود بوده فرزین
بند فیل می پرداخت - تا که رفته رفته خود را بحریف خویش رسانیده
دندان بر کفل و سایر اعضای او بند می کرد و چندان شگرفی و بوالعجبی
بظهور می آورد که فیل را بی دست و پا کرده در عرصهٔ میدان فیل بند
مات حیرت می ساخت -

یازدهم بهمن‌منزل مهین شاهزاده‌داراشکوه که درینولا حضرت‌واهب
متعال آن سعادت مند جاوید را از کریمهٔ سلطان‌پرویزمرحوم صبیهٔ فرخنده
لقا کرامت‌فرموده نوید سعادت قدوم و برکت قدم داده بود از فیض ورود
حضرت ظل سبحانی مورد انواع میامن آسانی و برکات جاودانی گردید -
بادشاهزادهٔ خردور سایر مراسم آداب چنانچه حق مقام بود بجا آورده دو
تقوز پارچه با جمدهر مرصع به یمین‌الدوله و خلعتهای فاخره بهمه بندها
عطا کرد -

انتصاب پذیرفتن رایات ظفر آیات موکب منصور به صوب پنجاب

چون خطهٔ خاک پاک لاهور که درحقیقت آبروی عالم آب و خاک
است و بی شک بقعه ایست از بقاع مبارکهٔ ارض و لهذا بنابرکمال دریافت
قسمت سعادت از عهد باستان باز پیوسته پای تخت سلاطین عظام
هندوستان و مرکز دولت ایشان بوده و نیز اکثر اوقات دارالسلطنت
خداوندان این دولت کدهٔ عظمی شده چون مدتی متمادی از ادراک
سعادت ورود موکب مسعود این عزیزکردهٔ الهی مفتخر و مباهی نه‌گشته

ازین برکت سامی بی نصیب بود - درین وقت که مدت محرومی بانتها رسیده نوبت سعادتمندیها درآمد این معنی محرک ارادهٔ آن حضرت آمد آهنگ نهضت بدان سمت بر قصد اقامت و اندیشهٔ درنگ قهار[1] گرفت - معهذا برخی از سعادت نصیب های بقعهٔ کامل نصاب کشمیر دلپذیر موید تمشیت آن مشید و مؤکد رسوخ آن نیت گشته عزم آن سمت سمت جزم پذیرفت - لاجرم روز پنجشنبه چهاردهم بهمن ماه مطابق سوم شهر عظمت بهر شعبان سال مذکور طلیعهٔ افواج بحر امواج موکب منصور بجانب پنجاب و صوب لاهور متوجه شد - و در موضع گهات سامی که نزدیک دارالخلافه واقع است بجهت مصلحت تهیهٔ مصالح سفر احاد مردم و رعایت الحاق بازماندگان که ستوده آئین‌های این سلطان سلاطین رعیت پرور دادگر است سه روز درنگ اتفاق افتاده - و از آنجا خان عالم را که در فن میرشکاری و نگهداشت جمیع جوارح طیور و پرانیدن سایر جانوران شکاری مهارت تمام دارد بسعادت همراهئی رکاب ظفر انتساب مفتخر و مباهی ساختند که تفرج صیدگاه پالم نموده از دهلی باز گردد - و همدرین روز خان مشارالیه بانعام هزار و پانصد اشرفی و حاکم خان را بمرحمت چهار صد اشرفی و شیر خان ترین را بعنایت ده هزار روپیه اکرام بخشیدند - هژدهم ماه از آنجا کوچ فرموده بجهت رعایت احوال رعیت جمعی از سپاهیان شکوه مند را بجهت نگاهبانئی زراعت تعین فرمودند تا از عبور لشکر پهناور که بهنگام قلت عرض آن بیش از یک کروه می‌باشد ضرر کلی به زیردستان نرسد - و با این همه مردم متصدی برآورد پایمالئی زراعت مقرر فرمودند که از روی حق و راه حساب بی حیف و میل جبر کسر و تلافئی نقصان مالی ایشان از خزانهٔ عامره نمایند -

بیست و پنجم ماه مذکور مطابق چهاردهم شهر شعبان در قصبهٔ متهرا که از قدیم‌الدهر پرستشگاه معتبر هندوان است مقام فرمودند - چون در بیشهٔ برابر سهابن بر آن سوی رودبار چند شیر تنومند گوزن افکن مسکن گرفته آزار و اضرار تمام بانعام و مواشئی رعیت حوالی و حواشی

---

۱ - بیوشی عوض قهار در قلمی (و - ق)-

میرسانیدند - بنابر دفع ضرر زیردستان بیدرنگ آهنگ میدان زبردست ددی چند نموده فیل سوار دو قلادهٔ شیر تناور و دو دیگر ماده را که در تنومندی ازینها زیاده بودند صید فرموده و یک شیر بچه زنده گرفته معاودت فرمودند - و شب این روز برکت افروز که لیلة البرات بود باوجود عدم تهیه سامان طرازان کارخانجات سلطنت بنابر امر گیتی مطاع هر دو کنار رودبار جون و کشتیهای میان آب را چراغان کردند که مانند آن در نظایر این روز بی نظیر در نظر نیامده بود - در منزل چهارم باز در عین گرمگاه روز دو شیر قوی هیکل را به تفنگ خاصه صید نمودند - یکی بوزن هفت من و ده سیر و دیگر که ماده بود به پنج من رسید -

چهارم اسفندار اعتقادخان صاحب صوبهٔ دهلی در یک منزل شهر از کمال بلند اقبالی بسعادت تقبیل حلقهٔ هلالئی رکاب مبارک آن سرور که تاج تارک گردن کشان هفت کشور است رسید - و ازین رو سرحلقهٔ سرافرازان گیتی از امثال و اقران خود شده برین سر فرق افتخار به فلک قمر رسانید - و روز دیگر سلیم گده که بر کنار رودبار جون واقع است از نزول اقدس آن حضرت روکش مدینة الاسلام بغداد گشت - و آب رودش که از زهاب چشمه سار کوثر و تسنیم است باعث ذهاب آبروی فرات و نیل گردیده آتش رشک در دل دجلهٔ بغداد بل در جان عین الحیات و سلسبیل افگند - این موضع دراصل بنا نهادهٔ سلیم خان پسر شیر خان افغانست که بعد از اساس افگندن چار دیوار آن بنابر عدم مساعدت روزگار فرصت عمارت نیافته ناتمام مانده بود - حضرت جنت مکانی را نزهت این مکان جنت نشان دل نشین افتاده آنرا عمارت و مرمت فرمودند - و نشیمن های خوش و منزلهای دلکش بنا نهاده در هر آمد و شد دارالملک دهلی آنجا اقامت می نمودند - مجملاً حضرت سلیمان مقامی در روز دوم اقامت سلیم گده که هفتم ماه بود همعنان فتح و ظفر سوار شده بجسب زیارت روضهٔ حضرت جنت آشیانی همایون بادشاه شتافتند - و بعد از اقامت مراسم طواف آن عالی مقام ادای وظایف زیارت آن حظیره خطیره که اشرف و ایمن اماکن متبرکهٔ این کشور است انعام خدام و مجاوران و امثال آن بجا آورده متوجهٔ زیارت مرقد مقدس قدوة السالکین

و برهان‌العارفین سلطان المشایخ شیخ نظام الدین اولیاء شدند ـ و از روی عقیدت تمام بر سبیل استفاضه انواع میامن و برکات اندوخته به پرتو قرأت فاتحهٔ فائحه مشاعل انوار مزید روح و راحت در آن خاک پاک برافروختند ـ و مبلغ پنجهزار روپیه از سرکار خاصهٔ شریفه سوای آنچه شاهزاده‌های والا قدر گذارنیده بودند به حسب امر اعلیٰ معتمدان درگاه والا باصحاب استحقاق دارالملک دهلی رسانیدند ـ

هشتم ماه بجانب پالم ره‌گرای شده عمارت عالی که در آن مقام اساس نهادهٔ آنحضرت است از نزول اشرف سمو مکانت سپهر اطلس یافت ـ چهار روز درآن فرخنده‌زمین به نشاط صید و صید نشاط پرداختند ـ درین ایام صیدی غریب و شکاری عجیب اتفاق افتاد که تفرج آن صورت فرح آمیز زنگ از خاطر ارباب صید زدود ـ و صورت معنی مذکورآنکه چون حضرت کشورگیر اقلیم شکار درین نخچیرستان سرگرم نشاط شدند قضا را در اثنای صید و سیر یک روز از تفنگ خاصگی که بخاص بان موسوم است چهل آهو سیاه شکار شد ـ چون این قسم صید بدیع از هیچ صیادی که عمر به نخچیر افگنی صرف کرده باشد چه جای بادشاهان عظیم‌الشان منقول نیست ـ موجب افراط نشاط و باعث وفور انبساط طبع اقدس شد ـ چنانچه بی نهایت از جا در آمده فرمودند که ازین دست صیدی شاید از مبداء آفرینش هیچ بادشاهی شکار انداز را دست نداده باشد که در یکروز بدست خود از یک تفنگ چهل آهو زده باشد ـ طالبای کلیم از شعرای سرآمد پای تخت این رباعی به‌نظم آورده بعرض رسانید : **رباعی**

چون شاهجهان بادشه کشور گیر   افگند بصید گاه پالم نخچیر
روزی به تفنگ خاصبان چهل آهو   افگندکه نفگند بیک صید دو تیر

درینولا بعرض مقدس رسید که بحسن سعی ظفر خان ابدال والیٔ تبت اطاعت پذیر شده روی زر از سکهٔ مبارک نام نامی و سر منبر را از خطبهٔ القاب سامی منور نمود و نه اشرفی مسکوک به سکهٔ مبارک که بر سبیل نمودار با پیشکش بسیار از نفایس آن کشور ارسال داشته بود هفدهم ماه بنظر مبارک در آمد ـ بیست و ششم ماه ساحت سرزمین پرگنهٔ انباله که در عهد بادشاهزادگی داخل محل جاگیر خدیو هفت کشور بوده پیوسته

پرتو توجه به عمارت و ترتیب آن محل قابل می گماشتند - درینولا بعد از مدت مدید فروغ پذیر پرتو ماه رایت ظفر هاله شد - و گل زمین باغی فردوس آئین که طرح افگندهٔ عهد سعادت مهد بادشاهزادگی بود از پرتو نزول سعادت مقرون و برکت قدم فرخنده مقدم همایون داغ رشک بر دل سرابستان ارم گذاشت - و چون آن مکان فردوس نشان در آغاز جلوس مبارک به نواب بیگم صاحب مرحمت شده بود عمارتی لایق شان پرستاران آن قرهٔ حور عین و رابعهٔ بنات سپهر برین نداشت بنا بر آن متصدیان مهمات آن پرگنه باساس نهادن نشیمن های دل نشین فرمان پذیر گشتند -

بیست و نهم قصبهٔ سرهند که از جمله خالصات است مضرب سرادق اقبال شد - و عرصهٔ باغ حافظ رخنه که در عهد حضرت عرش آشیانی طرح پذیرفته رفته رفته از ترتیب و مرمت جنت مکانی شاهد قابلیت آن بسرحد نهایت خوبی و مرغوبی گرائیده بود - و درختانش رشک طوبی شده سدره آسا به منتهای مرتبهٔ کمال رسیده بودند از میامن ورود اقدس غیرت افزای فلک اطلس گشت - و نشمین های دلکش آن باغ که بغایت دلنشین و فیض بخش بودند از برکت نزول مقدس رشک فرمای هفت کاخ اخضر گردیده روکش این آبنوسی طارم مقرنس آمد - چون وقت قدوم موکب نوروز گیتی افروز نزدیک شده بود و درین نزدیکیها تا دارالسلطنت لاهور جای دیگر که درخور تزئین انجمن جشن نوروزی باشد یافت نمی شد بنا بر آن بزم آرایان انجمن سور و سرور و پیرایه بندان محافل عیش و عشرت باتفاق سامان طرازان کارخانجات سلطنت بآذین بندیٔ این بزم دلپذیر بر اطراف تالابی که متصل بباغ طرح افگندهٔ حضرت جنت مکانی بود مامور شدند -

[جلد اول تمام شد]

صحت نامهٔ اغلاط

دیباچه

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۳	۸	لردیده	گردیده
۳	۱۳	و او	واو
۶	۴	مضنف	مصنف
۷	۶	پنج	پنج
۹	۷	هشتاد هجری	هشتاد و دو هجری
۹	۹	هشتاد هجری	هشتاد و دو هجری
۱۰	۲	نگلشتن	نگاشتن
۱۱	۱	لرامی	گرامی
۱۱	۱۰	پیوتر	پیشتر
۱۳	۱۵	تار	تاریخ
۱۴	۱	مهن	متن
۱۴	۱۶	هیه	بهیا

کتاب

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۱	اذ کیا	از کیا
۷	۱۳	پر	بر
۱۵	۵	عبارت	عبارت
۱۶	۱۷	عهد	عدد

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۸	۷	گرفتند بود	گرفته بود
۲۰	۲	برونق	بروفق
۲۰	۱۲	برادشتم	برداشتم
۲۱	۸	اختر ع	اختراع
۲۱	۲۱	قضا را در	قضا را در وقتیکه
۲۱	۲۳	یافته	وقتیکه یافته
۲۱	۲۷	پنچ	پنج
۲۲	۱۵	پیر و جوانی	پیر جوانی
۲۷	۳	پذیرفتد	پذیرفتند
۲۷	۱۲	انگشث	انگشت
۲۷	۲۳	پر	بر
۳۰	۱۳	پرستش	پرسش
۳۵	۲۵	مانی	نهانی
۴۵	۶	پرهیز	پر هنر
۴۵	۲۳	کارپردازن	کارپردازان
۴۶	۶	فروغ	فراغ
۴۸	۱۸	فلی	محفلی
۵۰	۲۸	سوئی	سری
۵۳	۱۰	پنچ	پنج
۵۳	۱۷	دریافتید	دریافتند
۵۶	۲۴	جال	جبال
۵۷	۱۱	نوبنی	نوبتی
۵۷	۲۸	ولکتارۂ	پهولکتارۂ
۶۲	۱۴	مرادانۂ	مردانۂ
۶۲	۲۵	یاقته	یافته
۶۳	۳	بپش	بیش

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۶۴	۱۰	نزاد	نژاد
۶۸	۹	آزموزه	آزموده
۷۰	۲۴	قرستد	فرستد
۷۱	۱۹	درگذشتتد	درگذشتند
۷۳	۱۵	جهان تاب	آفتاب جهانتاب
۷۳	۲۵	پنج	پنج
۸۱	۳	تدبیر	تدبیر
۸۱	۱۵	برداز	پرداز
۸۲	۷	دغا	وغا
۸۴	۹	بصواب	بصوب
۸۶	۱۵	پرورو های	پرورده های
۸۷	۱۲	تخت	تحت
۸۷	۲۸	مشقال	مثقال
۹۰	۱۰	خامات	خدمات
۹۰	۱۸	یط	محیط
۹۱	۱	هجری سنه	هجری
۹۱	۱۰	خویشن	خویشتن
۹۸	۶	همه را	همه راه
۱۰۶	۱۸	شکوفه	شگوفه
۱۱۱	۱۸	نساخسته	نساخته
۱۱۲	۱	راه	را
۱۲۴	۱۳	برد	برده
۱۲۴	۱۴	هنگام و مصلحت	هنگام مصلحت
۱۲۴	۲۵	که دهد	که رو دهد
۱۲۵	۸	جهان پوری گذشتند	جهان پوی گذاشتند
۱۲۷	۲۱	پی پایان	بی پایان

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۳۰	۲۲	گذارنیدند	گذرانیدند
۱۳۷	۲۸	ر سمت	بر سمت
۱۳۹	۲۰	سایر ال	سایر محال
۱۴۰	۳	افضا خان	افضل خان
۱۴۱	۲۲	توبهٔ	قوبهٔ
۱۴۲	۴	فضا	قضا
۱۴۳	۲۴	بنوها	بندها
۱۵۱	۲۵	پتنه داخل	داخل پٹنه
۱۵۴	۲۷	جوش	جوشن
۱۵۵	۶	محاطب	مخاطب
۱۶۴	۲۴	ڈاکٹر دانی	ڈاکٹر یزدانی
۱۶۵	۱	بقلب	بقلت
۱۶۵	۱۹	ختیار	اختیار
۱۸۱	۸	دارالمک	دارالملک
۱۸۱	۱۰	نانوانی	ناتوانی
۱۸۵	۰۲	موره	همواره
۱۸۷	۷	ر دمید	بر دمید
۱۸۷	۱۷	بمن	یمن
۱۸۷	۲۱	مزل	منزل
۱۹۰	۳	فاخهٔ	فاخرهٔ
۱۹۱	۱۵	ببیگم	بیگم
۱۹۱	۲۰	یط	محیط
۲۰۳	۲۸	خار	خارج
۲۰۶	۲۷	کمر	کمتر
۲۱۰	۳	آجا	آنجا
۲۱۰	۴	منغص	منغض

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۳۶۹	۱۱	سر پنچه	سر پنجه
۳۷۳	۱۶	رتن	برتن
۳۷۴	۷	اکنون او	اکنون بی او
۳۷۸	۱۰	آ دن	آمدن
۳۸۰	۱۹	شکستد	شکستند
۳۸۹	۹	ماند اند	مانده اند
۳۹۸	۳	ترکتار	ترکتاز
۴۱۱	۱۴	نخریب	تخریب
۴۱۵	۵	بانصد	پانصد
۴۲۱	۱۹	روگار	روزگار
۴۳۰	۲۰	صیرخان	نصیرخان
۴۳۱	۱	تا	تاثیر
۴۳۴	۱۸	او یسه	اودیسه
۴۳۴	۲۱	اله باد	الله آباد
۴۳۶	۱۵	فل	محفل
۴۳۸	۲۱	نفابس	نفایس
۴۴۶	۵	معادیر	معاذیر
۴۴۹	۱۶	مصارت	مصارف
۴۵۴	۲۴	ششم	ششم [جلوس
۴۵۵	۲۲	خدبو	خدیو
۴۵۶	۴	نو وزی	نو روزی
۴۵۷	۳	بدونت	بدولت
۴۶۳	۷	دیکر	دیگر
۴۶۴	۷	آ ای	آبای
۴۶۶	۱۰	بهشتر	بیشتر
۴۶۷	۳	عظم	عظمی

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۳۷۸	۸	اسل	امل
۳۸۸	۲۵	لقریب	عنقریب
۳۸۸	۲۶	ی رسد	می رسه
۳۹۵	۷	بیخودی	بیخردی
۵۰۳	۸	یل	فیل
۵۰۶	۹	راه	را
۵۰۶	۱۰	همه ا	همه جا
۵۱۱	۲۱	را ور	راتهور
۵۱۳	۱۷	ادام	انهدام